

کی قبر میں پھر شریفین بہت برا ہے اور جا رہا ہے نہ دنیا میں سبب خاتمہ
کا ہوتا ہے عیاذ اللہ اس لیے ہر مسلمان پر واجب ہے کہ ان گناہوں
سے بچے یا بربادی آخرت پر راضی ہو ہر اسی وقت رخصت ہی کہ جو کچھ
شرع شریفین اس بابت آیا ہی ہم او سکوب کی کان میں ڈالیں
ماننا نہ ماننا اور نکالنا کام سے

فصل بیان میں شراب خواری کے

حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے کہ شرابی وقت شراب پینے کی ہون
نہیں رہتا ہے رواد الشیخان و اهل السنن یعنی اوس وقت ایمان اوس
الک ہو جاتا ہے وہ بی ایمان رہ جاتا ہے نسائی کا لفظ یہ ہے کہ جس نے
یہ کام کیا اوس نے پتہ اسلام کا اپنی گلے سے نکال دیا ہاں اگر توبہ کر لیا
تو اللہ متبول فرما نیوالا ہی ابن عمر فرماتے ہیں اللہ نے لعنت کی ہے
شراب پر اور پیٹے والی اور پلانے والی اور خرید کرنے والی اور بیچنے والی
اور چور نے والی اور بٹائی والی اور اوٹھانے والی پر اور شرب کے پانس
اور ہا کر لیجائیں رواد ابن داود ابن ماجہ میں ذکر اکمل شرب کا بھی کیا ہے
یعنی جو کوئی اوس کی قیمت کما ہی او سپر ہی لعنت ہے یہ سب شخص ہو جو
زبان خدا رسول پر ملعون ہیں انس بن مالک کی حدیث میں بھی ان میں شخصوں پر لعنت
ہے رواد ابن ماجہ ترمذی نو کہا یہ حدیث غریبہ حافظ نے کہا اسکے سبب دی ثقہ میں

ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہی حافظی کہا اسن لی سب راہ
 ثقہ بن منیرہ بن شبیر فعاکتہ بن جو شخص شراب پیے اوکو چاہیے
 کہ سو رہی کہا می ہوا ہا ان داو خطابی نے کہا یا اس لیے کہ گناہین
 یہ دونوں امر برابر ہیں جیسے شراب پیجا ویسی ہی سو کرکنا، ابن عباس
 کی حدیث میں فرمایا ہے میرے پاس جبریل نے آکر کہا اسی عمر اس نے
 لعنت کی ہے خمر پر اور خمر کے بنائی والی اور صاف کرنے والی اور پینے والی
 پر اور خمر کے پاس اوکو لیجا میں اور ضرر دیا اور فرو شدہ و سافی و
 سستی یہ یعنی جو پلائی اور جسے پی رواہ احمد باسناد صحیح و ابن حبان حاکم
 نے کہا ہی کہ حدیث صحیح الا سناو ہے حدیث ابوامامہ میں فرمایا ہے کیا
 قوم اس است کی رات کو کہانی پینے ابو و لمب میں بسر کرگی صبح کو ہزار
 و سو بجائیگی اوکو خوف و قذت ہو چکا لوگ چرچا کرنگے کہ کج کی رات
 غلام خاندان میں یا غلام گھر میں خف ہو اہی پر اوپر آسمان سے
 پتھر برسین گی جس طرح کہ قوم لوط علیہ السلام پر برے تھے اور ان کے
 گھروں پر قذف ہوگا اور باد صغیم لگی جس طرح کہ قوم عاد و ثمود تھی اور
 وہ ہلاک ہو گئے تھے اور ان کے گھروں پر زمین شراب پی جاتی تھی
 اور ضرر پہناتا تھا اور گائے والیاں ہوتی تھیں اندھی آئینی رواہ احمد
 و ابن ابی الدنیا و البیہقی یہ حدیث اسلست میں کسی بار ہو چکا ہے اور تواتر کیا

اللہ تعالیٰ بعض جگہ اپنا عذاب ظاہر کر کے لوگوں کو ہرستیار کر دیتا ہے
 لیکن جن کی کبھی بین یہ افعال پڑے ہیں ان کی آنکھیں ہرگز نہیں کھلتیں
 اور وہ خواب غفلت سے جاگتی ہیں اور نماز گناہ ہی ہو گا کافر ہی
 یہی بلا اور تیگی یا مکر قبرین جانیں گے تب کہیں ان کو یقین اپنے اس
 انجام ناک کام کا ہو گا انا سر علی بن ابی طالب فی رفعہ کہا ہے کہ جب میری
 است پندرہ کام کر گئی تب اونپر بلا اور تیگی پڑی وہ کیا کام ہیں کہا
 حب غفیت کو مال اور امانت کو غفیت اور زکوٰۃ کو تاوان جانیں گے
 اور مزو جورو کا مطیع ہو گا اور شان کا نافرمان یا تر سے سلوک کرے گا اور آب
 سے بجا اور شجہ و ن میں غل و شور ہو گا اور قوم کا سرور کہینہ ہو گا آدمی
 کی عزت دُور سے اوسکی بدی کے کچا نیگی شراب خواری ہوگی حیرت نیا جا
 گا نیا لیاں اور باجی ظاہر ہوں گے چھپی است اگلی است پرست کر گئی
 اس وقت میں تم ایک لال آنہی یا خف یا مخ کی منتظر ہو رواہ الترمذی
 وقال حدیث غریب اب شہرخص معلوم کر سکتا ہی کہ یہ سب چیزیں اس است
 میں مروج ہیں یا نہیں ہو جبکہ مروج ہیں تو اب بلا کے آنے کا شکوہ حق
 ہے اسی کو غفیت جانا چاہیے کہ اب تک خف و مخ نہیں ہوا اگرچہ بعد
 موت کی اس خواب غفلت سے جاگ اونہیں گے اس انجام کافقین
 کو لیا ضرور ہے خواہ بیان ہو یا دلان بلکہ نظر بصیرت میں نزو کیل بل معرفت

کی چیست و سب حالت موجود و مسلمین میں واقع و حکایت الرسول
منع تمہیں ہوئی ہے تو دل تو خروار ہو چکے ہیں اللہ اے اللہ تعالیٰ
اے اکثر حکیم یا کیا فاعل پر مدد یا اولیٰ یا بشارت ابو ہریرہ

میں فرمایا ہی بنے نہ کیا یا شراب کی اللہ نے اوس سے ایمان
چھین لیا جس طرح کہ کوئی شخص اپنے سر سے پیرا ہن اواز لیتا ہے
رواہ الحاکم ابن عباس کا لفظ رفعا یہی جو شخص ایمان رکھتا ہو اللہ او
دن آخرت پر وہ شراب نہ پے اور نہ مجلس شراب میں بیٹھے نہ وہ اللہ کی
معلوم ہو اگر کسی شراب کا پیانا ہے نہ لے ہی مجلس شراب میں حاضر ہونا
خائب بن ارت کہتے ہیں حضرت نے فرمایا ہے تو دور وہ شراب کے کہ
یہ کناہ ایجاد کرتی ہے جس طرح کہ درخت شاخیں نکالتا ہے رواہ ابن ماجہ
بیر حدیث ابن عمر میں فرمایا ہے کہ ہر شے شراب ہے اور نہ حرام ہے
اور جو ہمیشہ دنیا میں شراب پیکار وہ آخرت میں نہ پے گا رواہ الشیخان
احمد السنن مسلم کا لفظ یہی کہ وہ آخرت میں محروم ہو گا خطابی و تنبیہ نے
کہا فرماد یہی کہ وہ جنت میں نہ جائیگا یعنی اگر بے توبہ مر گیا ہے ابو موسیٰ کا
لفظ رفعا یہ ہے کہ وہ ہم انحر و اعلیٰ بہشت ہو گا اللہ او سکون غوطہ میں سے
پایا گیا یوحنا نہ غوطہ کیا ہے فرمایا ایک نہر ہے جو حرا کا عورتوں کی سرگاہ
سے ہے کی دوزخ کو براون کے اندام کی تسلیگی رواہ احمد و ابو یعلیٰ و ابن حبان

والحاکم وصحیحہ حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے چار شخص ہیں اللہ پر واجب ہے کہ ان کو جنت میں داخل کرے اور نہ وہ ان کے آرام کا فرقہ چکھائی ایک دائم الخمر دوسرا دغوار تیسرا مال تیمم کا کھانے والا چوتھا مال باپ کا حاق رواہ الحاکم انس کا لفظ مرفوع یوں ہے کہ گسیگا دیوار قدس یعنی جنت میں دائم الخمر اور عاق اور دیگر احسان رکھنے والا رواہ احمد مراد اس سے بہشت ہے یعنی یہ تین قسم کے لوگ جن ان فردوس میں نہ جائیں گے ابن عباس کی حدیث میں فرمایا ہے دائم الخمر اگر مرجائیگا تو اللہ سے مثل بت پرست کی نایگا رواہ احمد و رجالہ رجال الصبیح دوسرا لفظ انکار فعا یوں ہے جو طلاء اللہ سے اور وہ شراب پیا کرتا تھا تو مثل بت پرست کے نایگا رواہ ابن حبان ابو موسیٰ نے کہا مجھ کو کچھ پیر و انہیں ہے کہ میں شراب پیوں یا اللہ کو چھوڑ کر اس ستون کو پیوں رواہ النسائی یعنی شراب پینا اور بت کا پوجنا برابر ہے حدیث ابن عمر میں فرمایا ہے تین شخص ہیں کہ حرام کیا ہے اللہ نے ان کو جنت کو ایک دائم الخمر دوسرا عاق تیسرا دیوث جو اپنی جورو کو جنت پر برقرار رکھتا ہے رواہ احمد واللفظ والنساء والبزار والحاکم وقال صحیحہ الاسناد مرقات میں کہا ہے کہ مراد لفظ جنت سے زنا و مقدمات زنا اور سائر معاصی ہیں جیسے شرب خمر و ترک غسل جنابت وغیرہ ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ جنت کی ہوا یا پانوں برس کی راہ سے آتی ہے

تین شخص اوسکو نہ پائیں گے ایک دیکر نہ رکست والا دوسرا حق تیرا
 دائم انحر رواہ الطبرانی فی الصغیر عمار بن یاسر کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ تین آدمی
 ہر گز نہ میں نہ جائینگے دیوث اور زین مروانہ اور دائم انحر کہا ای رسول خدا
 دائم انحر کو تو ہم پہچانتے ہیں ولیوث کون ہوتا ہے فرمایا الذی لا یسالی من
 دخل علی املہ یعنی وہ شخص جو کہ کچھ پروا نہ اٹھائے کہ اس کے گھر والوں کے
 پاس کون آتا ہے کہنا زین مروانہ کون ہوتی ہے فرمایا جو مشابہ مردوں
 کے بنے رواہ الطبرانی و رواہ الاصل فی شرح واحدہ کثیرۃ یعنی جو
 ہو کر مروانہ جو اپنے یا ڈی لگا سی یا انکر نہ پا جائے اپنے یا تیر کمان رکست
 یا کوڑ سے پر عوار ہو یا مردکی سی بات چیت کرے حدیث ابن عباس میں
 فرمایا ہی تم جو شراب سے کہ یہ کنجی ہے ہر بدی کی رواہ الحاکم وقال صحیح
 الاسناد خذیفہ کا لفظ یہی کہ خمر خارج گناہ ہے اور عورتیں جال میں شہین
 کی اور محبت دنیا کی سر ہے ہر گناہ کا دواہ دین آدمی نے جب شراب
 پی تو اب اوس سے ہر گناہ ہو گا تا بہی کر گیا ناچ گانے بجانے میں ہی
 رہ گیا موند سے گالی ہی بک گیا بے شرمی کے کام کر گیا اپنے گناہوں کا سیا
 کر گیا اپنے عیب کو نہ چھپا گیا لاجل و لاف چہا نچہ اکثر شراب خواروں کا ہی
 حال دیکھا گیا ہے حکایت ابن سعد و فعا کہتے ہیں ایک بادشاہ نے
 اسے اسار نہ کرنا کہ شہزادہ کا ہوا کہ شہزادہ کا ہوا کہ شہزادہ کا ہوا کہ

قتل کر یا زنا کر یا سر کا گوشت کھا ور تہ بیکو قتل کر دیا جائیگا اوسنے کہا اچھا
 میں شراب پی لوں گا اوسنے جب شراب پی تو یہ ساری کام کیے حضرت نے
 فرمایا جو کوئی ایک بار شراب پیتا ہے چالیس دن اوسکی نماز قبول نہیں
 ہوتی اور جو شخص مر اور اوس کے پیٹ میں کوئی قطرہ شراب کا تھا تو جنت یا جہنم
 حرام ہوتی ہے اور اگر اندر چالیس رات کے مر گیا تو اوسکی موت جاہلیت
 کی سی ہوتی ہے رواہ الطبرانی باسناد صحیح والحاکم وقال صحیح علی شرط مسلم
 جو شخص ایسی دو اکھائی جبین کوئی چیز شراب کا ہے پر مر جائی تو وہ بھی
 اس حکم میں داخل ہی حکایت عثمان بن عفان نے حضرت کو سنا
 فرماتے تھے تم جو ام انجائٹ سے تم سے پہلے ایک شخص تھا وہ عبادت
 کرتا تھا گو کون سے الگ رہتا تھا ایک عورت او کو چاہنے لگی اوس کے
 پاس ایک خدنگا بیکر بلایا اور کہا تم کو ایک گواہی کے لیے بلاتی ہوں
 جب وہ آیا تو عورت نے ایک ایک دروازہ جبین وہ داخل ہوتا جاتا تھا
 بند کرنا شروع کیا بیان تک کہ جب وہ خلوت گاہ تک پہنچا تو ایک حکمتی عورت
 بیٹھی ہوئی او کو ملی اوس کے پاس ایک لڑکا اور ایک مشکا شراب کا رکھا
 تھا اوسنے کہائے تھے گواہی کے لیے نہیں بلایا ہے بلکہ اس لیے بلایا ہے
 کہ تو اس لڑکے کو مار ڈال یا مجھے صحبت کر یا ایک پیالہ شراب کا پی اگر تو
 انکار کرے گا تو میں چیخ مار کر تھکوں سو اگر فہمی اوس نے جب یہ دیکھا کہ طحی سح

میرا چکار نہیں ہوتا ہے تو کیا خیر ایک پیالہ شراب کا مجھے پلاوی جب
ایک سا خریا تو کہا اور دی بیان تک کہ میرا وس عورت سے دنیا کی
اور اس لذتی کو بار بار اسو تم شراب سے بچو والدایمان اور اومان حرم کا
کسی شخص کے سینے میں ہرگز جمع نہیں ہوتا ہے دونوں میں ایک ضرور
ہی خارج ہو جاتا ہے رواہ ابن حبان والبیہقی بقا و قضا لمرات مروت
کا قصہ قرآن میں آیا ہے اذ کو رہو نے شراب پلا کر زنا و قتل میں گرفتار
کر دیا تھا اونہوں نے ہوش میں آکر عذاب دنیا کو عذاب آخرت پر اختیار
کیا رواہ احمد وابن حبان بطولہ ابن عباس کہتے ہیں جب شراب طم
ہوئی تو اصحاب ایک دوسرے کے پاس جا کر کہنے لگے کہ خمر حرام ہوئی
اور برابر شرک کے ٹھیری رواہ الطبرانی و رجالہ رجال الصغیر ابو ہریرہ کا
لفظ رفعایہ کہ جو کوئی شراب پیگا اسکو آب گرم نیم پلائیگا رواہ البزار
حدیث جابر میں فرمایا ہے ہر شے حرام ہی اور اس کے پاس اس بات کا
ہے کہ جو کوئی نشہ پیگا اسکو طینۃ الخمال پلائیگا یوحیا کیا چیز ہے فرمایا یسینا
اور بخیر ہے و وزخون کا رواہ مسلم والنسائی ست کے پاس فرشتے نہیں
آتے اسکو بزار نے ابن عباس سے بمعجم روایت کیا ہے اسی طرح
جس عورت سے خاوند ناخوش ہوتا ہے یا کوئی مست ہوتا ہے تو اسکو
نماز قبول نہیں کرنا نہاں تک کہ خاوند راضی ہو و وہ مست ہوش میں آئے

رواۃ الطبرانی وابن خزيمة وابن حبان والبيهقي حديث ابو امامه
 میں فرمایا ہے میرے رب نے اپنی عزت کی قسم کھائی ہے کہ نہ
 پیسے کا کوئی بندہ میرے بندوں میں سے ایک گھونٹ شراب
 کا لکھن پلاؤں گا میں اوس کو آب گرم بنم یہی خواہ عذاب کروں یا
 بخشوں اور نہ پلائیگا وہ کسی چوٹے بچے کو کوئی گھونٹ اوس کا لکھن
 پلاؤں گا میں اوس کو حیم بنم خواہ وہ مغذ ہو یا مغفور ترک نہیں
 کرتا اوس کو کوئی بندہ میرے بندوں میں میرے ذرے لکھن پلاؤں گا
 میں اوس کو خیرۃ القدس رواہ احمد یعنی اگر شہابی بخشا
 بھی گیا تب بھی اوس کو عوض بادہ نوشی کے پہلے خذاب ہو گیا
 تب مغفرت ہوگی اور تارک خمر شراب پلوں پیے گا و بعد احمد و است
 حکامیت شہید اشاعر متوفی سنہ ۳۸۰ نے جب یہ مطلع کہا سچیت
 دانی بادہ گلگون مصفا جوہری چمن رپرور و گاری عشق را بنمیرے
 اور شاہجہان بادشاہ کے کان تک پہنچا تو وہ نہایت غضب میں آئی
 اور کہا اس نے ام انجائش کا وصف نازیب کیا ہے پھر اوس کو
 اپنے ملک محروسہ سے اخراج کر دیا اسی طرح عالمگیر بادشاہ نے
 رواج دیوان حافظ کا اپنے ملک محروسہ میں بند کر دیا تھا کہ لوگ
 اوس کے مطالعہ کرنے سے فاسق عاشق بنتے ہیں فی الواقع شان ملک

اسلام کی ایسی ہی ہوتی تھی حرام ہے نہ حلال انہیں رہنا کہتے ہیں جسے
 ترک کیا حرم کو اور وہ قادر ہے اوپر تو پلاؤ نگاہیں اور خلیفۃ القدس
 اور جسے چوڑ دیا پینا حرم کا اور وہ پین سکتا تھا تو پیناؤ نگاہیں اوکو
 خلیفۃ القدس سے رواہ الدار الدامیہ حسن ابن عباس کا لفظ مرفوع ہے
 ہے جسے پایا ایک گھونٹ خمر کا قبول نہیں کرتا اس سے تین دن
 تک فرض و نفل اور جسے ایک پایا یا اوکی نماز چالیس صبح تک پیرا
 نہیں ہوتی اور دائم الخمر کا یہ حال ہے کہ اس پر حق ہے کہ اوکو ہر خیال
 سے پلائے پوچھا وہ کیا ہے فرمایا پیپ و زخیون کی رواہ الطبرانی ابن
 رفا کہتے ہیں جو مرا میری امت میں سے اور وہ شراب پیتا تھا حرام کر دیا
 ہے اسد اوپر شراب جنت کو اور جو مرا اور سوتا پینتا تھا حرام کر دیا ہے
 اوپر لباس جنت کو رواہ احمد والطرانی و رواہ احمد ثقاف بعض احادیث
 میں حکم قتل کرنے شرابی کا بار چارم میں آیا ہے لکن حکم باقی نہیں رہا سوخ
 ہو چکا ہے گرض اب آخرت بدستور باقی ہے حدیث ابن عمر میں آیا ہے کہ اگر
 بار چارم میں ہی توبہ نہ کی تو اسد اوپر خمر شرب کرتا ہے اور نہ خیال یعنی صدمہ
 اہل نار پلائیگا رواہ الذمذی مطلقاً و حصہ و الحاکم و صحیح نسائی کا لفظ ثقیف
 یہ ہے کہ جسے شراب پی اور نشہ نہوا اوکی نماز قبول نہیں ہے جب تک
 کہ پیٹ اور رگون میں کویہ باقی ہے اور اگر مر گیا تو کافر مرا اور اگر نشہ ہو تو پھر

چالیس دن تک کی نماز نامقبول ہے اور اگر مر گیا تو کافر مراد کسی
 روایت میں یوں ہے کہ اگر مر گیا تو داخل نار ہو امان اگر توبہ کر لیا تو اس
 مقبول کر نیوالا ہے مگر بار چارم میں پھر وہی عصا رہ اہل نار پیشہ کو
 لایگا رواہ ابن جہان والحا کہ وخری فی ابی داود و عند احمد باسناد حسن
 و کذا عند البزار والطبرانی حدیث انس بن مالک میں فرمایا ہے جسے چھو
 دنیا کو اور وہ ست ہوتا تو قبر میں ہی ست جائیگا اور ست ہی قبر سے
 اٹھائیگا اور اس کے لیے حکم آگ کا ہوگا اور وہ سکران ہوگا و فریخ میں
 ایک چشمہ ہے جس سے پیپ اور خون بہتا ہے وہ اسکا طعام و شراب
 بہیر گایا جب تک کہ آسمان و زمین میں رواہ الاصبہانی بسند ضعیف
 سکلف مختار نے جب نشہ کی چیز پی تو اب امام اسکو چالیس یا کم یا زیادہ
 کوڑے مارے یا جوتے لگائی ابو بکر رضی اللہ عنہ نے چالیس کوڑے
 مارے تھے اور عمر رضی اللہ عنہ نے اسی کوڑے اور زمانہ حضرت صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم میں کبھی ہاتھ اور کپڑے اور جوتوں سے ہی مارتا تھا ایک
 بار کے اقرار پر دو گواہ عدل باقی سے ثبوت شرب سکر کا ہو کر حد لازم
 آتی ہے اور قتل کرنا شرابی کا بار چارم میں منوع ہے

فصل بیان میں زنا کے

حدیث ابو ہریرہ میں آیا ہے کہ زانی وقت زنا کے مومن نہیں رہتا

رواء الشیطان و اهل السن بزار نے آنا اور زیادہ کیا ہے کہ لا ینا
 علی احد من ذل الشائی ایمان کی عورت نزدیک اللہ کے اس سے زیادہ
 کہ اس وقت وہ اوس کے پاس ہے ابن مسعود فرماتے ہیں حلال ہے
 خون کسی مسلمان کا اگر تین شخص کا ایک بیاہ ہوا زانی و دوسری جان حرم
 جان کے تیسرے تارک دین مغارق جماعت رواء الشیطان و اهل السن
 عبد اللہ بن زید نے حضرت کو شافریاتے تھے اسی کہیدو عرب کی ہیکو براء
 تیر زنا اور چپی شہوت کا ہے رواء الطبرانی باسناد صحیح مراد حرام کارنا
 آشنائی ہے عثمان بن ابی العاص فرماتے ہیں نعت شب کو رواء
 آسان کے کہل جاتے ہیں ساوی نہ اکر تا ہے کہ کوئی داعی جسکی دیر
 قبول کیا جی ہے کوئی سائل جسکا سوال پورا کیا جاسے کہ کوئی عمر
 جسکا خم دور کیا جاسی پھر جو مسلمان اوس دم دعا کرتا ہے وہ قبول ہوتی
 کہ دعا زانیہ کی جو اپنی شرگاہ کو لیے ہوئے دوڑتی پھرتی ہے اور عشار کا
 جو سائرات کا محمول اوکھا آیا لیتا ہے رواء احمد حدیث عبد اللہ بن مسعود
 فرمایا ہے حرام کارون کے مونہ آگ سے بڑھیکے رواء الطبرانی بسند صحیح
 ابن عمر کا لفظ یہ ہے کہ داموٹ فقر ہے رواء البیہقی اکثر حرام کار آخر کو محبت
 ہوجاتے ہیں مرد ہوں یا عورت سرہ بن جذب کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ فرما
 میں آج کی رات ایک چیز تنور کی طرح دیکھی جسکا مونہ تنگ اور پیٹ کشادہ

اوسکے نیچے آگ بھڑک رہی تھی جب وہ اونچی ہوتی تو وہ لوگ بھی اونچے
 ہو جاتے اور جب وہ دب جاتی تو وہ بھی اوسین گرجاتے اوسین مرد و عورت
 تھے دوسری روایت میں آنا زیادہ آیا ہے کہ وہ اوس کے اندر شور و غل
 مچاتے چختے چلاتے تھے جہانک کر دیکھا تو ننگے مرد و عورت تھے اونکے
 نیچے سے لپٹ آگ کی آتی جب وہ لپٹ اونکو لگتی تو چلاتے تیسری روایت
 میں ہے کہ وہ ننگے مرد و عورت حرامکار مرد و عورت تھے دواہ البخاری بطور
 حدیث طویل ابو امامہ میں فرمایا ہے کہ مجھے خواب میں دو مرد اکریک پہاڑ پر
 لگئے تھے ایک قوم و مکی کہ افکو ورم ساچہ لہتا اور بہت بدبو وارتی گویا اونکی
 بدبو پانخانہ کی سی تھی میں نے کہا یہ کون ہیں کہا زانی مرد و عورت اللہ حدیث روا
 ابن خزیمہ ابو ہریرہ نے رفا کہا ہے آدمی جب زنا کرتا ہے ایمان اوس کے
 اندر سے نکل جیتی کی طرح ہو جاتا ہے جب وہ باز آتا ہے تب پھر جمع کرا تا
 رواہ ابو داؤد واللفظ لہ والترمذی والبیہقی والحاکم بیہقی کالفظ یہ ہے کہ ایمان
 ایک سربال ہے اس کو چاہتا ہے پھناتا ہے جب آدمی نے زنا کیا وہ سربال
 اوس سے چین لیا گیا اگر توبہ کی تو واپس ملا یعنی والا فلا اس نے زنا کو پہلا
 شرک کے ذکر کیا ہے حکایت حدیث ابو ذر میں آیا ہے کہ ایک عابد بنے
 اسرائیل نے ساٹھ برس اپنے صومعہ میں عبادت کی تھی ایک دن وہ اپنی
 عبادت گاہ سے باہر نکلا ایک عورت ملی اوس سے باتیں کرنے لگا یہاں تک کہ

انہوں سے جانچ کیا پھر مر گیا اور علی حیات کو اوسکی نما سے تولا تو نہایت
 کھلا اس حدیث رواہ ابن حبان حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے میں نے شخص کو جس
 دن قیامت کے اندرون سے بات کر گیا اور وہ اذکو پاک کر گیا یعنی
 سے اور نہ اذکی طرف بگاڑ کر گیا بلکہ ان کے لیے عذاب الیم ہو گا ایک
 زانی و دوسرا بادشاہ دروغگو تیسرا عیال دار شکیر و دواہ و النسا فی طبر
 کا لفظ یہی کہ خطر کر گیا اس دن قیامت کے طرف ہو رہے زانی اور ترنا
 زانیہ کے دوسری روایت ابو ہریرہ میں یوں آیا ہے کہ اللہ شیخ زانی کو
 دشمن رکھتا ہے دواہ ابن حبان اسی طرح بڑیا زانیہ کو حدیث سلمان میں
 فرمایا ہے داخل ہو گا جنت میں یو زیا حرا کار دواہ ابن ابی اسحاق
 حکم بڑیا حرا کار کا ہے ابو ہریرہ نے فرمایا کہ ہے کہ اللہ دشمن رکھتا ہے شیخ
 زانی کو دواہ ابو داؤد و الترمذی و ابن حبان و الحاکم و قال صحیح الاسناد
 ابن عمر فرماتے ہیں اللہ نظر نہیں کرتا ہے طرف آئینہ زانی کے دواہ
 الطبرانی آئینہ و ہے حیکال کچھ سیاہ کچھ سفید ہوں یعنی ماہر عمر کا حرا کار
 حدیث نافع میں فرمایا ہے جنت میں یو زیا زالی بجا گیا دواہ الطبرانی حاکم
 لفظ نفع یہ ہے جنت کی ہوا ایک ہزار برس کی راہ سے آئی ہے گریخ حرا
 او سکونہ پایگا دواہ الطبرانی یہی حکم حاق اور قاطع حرم کا ہے حدیث بڑ
 میں فرمایا ہے ساتون آسمان و زمین امت کرتے ہیں یو زیا زالی پر اور

زانیوں کی شرک گاہ کی دوزخیوں کو لٹیا دیکھی رواہ البزار علی مرتضیٰ نے رفعا
 کہا ہے کہ لوگوں پر دن قیامت کے ایک بد بو دار ہوا چلیکی اوس سے
 ہر نیک و بد بانی اپنا لگا جب وہ ہر کسی کو پہنچ جائیگی تو ایک منادی ندا کرے گا
 کہ تم جانتے ہو کہ یہ بد بو کیا ہے وہ کہیں گے ہم نہیں جانتے مگر یہ بات ہے کہ
 یہ ہر جگہ پہنچ گئے کہا جائیگا یہ بیچ ہے فروج زناتہ کی جو امد سے اپنا زنا
 لیکر ملی اور توبہ نہ کی رواہ ابن ابی الدنیا اور حدیث نہر غوطہ کی فصل اول
 میں گذر چکی کہ وہ فروج موسات یعنی زانیات سے جاری ہوگی اور اہل
 دوزخ کو اپنی بد بو سے اندھا پہنچائیگی و راشد بن سعد نے رفا کہا ہے
 کہ جب میں اوپر چڑھا تو مینے کچھ لوگ دیکھے جن کی کمال آگ کی فتنہ چھوٹ سے
 کتری جاتی تھی مینے کہا اسی جبریل یہ کون ہیں کہا یہ وہ لوگ ہیں جو زنا کے
 لیے بستے بنوئے ہیں پھر میرا گذر ایک چاہ بد بو دار پر ہوا اوس میں سخت آواز
 آئی تھیں مینے پوچھا یہ کون ہیں کہا یہ تمہاری عورتیں ہیں جو حرام کالے کو تہی
 سفورتی ہیں اور جو کام حلال نہیں ہیں وہ کرتی ہیں رواہ ابی یوسف فی انس
 بن مالک کی حدیث میں رفا آیا ہے کہ تقیم زنا پر مثل بت پرست کے ہے
 رواہ الشیخا طحی اور یہ حدیث پہلے گذر چکی ہے کہ وائم اخرا امد سے بعد موت کے
 مثل عابد و شن کے ملے گا مندری ح نے کہا امین شک نہیں ہے کہ زنا شد
 و اعظم تر ہے نزدیک خدا کے شرب خمر سے و امد اعلم حدیث ابن عمر میں آیا ہے

کہ حضرت کی سنتے حضرت نے واجلہ سے متصلہ وائسہ سے متصلہ پر دوا ۱۱۱
 حدیث ابن مسعود میں ذکر متہضات و تعلجات کا بھی آیا ہے دوا السنتہ و حلیہ ۱۱
 وہ ہے جو بال میں بال جوڑی سے متصلہ وہ ہے جسکے بال میں بال لگانے
 باوین وائسہ وہ ہے جو ہاتھ موندہ کو سونے سے گوگرد سرہ یا سیاہی بہرے
 سے ہونہ وہ ہے جسکے ساتھ یہ کام کیا جائی متہضہ وہ ہے جسکی ہونہ باوین
 بالی جائی ناصہ وہ ہے جو ہونہ کو باریک کرے تنہا وہ ہے جو وائسہ
 سے کر باریک کرے واسطے جو بیہوشی کے اور اندکی خلقت کو بدلے سے یہاں
 شیا و داخل نہیں آرایش و پیرایش میں حضرت نے لے لے منع کیا ہے اور
 ایسی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے زنا کار عورتیں اس طرح کے بہت کام
 کرتی ہیں حدیث ابن عباس میں رفا آیا ہے ایک قوم ہوگی زمانہ آخرین
 جو سیاہ خناب کر گئی جیسے جو سیاہ کر و تر کا و جنت کے ہوا نہ پایگی سیاہ
 ابو داؤد والنسائی وابن حبان وقال صحیح الاسناد امام نووی نے اس حدیث
 کو حق میں مرد و عورت دونوں کے قائم رکھا ہے یہ اسی لیے ہوگا کہ اس
 جوان بنانا ہے اور اپنا عیب چھپانا اسد کو فریب پسند نہیں آتا حدیث میں
 آیا ہے کہ حضرت نے زور سے منع کیا ہے دوا الشیخان اکا حاصل جو زینت
 کسی بری نیت و عمل کے لیے کی جاتی ہے وہ گناہ کبیرہ ہوتی ہے خصوصاً
 کا خوب سامنا ستور زنا خطر لگانا مچل میں آراستہ ہو کر سب کے سامنے بیٹنا

یہ سب مقدمات بہین زنا کے اور افعال بہین قرقہ موسسات کے مکر خاوند
 کے لیے خاص زینت جائز کرنا منع نہیں ہے بلکہ دلیل ہے محبت و موت
 پر مکر و جو و اس حالت کا بہت کیا ہوتا ہے الا ما اشار اللہ تعالیٰ
 میمونہ نے کہا میں نے حضرت کو سنا فرماتے تھے ہمیشہ یہی کہی است میرے
 خیریت سے جب تک اونہین رواج و ولد الزنا کا نہوگا جب اونہین جہام کی
 اولاد ہوگی تو لگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ عذاب عام بھیجے رواہ احمد و اسناد
 حسن میں کہتا ہوں یہ بلا خاندان ملوک و سلاطین و امرا و روسا میں ایک بد
 و راز سے عام ہو گئی ہے اسی وجہ سے عذاب سلیمین بھی عام ہو گیا ہے
 ابو یعلیٰ کا لفظ یہ ہے ہمیشہ کام اس راست کا درست رہیگا جب تک کہ حرامی پہلے
 اونہین ظاہر نہوں گے پھر فرمایا کہ جب زنا ظاہر ہوگا تو محتاجی و تہمتی آگیاگی
 و رواہ البزار ابن عمر مرفوعا کہتے ہیں داخل نہوگا جنت میں عاق اور ولد الزنا
 اور میں خمر رواہ الدارمی مراد ولد الزنا سے وہ ہے جو زنا پر جا رہے یا زانی
 باپ کی طرح کے بد کام کرے ابن عباس نے مرفوعا کہا ہے جب کسی
 قوم میں زنا اور سود پہل جاتا ہے تو وہ لوگ اللہ کے عذاب کو اپنے لیے
 حلال کر لیتے ہیں رواہ الحاکم و قال صحیح الاسناد اسکو ابو یعلیٰ نے بھی بنی بنی
 سے باسناد جدید زلفاً روایت کیا ہے و حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے جو
 عورت داخل کرتی ہے کسی قوم میں اس بچے کو جو اس قوم کا نہیں ہے وہ

فکر ولد الزنا

فکر عاق

نزدیک اسید کے کچھ چیز نہیں ہے اور نہ وہ نیت میں جائیگی رواہ ابن داؤد
والنسائی و ابی جہل زنا کا عورتیں حرام کا بچہ بن کر خاوند کے گلے لگا دیتی
ہیں حالانکہ وہ دوس کے نطفے کا نہیں ہوتا ہے انکی چیز مقرر ہوئی کہ نیت
سے محروم رہیں جو کوئی اپنے نسب کو بدل ڈالتا ہے حدیث میں وہی و سہرنت
سخت آئی ہے اس گناہ میں اکثر مرد بھی مبتلا ہو جاتے ہیں کوئی یہ نجاست
اور کوئی اور کچھ یہ سب دغا و فریب دنیا کے لیے ہوتا ہے چندین شکل پر
اکل غنہ حدیث ابن مسعود میں کہا ہے بڑا گناہ نزدیک سدر کے یہ ہے کہ تو
زنا کرے ساتھ زن ہمایہ کے رواہ التیحاں قرآن میں فرمایا ہے کہ جو کوئی
زنا کرے گا اسکو دھندلا دیا ہوگا اور وہ ذلیل و خوار ہو کر دوزخ میں جائیگا
حدیث مقداد بن اسود میں آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا تم زنا میں کیا کہتے ہو
کہا اللہ و رسول نے زنا کو حرام کیا ہے وہ قیامت تک حرام ہو چکا ہے فرمایا
اگر آدمی دس عورتوں سے زنا کرے یہ سہل ہے اوپر بہ نسبت اسکے کہ زن
ہمایہ سے زنا کرے رواہ احمد و رواہ تقات و الطبرانی حدیث ابن عمر میں
فرمایا ہے جو زن ہمایہ سے زنا کرتا ہے اللہ دن قیامت کے اسکی طرف
نزدیک لے گا اور نہ اسکو گناہ سے پاک کرے گا اور فرمایا گناہ حل الناصع الداحلین
رواہ ابی الدینا یعنی داخل ہو آگ میں ہمراہ داخل ہونے والوں کے جو عورت
اجنبی اپنے گھر میں ہو تو اس سے زنا کرنا بالاولیٰ بدتر ہوگا غنہ ابو قتادہ

زنا ہمایہ

زنا بکفر

کا لفظ رفاعیہ ہے جو شخص بیٹھا بستر پر زن مغیبہ کے مقرر کر گیا اللہ اوس کے
 لیے ایک از دہا دن قیامت کے رواہ الطبرانی مغیبہ وہ عورت ہے جس کا
 خاوند غائب ہو اب جن اثر رفاکتے ہیں مثال اوس شخص کی جو بستر زن مغیبہ پر
 بیٹھا ہے ایسی ہے جیسی کہ کسی شخص کو کوئی کالا سانپ قیامت کے سانپوں
 میں سے کاٹے رواہ الطبرانی و رواۃ ثقات حدیث بریدہ میں فرمایا ہے
 جو کسی شخص کے پیچھے اوسکی عورت میں خیانت کر گیا تو قیامت کے دن
 اوسکو کھڑا کر کے ساری نیکیاں اوسکی اوس عورت کے خاوند کو دلائے جائیں گے
 بیان تک کہ وہ راضی ہو و رواہ مسند عبد اللہ وہ کاہیکو کوئی نیکی چور گیا حدیث
 ابو ہریرہ میں آیا ہے کہ قیامت کے دن سات آدمیوں کو عرش کے نیچے
 سایہ ملیگا او میں ایک وہ شخص بھی ہو گا جسکو کسی عورت صاحب منصب و
 جمال نے بلایا اور اوس نے کہا کہ میں اس سے ڈرتا ہوں رواہ الشیخان حکام
 ابن عمر نے حضرت سے یہ قصہ بار بار سنا کہ کفل ایک شخص تھا بنی اسرائیل
 میں وہ کسی گناہ کرنے سے نہ چوکتا اوس کے پاس ایک عورت آئی اسے
 اوسکو ساٹھ دینار دیے تاکہ اوس سے صحبت کرے جب رادہ کیا تو وہ عورت
 رزق کے کانپنے لگی اور رزق دی کہا تو کیوں روتی ہے اوس نے کہا کہ میں یہ
 کام کہی نہیں کیا حاجت نے مجھ کو اس کام پر لگایا کفل نے کہا تو اس سے
 ڈرے اور میں نہ ڈرون چاہیہ مال لیا و اسد اب میں کہی اسکی نافرمانی کرو گا

پھر اسی رات وہ میری اسبج کو اوس کے دروازے پر پہنچا ہوا پایا کہ ابند
 نے کفل کو بخش دیا کوک متعجب میں رہ گئے رواہ الترمذی وحسنہ واس تحات
 والحاکم وقال صحیح الامتداد حدیث ابن عمر من قصہ اون تین شخصوں کا آیا
 جو اندر ایک نار کے ناگمان بند ہو گئے تھے اور پھر ایک نے اپنے عمل نیک
 کو یاد کر کے دعا کی تھی اون میں ایک وہ شخص بھی تھا جو اپنے چچا کی بیٹی پر فریفتہ تھا
 ایک بار بعد سالہا سال کے اوس کو ایک سو بیس دینار دیے کہ اوس سے
 خلوت کریں جب اوپر تھامو تو اوس نے کہا تم کو کمال نہیں ہے کہ تو اس
 مہر کو توڑے مگر حق سے وہ باز آیا اور نے وہ پتھر سرخار سے سر کا دیا رواہ
 التیحاں وسد صاف حدیث ابن عباس میں فرمایا ہے اسی جو انان
 قریش تم اپنی شرگاہ کو گاہ رکھو نہ انکو جو اپنی فرق کو محفوظ رکھنا اوس کے
 لیے جنت ہے رواہ الحاکم وقال صحیح علی ترمذی بیقہ کا لفظ یہ ہے اسے
 جو انان قریش نہ انکو جبکی جوانی سلامت رہے وہ بہشت میں جائے گا
 ابوہریرہ نے رفا کہا ہے عورت نے جب نماز چکانہ پڑھی اور شرگاہ کی سخت
 کی اور خاوند کی اطاعت بجالائی اب وہ جن دروازے سے بہشت کے
 چاہے جنت میں جائے رواہ ابن حبان حدیث ام سلمہ میں رفا آیا ہے جو عورت
 مرے اور او کا خاوند اوس سے راضی ہے اوس کے لیے جنت واجب ہوئی
 رواہ ابن ماحہ والترمذی وحسنہ وقال الحاکم صحیح الامتداد عاکشہ نے حضرت

سے پوچھا تھا کہ سب سے زیادہ بڑا حق عورت پر کس کا ہے فرمایا خاوند کا چاہیہ
 مرز پر کس کا حق بڑا ہے کہا مان کا رواہ البزار والحاکم واسناد البزار حسن
 حصین بن محسن کی عمدہ سے کہا تھا کہ تیرا خاوند تیری بہشت و دوزخ ہے
 رواہ احمد والنسائی باسنادین جیدین والحاکم وقال صحیح الاسناد یہ سب
 حدیثیں دلیل ہیں وجوب عفت و عصمت پر اور انہیں ترغیب عظیم دی ہے
 حفظ شرگاہ پر حرام و زنا سے اس لیے کہ زانی بہشت سے روکا جاتا ہے
 اور او سکودوزخ میں عذاب نار ہوگا اللہم احفظنا حدیث سہل بن سعدین فرمایا
 ہے جو کوئی ضامن ہو میرے لیے زبان اور شرگاہ کا میں ضامن ہوتا ہوں
 واسطے اوس کے جنت کا رواہ البخاری واللفظ لہ والترمذی مراد یہ ہے کہ جو گناہ
 زبان و شرگاہ سے علاقہ رکھتے ہیں اونے بچے جیسے زنا و اوطاساقت ابو
 ہریرہ کا لفظ یہ ہے کہ حضرت نے فرمایا جو کچھ گیا شر زبان و فرج سے وہ بہشت
 میں جا بیگا رواہ الترمذی وقال حسن یہ حدیث کسی طریق اور کسی الفاظ سے
 آئی ہے حضرت نے ضمانت دخول جنت کی حفظ زبان و فرج پر قبول
 فرمائی ہے و لہذا محمد ابو موسیٰ رفاکتے ہیں ہر گاہ زانیہ ہوتی ہے عورت جب
 عطر لگا کر مجلس میں آئی تو وہ حرامکار ہے رواہ ابن داود والترمذی وقال حسن
 صحیح نسائی وابن خزیمہ وابن جبان کا لفظ یہ ہے جس عورت نے عطر لگایا پہنچا
 گذر کسی قوم پر ہوا تو وہ زانیہ ہے اور یہ لکھہ زنا کرتی ہے و رواہ الحاکم وقال

صحیح الامتداد اور جرم و عورت باہم محبت کر کے انتشار راز کر تے ہیں اول کہ
 حدیث ابو سعید میں بدترین مروجہ فرمایا ہے رواہ مسلم و ابی حاد و وسر الفطیر
 ہے کہ فخر کرنا ساتھ جماع کے حرام ہے رواہ احمد و ابی یعلیٰ و الیہنی
 زانی اگر کبہ و آزار ہے تو اس کی حد سو کوڑے ہیں پھر بعد اس کے ایک سال
 کے لیے شہر بدر کر دیا جائی اور اگر شیب ہے تو سو کوڑے مار کر رجم کیا جائے
 بیان تک کہ مر جائے ایک بار کا اقرار کرنا کافی ہے مگر چار گواہوں کا بیعت
 ہے اقرار دلو اچھ میں یہ تصریح ضرور ہو کہ ایلا ج فرج کا فرق میں ہوا اوشیبات
 تملیہ سے اور رجوع کرنے سے بعد اقرار کے بعد ساقط ہو جاتی ہے یا عورت
 بدستور کواری ہو یا اس کے بدن میں نہی ہو یا مروجہ عیب یا نامرودہ حالہ
 کو رجم کرینگے جب تک کہ وہ بچا بخنہ او حالت مرض میں ہی مارنا کوڑوں کا
 جائز ہے اگرچہ عثمالی سے ہو یعنی ایسی لکڑی سے جس میں ہوشائین
 ہوں ابن عباس کہتے ہیں ایک مرد بنی بکر بن لیث کا پاس حضرت کے آیا
 اور کہا کہ میں نے ایک عورت سے زنا کیا ہے چار بار حضرت نے اس کو سو
 کوڑے ماری اس لیے کہ وہ بکرتا اللہ اب رواہ ابو داود اور زنا بکبر میں
 عورت سے حد ساقط ہے اور مرد بکرتا بیت کنیز اگر نہ لکڑی تو اس کا پتہ مارے
 اگر دوبارہ سہ بارہ کری تو تیسری بار میں فروخت کر دے اگرچہ بیعت کی گئی
 کے ہر متفق علیہ معلوم ہو کہ ہر ایک کے زنا پر حوا جب تک کہ ہے اور ملک کی حد

نصف حد آزاد ہو کر سوار نہ ہو مارنے میں حدیت زید بن خالد میں آیا ہے
 نہمت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا مرفین زنی ولم یحمن جلد مائتہ و تفریب عام رواہ البخاری

فصل بیان میں لواط کی

حدیث جابر میں فرمایا ہی بڑا ڈر مجھ کو اپنی امت پر عمل قوم لوط کا ہے رواہ ابن
 ماجہ والترمذی وقال حدیث حسن غریب والحاکم وقال صحیح الاسناد
 عمل قوم لوط سے اعلام کرنا ہے لڑکوں سے حدیث بریدہ میں فرمایا ہے
 ظاہر نہو افاحشہ کسی قوم میں مگر مسلط کرتا ہے اسداو پیر موت کو رواہ الحاکم
 وقال صحیح علی شرط مسلم رواہ افاحشہ سے اس جگہ لواطت ہے زنا اور اظہام
 دو تون کی وجہ سے دیا آتی ہے ابن ماجہ کا لفظ یہ ہے کہ ظاہر نہو افاحشہ قوم
 لوط میں مگر پھیل گیا طاحون جابر کا لفظ رفایہ ہے جب زنا کثرت سے ہوتا ہے
 تو گرفتاری بھی بہت ہوتی ہے اور جب لوطیت کثرت سے ہوتی ہے تو لہر
 اپنا ہاتھ خلق کے اوپر سے اونٹا لیتا ہے کچھ پروانہ میں کرتا کہ کس نجل میں
 وہ ہلاک ہوئی رواہ الطبرانی حدیث ابو ہریرہ میں آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا
 اللہ نے سات شخصوں پر سات آسمانوں کے اوپر سے لعنت کی ہے انہیں
 سے تین شخصوں پر تین بار مکر لعنت فرمائی ہے اور ایسی لعنت کی کہ وہ انکو
 کفایت کر جائیگی پھر تین بار فرمایا ملعون ہے وہ جو قوم لوط کا سماعل کرے اور
 جو مان باپ کا عاق ہو اور جو کہ جو راو کی بیٹی کو بیچ کرے اس حدیث

رواء الطبرانی در حالہ حال الصبیح ہی منقول حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما
 نزدیک ابن جان و بیعتی و نسائی کے آیا ہے کہ لوطی پر تین بار لعنت کی ہے
 حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے چار شخص ہیں جو اللہ کے غضب و عتاب میں ہیں
 و شام کرتے ہیں ایک مرد و زن و وضع دوسری زن مرد و وضع تیسری
 کرنیوالا بھیسے چرتہا مرد و ن سے اعلام کرنے والا و راء الطبرانی و
 ابن عباس نے فرمایا ہے جو قوم لوط کا سا کام کریں او سکوا و زعفران
 قتل کروا لورواہ اعلیٰ السلاسلانی و سری روایت میں فرمایا ہے جو ایک
 بھیسے کے آئی او سکوا و بھیسے کو قتل کروا لورواہ کا لفظ یہ ہے کہ قتل کروا لورواہ
 و منقول و بھیسے کے پاس آئیو ایک روایہ بھی اخلاص سے بدتر ملت شیخ
 ہے جبکہ مرض اینہ کہتے ہیں اسکا حکم بھی وہی ہے جو لوطی کا ہے و غود باللہ
 من حسب اللہ و نبوی رح نے کہا ہے حد لوطی میں علماء کا اختلاف ہے
 ایک قوم نے کہا اسکی حد وہی دنیا کی حد ہے کہ اگر محسن ہے یا نکاح والا تو
 جہم کیا جائی اور بے نکاح کو کوڑے مارین معین بن سب و عطا و قمار
 و شغنی کا یہی مذہب ہے امام شافعی بھی اسی کے قائل ہیں ابو یوسف و
 بن حسن سے بھی یہی حکم ہے اور منقول ہے کہ اسی قول کی بنیاد پر کوڑے مار
 مار کر ایک سال کے لیے شہر بدر کردین مرد و بیا عورت اور لعین کے نزد
 محسن ہو یا غیر محسن جہم ہی متعین ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما اسی طرح

یہی قول زہری و امام مالک و امام احمد و اسحق کا ہے نخی نے کہا اگر کسی کو
 دوا برجم کیا جاتا تو لوطی کو کیا جاتا دوسرا قول امام شافعی کا یہ ہے کہ فاضل
 و مفعول کو قتل کروالین منذری نے کہا چار خلفائے لوطی کو آگ میں جلا دیا
 تھا ابو بکر و علی و ابن زبیر و شام بن عبدالملک ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے
 یہ کام باتفاق اسی صحابہ کیا تھا انتہے میں کہتا ہوں قتل کرنا دونوں کا موجب
 حدیث کافی ہے آگ کا عذاب کرنا موجب حدیث منوع ہے شاید یہ حدیث
 اوس وقت مشہور ہوئی ہو کہانی رح نے کہا ہے جسے لواط کی ساتھ ذکر
 کے وہ مقتول ہوگا اگرچہ بکیر ہو اسی طرح مفعول بھی قتل کیا جائیگا جبکہ
 مختار ہوگا اور جسے ہمیشہ سے یہ کام کیا او کو تعزیر کی جائیگی حدیث
 ابو ہریرہ میں فرمایا ہے تین شخصوں کی گو اہی قبول نہیں ہے راکب و
 مرکوب و راکب و مرکوب و امام جائز رواہ الطبرانی مراد اعلان و مساحت ہے
 ابن عباس رفعاً کہتے ہیں نظر نہیں کرنا اللہ طرف اوس مرد کے جو پاس
 مرد کے یا عورت کی دبر میں جاتا ہے رواہ الذمذی والنسائی وابن حبان
 حدیث ابن عمرو میں فرمایا ہے لوطیت صغریٰ یہ ہے کہ مرد عورت کی دبر میں
 جاسی رواہ احمد والبخاری و رجالہما رجال الصبیح عمر کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ
 اللہ شرم نہیں کرتا حتیٰ سے تم عورتوں کے دبر میں نجاؤ رواہ ابو یعلیٰ باسنج
 جید ہی مضمون حدیث خزمیہ بن ثابت میں رفعاً نزدیکیا بن ماجہ و نسائی

فوطی فی الدبر

کے یا سنا وحید آیا ہے جاہر بر فدا کہتے ہیں نہیں فرمائی ہے محاش ناسرے
 رواہ الطبرانی و رواہ ثقات اصل نہیں میں تحریر ہوئی ہے وار قطنی کا لفظ یہ ہے
 تم شراب و خمر اسی خدا نہیں شرابا حق کہنے سے حلال نہیں ہے مگر آنا خوش
 ناسرین حدیث عقبہ بن عامر میں فرمایا ہے لعنت کری ابد او نہر جو محاش
 ناسرین آتے ہیں رواہ الطبرانی مراد محاش و خوش سے ویر ہے ابو ہریرہ
 کا لفظ رفعا یہ ہے جو آیا اعجاز ناسرین وہ کا فر ہوا رواہ الطبرانی و رواہ ثقات
 اعجاز کنایہ ہے ویرے ابن ماجہ و بیہقی کا لفظ ابو ہریرہ سے رفعا یہ ہے
 منظر نہیں کرتا اسد طرف اوں مرد کے جو عورت کی ویر میں آتا ہے دوسرا
 لفظ یہ ہے کہ وہ ملعون ہے رواہ ابن داود و احمد تیس لفظ یہ ہے کہ حیض و دیر
 میں آئیوا الامکا قرآن ہے علی بن طلحہ نے مرفوعا کہا ہے ست آؤ پاس
 جو رکون کے اون کے استاد میں اسد حق سے شرم نہیں کرتا رواہ احمد و
 الزمذی و قال حدیث حسن و النسانی و ابن حبان بمعناہ مراد استاد سے
 جای برا ہے اکااصل گناہ شرکاء کے کہی ہیں ایک زنا و دوسرے
 لواط تیسرے مساحت چوتھے یہ فعل ساتھ ہیہ کے کرنا لواطت میں
 ابنہ و خل ہے اور مساحت میں آلہ سے یا اندام سے حرکت کرنا شامل ہے
 ہیہ میں فاعل یا مفعول ہونا شریک ہے اور یہ سب کبار عظمیٰ ہیں بعض
 میں حد آئی ہے اور بعض میں تغیر اور لغت ملعون کا گھر فرق ہی و زنا کا گھر

فصل بیان میں گانی سچائی کی

حدیث ابو امامہ میں فرمایا ہے ایک قوم اس امت کی کباب شراب
 لہو و لعب میں رات بسر کر لگی صبح کو بند رسو و بنجائیگی جو لوگ گانیو الیا
 اختیار کریں گے اونپر قوم حاد کی طرح ریح عقیقہ آئیگی اور ہلاک کر دیگی احدث
 رواہ احمد مرو لہو و لعب سے کیل کو دتاشا گانا بجانا ہنسا ٹٹے مارنا
 سخر اپن کرنا اور ماندا اسکے ہے علی مرتضیٰ نے رفعا کہا ہے جب یہ امت
 گانا بجانا اختیار کر لگی قینات و معازف لیگی تو انپر بلا او تر لگی یا خف یا
 سخ ہو گا رواہ الترمذی وقال غریب ابو امامہ کہتے ہیں حضرت نے فرمایا
 اللہ تعالیٰ نے مجھ کو حمت و ہدایت عالم کر کے بھیجا ہے اور مجھ کو حکم دیا ہے
 کہ میں مزامیر و کبارت یعنی برا بھلا و معازف و اوشان کو جو جاہلیت میں
 پوجے جاتے تھے مٹا دوں رواہ احمد بطولہ برابط کہتے ہیں عمو و کو معازف
 سے مراد باجے ہیں کوئی سا باجہ بھی ہو طبکہ ساز لگی ڈھول چنگ وغیرہ
 ان چیزوں کا ذکر ہمراہ بت پرستی کے کیا ہے یہ سخت وعید ہے عبادہ بن
 صامت کا لفظ زفایہ ہے قسم ہے اوسکی جبکہ ہاتھ میں میری جان ہے شب
 بسر کریں گے کچھ لوگ میری امت کے اشر و بطرو لہو و لعب پر پہنچ کر وہ
 بند رسو ہو جائیں گے یہ اس لیے کہ وہ اللہ کی حرام چیزوں کو روا کر دیں گے
 اور گانے والیاں اختیار کریں گے اور شراب پین گے اور رشتی کثیر ہنسن گے

اور سو گناہین کے زماہ الامام عبداللہ بن الامام احمد مراد اشتر و بیست
 اختیار کرنا امر باطل کا ہے میں کتابوں یسب آمین اس دست میں تہرق
 طور پر اور کسی جگہ بطور اجتماع کے مروج ہو گئی ہیں اور اس مدت تیز و سب
 جبری میں ایسے لوگوں کے اندر نسخ و صف بھی بعض شہزوں میں ہو چکا
 عالمی ذکر او کا تاریخوار لکھا ہی ہے حضرت کا معجزہ ہے کہ جب فرمایا تھا و یا ہی
 ہوا پھر جوگ ناچنے لگے بجائی باد و خوارسی و دنیا کاری وکیل تھے و
 لباس ریشمی پہننے میں رہتے ہیں اور کا خدا ہی حافظ ہے اگر اس کا نصف
 و نسخ سب کے ہیں تو قبر و قیامت میں وبال سے ان کتابوں کی کس طرح
 سچ سکیں گے وہ تو سیر جنم کی مدت و راز تک جسکی نہایت اللہ ہی کو معلوم ہے سر
 کرین کے اگر ایمان پر مرے ہیں ورنہ خیر کلا ابوالکات اشتری نے حضرت
 کو سنا فرماتے تھے کہ یہ لوگ میری امت کے شراب پسین گئے اور کا کہ یہ اور
 نام رکھیں گے اور ان کے سروں پر باجا بچ گیا گانے والیان کا ٹیگی اللہ کو
 زمین میں دسا دیکھا اور کچھ لوگوں کو بند رو و رو بنا دیکھا و اما ابن مایحہ و ابن
 حبان مدت سے لطف زندگانی و دلش و کامرانی کا انہیں حرکات میں دیکھا ہے
 گانے بجانے کا خرابے و درناغ شراب بہا کس کو پسند آتا ہے شاعر نے کہا
 بجلسی کہ در دو جام می نیاید و سر و مطرب شور باب بی ہمت
 اذ کو خربی اس رنگ و بہا کی آنکہ کے بندہ ہے ہی نظر نہ لگی عریان جن حسیں

رہا کہتے ہیں اس امت میں خشف و سنج و قذوف ہو گا ایک مسلمان شخص نے کہا
 اسی رسول خدا ایک ہو گا فرمایا جبکہ گانے والیاں اور طرح طرح کے باجے
 ظاہر ہونگے اور شراب پی جائیگی دواہ الترمذی و استغفر بہ خشف کہتے ہیں
 زمین میں دس جانے کو سنج کہتے ہیں صورت بدل جانے کو قذوف کہتے ہیں پہرے
 کو عیقا بل امت میں بعض شہروں کے اندر جو چکا ہے اللھم احفظنا ما رآینا
 کی آنکھ نہیں کھلتی کانون میں تیل ڈال کر بیٹھ رہے ہیں پشانی پر پل نہیں آتا
 بدن پر جون تک نہیں رنگیستی معنادار دعویٰ مسلمانی اور ایذا دہی کا کہتے ہیں
 کیونکہ انہوں نے یہ سن لیا ہی کہ اللہ غفور و رحیم ہے اور یہ نہیں سنا ہے کہ
 شدید العقاب سریع الحساب بھی ہے حارث بن زبیرؓ آیا ہی کہ حضرت کا
 گذر ایک قوم پر ہوا وہ ہنس رہے تھے فرمایا تم سنتے ہو اور نہ کہتے ہو ووزن
 کا تمہاری درمیان میں ہوتا ہے پہر انہیں کسی شخص کو مرتے دم تک سنتے
 نہ دیکھا انہیں کے حق میں یہ آیت اور تری نبی عبادی انا العفو الرحیم و ان
 عذابی هو العذاب لا یدر دواہ البزار اسکی سند حسن ہے ابن عمر کہتے ہیں حضرت نے
 ایک دن خطیبہ پڑھا اور فرمایا امت ہو تو تم دو بڑی چیزوں کو جنت و دوزخ پہر
 آناروئے کہ دونوں طرف کی ڈاڑھی بیگ لگی پہر کما قسم ہے او کی جس کے آپ
 میں سے جان میری اگر معلوم کر تو تم جو میں جانتا ہوں حال آخرت کا تو حل و دم
 طرف منجمل کے اور بڑا تو تم اپنے سر پہ چاک دواہ ابویعلیٰ الفرض جو سزا جزا جس

گناہ کی اللہ تعالیٰ یا رسول اللہ نے بیان فرمادی ہے وہ ضرور ملنی والی ہے پھر
 کیا وجہ ہے کہ آیات و احادیث خوف سے تو خوف نہیں آتا ہے اور آیات
 و احادیث رجا پر بہرہ و سا کیا جاتا ہے یہ بھی تو جان رکھو کہ ایمان و ایمان امید
 و بیم کے ہوتا ہے نری امید نہ سب فرقہ مرجیہ کا ہے اور خرافات و طریقہ خارجی کا
 اہل سنت کا ایمان درمیان خوف و رجا کے ہوتا ہے جو نرا امید و اسے اور
 گناہ کیے جاتا ہے اور کون نفس و شیطان نے وہو کا ویکر راہ آخرت سے گمراہ
 کر دیا ہے اور جو نرا نائف ہے اور رجا نہیں رکھتا وہ اللہ کی رحمت سے نا امید
 ہے یہ نا امیدی بھی کفر ہوتی ہے اسی لیے خواجہ و مرجیہ کو فرقہ زہاری میں ذکر
 کیا ہے انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت نے فرمایا ہے جب میری است پانچ
 چیزوں کو اپنے لیے روا کر لیگی تو اوں پر ملاک آئیگا ایک لعنت کرنا آپس میں دوسرے
 پینا شراب کا تیسرے پینا ریشمی کپڑے کا چوتھے اختیار کرنا کانٹے والیوں کا پانچواں
 الکفار نامردوں کا مردوں کے ساتھ اور حور تون کا حور تون کے ساتھ دوا
 الیہی اس زمانے میں یہ پانچوں عیب شرعی اکثر حکمہ موجود ہیں مرد افلام کرتی ہیں
 عورتیں مساحت کرتی ہیں رنڈیوں کا بیڑہ ہر حکمہ موجود ہے میرا شنیں گہر گہر
 آتے جاتے ہیں ہڈیوں کا طویل جس شرمین دیکھو طیارہ خانگیوں کا ہر محلے میں
 ہجوم ہے کہانا پینا سب ل حرام سے ہوتا ہے یہی لوگ اکثر خلق کو اپنے علوم
 ہوتے ہیں انہیں کی صحبت پسند آتی ہے زمانہ بدل گیا ہے نہ تو یہاں کھانا ہے

نہ استخفا کا آداب تازہ شرم کا نشان نہ اسلام کا نام نہ ایمان کا ذکر نہ موت کی یاد
 نہ آخرت کی فکر اسی شکم و شرنگاہ کا رات دن دہندہ ہے انا للہ وانا الیہ راجعون
 اب چودھویں صدی ہجرت کا آغاز ہے غربت اسلام نہایت کو پہنچ گئی
 مسلمانی نام کی رگہٹی قیامت کا سایہ سر پر آگیا مگر اللہ و رسول سے نہ کسی کو حیا
 آتی ہے اور نہ قبر و حشر کا کچھ خوف ہے حالانکہ موت ہر دم اپنا مونہ دکھا رہی ہے
 سوی سفید از ابل آرد پیام پشت خم از مرگ بگوید سلام

فصل میان مین عشق کے

اس مرض کو ساتھ شراب و زنا کو دخل غنا کے ایک مناسبت خاص ہے
 یہ مرض شہوت فرج سے پیدا ہوتا ہے جس کی فراج پر شہوت غالب آجاتی ہے
 تو یہ بیماری اوس شہوت پرست کو کبڑ لیتی ہے جب وصال معشوق کا محال ہوتا
 ہے یا سیر نہیں آتا تو عاشق سے حرکات بی عقلی ظاہر ہونے لگتے ہیں ولسنا
 کتب دین مین نازت عشق کی آئی ہے اور انجام اوس کا شرک پھیرایا ہے تو ان
 وحدیث مین کسی جگہ استعمال اس لفظ منحوس کا نہیں ہوا قصہ زلیخا مین افراط
 محبت کو بلفظ اشغف محبت تعبیر کیا ہے یہ حرکت زلیخا سے حالت کفر مین صادر ہوئی
 تھی نہ وہ مین ہی ظہور عشق کا طرف سے عورتوں کے ہوتا ہے بخلاف عرب کہ وہاں
 مرد و عشاق زن ہوتے ہیں جس طرح کہ قلیں لیلی پر فریقہ تھا اس سے بدرجہ عشق اہل
 فرس کا ہے کہ وہ ام و پر شیفہ ہوتے ہیں یہ ایک قسم لواط و اعلاام کی ہے جس طرح

کہ طوطی عشق کا طرف سے عورت کی ایک مقدس زبان کا ہے جو کوئی اس مرض کا شریک
ہوتا ہے وہ شرابی زانی ہو جاتا ہے ایدہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ گناہ خمر کا اوس
تفع سے بڑھ کر ہے اسی طرح فساد عشق کا اوس کی صلاح سے زیادہ ہے اہل علم
نے لکھا ہے کہ عشق بندی کو توحید خدا سے روک کر گرفتار شرک و بت پرستی
کر دیتا ہے اس لیے کہ عاشق معشوق کا بندہ بن جاتا ہے اوسکی رضا مندی کو خواہ
کی رضا مندی پر مقدم رکھتا ہے یہی اوسکی غنیمت پرستی ہے

ہر کجا سلطان عشق آس نہ نازد قوت بازوی تقویٰ را غسل

کتاب اخایۃ اللہ فان و کتاب الدوار الکافی اور رسالۃ اللیقا والستی میں آفات
و معائب عشق کو تفصیل وار لکھا ہے اسد تعالیٰ ہر مسلمان کو اس شرک شیریں و
کفر نکین سے بچا کر اپنی محبت بخشے اور مجاز سے طرف حقیقت کے لائی ف
لفت میں معنی لفظ عشق کے افراد محبت کے ہیں شخص کثیر الشوق کو عشق بولتے
ہیں اور تکلف عشق کرنے کو عشق بولتے ہیں یہ مرض ہمراہ پارسائی کے نہیں ہوتا
ہے یا بہت کم ہوتا ہے اور ہمراہ عشق و محبہ کے کثرت سے ہوتا ہے انسان محبت
محبوب میں اندر بہرا ہو جاتا ہے سوا معشوق کے کچھ اوسکو نہیں سوجھتا حدیث میں
فرمایا ہے حبک النبی یعنی دلوں میں محبت کسی چیز کی جھکواند یا بہرا بنا دیتی ہے
قاموس میں لکھا ہے کہ یہ ایک مرض و سلسلہ ہے جب خوبی کنسی شے کی فکر پر مسلط
ہو جاتی ہے تو نفس عاشق ہو جاتا ہے کتاب سیدی میں لکھا ہے کہ یہ مرض مشائ

مالیخو لیا ہی مروی زن اور اہل بجاالت اور غلو کو کو گناہ جاتا ہے اس سے حراق
خون کا اور استحالہ سودا کا اور التهاب صفر کا ہوتا ہے پینہ جاتی رہتی ہے قسق کی
شدت ہوتی ہے اضطراب بڑھ جاتا ہے طغیان سودا سی فاسد بڑھ جاتی ہے فساد
فکر سے مذمت و کم عقلی آتی ہے آرزوی نامتام کرنے لگتا ہے یہاں تک کہ موت
جنون کی ہو جاتی ہے پھر کسی اپنی جان ہلاک کر دیتا ہے اور کبھی غم میں گہل گہل کر
فنا ہو جاتا ہے ۷

پیشہ عشق کا حاصل تو بتاؤ توفیق کوئی مجنون کوئی فریاد ہی بالمد عفو
ہونا شہوت جماع کا ہر اہ عشق کے شاذ و نادر ہے ورنہ علاج اسکا یہی وصال عشق
ہے اگر بطریق شرعی میسر نہ ہو سکے تو بوڑھی عورتوں کو عاشق پر مسلط کرے وہ اس کے
سانے معشوق کی جھو و مذمت کیا کریں اور اسکی برائی بیان کریں اور تدبیر
مالیخو لیا ہی کی جائی یا اوس کو شغل شکار اور علوم عقلیہ میں مشغول کر دیں بھلی
سیمانے ہی اسی کے لگ بہک قانون میں لکھا ہے آسٹونے لکھا ہے کہ عشق
میں حسن اور اک عیوب محبوب سے نامیا ہو جاتا ہے آدمی بہت بجا جاتا ہے
سرنگون و لاغر اندام ہو کر گرفتار آہ و زاری و ذلت و خاکساری رہتا ہے ۷
عشق میں کیا جو ہو کوئی ملنا آواز آہ ہے نالہ ہی فریاد ہے بالمد عفو
کبھی دشواری بخشش تو کبھی شغل شکار روز ایک تازہ تر افتاد ہے بالمد عفو
اکٹے دل میں کہ ہی خنکو و غم حاصل اک ہمارا دل ناشاد ہی بالمد عفو

حیثیہ غمناک اور کم بہت عورتوں اور بیکار و فاسق اہل لکون میں اور ان میں جو
 رات دن عورتوں سے محادثہ کرتے رہتے ہیں زیادہ ہو کر اسے خشکی و باغ
 کا علاج کری اور ایسے شغل میں لگای جس سے وہ معشوق کو بہو بجای یا جمل
 کی کثرت کری کہ اس سے بھی عشق نہ اہل ہو جاتا ہے اس مرض کے ۴۴ نام ہیں
 یہ وہ بلا ہی جسے صمد باکھرویران کر دیے ہزاروں کا ایمان یلیا کفر یاو کا خاک
 زدن کو چین و شب کو قرار ہی ہکو یہ عشق کا ہیکو تیر کوئی بلا تیری
 رہی وہ محبت جو دریاں شوہر و زوجہ کے ہوتی ہے خود مذموم نہیں ہے بلکہ
 شہر و عرفا مطلوب ہو حدیث ابن عباس میں فرمایا ہے کہ تعلقا بین مثل النکاح
 رواہ ابن ماجہ یعنی نکاح کی سی الفت کسی اور دوستی میں نہیں ہوتی ہے
 ولہذا انس نے رضا کہا ہی جب بندی نے نکاح کر لیا تو اب آدمایان او سکا کامل
 ہو گیا اب وہ ضعف باقی میں اندھے ٹوری رواہ البیہقی اس مرض کا علیہ اہل
 و امارت میں نسبت اور لوگوں کے زیادہ ہوتا ہے اس لیے کہ یہ لوگ مالدار و
 فرصت و فراغت ہوتے ہیں انکو کوئی شغل بجز فرقی و مجبور و انہو و لعب کے نہیں ہوتا
 خانہ خالی راویومی گیر و مولانا روم نے فرمایا ہے

عشق نبود اینکہ در مردم بود این فساد خوردن گندم بود
 جسکو یہ بیماری لگ جاتی ہے وہ مرتے دم تک صحت یاب نہیں ہوتا جوانی کا
 روک بڑا ہے تک رہتا ہے ہاں اگر کسی وقت کوئی آفت و بلا آگاہی بسبب

ان گناہوں کے سیر آجاتی ہے تو اس وقت عشق کو بہو لجاتا ہے ۵
 چنانچہ خط سالی شد اندر و شوق کہ یاران فراموش کردند عشق
 ایک طریق تحریر ایک عشق کا یہ بھی ہے کہ ثبوت پرست لوگ داستان عشق کی گناہیں
 سنتے پڑتے ہیں جیسے فائدہ عجائب و بوستان خیال و شنوی میر حسن و شنوی
 سیرتقی و نحوہا و نضامین کا اثر دل میں پڑتا ہے فسق کا جوش تہ خاطر سے اٹھتا
 تو ان پاک مین نام اکھلا الحدیث رکھا ہی اور انجام او سکا خلافت و گمراہی تباہ
 ہے اگلی امتوں میں جس کی است پر اسد کا عذاب آیا ہے وہ وہی حالتوں میں
 آیا ہی ایک وقت شغل ہو و لعب کی دوسرے وقت خواب کے حالت غفلت میں
 یہ ذکر بھی قرآن میں موجود ہے عیش و شوق جو کہ صلیں فسق ہوتا ہے اور ایک طرح کی بت
 پرستی و شرک ہی اسی وجہ سے اکثر عشاق و فداق کا خاتمہ بالآخر نہیں ہوتا جنت الفردوس
 کا عیش و انہی اور وہاں کے مستوقان بی مثل کو چھوڑ کر اور اس دار فانی کے حضور
 حسنہ بی بقا میں مبتلا ہونا پہر غالباً آتش فراق میں جلنا اور اتفاقاً وصال محبوب
 فانی سے لذت نہا پاندا زو ہٹانا اور اسد کی آتش قمر غضب کو بھڑکانا اور اپنی
 آبرو و عزت و شرافت و مال و ایمان و دین کو خاک میں ملانا بجز بد بختی و کم مائی
 و سیاہ قسمی و سور خاتمہ کے اور کیا ہے ۵

آگ سے ابتدا ہی عشق میں ہم اب ہو ہی خاک انتہا ہے یہ
 یفن عشق بازی اگر کوئی حل نہ ہوتا تو ہر سادہ مند و عقلمند و شریف اسی فعل کو اختیار کرتا

حالانکہ اکثر اختیار کرنے والی اس کے بوجب لب و شرع کے وہ لوگ ہوتے ہیں جو بے عقل غفلت طبع کم ہمت ناکام نامراد ہیں اور نظر سے اہل عقل و شرف و دین کے گرجاتے ہیں ہر شخص اور کو بنظر حقارت و خفت و ذلت ہے اور شہوت پرست سگ طینت خوک سر پرست جانتا ہو گو وہ بیباں بی بی و دیوانگی کے کچھ نہ سمجھیں اور دین کو حوض مشک و فرج کے برابر دیکھیں روسیاد و ارین ہوں دولت مند و مین جو کوئی پیشہ و عشق بازی کرتا ہے لوگ اس کے منہ پر برائی اس کی نہیں کرتے لیکن دل میں اور اس کے پیچھے اس کے حرکات پر ہنستے ہیں اور غریب آدمی ہر غفل کا قتل اور شیطان کا گھر ہو جاتا ہے عشق کی خاصیت اصلی یہ ہے کہ ایک مشوق ہوتا ہے اور جس کے بہت سے مشوق ہوں اور ایک کو چوڑے اور دوسرے کو پائے تو ہرگز عیش و نہمین سے شوق زنا اور عیاشی سے حدیث میں آیا ہے لعن اللہ لواقف و اللہ لواقف یعنی لعنت کری اللہ اون مروون اور عورتوں پر جو فراموشی سے بہرے ہیں اور حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے آنکہ یہ کا زنا دیکھتا ہے اور کان کا زنا اور زبان کا زنا بات کرنا اور راہ تہ کا زنا پکڑنا اور پاؤں کا زنا چلنا اور دل چاہتا اور تنہا کرتا ہے شہر گاہ چاہے سچا کرے یا پوٹا منہ علیہ اور یہی فرمایا ہے ان اللعائنات من المنافق یعنی جو عورتیں خلع کرتی ہیں و منافق ہوتی ہیں اور جو عورت بی سب طلاق لینا چاہتی ہے وہ جنت کی ہوا بھی نہ پا سکی دولت

عن ثوبان رفعاً ووسراً فظنی ہی جس عورت نے اپنے خاوند سے سوال طلاق
 کیا کیا بی سبب تو بہشت اور پھر حرام ہے رواہ ابن داود والترمذی وحسنہ و
 ابن ماجہ وابن حبان ہر حدیث متعدد نکاح کرنا جائز ہے لکن جو عورتین خاوند کو
 چھوڑ کر دوسرا تیسرا چوتھا یا چھواں نکاح کرتی ہیں حقیقت میں فائزہ گیر ہیں انکا
 نکاح حقیقت میں حکم زنا کا رکھتا ہے اگرچہ ظاہر میں صورت شرعی ہوتی ہے
 نکاح شرعی یہ ہے کہ خاوند نے طلاق دیدی ہو یا مر گیا ہو اور عورت واسطے
 پارسائی اور ضرورت نامان نفقہ کے دوسرا نکاح کر لے اس کے سوا جو صورت
 ہے وہ درپردہ زنا ہے اور زنا کا حکم پہلے مذکور ہو چکا ہے اللہ تعالیٰ صورت
 و اعمال کو نہیں دیکھتا ہی دلون اور عیتون کو دیکھا کرتا ہے ظمانے لکھا ہے کہ
 سب سے پہلے جس سے زنا و عشق و خیانت و شرک نکلا کر وہ عورتون کا ہے
 اسی جگہ سے صاحب شرع نے عورتون کو ناقص العقل و ناقص الدین فرمایا ہے
 اور کہا ہی کہ سب سے زیادہ وزن میں ہی عورتین ہونگی اس لیے کہ وہ ان
 عیبوں سے ہرگز خالی نہیں ہوتیں مگر جبکہ اللہ بچا ہی یا تو بوضوح نصیب کری
 اور انکی ذات بی وفا ہوتی ہے انکے ساتھ کیسا ہی اچھا برتاؤ کرو ایک انکی امر
 پر جو خلاف ان کے مزاج کے ہوتا ہے بدل جاتے ہیں اور خاوند سے
 کہتے ہیں کہ توفی ہمارے ساتھ کوئی سلوک نہیں کیا یہ سخن دروغ و فریب آمیز ہے
 غرض رستی ہیں اور سخن راست سے ناراض ہوتی ہیں انکی خوشی و ناخوشی انکی

شرمگاہ میں ہوتی ہے و لہذا حدیث میں آیا ہے کہ مرد و عورت میں تو بہت فرق کامل
 ہوئے مگر عورتوں میں چار ہی عورتیں کامل ہوئیں مراد اعلیٰ درجے کا کمال
 ہے ورنہ اس است اسلام میں بحمدہ تعالیٰ ہزاروں لاکھوں عورتیں صالحات
 گذری ہیں اور ان کا حال کتابوں میں لکھا ہی اور شرفا کی مستورات ہمیشہ
 افعال شریفہ پر قائم رہتی ہیں اور سوا خاوندوں کے کسی طرف آنکھ اوٹھا کر
 نہیں دیکھتیں اگر ایسا نہوتا تو ساری مسلمان عورتیں فاسقات ہوتیں اور
 ساری اولاد حرام کی ہوتی و لہذا کمال ڈھونڈ ہے نہ ملتا پہرہ جو مرد کسی عورت
 کو تاکتا ہو یا کوئی عورت کسی مرد کو جاکتی ہے تو یہ ایک دوسرا فن گناہ کبیرہ کا
 ہے قرآن شریف میں ذکر چہی آشنا کی آیت ہے ایسی عورتوں کو جو بظاہر ظہور
 مثل کبیرہ کے جہانم نہیں کرتی ہیں اور پردہ زنا کرتی ہیں خانگی کہتے ہیں
 بعض حکایتیں عشق کی جو کتابوں میں لکھی ہیں وہ پارسا لوگوں کی ہیں ابست
 و عیاشی کا نام شقیازی رکھا گیا ہے اگلے زمانے میں عشاق تباہ حال ہوتے
 اور خستہ و سرگردان رہتے تھے اس زمانے میں عشاق و اہلی وصال معشوق کے
 طرح طرح کی آرائش پیرائش کرتے ہیں یہی دلیل واسطے فتن ہونے عشق کے
 کفایت کرتی ہے اگر شہوت پرست نہوتے تو ہرگز یہ بٹا نہیں چایا نہایتا اور کسی
 ایک ہی مشوق پر کفایت کرتے ہر جا بی نہوتے شیطان و نفس انسان کا دشمن
 قوی ہے وہ ہرگز راہ حق و عفت پر فراق کو چلنے نہیں دیتا ہر طرح سے لذات و

شہوات دنیا میں سپانس کرو ورنہ زمین لیجانا چاہتا ہے حدیث ابو ہریرہ میں
 فرمایا ہے حفت النابا الثہلکات وحفت الجنة بالمکارہ متفق علیہ یعنی دوزخ
 شہوتوں سے چھپائی گئی ہے انجام شہوت پرستی کا دوزخ ہے اور بہشت
 مکروہات سے چھپائی گئی ہے انجام تجل مکروہات کا بہشت ہے ولہذا دوسرے
 حدیث ابو ہریرہ میں رفعا آیا ہے کہ دنیا ملعونہ ہے اور جو کچھ دنیا میں ہے وہ
 بھی ملعون ہے مگر ان کو اس کا اور جو کام اللہ سے نزدیک کرے اور عالم اور تعلم رواہ
 الذمذی وابن ماجہ دنیا کی مثال عورت سے دی جو جس طرح عورت بی وفا
 ہوتی ہے اسی طرح دنیا بھی بی وفا ہے ۵

امین مشور عشوہ دنیا کہ این عجز مکارہ می نشیند و تمنا لہ سرود
 اسی جگہ سے سلف مسلمین نے دنیا کو طلاق بائن دیدی تھی اور دل کو محبت سے
 اس دارنا پائدار کی اوٹھا کر آخرت کو اختیار کیا تھا
 دل برین منزل فانی چہنی رخت بر بند کہ انا للہ
 دنیا کا سارا عیش و فرا اور بیان کی ساری لذت و شہوت مثل خواب و سراب
 کے ہے اور آخرت کا عیش دائم اور وہاں کی نعمت قائم رہنے والی ہے
 اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اپنی محبت اور رسول کی محبت اور نیک بندوں کی محبت
 اور اعمال صالحہ کی محبت دے کہ اس محبت کا نتیجہ لذت و خلوات جاودان اور
 بقیم مقیم جنان ہے اور محبت غیر حلال اور افعال فسق سے بچا ہی کہ ہر شخص کا شتر

اوی کے ساتھ ہوگا جسکو وہ دنیا میں دوست رکھتا تھا اگر فراقِ نجار اویس کے
 دوستدار ہیں اور محبتِ بدستہ تو وہ سارا حلیہ جنم میں جایگا اور اگر مرد کو بی بی
 سے یا بی بی کو خاوند سے محبت ہے اور دونوں نیک بھی ہیں تو وہ ان ہی کی جانی
 نصیب ہوگی اور اگر بسبب تفاوتِ احوال کے جگہ ہر ایک کی دوسری شریعتی
 توالدِ تعالیٰ نعم البدل عطا کر گیا حدیثِ معاویہ بن جبل میں فرمایا ہے جب کوئی
 بی بی اپنے شوہر کو دنیا میں ستاتی ہے تو اویس کی زوجہ جو عین کہتی ہے تو
 اسکو ایذا نہ دی اللہ تمہکو قتل کرے یہ تو تیرے پاس ذلیل ہے غفیر یہ تمہکو
 چوڑ کر سیرے پاس آجائیگا رواہ اس ماجۃ والترمذی وقال حدثت جس مراد
 ذلیل سے مہمان پر ہے بیانِ حقوقِ زوجین کا رسا کہ صلاحِ ذاتِ البین میں
 کیسا ہے بہر حال فتنہ اس عشق و فراق کا سارے اعمال بدستہ ہر اتنی یاد
 ہے اگر خلق کو انجام اپنا معلوم ہو جائی تو ہنسا بول جائیں اور سوارونے کے
 کچھ کام انکو نہو لیکن ابلیس لعین کب یہ چاہتا ہے کہ وہ تنہا و منح میں جائے
 اوسکا مطلب تو یہی ہے کہ ایک لشکرِ عشاق فراق کو بھی ہمراہ اپنے سیرِ سفر کی
 کرائی عافا ماللہ وایاکم عنی جمع للعاصی والافاق یہ رسالہ آج روزِ شنبہ

۱۲ جمادی الآخرہ ۱۳۸۰ ہجری کو تمام ہوا

واللہ الذی بہجتہ تم الصالحات

عَرَفُ الْجَادِي مِنْ

جِنَانِ هَذَا الْجَادِي

فَقَدْ
صَارَ لِي فِي هَذَا الْجَادِي
أَنْزِلُ فِي هَذَا الْجَادِي

طُبِعَ فِي الْمَطْبَعِ الصِّدِّيقِيِّ الْكَلْبِ

فِي بُهْوَ بَالِ الْحَمِيَّةِ

الْمَحْمُودِيَّةِ الْقَدِيمَةِ

١٣٠١

٢

فهرس مطالب کتاب عرف اجدادی من جنان بدی المادی

صفحه	مطلب	صفحه	مطلب
۲	خطبه کتاب در حمد و ثنیت و ذکر	۲۲	باب در بیان اذان
	بحث اجماع	۲۵	باب در بیان صفت نماز
۹	کتاب الطهاره باب در بیان آب	۲۹	باب در بیان سازا ذکار نماز
	و جزآن	۳۱	باب در بیان سجده سهو و تلاوت و شکر
۴	باب در بیان آوردن	۳۳	باب در بیان نماز قنوک
۱۰	باب در بیان ازاله نجاست	۳۴	باب در بیان قضاء و قرایت
۱۱	باب در بیان آداب قضای نجاست	۳۵	باب در بیان نماز جماعت است
۱۲	باب در بیان وضو	۳۹	باب در بیان نماز ساق و مرفیق
۱۳	باب در بیان نوافض وضو	۴۱	باب در بیان نماز جمعه
۱۴	باب در بیان فصل و حکم جنب	۴۳	فصل در بیان نماز و سطی
۱۵	باب در بیان تحیم	۴۴	باب در بیان نماز خوف
۱۶	باب در بیان حیض و نفاس	۴۵	باب در بیان نماز عیدین
۱۷	کتاب انصاف	۴۷	باب در بیان نماز کسوف و خسوف
۱۸	باب در بیان موافقت صلوة	۴۸	باب در بیان نماز استسقاء
۱۹	باب در بیان اوقات اضطرار	۴۹	باب در بیان لباس
۲۰	باب در بیان استقبال قبله	۵۲	کتاب اکنائز
۲۱	باب در بیان اماکن نماز	۵۸	فصل در بیان هر از تعدادی از برکات
۲۲	باب در بیان لباس خلی غیره		بیار و فی سلیست تفویض و طیکه در اسلام
۲۳	باب در بیان ستره		و ایمان و نجات معتبر باشد
۲۴	باب در بیان حش و خیرت و نماز		

صفحه	مطلب	صفحه	مطلب
۴۰	فصل در بیان عدم جواز رفع قبور انبیا و صلحا و ائمه	۴۹	فصل در بیان فقیه و غنی
۴۱	کتاب الزکوة	۵۰	فصل در بیان مصرف زکوة
۴۲	فصل در بیان فرضیت صدقه و اموال	۵۱	فصل در بیان عدم حل سوال مگر از برای سه کس
۴۳	فصل در بیان فرضیت صدقه در شتر	۵۲	فصل در بیان عدم حل صدقه از برای آل محمد صلی الله علیه و آله و سلم
۴۴	فصل در بیان صدقه گاو و غیره	۵۳	فصل در بیان صرف زکوة بفقیر
۴۵	فصل در بیان زکوة مال تجارت	۵۴	فصل در بیان دادن مال کثیر و انقباض کثیر بفقیر
۴۶	فصل در بیان رکاز	۵۵	فصل در بیان مشارکت بنی المطلب با سینه هاشم و ستم ذوی القربی و در تحریم زکوة نیزه من عدای ایشان
۴۷	فصل در بیان آنکه ایجاب مالم بر مالیه غلو منهی عنه است	۵۶	فصل در بیان زکوة عمل
۴۸	فصل در بیان زکوة ترده	۵۷	فصل در بیان زکوة از مردمان
۴۹	فصل در بیان آنکه حق وجوب زکوة از عین است	۵۸	فصل در بیان آنکه حق وجوب زکوة از عین است
۵۰	فصل در بیان زکوة دور و محقر و غیره	۵۹	فصل در بیان وجوب مطالبه زکوة بر ائمه و سلاطین و دادن زکوة بر رعایا
۵۱	فصل در بیان اخذ جزیه از اهل ذمه	۶۰	فصل در بیان امر اعدا غلب است
۵۲	فصل اموال اهل حرب بر اهل صلح	۶۱	باب در بیان صدقه فطر
۵۳	باب احت است	۶۲	باب در بیان صدقه تطویر
۵۴	فصل در بیان تقدیر یا خود ازاله	۶۳	کتاب در بیان خمس
۵۵	باب در بیان قسم ضدقات		

صفحه	مطلب	صفحه	مطلب
۷۶	کتاب در بیان صیام	۹۱	باب در بیان صفت حج و دخول
۷۸	فصل در بیان نیت صوم		که مکرمه حر سها اند قتالی
۷۹	فصل در بیان تعیل افطار	۹۵	باب در بیان نوات و حصار
۸۰	فصل در بیان صوم سفر	۹۶	فصل در بیان وجوب قضاء و قبال
۸۰	فصل در بیان کفار و صوم		اقوال و بی صلی الله علیه و آله و سلم
۸۱	باب در بیان صوم قطع و میامین		در ناسک
۸۲	باب در بیان اغشاکات	۹۷	فصل در بیان آنکه مراد با لالی نیست
۸۳	باب در بیان قیام رمضان	۹۷	فصل در بیان غسل احرام
۸۴	باب در بیان شب قدر	۹۷	فصل در بیان جوار آتمار محرم بر
۸۵	باب در بیان ستر و حال		در ندرت احرام
۸۶	کتاب در بیان حج و عمره	۹۷	فصل در بیان عدم شریعت نیست انتقال
۸۷	باب در بیان فرضیت حج		از برای دخول و حریم و در مقابل زطواف
۸۷	فصل در بیان وجوه احرام و وقت	۹۸	فصل در بیان آنکه تمام روز در وقت و وقت
	آن	۹۸	فصل در بیان وجوب ذکر نذر و شکر
۸۸	فصل در بیان حج آنحضرت صلعم	۹۸	فصل در بیان قطع تلبیه و در بیان حجر عقبه
۸۹	فصل در بیان حج مجبیه	۹۸	فصل در بیان فنیست نماز و در جوفه
۹۰	باب در بیان مواجبت	۹۹	فصل در بیان بیعت منی
۹۱	فصل در بیان میقات عمره	۹۹	فصل در بیان طواف زیارت در
۹۲	باب در بیان احرام و آنچه متعلق		یوم نحر
	با دست	۹۹	فصل در بیان محبت است از حاضرین

صفحه	مطلب	صفحه	مطلب
۹۹	فصل در بیان اولویت قطع تلبیه نزد	۱۰۶	فصل در بیان اعلان نکاح
۱۰۰	استلام حجر	۱۰۷	فصل در بیان نثار
۱۰۱	فصل در بیان وجوب یک طواف	۱۰۸	فصل در بیان نکاح شیبی بکر
۱۰۲	یک سعه برقارن	۱۰۹	فصل در بیان تحريم سقه
۱۰۳	فصل در بیان سننیت اشعار بدنه	۱۱۰	فصل در بیان محل و محل له
۱۰۴	فصل در بیان جبر مناسک بدم	۱۱۱	فصل در بیان آنکه مطلقه مستقله
۱۰۵	فصل در بیان وقوع شک در اشتراط طواف	۱۱۲	برای زوج اول حلال نگردن آنکه پنج
۱۰۶	فصل در بیان حجاج قبل از توقف بقره	۱۱۳	نمایی بعد دخول طلاقش ندهد
۱۰۷	فصل در بیان آنکه بدنه و بقره در تمتع	۱۱۴	باب در بیان کفارات و خیار
۱۰۸	ساوی است	۱۱۵	فصل در بیان رد زرب و دختر و س
۱۰۹	فصل در بیان جزای صید	۱۱۶	صلی الله علیه و آله وسلم بر ابوالعاص بعد
۱۱۰	فصل در بیان آنکه بر مضر قضیه است	۱۱۷	شش سال بنکاح اول
۱۱۱	فصل در بیان نفوذ وصیت است از	۱۱۸	فصل در بیان صدق بر صا و جوب
۱۱۲	اجرت حج	۱۱۹	و محب و موه
۱۱۳	فصل در بیان زیارت قبر مطهر مقدس	۱۲۰	فصل در بیان عشرت با زنان
۱۱۴	نبوی صلی الله علیه و آله وسلم	۱۲۱	باب در بیان ولیمه
۱۱۵	کتاب النکاح	۱۲۲	فصل در بیان وجوب اجابت
۱۱۶	باب در حکم نکاح و صفت منکوحه	۱۲۳	دعوت ولیمه
۱۱۷	فصل در بیان تقبیل مهر	۱۲۴	فصل در بیان کلام بحالت جماع
۱۱۸		۱۲۵	فصل در بیان کار و بار کردن در خانه

صفحه	مطلب	صفحه	مطلب
۱۱۶	باب در بیان قسم	۱۳۲	فصل در بیان احوالات اتفاق در دنیا
۱۱۷	باب در بیان خلع		اختلاف از منته و اکت
۱۱۸	باب در بیان طلاق	۱۳۳	فصل در بیان نفقه امارب
۱۱۹	فصل در بیان آنکه سه طلاق در	۱۳۴	فصل در بیان نفقه خادم
	حکم واحد است	۱۳۴	فصل در بیان خادم نفقه
۱۲۱	فصل در بیان آنکه در المان و بیا	۱۳۵	باب در بیان جنسیت
	طلاق اگر برست از منته مقنود	۱۳۶	کتاب البیوع
	فصل در بیان آن سه چیز که جانش	۱۳۸	باب در بیان شروط طهر و بیع و بیعت
	مید و زلش جابست	۱۳۹	فصل در بیان بعضی اقسام بیع
۱۲۲	باب در بیان رحمت	۱۴۰	فصل در بیان بیع کالی بکالی
۱۲۳	فصل در بیان طلاق مشروط	۱۴۱	فصل در بیان بعضی اقسام بیع غیر
	فصل در بیان خلوت	۱۴۲	باب در بیان خیار
	باب در بیان ایلاء		باب در بیان ربا
۱۲۴	باب در بیان طهارت و کفاره آن	۱۴۳	فصل در بیان جواز ائذمال مرئی با
۱۲۵	باب در بیان امان		عدم قوه
۱۲۷	باب در بیان عدت و احیاء	۱۴۵	فصل در بیان مصارفت
۱۲۹	باب در بیان زن مریض و دو حکم	۱۴۸	فصل در بیان منته از بیع انبار قمر
۱۳۰	فصل در بیان شب گدازیدن و چوبه		
	باب در بیان رضاع		
۱۳۱	باب در بیان نفقات		

صفحه	مطلب	صفحه	مطلب
۱۴۳	باب در بیان عاریت	۱۴۹	کلیل کبیل سیم معلوم نیست
۱۴۴	باب در بیان غصب	۱۵۰	فصل در بیان بی بیع حیوان بخوان
۱۴۵	باب در بیان شفعه	۱۵۱	بطریق نسبه
۱۴۶	باب در بیان قراض	۱۵۲	فصل در بیان بیع سفارش
۱۴۷	باب در بیان مساقات و اجار	۱۵۳	فصل در بیان جواز بیع یک حیوان بدو حیوان
۱۴۸	فصل در بیان اجرت حجام و غیره	۱۵۴	باب در بیان رخصت در عیال و بیع موقوفه
۱۴۹	فصل در بیان اجاره	۱۵۵	باب در بیان سلم
۱۵۰	باب در بیان ایام و مواعیت	۱۵۶	فصل در بیان قرض
۱۵۱	فصل در بیان اقطاع	۱۵۷	فصل در بیان رهن
۱۵۲	باب در بیان وقف	۱۵۸	باب در بیان تفسیق و حجر
۱۵۳	باب در بیان هبه	۱۵۹	فصل در بیان عدم جواز تصرف
۱۵۴	فصل در بیان عود و در هبه	۱۶۰	کسی که پانزده ساله نیست
۱۵۵	فصل در بیان هبه و قبول و رد	۱۶۱	فصل در بیان آنکه سوال عیال نیست یکی با آن
۱۵۶	مکافات بران	۱۶۲	باب در بیان صلح
۱۵۷	فصل در بیان خریدن صدقه	۱۶۳	فصل در بیان حق جبار
۱۵۸	باب در بیان عمری و رقبه	۱۶۴	باب در بیان حواله و ضمان
۱۵۹	باب در بیان لقطه و ضاله	۱۶۵	فصل مظلوم را تناول مال بقصد
۱۶۰	باب در بیان دولیت	۱۶۶	حق خود را بطلب اجازت نیست
۱۶۱	باب در بیان نسبه النض	۱۶۷	باب در بیان شرکت
۱۶۲	فصل در بیان میراث جد و پدر و غیره	۱۶۸	فصل در بیان وکالت
		۱۶۹	باب در بیان اقرار

صفحه	مطلب	صفحه	مطلب
۱۷۹	فصل در بیان سیرت نزدیکی الایمان	۱	علیه السلام و قتل سائب
۱۸۰	فصل در بیان سیرت قاتل و غیره	۲۰۲	کتاب ابجد و...
۱۸۱	فصل در بیان سیرت عبد و کتاب	۲۰۳	باب در بیان حد زانی
۱۸۲	باب در بیان حمل	۲۰۴	فصل در بیان حد زانی کسی که نزد ملک
۱۸۳	فصل در بیان رد	۲۰۵	و آقا است حد بزنی با دار و در بیان حد ضعیف
۱۸۴	باب در بیان شتت	۲۰۶	فصل در بیان حد عمل قوم لوط
۱۸۵	فصل در بیان سیرت مجوس	۲۰۸	فصل در بیان قنشین
۱۸۶	فصل در بیان اجرت قسام	۲۰۹	فصل در بیان زانی مکروه
۱۸۷	باب در بیان وصایا	۲۱۰	باب در بیان حد قذف
۱۸۸	فصل در بیان وصیت و ارث	۲۱۱	فصل در بیان لعان
۱۸۹	کتاب انجمنیات	۲۱۲	باب در بیان حد سرقت
۱۹۰	فصل در بیان جهائی که در قتل یکی شرکت کند	۲۱۳	فصل در بیان شفاعت در حد
۱۹۱	فصل در بیان عدم جهاد قتل کسی که بجزن	۲۱۴	باب در بیان حد شارب
۱۹۲	مرد دیگر زندانی کند	۲۱۵	فصل در بیان آقا است حد و دور
۱۹۳	باب در بیان دیات	۲۱۶	مساجد و در حرم کعبه
۱۹۴	فصل در بیان جنابت حیوان	۲۱۷	باب در بیان نکاح
۱۹۵	باب در بیان دعوی خون و قسامت	۲۱۸	باب در بیان تعزیر و حکم صائل
۱۹۶	باب در بیان قتل اهل بخت	۲۱۹	کتاب الاما است
۱۹۷	فصل در بیان فائده نصب امام	۲۲۰	فصل در بیان بودن امام از مرتب
۱۹۸	باب در بیان قتل جانی و مرتد	۲۲۱	فصل در بیان طاعت و محبت امام
۲۰۱	فصل در بیان تحریم ختم رسول الله صلی	۲۲۲	کتاب ابجد و...
		۲۲۳	باب در بیان جزیه و دهن

صفحہ	مطلب	صفحہ	مطلب
۲۳۰	باب در بیان قیمت اموال مشترکہ	۲۴۴	کتاب الجوامع
۲۳۲	باب در بیان سبب ورمی	۲۴۵	باب در بیان ادب
۲۳۴	کتاب الاطعمہ	۲۴۶	باب در بیان ہر و صلا
۲۳۷	فصل در بیان کیزہ بودن شرب نم	۲۴۸	باب در بیان زہد و ورع
	و نہودن دلیل بر نجاست آن	۲۵۰	باب در بیان ترہیب و مساوے
	باب در بیان صید و ذباخ		اخلاق
۲۴۰	فصل در بیان نئے از خذف	۲۵۳	باب در ترغیب بکار مہم اخلاق
۲۴۱	باب در بیان اخلاص	۲۵۶	باب در بیان ذکر و دعا
۲۴۲	فصل در بیان نگہ بستن چشم و گوش	۲۹۱	خاتمہ الطبیع از مولوی حکیم محمد حسن
	مجموعہ		صاحب مستم دار الشفا
۲۴۴	باب در بیان عقیقہ		
۲۴۵	فصل در بیان ختان		
	کتاب الایمان		
۲۴۷	کتاب التذویر		
۲۵۱	کتاب القنبار		
۲۵۵	فصل در بیان نخی از حکم و حالات خشم		
۲۶۱	باب در بیان شہادات		
۲۶۶	باب در بیان دعاوی و مینات		
۲۷۱	کتاب التتبع		
۲۷۲	باب در بیان مدبر و مکاتب و ام ولد		

انشای دلپسند و املای ارجمند امام اکرمین مبانی و معانی ابوالمختار محمد عبده الرشید الشویبانی رحمه الله تعالی

کف خاک دستایش قدوس بسج قطره آب دنیایش رب الملائکه والروح
الهدا کبر این سرود آن سودا، احسان الهدا آن رهگذر و این شکست یا حدای بی همتا را
بطاعت ماچه نیاز و بجزیه شرمند و برابر پاس گزازی خود چه ناز سه

ای غنی ذات توازن سرافراز انکارا بی نیاز از ما و از سیدانی و اهلبار را
فی بارت همی مانی عزانت نیستی ای بهارت بی نفعی از کل و از خار را

پیغمبر روشن روان و توحید آموز را خاک آستانه شوم که رنگ محبت ماسوی الهدا زدل ما

زود و در مسلمات چنگان بکار از روزی ایاک لعل و اماک استعین تعلیم فرمود سه

محمد عبده بی کای روی ببرد و سه است کسبیکه خاک و درش نیست خاک بر سر او

اللهم صل و سلم علیه و علی آله و اصحابه و حل حرمه و اجابه اما بعد

سیرشان نعمت کتاب و منت رانته و گر سهکان جهان بر لب ریا گو فتد احدی است را

خوان نعمتی و ایجاد خوانان و بستان تقلید را آموزگار و حسن بهر منت کرده تحقیق را

عازم خساری که درین روزگار سرت آثار نقاب کتاب عرف ایجاد می

من جهان هر می الهادی چیش نیم طبع از رو بر افتاد و گمن داغهای تنگ

انما رسوا به که سر اسیر ناخ انساب آرا خراش پذیر بود و مل حکایت شکایت عائد آن آ

ست ح ای گیتی آرا نیست که درین بهنگام و ایسین باز وی مردی را از روز سه

مرجان نمی و غار اش بهنگام گریاسته ارزانی داشت چه در هر نقیر و قطیر بقدر اک محمد سه

آویندن و بگای تشنه کامان تقلید با رشته رشته نصوص کتاب و منت رانتن کام ناز سه

نیست در بهشت هر نغمه گفتار با آنکه گشود نهاد از دیر یا ز بفرح تالیف منشاء و کلام خاد و شایسته

بوده و بیش در انشانی و گریاشی ایشان ابرو بهار چشم بر پشت پاد خسته اما فرسنگان
 نیک و زشت نیک دانند که این سرستان طرف انجمن نوایه جگر خراش جمع آراء
 رجال زمزمه خوشدلی انگاشته و خامه را در نگارش و لائل شریعات پیرو ابله پایان
 تقلید ندره معین پنداشته اند و این نگارنده افسون روشن روانی و ستوده آیین
 سخن از ان وادی را ندک شاهد سرست بی پروا غرام سنت مطهره را انداز جلوه گسری
 بزمانه خیر القرون بوده خرد و ستوری ندهد که پس ازین روزگار سعادتمند کسی کلید گنجینه
 ایشا حق بر خلق بگفت آورده گوشه دستار حق پرستان را همچو گلهای رنگارنگ جانفش
 و شسته بر جان راه روان شاه راه سنت که سر گریه ان خمول برده اند بر بند آری اگر این
 طائر گم کرده آشیان بطور نور مندی موعود بکاشانه خود را بر دشگفت نباشد و کالبد
 اسلام اگر تازه روانی در و میدید آید عجب نه و پیش ازین نفس در سینه گدختنی و شمع
 بر مزار این آرزوی خاک شده افروختنی ست **نواب محمد احمد خان** فرزند ارجمند
امیر محاسب خان بهادر را خدایش خرسندی روزی کناد که درین غربت اسلام
 محو سرگرمی اتباع سنت است و دنباله روی این فرومیده کاروان اهل حدیث مقصود
 زور بازوی همت او خدای خلوص سپند بندش شیراز کتب و سنت بدست حق پیش
 بنشاند همین عزیز است که بنال نشانی و آب باری و پیوندگره این حدیقه میسر
نور الحسن خان ابو اخیر پو حضرت امیر کبیر ناصر السیاحین **نواب سید**
محمد صدیق حسن خان بهادر را آشنای رضوان جنان کرد تا آنکه گلزار فقه احش
 که از مرقی دراز از دست خزان تقلید پرستان برگ و بار فرو ریخته بود بهنگام کشایش
 نو بهار فرزند او در و این گنج شادگان پس از کشودن در انطباع دست بردنیهای شرم
 عام کرده شد یا رب این ناصطرت ابراهیمی را بنیز گاه خلوص قبول راه باز کشا و تار و پود
 انفاشش کج و سدا ی بردیانی ایمان یافته فرما فقط

ترجمہ مولف سلسلہ نقالی و عافہ

ولادت باسعادت قس بست و کیم بادربست ہجری ۱۱۵۱ بمطابق ۱۷۳۸ء از مملکت مرہ در بلوچ
 محلیہ ہوپال اتفاق افتاد و دروز چار شنبہ ہستی اندر آمد و فی الحال بیت و خلقی العالی
 فی الادر بعاہ و این روز موافق روز ولادت حضرت اقدس بن ائمہ علیہ السلام و فتح
 نژاد اعزاب بست یا کہ تم تختہ تاج تولد اوست کہ علامہ بلاغت اساس مولوی
 علی عباس چریا کوئی نزیل حال چہ آباد و کن برآمد اندر فروش را روز ہفتم بود کہ
 نسک یعنی حقیقہ کرد آمد و ۲۵- ماہ شوال ۱۱۵۲ تسلیم یعنی عقدہ بجا آورد شد
 ۱۳- ذی الحجہ سال مذکور و تبعہ وقت اشراق بر ایوان نواب سکندر کیم مرحومہ علیہ ہوپال
 تقریب بکتاب نشینی بخشنہ و عیان دولت دارکان و اخوان ریاست صورت گرفت
 و اقدم بکتاب نہاد جزو درس علم و مطالعہ کتب شغل دیگر بر و سہ چیز نگشت بکتاب و
 سنت از ازل مناسبہ طبعی ہمراہ آوردہ و از علوم بیگانہ همچو منطق و فلسفہ نفرت
 دارد و چون ابقضائے رسم دماند بعد از اکتساب علوم آلیہ از مولوی انور علی و مولوی محمد انور
 بعض منقشات فن منطق و تفسیر و از مولوی الکی بخش اکتساب نمودہ و بعض کتب معقول
 و حکمت را از خدمت مولوی محمد بشیر الدین قزوینی قاضی بانی ریاست ہوپال فراگرفتہ
 و شدہ و او بن سنت مطہرہ اشعج محدث ربانی قاضی حسین بن محسن سیالی و شیخ محمد بن
 عبدالعزیز قاضی ہوپال پرست آوردہ و علوم تفسیر و فقہ را بر مولوی محمد بشیر سہوانی
 عرض نمود و کتب شاذہ و فاقد معلوم ادبیہ را از پدر عالی قدر استفادہ کردہ و باندازد
 فرصت وقت بدان اشتغال نمودہ و ہنوز در سد این کار و بار مشغول فرمای تحصیل علوم و
 فنون است و بعد از برگرفتن انواع کتب علوم دینیہ و جمیع و تالیف رسائل آلیہ و تفسیریہ
 مقرون و از جانب جناب رئیس مغلہ ہوپال ابیدشت متذکرین تیسراں است پنج ہزار روپیہ

و خطاب خانی و جزآن لمخوط و جمعیت خاطر و فی الزخا بال بعونه سبحانه مخوط باحضرت مر و حد
والد ماجد سفر کرده و بسینه و کلکته و عظیم آباد و بنارس و کانپور و لکنؤ و اگره و دہلی و غیره
را دیده و در فارس و ریخته تذکره بانگاشته و میان همسالان عالم امتیاز برافراشته و
با وجود صداقتش سن و در فهم سخن و سخن بنیج و اقراران و امثال ممتاز برآمد و آذافخا را شعرار
حافظ و فاضل خان شیر طر زحمن بنیج آموخته و نکات این فن نیکو انداخته درین نیازج حصا
اولاد دست و ختری و سپری وار و اللہ بعد از فیض و فیض این کتاب عرف ایجاد می گما
ثانی است که از خاصه حق نگارش ساده و پرکار نقش پذیرفته چنانکه هیچ مقبول نقش اول
که از کتاب گمر سلکش صورت تالیف فر گرفته و هر دو از نظر اسماں پرور و الا گمرش گذشته
اعتبار تصحیح و ایت و تفتیح درایت بهم رسانیده و آنکه در بعض مسائل این هر دو نسخه جاده خلاف
یکی با دیگرے سپرد و و تجربیر و و گویند پر دختسه و حبش غیر ازین نیست که جمعی از محققین اہل علم
بکتاب و حدیث و ایجاد و قول گزیده اند و اختلاف انظار را در میزان اعتبار بنجید و ہر
قول بجای خود مستندی از اولہ دارد و بر قوت خویش در نفس الامر شاہدی از پنج نیرہ می آرد
و این قسم مواضع مسئلہ چند بیش نیست ناظر غیر مناظر در پنج مقام انچه اتومی بیند و ہموارش
یابہ بیان عامل گردد و طالب صادق کہ خواہان مغز پر بصیرت است او را ناگزیر باشد از آنکہ
در امثال این اماکن رجوع بؤلکافات جناب والد ماجدش بمجودیل الطالب سعلی
ارجح المطالب و بدور الالہ من ربط السائل بالاولہ فرماید و آتو تالیفات علامہ ربانے
امام الشیخ ایمانی جہد مطلق بیانی قاضی القضاۃ محمد بن علی شوکانی رضی اللہ عنہ
بہ شرح منتقے و فتح ربانے و جزآن استشفاء نماید فان فیہا ما یشفی العلیل
و یقی العلیل و یریہ القاد من قال و قبیل لیس علیہما من دلیل فلیکن
ذالك علی ذکر منک و باللہ التوفیق و هو یدعی الی سواء السبیل۔
حررہ و البر اکسن و الفقار احمد الفتوی البہو پاحلے عفا اللہ تعالی عنہ۔

عبارة حرمها على هذا الكتاب الشيخ العلامة زينة اهل

الاستقامة القاضي الرباني مؤيدنا الشيخ حسين الباني

يا من خص عريكة كل فرد من افراد الناس بخاصة لا تقيدها ولا يها
وجعل لها رغبة عن هذه فيسأى عنها ولها رغبة في هذه فيصطفى بها
صل وسام على نبيك الذي شرفت بانارة المشاركة كثيرا من البقاء وعطش
سنة المطهرة الاكرم والباع وعلى الله وصحبه وحملته على ما فعله سنة
ما دامه داع ويعلم فيمن الله وقام غوايه وحسن قضيعة وكما له منه وصلى
قد تم طبع هذه الرسالة الجميلة المقدارة والمقالة الصحيحة الانظار التي
يطلع كل من طالعها على احكام السنة السنية ويصبر ناظرها بانها في معرفة
المأثر المحققة العلمية فتاهايك بكتاب بلغ من جمع فقهاء الحديث الغاية
وانبسطت به النفوس التي تبغها نقه الراى بلا حجة ودراية آتت به مرتجلا
السيد الامام مقدام الكرام فاشحة احياء حاوى على الدين سخامة النبلاء المتقين
صنعوا اهل البيت المبراعين كساو ذبت الشريف الطيب ابو الخيرة
نور الحسن خبان متع الله المسلمين بطول بقائه ودوام ايامه وعطش
الاكن ان من ذكره الشريف بسك سخامة الذي حين اذن من مؤذنه الصباح
وصاح داعيه على الفلاح سماء عرف الجادى من جنبا ن
هدى الهادى لكونه يهدى الناس الى طريق الحق والصلو اب
يخرجهم عن الوقوع في محادى الردى والتباب قد احتقن في عثر بده يجمع
بليغ المرام الى بل الغمام وجاد بشفاء الاوامر من ادلة الاحكام بعساق

صل الآله على خير الابداء متاصلون مدى الأيام رضيهم
 وكان ذلك التأليف والطبع في بلد تونس بالجمعية على عهد دولة حمزة
 مليكتها وحامتها حوزة حليقتها من ذكرها بين ظهراني الناس تأييد
 النعم ونضائها في زمرة الرؤساء استهم من ناريل عليهما تاج الهند الرئيس
 البطل الأعظم حضر تثنائي اب شأجهم أن بيكهم لا زالت ظلال
 جودها على مفارق الأيام مودة الرواق وبدور سعادتها وسيدتها
 أمته من الافئدة والمجاهد

ولا برحت نداد عزها ورافعة منصفها العالي صدور المجاهدين
 وما احسن التصدير الجليل اذا كان مع الطبع الجميل فمما كالدين والدنيا
 اذا اجتمعا وكما المحب والمحب اذا كانا معا ما عتني بتصحيحه وبدل جمده
 في تنقيح السبد العلامة معدن الفضيلة والكلامه فارس ميدان العلم
 فارس اغصان الفهم السيلد والفقار اسجل النقي البوادي
 طابت له الايام والليالي بشركة الحجاز الذي لا يجاري في قوته التحرير
 نقلا لتقرير الجامع للعلم الكبر والفصل الغزير معدن الفخار والادب
 الشيخ العلامة عبد الحق الكاظمي عافاه الله تعالى هذا ونسأل الله
 تعالى عن اطف رحمته الفاتحة وتكره باللسان والجنان في الادب والادب

عرف الجادي من

جنان هذه الهادي

طبع في المطبع الصدقي

الكائن في بولس

استاذ

تم

بسم الله الرحمن الرحيم

احمد من ارسلنا الى شعواء الاولاد وبل غمامه الاسلام ما اشكر من هدانا الى
 براء سقام الاولاد هم مراهم بلوغ المرام من ادلة الاحكام والصلوة والسلام على سيد
 محمد نبيه الكرام ولجنة القاهر وعلى اله خيرة الخيرة من الانام وخصمه الفحول
 الاسلام زمان به که از تخریر مختصر سنی بالنتیج القبول من شرائع الرسول که بر مومات سائل
 در رهبر ان زیادت احکام شامل دامات نه سنت مطهر و برابر وجه صحیح حامل است حضرت
 دست بهم و او در بن کتاب که ال انصاب که عرف الجاوی من جنان بهی الاماد
 نام او سنت اعظم مقصود بایراد و احکام و بل النمام ما اول بلوغ المرام ارشاد و سابق اتباع
 و جانی سنت بحدوب حداب و موطن عسیتی و به با یسر تلخیص و خفی تلخیص است ما اهل انبیاء را
 که تشنه کلم سبیل سبل السلام اسلام و او در یافست حج احکام اندام نام از یال سنت مطهر
 خیر الانام طوح به گرد و و تجا و ز مضیه کتور ای و تعلید بعضی فوجند بنصوص صحیح و در او ده عباد
 و معاملات دست بهم و در و متابل دل و دست نبوت با دنی قوه نواد بغایت مرام خود نال و تبارک

بست و کثرت مسائل بی کاش و خاشه بسوی ایشان حق بر خلق آمل گردد و ولادت و تحریر این تقریر
 اقتضای بر این مختصر عبارت و اوجز اشارت رفت و تطویل و یزید کلام و استنباط خلاف واقع
 را در هر مسئله از مسائل اسلام مؤلفات ائمه اعلام و مطولات فحول اسلام محل حل و ابرام باشد
 و لهذا صنعت فی ذلک ما یصنعه المناکرون یثبتون الاحکام الشرعیة من دون کشف
 عن الدلیل و لا رد للفتیحه الی الاصل الا حیل تمیز کرون ما یشرع بعد از الحزم
 و لا ید کرون ما یقضى لهم بالحکم ثم یأتی من بعد هم فید و ن تلك الاحکام المقضی
 بما لیس علیه اثارة من علم و لا هو فی قبیل و لا یدیر من الشرع المبین و قد یختلف هذا
 الکتاب علی جملة من ذلک الباب اذ اوقف علیها من بقی فیہ بقیة من انصاف و
 حیاء من الله و رسوله الموصوف باحسن الاوصاف انقاد لها احسن الانقیاد و اذ
 لها اذ عان المرید للمراد و اما من جیل یدنه و بین معرفه الحق و الحقیقة و طبع
 علی قلبه و علی بصره بصیرت غشاة و من حجاب الرسم و خشية الخلیقة فلا یدیده
 ذلک الا بعد اعان الصواب و قیافتا علی ما یفرض به الی التباب و از اینجا که درین
 رساله سلام و مناقله علامه قطع نظرست از احتیاج بمسائل اجماعیه مصطلحه اهل خلاف پس
 ضرورت شد که پرده از روی اجماع که هیبت و خشیت آن در دلهای خاصه و عامه بسیار
 براندازیم و آنچه در کمن بطونست بر نهضه شود جلوه گر سازیم و بعد از آنکه اجماع چیزی نیست
 قیاس مصطلح که آنرا دلیل رابع قرار داده اند خود کفی المنة شد و نشانده مگر آنکه ادله دین اسلام
 و ملت حقه غیر الا نام منحصر در دو چیزست یکی کتاب عزیز و دیگر سنت مطهره و ماورای این
 هر دو کدام حجت نپره و برهان قاطع نیست و برین گذشته اند خیر القرون مشهود لهم بانحیز اصحابه
 زنا بعین و تتبع ایشان باحسان و تهر که او را حجت ثابت شده و روایتش مقبول معمول است
 و رسول خدا صلعم تعدیلش کرده بلکه عصای اهل حدیث نیز معتدل بتعدیل مبولیست الی یوم القیام
 و حدیثش بیچل هذا العلم من کل خلف عدوله از آن نص صریحست درین مقام تا بصحابة

رسول خدا صلوات الله علیه و آله و احوال حضرت دوی و ملازم بارگاه عالییش بود و در هیچ رسداری
سخن اگر هست در قبول رای ایشان مستند روایت و خلافتی که در ایشان واقع شده
اگر چه بحق در آن با دله معلوم است لکن مخالف بنجله کسانی است که مرتبه صحبت شامل حال
اوست و آن را پیش بر زیر عموم ادله اقامه و ارفع خطای واقع از وی است و کلام ایشان را
تاویلات و محال است که معصیر بسوی آن متعین و تعظیم و احترام بعلو شان و ارتفاع درجه
این حضرات با ساق و بر کات از سانه قرون شیه و د سلیم عظم شریعت و نبوت است و
استقلال بتناوب و معائب ایشان و چنین بطنین بطاعن ایله مجتهدین چله مدبار بعد و خیر غیله
که با و بهمانا نیست بهر نزد اول محروم از خلافت ایمان و پشاست اسلام باشد و قلاب است
حکایت اجماع از متاخرین اهل علم آنست که عالمی را علم بر وقوع خلافت در سله که در آن
حکایت اجماع کرده اند حاصل نشد و تا آنکه دو سه استقرا و اتوال از افراد و رجال کرده است
تا آنکه این اجماع نزد او پایا نبوت رسید و چه این نبوت به انانکه اسلام و اقطار از
منتشر گردید و عمر با نبرای آن و تا نیکو گو است قرار طویل و تلاش بسیار باش فلک که بسیار
باشد که اهل بلا و احاطه بعرفت علمای مانت و اسعدنی تواند که در نایک یک غریب است چه رسد
و علی کل حال ممکن نیست که تقرب و طلب اجماع محیط چیزه که نزد علی یک برینا از آن است
در سله از مسائل می تواند شد مگر بعد از ایام طویل و عمر و زمانه و گاه باشد که با وجود استقرار
بالغ این احاطه دست بهم نمید بازیر که بر بعض اهل علم غلبه قبول اضطرار یا اختیار می باشد
با آنکه وی از ان کسان است که اعتد او قبول شان میرود و پس هر که علی اجماع اهل علم خود را
عمای سلین بر سله از مسائل دین است و عمای او بنایت مکان باشد و زعم قیامش
نویز نیست و اسکان اجماع منبوست بر تقدیر تسلیم امکان نفس با اتفاق بدون نظر آنکه هر
یا مردم ماری چیز می که نزد هر واحد از ان اهل علم است باشند پس حق بین است که به سله
منبر است زیرا که اتفاق جمیع علمای اسما بر سله از مسائل با وجود اختلاف مذکور

و احوال و تباين اقسام و تنافى قرائح و محبت تناقض و الفت خلاف متعدد است و اين مقتضست
 كه عالم حاكى اجماع اهل عصر خود باشد و اگر حاكى اجماع اهل عصرى از اهل عصرى است كه
 در كمال نيست و اين عصر بعد از عصر صحابه است آييس اين امر داخل در امتناع باشد چنانچه غالب
 مستندش غير از اين نباشد كه در كتب بعضى مصنفين حكايست آن اجماع يافتند و از آن كتاب
 حكايست نموده و درين هنگام هم همان كلام اول در ايراد و برحاكى اول حالتى كه در وقت كذا
 و كذا مستند حكايست اين حاكى اجماع اطلاع بر موفقات اهل عصرى از عصرى و وجودش
 متفق بر امرى از امور است پس لكانش متوجه باشد زيرا كه اطلاع بر جميع موفقات اهل عصر
 ممكن نيست بوجهى كه گذشت و بدين وجه كه بعضى مصنفين راسخه و شهرت باشد و موفقاتش
 امتناعى پذيرد و بعضى را بهره از شهرت نمى باشد و تا اين فاش نشتر نمى گردد و مهند از شهرت
 كه هر علم كه ملكه اجتهاد و حاصل دارد مستقل بتاليف شود بلكه اكثر اهل علم اشتغال بتاليف
 نموده چنانكه اين معنى علوم هر واحد است بشايد بعضى اهل عصر خود مفضل ثقات از غيبه
 اهل عصر خویش و از برخيها هر شد كه اين اجماعات كه حكايست در مصنفات مى كنند باعتبار
 همان حال است كه ذكرش گذشت يعنى حاكى را علم بوقوع خلاف در سلسله حاصل نشده
 و عدم علم بوقوع مستلزم عدم تبليست غايه مانع الباب آنست كه ظن باجماع حاصل
 گشته و مجر و ظن فردى از افراد صالح آن ميست كه مستند اجماع باشد و نه طريقه از طرق است
 و هر كه قائل است بحجيت اجماع قائل بحجيت اين ظن نيست آييس اين مجر و ظن فردى از افراد
 است باشد و او تعالى احدى را از خلق خود مثيل اين ظن متعبد بلكه اگر عالمى مطلع گويد
 كه درين سلسله دليل از مستند يا دليل از قرآن تيد اتم چيز عاقل نه گويد كه اين قول بحجيت
 تا با علم چه رسد و بعد از اين تقرير بر طالب حق نزود سماع حكايست اجماع خطيبين امر است
 شود و شكش بيشايد زيرا كه اين اجماع نه آن اجماع است كه است و حجيت و عدم حجيتش اختلاف
 كرده است بآنكه جمهور اهل اصول بآن فرستاده اند كه در اجماع اختلاف و محمول نيست چنانكه

قاضی در تقریب و غزالی در کتب خود بیان قبیح کرده اند اما که ملا با اینها منافات در پیش
 قابل مد و تواتر است و درین صورت اگر قاضی بگوید که آنچه نزد طایفه معسر و مست
 جمیع اقطار اسلام در مسئله از مسائل است قرار کردم و چنان را بر قبول و اتمه تفویض
 یا قسم داین قاضی یک کس یا دو کس یا سه کس باشند پس خبر ایشان قبول نباشد
 و نه بقل و او شربت اجماع نزد ایشان میتواند شد تا بیک حکایت اجماع استناد بکس
 عدم علم بوقوع خلاف یا بسوی مجرذن که چیزی عدم علم مستندی ندارد می کند چنان میتوان
 کرد و اگر این قسم اجماع بر عباد عبت باشد باید که حجت بشل این دعا و س که هیچ کس در
 اشالش بجز از آن نمی گراید قائم گردد و حال آنکه قیام حجت به مجرور عقلا و نقلاً هر دو باطل است
 و هر که تقسیم اجماع بسوی قطعی و ظنی کرده قطعی را منقول بتواتر و ظنی را منقول باحاد
 بر صفت تقدیر نشان می دهد و اجماعی که در آن فردی از افراد استناد بسوی خبر حصول
 ظن خود کرده است و اهل درسیح کی ازین هر دو قسم نیست و چون معلوم شد که اجماعات
 محلیه ازین قبیل از اجماع در درویدی و صدور نیست پس معلوم توان کرد که اجماع یعنی که
 اهل اصول غیر هم ذکر کرده اند اگر ناقلش یکست پس در آن همان امتناع است که گذشت
 و همچنین اگر ناقلش یک جماع باشد چه این جماع یا کمتر از حد و تواتر است یا مقدار حد و تواتر
 زیرا که مفروض مباشرت هر واحد از ایشان از برای استقراء و مشافهت مبر عالم اند
 علمای دنیا است و این امر هر فرد و فرد این جماع متنع است چنانکه نزدیک ناقل بودن واحد
 متنع بود و لاسلف حاصل آنکه در او بر اجماع شروعات اند اول منع امکانش دوم منع و تواتر
 سوم منع امکان نقل آن چهارم منع وقوع نقل و تواتر هر منع ازین منع طائفه از اهل علم
 واقف شده چنانکه ایله اصول حکایتش کرده اند و آری اجماع را باید که نزد احتجاج باجماع در هر
 منع ازین منع اصنان نظر کند و حق جهاد و بجا آورد و بکثرت اقوال منکر نشود و از برای جالب
 مهابت نماید که شان مجتهد در هر موطن از موطن علمایان است و اما کسیکه نزدش بهر بهر

نافق و جفتش بر سر معراج و هر مخالف پیش از مقبول است و می از اجتهاد نه و را مد است
 و در فتنه بکلمه مروج دل خود بامانی و طمع خاطر خویش با را حیف است که از مناج شریعت
 و شرع اسلام بمرحل و دور باشد و لا سیما چون کسیکه اراده اجتهاد دارد و قصد بد نظر
 و اعمات مسائل و تدبیر و مرامات احکام که بران بناسه قنایر سیر و دچو این مسئله
 اجماع که در صدد و یم و آنچه از دیگر مسائل اصول ناما با دست می کند پس این مسائل احوج
 باشد بیدل و مع از غیر آنها چیه در غالب و قات احتیاج مجتهد بسوی آنهاست و
 ناظر بکلمه نزد شخصی از این نوع اربعه واقف است و می هرگز رومی نقل اجماع را بیکه ازین
 نوع جواب نه بگوید و بیکه بران موجب انتقال آرد و اگر فرضا آرد و احوال می رسد که نزد
 منع خیم و قوت کند و آن حجت اوست مثلاً بعد از تسلیم هر چهار موطن می تو انیم گفت که
 اجماع عینک و وقوع و نقلش ممکن شده تسلیم نمی کنیم حجت شرعی است پس اگر مناظر دلیلی شرعی
 که وال باشد بر حجت اجماع شرعاً بیار و شک نیست که میان هیچ یک و میان حق عداو
 نیست و آنی که الله و ش من شکاک تبعید و اگر چنین دلیل که وال است بر حجت
 شرعی بودن اجماع نیاورد و جب بر اجماع توقف باشد چو احدی را قول با ثبات دلیل
 شرعی بلا دلیل شرعی و عقلی حلال نیست و ما را نایندم و قوت بر حجت عقیده یا شد عی که
 موجب انتقال از موافقت منع بسوی موافقت تسلیم باشد با وجود اعطاسه حق نظر در همه
 آنچه از براسه احتیاج بر حجت اجماع در مختصات و مطولات وارد کرده اند و بران احکام
 دست بهم داده حاصل شده و هر که حاصل شده باشد پس مقام موطن افاده و استفاده است
 و حکایات اجماع از غیر خود که درین کتاب یا در دیگر کتب کرده ایم یا آیند و بکنیم مقصود بدان
 نه احتیاج با جماعات است بلکه غرض از ان مجر و الزام قائل حجت اجماع با اجماع است فلیعلم
 ذلک و تمام حجج و جمیع ادله قائلین اجماع با احوال شافیه در کتاب ارشاد الفحول فی تحقیق الحق
 من علم الاصول و فتح ربانی من فتاوی الشوکانی رضی الله عنه مذکور است و اجماع اثلاج

خاطر بدان رجوع فرمایا مریم بر آنکه چون هر دو اسلام را منان نمکن انا جهاد و قدرت
 بر استنباط قرار دوسه نماز را دعه عمل بحدیث و اتباع سنت مطهره چه کار کنی قهار
 که عار سلف است و در چو ساطن استقدار مسائل از اهل علم کتاب و سنت بگرد
 رمی گفتند که ما را از حکم شامح و رین حادثه مطلع سازید و این ملت که عبارت از قرون
 لها باخیر است تلاوت آیه یا روایت حدیث پیش ایشان بجوابه سوال آنها می کردند
 همین فتوی روان داشت پس آنچه رعیل اول را گنجایش کرد همان آخر است را برآورد
 اگر و ما بل بدی که از علای سنت موجود است و بر علوم مارک و سوسا صاحب وی و علوم
 دین و ثلوق حاصل از وی سوال بقتضای کتاب عزیزی سنت مطهره باید کرد و هر چه
 آن عالم عارف بقرآن و حدیث بجواب این هر دو حجت تیر و نشان و چشم بسته بران
 می باید نمود و از احدی خواه مجرب باشد یا مبتدیان یا لایسزید و اگر این چنین دانستند که
 از کتاب و سنت چنانکه باید و شا بدعیب می تواند شد در اصل بلکه تیسرگز و چهار و کار
 دران روزگار راست که بکتاب نقد سنت بیاویر و بد و اوین حدیث لایسزید و آنچه
 مخصوص با حادیت احکام است مثل بلوغ اللهم و تحقیق الانبار و شهر منج این اسفار برکت
 آثار اعتقاد نماید و بے اندیشه خلافت زید و عمر و کار قمر و فرمانروا باشد زیرا که درین
 کتب و اشباه و نظائرش هیچ نیل و سیل در وضو نمید و مسک اتمام و دلیل التمام
 و شرح عمده و بل السلام آنچه نوشته و تحقیق کرده و مانند همه اشش منطوق مخصوص و مدلول
 صمیمی آئینش رای دانش پرستان پیشین و بی آلاش اجتهاد فقیه نشان سپین است
 و کل ذلک و علی و رومن لم یجعل الله له قورا فماله من تور و هدی

ادان الشروع فی المقصود رباسا التوفیق

و هی للمتعان و نفس العابد و و

هو سیدنا عبد المعبود

کتاب الطهارة

باب در بیان آب و جزآن

آب باران و دریا و چاه ظاهر و مظهر است پلیدی اگر دو مکرز نجاست که بویا مزه یا رنگ او را برگرداند و حدیث قلنتین که در صحیحین نیست تأویل است و راجع عدم فرقی است در قلیل و کثیر و متعل و غیر متعل و این راجع نه سبب است در نظر تحقیق و از غسل جنابت و بول در آب استاده که روان نیست نمی آمده و احادیثی نه از اغتسال زن آب فاضل از غسل مرد و محمول بر آب ساقط از اعضاست و احادیثی جواز تحمل بر آب باقی در آوندست یا نهی تنزیهی است و آوندی که سگ در آن آب خورد و طهارتش شستن آن خلاف است هفت با نخستین بنجاک شود پیر آب و اگر به پلیدی است که آب بر آن انداختن او نجس گردد و زمین نجس بر نجس دلو سے از آب پاک می گردد و ما به و بلخ و جگر و سپر و حلال اند و آب که در آن گس افتاده گس را در آن غوطه دهد و میزند از آب را بکار برنجین طعام را که در آن گس بیفتد و پاره بریده از چار پاینده و زنده و مرده است خوردنش حلال است و آب نمید پاک است

باب در بیان آوند

حرام است نوشیدن و خوردن و آوند ها سه زبر و سیم و احقاق سراسر است تمام است بدان نام تمام است و دوجوی اجماع بصحت نرسیده و ظاهر عدم احقاق یواقیت و جز آن از احجاف نفیسه بزر و سیم است بلکه همه باقی است بر اصل اباحت و چرم بد بوخ پاک است و آب و برگ درخت مسلم مطهر است و خوردن و آوند ها سه اهل کتاب نیز و یافتن آوند دیگر بقدر شستن آن جائز است آنحضرت صلی الله علیه و آله زنی شرک و وضو کرد و ساغر و کاس شکسته را بنابر سیم استوار کردن و در آن آشامیدن و خوردن نامشروع نیست

باب در بیان ازاله نجاست

سرکه یا فتن نمزمار در است و اگر از خود سرکه که در دو جا نر باشد و گوشت خزان غلظت
 حرام است نباید خورد و گوشت اسب حلال است و آب و سن ناقه پاک است و سینه
 هر چند پاک است از غسل و فرک و حست آن از شایع علیه الصلوة والسلام ثابت
 شد و در بول چار فیصل و در بول غلام رش آمده و خون حیثین با پاک است و در
 آن لازم در بقای اثرش در جامه بعد از غسل مضرت نیست و نجاست بول و غائط
 آدمی بضرورت و نسیه است و در جامه ای این برسد که اگر آدمی بیرون آید نجاست است
 و همچنین در غایت از حیوانات و حتی حقیق بقبول حکم نجاست چیز نیست که پدید بردنش
 بضرورت و نسیه ثابت شده و در جامه ای آن حاجت بود و دلیل دال بر نجاست
 مثل روئید که حکم نجاستش واجب است بدون احقاق و در آنچه دلیل نیامده بر آن
 اصلیه و نفی تبا تجسس بودن آن کافیست چه اصل و چه اشتباه طهارت است
 و حکم نجاستش حکم تکلیف عام البلی است این حکم درست نیست مگر بعد از قیام محبت
 و حکم تجسس یا تجسس بودن که ام شئی بجز خیال و وسوسه و درست از شریعت حقه
 و راجع در حکم نجاست شئی و حقیقت تظلم آن تضر بر زور دست و تحویل مشی مقرر
 با قول ملا سست خواه آن قول منسوب بسوی جمیع ایشان باشد یا بسوی
 بعضی میل است و دین بین پس دعوی تجسس عین بودن سگ و خنزیر و پلید بودن
 خرد و مسفوح و میوان مردار تا تمام است آری اکل لحم اینها و آشامیدن خمر حرام
 و نیست ملازمت میان حرمت و نجاست آری هر تجسس حرام است نه هر حرام تجسس و
 اکل شئی ماکول مجلب از ارض کفار حرام نیست آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم
 آمده بود و بخورد و در ریاض خان پیوسته خیر تناول کرد و همچنین ذبائح جمیع مسلمین با وجود
 احتمالات ملل و خل و تباین طرائق و ادیان و ذبائح اهل کتاب و دیگر کفار نزد وجود

فوج بر بسند یا نزد اکل آن حلال است حرام نخس نیست مادامیکه آن فوج از برک
غیر خدای عز و جل نباشد و در نه و بیچید مسلم که از براسه سید احمد کبیر و شیخ سعد و وزیر خان
و جز ایشان باشد نیز حرام است گوئی فوج تسبیح را رند یا وقت اکل نام خدا بر زبان
گزارند و مهارت با پوش آلوده نجاست همین سودش بر زمین است و پس و در آن
نماز گزاردن و مسجد درآمدن رواست ولیکن شیطان لعین و ابلیس رجیم از برک
عصاة مستسکین و دشمن مستترین شکوک و خیالات بی سرو پا را دام شکار خود ساخته
و چون دید که نفوس این قوم طوح بسوی شرب خمر و ارتکاب فجور می کند لاجرم این
حقیقه را شایسته که گرفتاری ایشان گردانید اللهم اعذنا من نزغات الشیطان
واجبرنا من خزی الدنیا و عذاب الآخرة

پای و در بیان آداب قضای حاجت

در خلافت شتری را که بران نام خدا یا رسول و نحو آن باشد با خود نبرد و نزد آمدن
آبخانه این کلمات بگوید اللهم انی اعوذ بک من الخبث والنجاست و برودن آفتاب
و مانند آن از براسه استنجای ثابت است و همچنین پنهان شدن از چشم مردم نزدیکان
و از تنگی در راه و زیر سایه و خشت میوه دار و کرانه نهر روان در حدیث ضعیف نمی آمده
و همچنین منیج است سخن کردن در حالت تنگی و سودن تره و حالت بول و مسح خلا و دست
راست و تنفس در آوند و آب و استقبال و استند با رقبه نزدیکان و شاشیدن و استنجای
بین و بکتر از سه کلوخ و بگرین و استخوان و چون از خلا بدر آید غفرانک گوید و عاتقه
خدا ب قبر از عدم نزار هبت از بول باشد و استاده شاشیدن کرده مست و فعل این کرده
از حضرت حلالم از براسه بیان حکم شرع جائز باشد پوشستن و خلا برپا سپرد
استاده کردن پای راست بسند ضعیف ثابت شده و سه بار افشاندن و کر نزدیکان نیز ثابت
حدیث ضعیف است و جمع میان سنگ و آب حسن و آب تنه افضل از تنه سنگ است و الله اعلم

باب در بیان وضو

وضو از اظم شروط نماز است و تقدیم سواک بر آن مستحب هر دو کف و دست را سدا بر
 شود و آب و روغن گز اند و اندرون می رسانند و این واجب است و بینی را پیشانی
 سپس روی بشوید و دست راست و چپ را تا آماش بخا و مسح است با غسل و بعد
 اگر چه نه بجهت عدم دخول غایت در نیامست و لیکن در حدیث و اقطنی از عثمان آمده
 فضل یدیه الی المرفقین حتی مسح اطراف العضد قال الحافظ انسناد حسن
 و در حدیث ثعلب بن عباده عن ابی مرثد غا آمده که غسل در ماعیه حتی یسبل الماء
 علی مرفعیه اخرج البزار و الطبرانی سپس مسح سر بکند و آیه کریمه تحمل مسح کل
 و مسح بعضی را س برد و دست و پست مظهره بین او است از آن حضرت صلوات الله علیه
 و مسح ثابت شده و برین هیئت اتمرا فرموده و مسح بر پیشانی و بر دست و بر پست
 رسیده و این دلیل است بر افضلیت هیئت ستم و اجزای هیئات دیگر و بعضی احوال
 و احادیث فعل تحلیل بحیثی الی از متقال نیست و اما تحلیل پس خود احدی بجانست
 تصحیحش زفته و یک با مسح ظاهر و باطن هر دو گوش کردن و بدو این هر دو جمله مستحب است
 است و لیکن واجب نیست سپس در پایی آماش انگ باشت انگ بشوید و آماش انگ
 نام استخوان روینده میان مفصل ساق و قدم است و شکانست که ترا و شکانست
 و بعد در آیه کریمه افاد که جوار غسل و مسح هر دو می کند و براسه بر یک قاعین تسبیح
 کرده اند و در لیل کتاب عزیز مشروعت هر واحد از غسل مسح علی الاغفر و دست جمع
 بیان هر دو و قول قائل بجمع بغایت ناتوان است زیرا که جمع بیان این هر دو هرگز از
 شریعت مظهر ثابت نشده و در اعضای متقد برین غشود یرلی است که در وجه فقط
 غسل و همچنین غسل در برین شمس فرموده و در مسقط مسح آمده و لیکن در رسول خدا صلوات

بیان فرموده که فرض بر است غسل است نه مسح جلین و اما حدیث این سنه از صحابه در
 حکایت وضو نبوی بعد تو اتر رسیده و همه صرح بغسل است و در هیچ حدیث ضعیف
 صح نیامده مگر در تحقیق پس واجب غسل هر دو پای است بنا بر بیان تشریح عمر و سلم
 بلکه سنت آمرست غسل و تجمید آن احادیث تحلیل اصالح است و این مستلزم غم شان
 چه در مسح تحلیل نیست بل یحیی با اصحاب و یحیی علی ما الخطاء و ترتیب در وضو واجب است
 و کافی است مسح سر یک بار و در آوردن هر دو سیاه و در گوش و مسح آن هر دو با بهام در
 حدیث آمده و آب گوش جز آب سر یا بد چنانکه آب سر جز آب هر دو دست شاید و از
 خواب برخاسته دست در آوردن آب فرو بردن آنکه سه بار بشوید و این سنت است
 و در حالت صوم میانه در استنشاق نمی باید کرد و وضو بدو ثلث مجزای است و در تک
 اعضای وضو جایز باشد نه واجب و احکامات غره و تحلیل سنج است چنانکه تین در تنقل
 و ظهور و جمله شستن است و در جوب بنمید و در وضو بر ذاکر است نه بر ناسه و فصل و وصل هر دو
 در مضغه و استنشاق ثابت شده و خشک ماندن برابر یک ناخن موجب احاد و حدیث
 مسح اعلای تحقیق نه افضل آن ثابت است با دلالت متواتره و مدت آن یک روز و شب است
 از برای تقیم دهر روز و شب است از برای مسافر و آزادکار وضو جز این دعا که در سلم
 از عمر رضی الله عنه مرفوعاً روایت آمده **أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ**
ثَابِتٌ نَشَدَهُ دُونَ تَرْكِهِ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَاجْعَلْنِي
مِنَ الْمُتَّقِينَ هم ریا کرده لیکن در سندش اضطراب است و در حدیث ابی سعید
 نزد ابن السنی و حاکم و غیره جایز است **سَبَّحْتَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ**
إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ نیز موقوفه دار و گشته و رفع آن ضعیف است و در
 شریعت مسح رقبه فی الجمله رواایاتی که صلح تنگ می تواند شد آمده اگر چه نزدیک است
 که اهل اندامها با جمیع اعضا که بدعت است

باب پنجم در نقض و تشو

شکسته و وضو خواب مرد در است نه نشسته اگر چه غلیظ کند و رختند و حدیثی بهیچت نزدیک
 آنست گفته فحاکما نقض صلوة سبانه وضو در جمیع الزوائد گفته رجاله رجال الصبیح و حسن ذکر
 و خوردن گوشت شتر و حدث و صوت و یرج و تشا ناقض وضوست اگر در نماز بگوید و خود
 دیگر کند و اعاده نماز نماید و نمی شکند از بر آمدن خون و تفت و تبوت نقض وضو بکدام شیئی
 جز بیل نمی تواند شد مالم غرض درین امر توسیع نمود و غالبش سبب و دلیل است و
 حق آنست که وجوب در همچو احوال بقادر بر اصل است چه وجوب تعبد یا حکام شده عین
 باجباب خدا و رسول نیست و در شرح نباشد اللهم بصبرنا یا بالصواب و اجعل لی دنیا
 و دین العصبیة من لطفک امانع حجاب و تخون استخاضه رگی از رگهاست حیث نیست
 برای هر نماز یک وضو بکند و غسل همچنین در دیگری وضوست پس غسل ذکر و نقض بیچ کانی
 باشد حاجت به چو غسل بنیابت نیست و نمی شکند وضو از بوسه چنانکه مرور و هم نمی شکند
 و حال است را وضو کردن می رسد چنانکه فاسل مرده را غسل می باید نمود و حدیث
 لا یمس القرآن الا طاهر مملکت

باب در بیان غسل و حکم جنب

و در غسل بخروج منی از شهوت است اگر چه بیقرار باشد و بلافاصله هر دو وقتان اگر چه
 انزال نشود و در امتلاام و در بطن قهرت خواه آن محکم مز باشد یا زن، و خبر خواب
 چیزی نیست و سست است غسل از برای جماعت و برای عجمه واجب است و برای تو سلم
 مستحب و همچنین میان در جماع و آن خرمیه و تقاضی و لا للصلوة روایت کرده اند
 و این انقضاست از برای خود و برای او و جنب اگر چه وضو پیش رو است و در غسل اول

هر دو دست بشو پس آب از دست راست بر دست چپ بریز و فرج را بشوید بعد
وضو کند بپوش آب بر سر ریزد و انگشتان را در پنجهای موی سرد را رود دست بار برسد
بر سر اجسم آب روان سازد سپس هر دو پا بشوید این است غسل شرعی و حیثیت هم جا
شرط است آنچه وضو و غسل و افضل ایشان تن بدست است نه چیدن آب بدن
بر و مال و زنان را در غسل جنابت و غسل حیض و یخچن آب بر سه سه بار که با جدول
را اس بر سه کافی است حاجت نقض موی سر و ضرر و نیست و جنب و حائض را
در آمدن بسجد و خواندن قرآن حرام است نه حلال اگر چه محدث را مس صحف جائز
باشد و غسل بر آوردن مرد و زن از یک آوند بنا بر جنابت درست است و چون زیر
هر موی که بر تن آدمی است جنب است بوده است می باید که در شستن موی و پاکی اندام
اتمام کند تا بنیقین از عمد و غسل بر آید اگر چه حدیث دارد و رین باب ضعیف است و آنچه
از شستن و بول و جز آن بعد از غسل بر آید موجب اعاده غسل نیست و ناقض شستن آن
از برای غسل جنون است و نفون و دوباره حمامات را و اینها آمده و غایبش ضعیف است
و بعضی حسن و حاصل اوله تحریم دخول حمام بر زنان است مطلقا و بر رجال مگر در نماز

باب در بیان تنجیم

این عبادت از خصائص این است که زمین را از برای ایشان طوطی ساخته اند
نزد عدم و بدان آب پس هر که نزد در آمدن وقت که کدام نماز آب که بدان وضو غسل
می تواند کرد در منزل و مسجد و جاسه قریب آن نیابد وی تنجیم کند و معتبر در آن علم یا ظن
بدیم وجود است و بحث و کشف و احضار سوال و طلب مخصوص درجات اربع در یک
بیل یا انتظار تا آخر وقت آن نماز معتبر نیست آنحضرت صلی الله علیه و آله تنجیم بجا آر کرد
بدون سوال و طلب و انتظار و تخصیص جمیع تیراب ممنوع است چه اهل لغت تصریح

تشریح کرده اند که معنی تراب در روی زمین هر دو دست و نیم بیدار و دلیل است بر عدم اختصاص ولیکن راجع قصر تیمم بر تراب است شده تا چند نماز بیک تیمم است و حدیث تیمم برای هر نماز ضعیف است بحکم بدان فائز نیست و تیمم یک ضرر است بر زمین باسح شمال زمین موضع روی و حدیث این بهیئت و همچنین است و احادیث دو ضرر در صحاح نیست و معذاتوق است و تصدیق وضوی سلم است گوئاده سال باش ولیکن اقتضای تیمم بعد از آب یافتن خوب نیست و چون نماز تیمم گزار و بعد از آب یافتن اعاده نماز نکند و صاحب جرح است و بشور را اگر در غسل خوف مرگ باشد تیمم نماید و مسح بر جیره و غسل باقی اعنای وضو با رست اگر چه پیش از آبها ضعیف است

باب در بیان حیض

خون حیض سیاه می باشد و زمان آن زمانی شناخته نماز درین هنگام عفو است و مستحاضه را حکم حیض نیست وی وضو کند و نماز بگذارد و قاشقه گو یا پاک رت و صغیر را بعد از طهر بلکه بعد از غسل چیزی نمی شماریم و با حیض بلکه کار را فوق از رت و است که جماع و هر که دن خود را در حیض بیاید یک دینار یا نیم دینار صدقه دهد و حیض پنج روز نگیرد و طواف بیت نکند تا آنکه پاک گردد و حیض مدت برای اقل و اکثر حیض و اکثر نفاس چهل روز است و نماز درین حالت عفو است و چون انقطاع حیض یعنی زمان در چهل یا پنجاه سال می شود و حیض را بعد از پنجاه پس مرجع آن قوت تنبیه و طبیعت و ضعف و رت شکیه باشد و اختلاط طبائع و افزای مؤثر است درین امر پس تقیید وقت ایاس بحد محد و مجازفت میش نیست زیرا که حکم شرعی است بدون عقل و نقل و استقرای تمام و عادات منقبضه و معتبر در عادت ایام حیض رجوع بسوی صفات دم و عادات ناس است و در شرع دلیلی ادبای اقل و اکثر طهر و حیض نیامده و نزد التباس و عدم انقباض عادات اولی و قوت است بر عدد و یک شایع نام آن برده و

آن شمش یا هفت روزست چه تخصیص برین مقدارند بر اعدای آل زاعداد
 شمر آنست که غالب همین باشد و رجوع بسوی غالب نزد التباس قوی لا اساس
 ست در اکثر قواعد شریعت و اهل ذریع که رسائل طایفه درین مسائل نگاشته اند
 و صاحب او طایفه نوشته خرافات محض است و نظر در لون و دم مقدم سنت بر رجوع بسو
 عادت نزد التباس و رجوع جنین و استحاضه

کتاب الصلوة

نازکی از اہم ارکان دین و اتم فرائض شرع بین ست هر که آنرا بعد از وجوب ترک
 کند که او پیمان ست که در احادیث صحیحہ آمده است ان اقاتل الناس حتی
 یقولوا لا اله الا الله و یقیموا الصلوة و یؤتوا الزکوة و یحجوا البیت و یصوموا
 رمضان پس هر که این افعال بجا آر و خون و مال او معصوم باشد الا بحد اسلام
 در هر که بجا نیار و خون و مال او را عصمت نیست بلکه ما موریم بقتال و چنانکه رسول خدا بمسلم
 بدان مامور شده و لیکن توبه مقبول ست پس اگر تارک نماز توبه گراید و رجوع نماید بر ما
 واجب ست که تخلیه بسبیل و کنیم فان تاب او اقام الصلوة و اتوا الزکوة فخلوا
 سبیلهم و هر که را دانیم که وی نمازی را از پنج نماز ترک کرد و ایدان او توبه بر ما واجب
 باشد اگر توبه کرو قیام و رنہ او را بکشیم حکم خدا و من احسن من الله حکما و اما اطلاق
 اسم کفر بر وی پس در احادیث صحیحہ ثابت شده و او تعالی تاویلین احادیث
 بر ما واجب ننماید و نه ما را بدان اذن داده و از غراب فقهاست ترد و در اطلاق اسم
 فسق بر تارک صلوٰۃ تا آنکه بعضی گفته اند که جز بزرگ هر پنج نماز تفسیقش جائز نیست
 و بعضی بر ترک پنج نماز هم اطلاق فسق روا نه داشته اند تبیل آنکه تفسیق جز بر لیل
 قطعی نمی تواند شد بآنکه مخالف خود را در او ندی معتقدات خویش که او تعالی بدان
 اعتقاد اذن نداده تا بکفر معتقدش چه رسد نمی بکفر می کنند و این مختصین باینست

که در اسلام شکست و اسلامه است

باب در بیان موافقت حلقه

در کتاب سوره از مطلق نماز است و وقت خاص از برای هر نماز و بودن آن به جهت مخصوصه
 باشد در خصوصه نیست مطلقا ثابت شده و آیه را بر آن دلالت نیست نه بطلان وقت و
 تنقیص در آن التزام و آنحضرت صلی الله علیه و آله اوقات صلوات سادات حسیده گردانیده
 که هر یک آن برای دانه و در فجر طلوع نور را که از اوایل اجزای نماز است و هر واحد آن با
 می شناسد نشان داده و در ظهر زوال شمس و در عصر بلند و پاک و سفید و صاف و زنده
 بودن آفتاب و در غروب آن گفته و در مغرب اقبال لیل و او بار نماز را از آنجا و
 از آنجا بیان کرده و در غروب لیل را شب سوم ماه و گم گشتن شفق سرخ و گشت
 شب نشان داده و این علامات بر آنکه هم متنبس نمی تواند شده و تعداد نجوم و تلفد سز
 متداول که بعضی گفته اند جز آن نیست و این طایفه زیکان نیست و معاذ الله که چیزی از
 شریعت همه محتاج بسوی علم نجوم مصطلح معرفت سادات محدثه و مرجع عجیب و جبرانات
 باشد بلکه در شیخ ازین علم نمی آمده و اعتبار آنرا از اصطلاح فکر گردانید و با اعتبارش
 در فضل عبادات چه رسد و تحجب است تا آخر عشا و مکرده است خفای پیش امان و نماز
 صبح را در غلظ باید گزارد و در مغرب تعیل باید کرد و در اشتداد و خمر بر نهاده و در
 طول فجر از غلظ تا اسفار جمع میان روایات است و اول اولی

باب در بیان اوقات اضطرار

هر که یک رکعت از پنج پیش از برآمدن مهر دریافت وی نماز با مداد دریافت و هر که
 یک رکعت از عصر قبل از فرو رفتن آفتاب و در آن کرد و سه رکعت عصر شد و نیست
 نماز بعد از پنج تا آنکه مهر بر آید و هر که یک رکعت صبح و بعد از عصر تا آنکه غائب گردد
 و هر که یک رکعت طواف بلکه این نماز طواف و هر ساعت از روز و شب جایز است و حدیث

وارد رادرین باب نزدیکی و این جهان نصیحت کرده اند و گزاردن نماز و وفن کردن مرده
 در سه هنگام منعی عندست بین طلوع و عین زوال و عین غروب مگر در جمعه که نماز جمعه
 در عین زوال مکرده نیست و هر که استاده نماز نمی تواند گزارد وی نشست بگذارد پس
 اگر نشست هم نتواند برپهلو گذارد و در نه مستلحق و نه کار باشارت گزارد و سجود را خفض از
 رکوع گرداند چون بر مضاعفتی از صفات نماز علیل متعذر گردد و بصفت وارده بطریق
 دیگر بجا آورد و آنچه تواند بکند قَاتِلُ اللَّهِ مَا اسْتَطَاعَ وَإِذَا أُوذِيَ بِأَصْرٍ فَاُولَئِ
 صُنَّةُ مَا اسْتَطَاعُوا و بر وجوب تاخیر نماز بر ناقص الصلوة و انقل لطهارة دلیل اول کتاب
 و سنت نیامده بلکه مشروع است تیمم نزد عدم ماسوقت حضور و مان نماز پنجمین صاحب
 علت که قدرت بر استیفاء طهارت یا نماز ندارد و اگر گزاردن آن نزد حضور وقت نماز
 کیفا امکان جائز است و مطلوب هم از وی همین قدر است و اگر این تاخیر بر دو سه واجب
 میبود و لا محاله شارع بیانش می کرد زیرا که از احکام عام البلوی است و درین حکم راجح زوال
 علت در آخر وقت و آریس از زوال علت در عین وقت هر دو برابرند و در جمعه واجب
 تاخیر نمازی از نمازها بر فردی از افراد عباد جز بدلیل مقبول نباشد و لا دلیل علی ذلک
 و افضل اعمال گزاردن نماز است در اول وقت و آن رضوان الکی است و اوسط حجت
 خداست و آخر عفو است و حدیث ابن عباس در جمع صلواتین بعدینه منوره محمول بر جمع
 صور نیست و هو الحق یعنی نماز نخستین را در آخر وقت و نماز دیگر را در اول وقت آن بگذارد
 و این هر دو گویا در صورت مجوع اند و در حقیقت و هر که تجوز مطلق جمع از برای غیر مسافر
 و بن یقین بدست بدستش و دلیل نیست و تسبیح جمع از برای اشتغال بمباح مقرر است چه
 اشتغال بمباح نه عذر شرعی است و نه لغوی و نه عرفی قَبَّحَ اللَّهُ هَذَا الْعُذْرَ وَ ابْجَدَ
 كَأَجْبَةٍ و چون آنحضرت صلی الله علیه و آله این ام مکتوم اعمی را که جامع بود میان عمی و عدم تم قفا
 و بعد منزل نزد معذ و زنداشت آن و دیگر کدام است که اشتغال بمباحات از برای او

عذر باشد در جمیع افضل عبادات و اعظم واجبات و او که از کاران اسلام و باجماع
مثل این توسیعات سعد و در تفسیر ایشان این عبادات غلطی است آری هر کس غلطی
نشیج دارد و مقتدا این جمیع است و لکن هر که باین منزلت بود حتی خطا ب نیست
ما حسن ما قال الشوكاني رحمه الله

تسبیح الاقام فی عصرنا متخصص فی بدع تبتلع
عداوة السنة والتلب للاصلاح و الجمع و ترك الجمع

باب در بیان استقبال قبله

بر روی کردن بسوی قبله یکی از ضروریات دین است هر که تحقیقا ازان متکلم باشد
بر روی واجب است مثل کسی که حول کعبه قاطن و در رکع ساکن و مشاهد اوست بدون قطع
مسافت و چشم شغقت و هر که چنین نیست فرض است استقبال جهت است و مرا و باین
جهت نه جهت کعبه علی الخصوص است بلکه قبله ما بین مشرق و مغرب است هر که در جهت
ایمن باشد و جهت مشرق و مغرب می شناسد وی توجیه بیان هر دو جهت بکند و
همین جهت قبله اوست و همچنین هر که در جهت مشام باشد روی بیان این هر دو جهت کند
بدون انتساب نفس در تقدیر جهات زیرا که شرح شریف باین تبشیر نیامده و عباد را بدان
سکلف نکرده اند و جاریب مشهور و در ساجد و مشاهد سموره و در بلاد سلیمان که غایتی با مردمین
دارند منشی ازین تلف است و همچنین اخبار عدول بر زمین کافی است و عرض لبس
و بعضی اهلین بر بعضی افراد بنا بر عدم ظهور چیزی که بدان سمت قبله شناسند و ظن است
لیل با حیلالت خیال عالیه در ارض غیر معدوم یا تکلون طرق مسلو که او باشد و فرض
چنین کس با معان نظر و تعرف جهت است و نزد احوال و اشکال قبله هر سوئی که
خواهد روی کند و این در نفس است و در نوافل شایع تحقیق کرده و نامیده آن بر ظن
را حله بسوی جهت قبله غیر جهت آن جایز و آشنه بلکه ماویة فریضه را در ارض ندیده

را حله مسوخ کرد و برین قیاس حکم نماید و فرائض در عجله نهائی و این خلاصه چیز بیست
که در امر قبله بدان متعبد بوده ایم و آن منتهی است از تفریعات طویل و منویات و جمله مذکور
در کتب فقهیه

باب در بیان اماکن نماز

در حدیث امر شاریعینا و مساجد و در بعضی محلات آمده و حکم بتطیّف و تطییب آنها
دارد و شده پس افضل صلوة مرد و رجس باشد و افضل اکنه از براس نماز سجده بود و نماز
در سجده حرام برابر صد هزار نماز است و در سجده سینه برابر هزار نماز و سیت بملح سفر کردن
و بار بستن مگر بسوی این دو مسجد و مسجد الیاد این هر سه مسجد افضل مساجد و بی زمین است
و بعد از اینها تفصیل هر مسجد جماعت را باشد و هر مسجد که جماعت آنجا بیشتر است بهتر از مسجد
تخلیل آنجا قاضی است و در گرداردن نماز بمساجد عبیده ثبوت اجور و در نقل و رفتن اقدام است
تکلب آنها که شاید درست و همچنین مسجد که در جوار مصلی است افضل از خانه است اگر چه
حدیث لا صلوة الا فی آراء المسجود ضعیف است ولیکن طریقه های بسیار دارد این است بسیار
تفصیل بعض مساجد بر بعض نه ما عدا می آن و قصر برین مضافه و فرائض باشد و در
شرعیت فوائد بفضل آنها و بیوت احادیث بسیار دارد گشته و بخار و اطمینان
نواب صلوة ارض فلاة است و تطلق بصاق در مسجد خطبه باشد و حکم بعد از اجزای
صلوة در موطنی از موطن ارض که در آن شو نما اذن نماز بوده است و همچنین حکم بکراهت
نماز در آن جزیره بلیل پیرا نیست و مجرد قال و قیل در خود قبول نباشد و هکذا در مکان
نماز واجب است نه شرط احت نماز و بر تخذین مساجد بر قبول کنند آمده و در آمدن شرک
بمسجد منع نیست و انشاء اشعار که خالی از سنکرات باشد رواست و جوینده گم شده را
در مسجد لا دها الله علیه باید گفت و تحریر و فروخت کند و را عاکی لا ابلغ الله
تجار نیک باید داد و از اقامت حدود و قصاص در مساجد نبی آمده و برای سعد بن معاذ

نیمه در سجده زود و حبشه در آن بایست پر و خستند و گزیر سیاه خیمه خود و زجده و پشت و برها
در ساجده از انحراف قیاس است و تشدید و زخرفت ساجده منوع است و انگندن قفله
از سجده اجزادار و از تشستن و زجده زود و آرن برودن و در رکعت نخست نعلی و دلیس در سجده

باب در بیان لباس مصلی و غیره

مجموع ادله وارده درین باب دال اند بر وجوب لبس ثیاب طاهر و مستحضر است و آنچه
مفید است طلیت باشد و آن بوجوه نیست و حدیث عدم قبول نماز با نعلین مگر بخمار اگر خست
باشد برای استلال بر شرط طلیت خاص بود و بزن و آنچه عدش مستلزم عدم جدوله
باشد آن شده بیاگرین است و وجوب نماز با نعلین یافتن باشد که بر که چیزی از عورتش
و نماز نمایان شد یا در جامه ناپاک نماز گزار و نمازش صحیح است و تراجم بطلان نش
مسائب بلیل بجز و او امر بسته با نظیر نافع از نیست زیرا که فایده افتاد و اش دوست
و جائز است التحائف بجامه کشاده با نعلین است بیان هر دو طرف آن و اگر تنگ باشد
انزار کا نیست و یک جامه که چیزی از آن رودش نباشد نماز نباید کرد بنا بر عدم
این امر کشف صورت و جائز است نماز زن در روسای که منطی ظهور هر دو قدم او باشد
و نماز در مقبره و حمام و معاطن ابل و قارعه الطرین و بالاسه پشت کعبه و منزل و
مجز و خنی آمده و حرام است نماز گزاردن بسوی قبور و تشستن بر آنها هر که بسجده را بد نظر
بنقل خود کند اگر در آن از وی یا قصد بریند مسخ فعل کند و در آن نماز گزارد و ظهور از وی نشین
تراب است و در نیست سخن کردن عمد و نماز بلکه در آن تسبیح و تکبیر و قرائت قرآن می باشد
و از برای مردان تسبیح و از برای زنان تصنیف در نماز زود و سوامام جائز است و اگر بکشتن
مشروع اگر چه با و از باشد و متخلف ببط کف بجواب سلام و دل و وضع انفال خود
در سجده و قیام و حالت امامت و قتل و در کبر و عمل کثیر نیست و احادیث وارده درین اعمال
در نماز نیست رسیده و طریق معرفت فعل کثیر زود و آنست که متکلم درین امر در افعال صادر

از آنحضرت صلواتم نظر کند مثل حل امامه بنت ابی العاص و طلوع و نزول و از سبب و حالت نماز و نحو آن از آنچه نماز براسه اصلاح نماز بوقوع آمده پس آن را در حکم غیر کثیر دارد و همچنین هر چه در قوتش بقصد اصلاح نماز بوده است بچو خلق فعل و اذن بمقامه احیة و غیره و نحوها آنهم بالاولی کثیر نیست و هر چه خارج ازین افعال و افعیه و اقوال مسوغه است کردن آن ناشی از معنی باشد و مرجع در غرض یا غیر غرض بودن آن از برای دلیل است اگر دلالت کند بر یک از دو طرف عمل بران باشد و اگر نکند پس اصل صحت است و فساد خلاف اصل است صیر بسوی آن جز نزد قیام دلیل و ال بر فساد نمی تواند شد و لکن چون مصلی کار می کند که حجر و عیث است و بدان از بیعت مؤدی این عبادت بیرون آید مثل اشتغال بمصلی از اعمال که مغلی در نماز ندارد و نه در اصلاح آن مثل حل ائصال و خیاطت و نسخ و نحو آن پس بے شبهه این کس مصلی نیست و قول بفساد نماز شن بحیثیت آنست که کار که منافی نماز بجا آورده و اعجاب من فعل العامة الجملة و اغرب سکوت العلماء وائمة الدین عن الانکار علی من جعل المعروف منکرا و المنکر معصدا و فاء تلاعب بالدين و بسنة سيد المرسلين و کلام ساهی مفید صلوة نیست

باب در بیان ستره

گفته شد از پیش مصلی گفته سخت است اگر در اند چهل سال استاده ماند مگر از پیش و سے نگذر و دو کانی است ستره بمقدار چوب سپین پالان شتر و این جاتی است که نماز بر صحرا یا گذرگاه مردم بگذارد و فرق میان ستره و مصلی بقدر جای سجده پس است و تاخا ستره حجب است اگر چه یک تیر باشد و بهتر آنست که ستره بر زمین یا شمال بودن و در یک چشم در و است مثلاً یک یا که میان ستره و مصلی بگذرد و حدیث خط کشیدن نزد بودن ستره حسن است

باب در بیان حش بر شوع در نماز

دست نهادن بر تنه در نماز جایز است فصل یهود باشد و بجاویت در طهاسام
قبل از نماز نرود و بجهت هر دو ثابت است بلکه بدان امر و حق شده و حقش ثابت است زیرا که
مصلحت را بمرکز در بدو است و القات و نماز اقل است شیطان است از نماز بنبه و
اگر باید باشد پس در قطع بود و بصاق انگن اگر روا باشد در قدم و جانب شمال
نه و بر دو جانب راست و چپ تر است که صورت نقوش رو بروی چشم مصلحت نبود که گاهی است
و مظهر کردن بسوی آسمان در نماز منعی نیست و نیست نماز در حالت غلبه آفتاب و شب و بجا
از شیطان است تا امکان نداشت که کلمه کند و بدان برینند

باب در بیان آذان

آنحضرت سلمه بن عبدالرحمن بن زید امرت علیه السلام که آذان ببلال فرمود پس محبت برد و بپوشید
امر نبوی است که در ریاست مرثیه او و خوشم است باین امر تقریر و سلمه طویل حیات
از برای مومنین در هر روز پنج بار و جایز است تا دین محدث اگر چه با طهارت و غسل
و حدیث لایق آذان الا متحصی ضیف است و بلال هر یک هفت بار و نماز آذان و گاهی
می نهاد و در هر پنج الصلوة تحید من العلم می افزود و شیعہ در اثبات سی سل حدید
المعل بدل بسیار دارند تا آنکه این تثنیه را از عظم ستارگ روانید و از قافی آن ایستاد
در تبیع آن ۱۰۰ دوازده شده حدیث می انگار و با آنکه در اینجا امر عین بر خطیب میسر است
چه سئل است بادی ثلثی است بر هیچ یکی از منکر و مثبت که نسبت آنصاف است که اگر از
وجه صحیح مرفوع ثابت شود واجب القبول باشد زیرا که قبول زیادت غیر منافی و در
احول مقرر شده و اگر قاصر ازین درجه است منتفع نیست و من الضعف عن حد
و بعد حد الا نظر و لا تعدیل و لا تشیع و لا تشیع و آذان تشیع و بپوشید
در پنج هفت ثابت است و چنانکه اول باین اقامت آمد و چنان تشیع آن نیز در گشته
که تمثیل و در آخر یک بار بپوشید و در روایتی استثنای قد قامت الصلوة

آمده و متقدم از متاخر معلوم نیست پس جمع میان هر دو متوجه شود و عمل زیادت و ارمه
از وجه صحیح ثابت است پس برین تقدیر اقامت شنی شنی باید جزئیل در آخر هذ
هی الذی ینبغی القول به علی ما یقتضیه الاصول و گردن جمیع نزدی علی الصلوة
و حی علی الفلاح بسوی چپ و راست بدون استندارت از بلال ثابت شده و این
اذان و اقامت در نماز عیدین نباشد و از برای قانت و منیه مشروع بلکه مرغیست
و در جمیع صلواتین یک اذان و دو اقامت مجزیت و یک اقامت هم از آنحضرت صلعم
در مزدلفه و در نماز مغرب و عشا آمده و سماع ندای ماست بآنکه آنچه بوزن گوید و
نیز همان کلمات بگوید هر چه جعلتین که آنجا الاحوال و لاقاة الاله گوید و مؤذن چنان
باید که اجرت نگیرد و سبب است ترسل در اذان و تعیل در اقامت و فاصلمیان هر دو
بقدر تساوی طعام باشد و اقامت گفتن حق مؤذن است و مؤذن ملک است باذان
چنانکه امام الکمل باقامت است و دعاییکه میان اذان و اقامت گفته مرد و نیست و
هر که زوشیدن بانگ نماز این دعا بخواند اللهم رب هذه الدعوة التامة والصلوة
القاممة اتعجل لی الوسيلة والفضيلة وابعثه مقاما محمداً الذی وعدته و غیر
شفاعت آنحضرت صلعم باشد و در قیامت

باب در بیان صفت نماز

و بیکی اراده نماز کند اسبغ وضو نماید و در بجانب قبله کند و تکبیر تحریم بر آورد و لفظ آن باشد اکبر
و نزد این تکبیر هر دو دست خود تا هر دو گوش یا دوش بردارد و الکل سنة و احادیث
هذا الرفع وضو اتز و دست راست بر دست چپ بر بند و خواه بر سینه نهد یا زیر ناف یا میان
هر دو و احادیث و ارمه درین باب قریب است حدیث است و احدی از اهل علم در این قبح
نکرده و آنکارش شک نیست که از علامات آخر زمان و دلائل حضور قیامت و قریب است
و هر دو پارا برابر کند و نظر را بر جای سجده کوتاه سازد و اطراف بدن را جمع کند و دعا

استقام بخواند و درین و حاجتینها بصحت رسیده و همه خیریت و احیاء آنها را
و قوت بران از نظر در مختصری از مختصات ثمن حدیث شریف ممکن و لکن
و نیز ما فاعله هذه المداهیها بعد قنود خواند و در قنود هم همینها آمد و را
احیاء آنهاست نزد ما حدیث سپس بسبب گزیده و در سبب خلاص است از چند جهت و اهل
دران سازغات کثیره است و حق آن است که بسبب قرآن است و قایتی است از هر سوره
نماز بجزیه ببرد و در سبب بسبب نماز خواند بجا سوره فاتحه بخواند اگر چه در سبب امام باشد زیرا که
بی فاتحه نماز صحیح است و نه ادراک رکعت مستحب و همراه فاتحه سوره از سوره قرآن ختم نماز
و قرات قرآن به ترتیل و بعد حروف و بوقف بر فو اهل آیات بکند و در نظر و مختصر بخواند
خواند و در سجده و در رکعت مغرب و در رکعت عشاء بخواند و چون امام هر کند ماسوم نماز
مانده بشنود و جز فاتحه هیچ خواند و خواندن فاتحه در سکنات امام باید ختم قرات باشد
از امام چیزی نیست از سبب ماسوم فاتحه برنجی خواند که موجب تشویش امام نکند
امام آمین گوید و از آنحضرت صلوات الله علیه میباید که باین تکبیر و قرات دیگر بیان فاتحه
سوره و در نماز صحیح شصت آیه بخواند و در عشاء و ام و اللیل و مانند آن و تحویل است
ظهر بر فجر و عصر بر عشاء در بعضی آیات و ظهر بر عشاء و عصر بر مغرب در بعضی دیگر و در مغرب
نفسا مفصل خواند و چون هر کس دو و دو دست خود تا هر دو گوش یا هر دو گوش را
و همچنین دیگر سه خود از رکوع بسوار در رفع بدین بجا آورد و در سجود در رفع بدین نیست و در
قیام بر رکعت سوم هم رفع بدین بکند و این اذان هدایت است که باری آنحضرت صلوات
کرد و باری نکرد پس فاعل آن شاب باشد و تبارک آن خیر ملام که آنکه انکار کند از
سبب آن بجهت در خفقتن و در رفع تکبیر گویان دو و در خیزد و از هدایت رکوع است
که هر دو کف دست خود بر هر دو کعبه خود بگنارد و انگشتان را زیر تر از کعبه ندارد
مچو قایض و بر دو آنج خود از شکم کنار گیر و چون بایستد سمع الله لمن حمده

گویم و ظاهر آنست که امام و متفرد جمیع کنند میان سعه و عمده و چنین گویند سمع الله لمن
 حمده اللهم صل علی محمد و آل محمد و کثیر اطیب اصبار کافیه و در وقت نماز اگر چه حال
 انصواب جمیع میان هر دو دست و سر را برابر پشت دارد و در وجوب طمانینت در حال
 رکوع و سجود و هر چه خلاف نیست آنرا در حال اعتدال از رکوع و میان هر دو سجده
 سلامت است و حق آنست که این اعتدال درین هر دو وطن از آنکه فرائض نماز است و
 اطلاق مشروع و باجماع اهل اطمینان در رکوع و سجود و اعتدال رکعتی از ارکان نماز است
 تمام نمی شود نماز بدون آن و طول لبث زیاد بر طمانینت از سنن مؤکده است نه از
 واجبات زیرا که در حدیثی مذکور نیست چه مرجع جلد واجبات صلوة همین حدیث
 میسیتی است هر چه را آنحضرت صلوات الله علیه در آن حدیث ذکر کرده واجب است و آنچه ذکر
 نکرده واجب نیست لیکن روایات این حدیث تشعب آمده و در بعض چیزهای ثابت
 شده که در بعض دیگر ثابت نگشته مرید تحقیق حق را واجب است که بعد از جمیع جماعات
 صحیح حکم بوجوب یا شرطیت یا کفایت چیزی بکند که حدیث سننی شریک بر دست بحسب اقتضا
 دلیل و هر چه ازان خارج باشد خارج ازینهاست شیخ الشیوخ ما رحمه الله تعالی
 در شرح منتقی همه طریقها را یک جا گرد آورده و از اینهاست سجود این است که هر دو رکبه
 پیش از هر دو دست بر زمین نهد و هر دو دست را چندان دور دارد که سفیدی بغسل ظاهر
 گردد و سر انگشتان هر دو پای بجانب قیله گردانند و چون سر را سجده بر آرد و هر دو دست
 پیش از رکبه بر آرد و نهادن بیند با پیشانی در سجده اکمل و اتم است و از اینهاست
 باین است که بر پای چپ نشیند و پاهای راست بایستاده و دارد و هر دو
 کف دست بر هر دو زانوی خود بگذارد و ذکر رکوع و سجود سبحان ربی العظیم و سبحان
 ربی الاعلی است و غیر آن و در تقیید بعد و مخصوص دلیلی وارد نشده بلکه تقدیر لبث نبوی
 که از صحابه در باره رکوع و سجود آمده مختلف است و تطویل در نماز یکی از سنن ثابت است

ما و هم که صلی امام نباشد و اگر امام است نه در رنگ سبکترین ایشان بگذار و اگر است
 صلوات آری بات قده آنت که بر پای چپ بنشیند و پای راست استاده کند و تقیم پاسبی
 چپ و نصب پاسبی راست و جلوس بر مقدمه مروی شده و با تکیه بر جفت که بنشیند از
 ترنج و تورک و انقلاش جائز باشد و اختلاف است در نسبت است و اشبه آن حی تمایز
 که مؤوی بر صفت مروی به هر صفت که باشد مؤوی سنت است پس عقد چپا و سه
 بر بند و سجد اشارت کند و این اشارت سنت ثابته صحیح است و قبض و و اصبع حلقه
 باقی نیز آمده و الکل سنت در تشهد صیغها دارد شده و اصبع آن تشد این سود است پسر
 تشد این عباس و عمر و در هر چپ در حدیثی از امام دین حاکمه فعل نبوی صلوات ترک تشد بیک
 ثابت شد لیکن این تشد ثبوت واجب آن نیست اگر چه بیان محل واجب باشد و
 حدیث صلوات اکما را یقونی اصلی بدان مخم گرد چپ اقتضای در حدیث سی بر بعض
 افعال درون بعض شمر بعد هم واجب شش غیر مذکور در آن است و احادیث صحیح تشد
 که در آن لفظ تلو آمده هر چند که اصل امر از برای واجب است مکن این امر بحدیث سی
 از قیست خویش و نیز از بعض تشد از برای تسلیم کیفیات است و تسلیم کیفیات اگر چه
 بلفظ امر باشد و ال بر وجوب نیست و ظاهر از ادبیه دارد و تشد شاملی هر دو تشد است
 مگر آنکه تشد او وسط تخفیف خوب است چنانکه دلیل بیان دارد گشته و اقل بقول در آن تشد
 این سود است با تمام صلوات بر آن حضرت صلوات با خضر لفظ و این سالی تخفیف شروع نیست
 و این تشدات چهار حرف قرآن شده لیف همما شانه و کافی است و همچنین الفاظ صلوات
 بر آن حضرت صلوات که از حبه متبر دار گشته هملش مجز نیست و تخصیص بعضی دون بعضی
 بعضی نقما کنه قصه رباع و حکم محض است آری اختیار اصح از الفاظ تشدات و بعضی صلوات
 و تاثیرش با اقرار باجرای غیر آن از واد که اختیار فاضل از متفاضلات و از صحن مروی
 بطل استدلال و ادله بوده است قرآن تسلیم اعمال جمیع ما و دست بکلمات قول بکلم

که در آن هزارا کفر اوله بدون مقتضی است و اما آنکه این تسلیم در جب یا غیره واجب است پس
مجمع همان حدیث سیسی است و هر چه در آن ذکر نیافت غیره واجب است مگر آنکه ایجابش
بعد از تأیید حدیث سیسی بوجهی ثابت گردد که صرفش ممکن نباشد و توجیه قبل از تکلیف احرام
ثابت نشده و در رکعت سوم مغرب و دو رکعت آخر ظهر و عصر و عشا صرف قرات فاخته
در هر رکعت ثابت است و حاصل اوله در بارگاه قوت آنست که در نوازل شروع است
نزد عدم آن تا شروع بدو ن فرقی در میان نماز هیچ وجه آن و این در فرض است
و اما در غیر آن پس در نماز و تر حدیث حسن سبط رضی الله عنه وارد گشته و ظاهرش
آنست که آن دعا بنجاء و عیسیه نماز است که درین محل بخود عده هر یک می راجی باید گفت و اگرچه
در حدیث مذکور مقال است لکن نه چنان که از درجه اعتبارش بیگند غیر این حدیث
معارض این حدیث نیست و هر که از نماز حدیث عارض شود و او باید که بدان نماز ثابت است
نکند بلکه باستینافش پر و از وزیر که اثر و نظر هر دو بران دلالت دارند و حدیث لیبن
علی صلی الله علیه و آله ضعیف است بحجت رافضیه و حدیث ولید الصلی الله علیه و آله که نزد اهل سنن است
ابن حبان تصحیح کرده

باب در میان سائر اوقات نماز

و دعای نجهت و جهی للذی اتم را مسلم از عائش بن ابی طالب بعد از تکبیر احرام و دعای
روایت نموده و گفته که در نماز شب بود اما از شافعی و این خرمیه آمده که در نماز فرض بود
و در حدیث شافعی علیه ابی هریمه الله هم باعد بینین و بین خطایای اتم آمده و بینک انک
الله هم اتم نزد مسلم بلند منقطع و نزد ارقطی پسند موصول مرویت لیکن موقوف بر عمر
بن خطاب است و در حدیث ابی سعید مروی بعد از تکبیر اتم الله السميع العليم من
الشيطان الرجيم من همز و تقطع و تقطع آمده و این حدیث نزد احمد و ابی و ارد
و نسائی و ابن ماجه و ترمذی همگان است و آثار و خفض و رفع آمین هر دو وارد شده

[illegible]

مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْعَفْوُ الرَّحِيمُ وَابْنِ وَحْدَيْتِ تَقِي عِلَّتِ
 وَرَسُولِهِ زِيَادَتِ قَابِ كَاتِهَ بِاسْتِصْحَابِ ثَابِتِ مَجْلَهَ اَزْكَارِ اَدْبَارِ صَلَوةٍ مَكْتُوبِي
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
 كَرْدِ حَدِيثِ تَقِي عَلِيٍّ صَحِيحِينَ ثَابِتِ گشته و بزار و طبرانی یحیی و یحیی و یحیی و یحیی و یحیی
 وَابْنِ السَّيِّدِ الْخَيْرِ هَمَّ زِيَادَهُ كَرْدَهُ اَنْدَوِ كَرْدَ اَسَ الْاَلْهَمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ
 وَلَا مَعْطَى لِمَا مَنَعْتَ وَلَا رَادَّ لِمَا اقْضَيْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ
 رَبِّكَ اللَّهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ الْخَمْسِ وَدِرْصَلَةِ شَالِ نَابَعِدُ شَهْرَ اَبَدِ سَلِيمِ
 هَرِ دُوسْتِ وَنَزْدِ اَصْرَافِ اَزْ نَمَازِ سَهْ بَارِ اَسْتَغْفِرُكَ وَارْوَ سَتِ وَلَفْظِ اَنْ اَسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا
 إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَاقْبُ اِلَيْهِ سَتِ وَبَعْدَ اَزْ اَسْتَغْفِرُكَ اللَّهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ
 وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكَتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَارْدَتْ هَ وَدَرِيسِ هَرِ نَمَازِ
 دُوسَهْ بَارِ كَفْتَنِ هَرِ كِبَرِ اَزْ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَاللَّهُ اَكْبَرُ وَتَمَامِ كَرْدَنِ شَمَاصِ
 بَكَاةِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
 مَوْجِبِ مَغْفِرَتِ خَلَايَا سَتِ اَلْجَزِئِ بِحُكْمِ دِرْ بِاَشَدِّ دَوِ كَرْدَ اَمِيَّتِ كِهَ اَمْخَضَرَتِ صَلَافِ مَعَاوِ
 بِنِ بِلِ اَمُوْسَهْ وَبُخْرَانْدَنِ اَنْ دَرِيسِ هَرِ نَمَازِ اَمْرِ مَوْدَهْ اَللَّهُمَّ اَعِنِّي عَلَى ذِكْرِكَ وَ
 شُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ وَهَرِ كِهَ آيَةُ الْاَكْرَسِ رَاوَرِ دِرْ هَرِ صَلَوةٍ مِي خَوَانَدِ رَا جَزْمُوتِ نَابَعِ
 اَزْ خُذِ جَنَّتِ مِيَّتِ دُورِ رُو اَبَقِ زِيَادَتِ سُوْرَهْ اَخْلَاصِ هَمَّ اَمَدَهْ وَبِاَحْمَدِ تَاسِي بِجَنَابِ نُبُوْتِ
 دَرِ اَفْعَالِ وَاقْوَالِ صَلَوةٍ وَاجِبِ سَتِ نَبْضِ صَلَوةٍ كَامَرِ اَبَقِي فِي صَلَوةٍ

باب در بیان سجده سهو و تلاوت و شکر

مصلی غیرست در سجده سهو خواه پیش از سلام کند خواه بعد از سلام و تجمیع با آنکه محل این سجده
 بعد از سلام است فقط یا پیش از سلام فقط طبع بعض احادیث صحیحست بلا موجب بخورد
 مخالفت قول بخلاف و بهمان و این تجمیع و جایست که آن سهو موافق سهو نبوی نیست

و پیش از این بدون سلام و آیت سوره که خوانی سوره آنحضرت صلوات باشد پس از آن پنج
 موافقت نموده است و ایقان سجود در جای سجده آنحضرت صلوات با موافقت و سجود و این
 موافقت نموده است و شش تنفل بعلم سنت مطهره شما ساسی آنماست و شک نیست
 که حق با هم که سجده هوست نزد کمر سوره این دو سجده باشد از برای یک سوره و در شک
 در رکعات که گذارد و یا چهار طرقت شک و بنا بر یقین نباید و تحریر موافقت کند و سجده
 بجای آورد و هر یک یک است و اگر راست شده است نشین و اگر راست نشده است
 نشین و حالت اولی سجده کند و درین حالت سجده نیست و بر سر خود میسج سوره نیست
 آیه هرگز گوید یا آنحضرت صلوات و سوره افرا سجده کرده ایم و این
 سجده صا و از غرض هم سجده می دارد و از قبض روایات سجده کردن آنحضرت صلوات نکردن
 سجده درین و سوره پنجم آمده و خالد بن مسد ان گفته سوره حج را تمیضت و سجده باشد
 و عمر بن خطاب گفته ما بر سجده نمی گذریم پس هر کس از شما سجده کرد و خوب کرد و هر که نکرد و بد
 گناه نیست و گفت ان الله له یعرض الی الجود الا ان یناء و یا بجمعه سجده تلاوت و در نماز
 و خارج از نماز هر دو است و در حدیث ابن عمر نفس یک سجده تلاوت از آنحضرت صلوات
 نماز آمده و هم از فضل غلغای راستین و من بعد تم ثابت گشته که این سجده واجب نیست
 و بعد از حق بر نفس و ترک آن هر دو آمده و این خاتمه نموده است ابی بکره گوید چون آنحضرت
 صلوات امری خوش گفته می آمد و سجده می افتاد بنا بر شکر خداوند و حدیث عبد الرحمن بن
 عوف آنحضرت است باین معنی حیث قال ان جبریل آتانی فحس فی مسجدت ما شکلت
 رواه احمد و صحیح البخاری و چون علی مرتضی خبر اسلام مردم بین آنحضرت صلوات
 رسانید سجده شکر بجا آورد و بنما سجده بدون رکعات خود یک عبادت مستقلة است
 اعنی علی نفسك بکثرة الجودی و اشمال آن نفس است بران و آیه را و حافظ این حدیث
 را در نماز تطبیق نه از باب ساعت نفع است بلکه از اوادی تأقییر در نظر است

باب در بیان نماز قنوع

در ادله این باب صور مختلفه آمده و در کتب پیش از نظر دو و بعد از ان و دو بعد از مغرب
در خانه و دو بعد از عشاء در خانه و دو قبل از صبح و در حدیث متفق علیه از ابن عمر مروی آمده و هم
در کتب بعد از جمعه در خانه و صحیحین ثابت شده و از حالتی در بخاری چهار رکعت پیش از
نهم روی شده و شصت تا هجده و در کتب قبل از فجر ثابت گشته تا آنکه در حدیث خیر
من الدنیا و صافیها وارد شده و برگزاردن دو و از ده رکعت قنوع در یک روز و شب
بنام بیت در حجت آمده و آن چهار رکعت پیش از ظهر است و الباقی کما تقدم در درستی
بعد از ظهر نیز چهار رکعت وارد شده و بر آن وحده تحریم او بر نارفته و چهار گزارنده را
قبل از عصر و عاصی رحمت فرموده و دو رکعت را پیش از مغرب بر شصت مصلی گذارنده
و در دو رکعت پیش از صبح تخفیف شدید مروی گشته تا آنکه حالتی گفته اقدأ اهل کتاب
تقیام کا و درین هر دو رکعت قرات سوره کافرون و قل هو الله آمده و بعد ازین هر دو طایع
بر شش امین سنت است و بدان امر وارد گشته و نماز شب هم دوگان دوگان و هم چهارگان
آمده و نیز خوف صبح یک رکعت و ترگزاردن بس است و بعد از فرضه نماز شب افضل نماز است
و ترویج است بر مسلم لیکن واجب نیست معذراقتضای آن ثابت است و وقتش میان
نماز عشاء تا طلوع فجر باشد و در باره آن هلی خیر لکم من حمد النعم آمده و در رمضان و غیر
آن زیاده بر یازده رکعت بشیوه نرسیده و یا دو سنت صبح سیزده رکعت می شود و در
روایتی سیزده آمده مگر با پنج رکعت متصل و ترویت و دو و در یک شب باین طریق
که یک در اول شب و دیگر در آخر شب بگذارد و هر که صبح دریافت و دو ترگزارد از برای او
و تر نباشد و اقتضای و تر نیز صبح یا نزدیاد آمدن باشد و هر که عدم قیام را در آخر شب بد
وی در اول شب و تر بگذارد و قصد قیام را اگر از دلش در آخر شب افضل است چه نماز آن هنگام
مشهود است و حدیث ایتار بیه رکعت ضعیف بلکه غیر ثابت است بلکه از آن سنه آمده پس

اضیاط در ترک ایستار بر سه رکعت باشد و ایستار یک رکعت و پنج رکعت و هفت رکعت و نه
 رکعت و بیست و یک رکعت و در آن هفت است از ایستار بر سه رکعت و بیست و یک رکعت
 و در پیش بتیل بر بی هفت است و اما در پیش ایستار بر یک رکعت اکثر من این شخصه مستحسان
 صلاح تنگنیه من حیوات است که در اهل بلد از محبت باشد اما آنچه محبت ندارد می رسد و نماز
 شب با بقا بر بر سر سینه صفت است چنانکه این مزم و محلی ذکر کرده چس حسرت در در
 سه رکعت شقی علی بن و تصور بر باح پیش نیست و نماز چاشت چهار رکعت و زیاده چنانکه
 خواب آمده و این هم آمده که خواب نبوت آنرا خوانده و لیکن مثبت مقدم است بر نانی و در
 حدیث غریب آمده بنای نصر در پشت برود و دوه رکعت مخفی آمده و هشت رکعت هم در
 گذشته و وقت مملوۀ آدابین نزد سوختن پایها - سه شتر بچا اگر سه است -

باب در بیان قضای قنوت

در علم بعض اهل علم آنست که دلیل برین باب نیست چه هر زمانکه اذان سه و اقامت شده یا
 در وقت آن بخواب رفته عقبتی نیست بلکه مؤداه است در عین ذکر بجا آوردن این کلام
 صحیح و راجح است مگر آنکه اندراج قضای نماز یک بعد از ترک شده تا آنکه و قش بگذشت زیر
 قول و سه صلوات و خبر خشمیه قدین الله اسحق ان یقضی بعد منی نماید و خلاصه است
 بیان ائمه اصول در آنکه وجوب قضا با دلیل وجوب اوست یا بر دلیل دیگر پس اگر صواب
 اول است وجوب قضا منتفی باشد از شخصی که بعد از موت ابوبکر سلیمین در قتل جبال
 نشو و نما یافته و اما احکام شرعیه حرفه بگوشتش نرسیده و با متفای دلیل وجوب اوست
 علم شرط تکلیف است و اگر ثانی است پس با فرض پیش در عوم و وجوب قضا بید نیست و توفیر
 اوست وجوب تا در یصلوة متروکه بعد از خروج وقت آن بر تمام و سایر بآنکه این اثر
 در وقت مغروب لها مکلف بنا و یه نبوده اللهم مگر آنکه از بواسطه سببیت علم بر وجوب
 تأخیری مقرر گردانند و شل این کلام در باره اسلام رفته و بار آخر بفرجاری می گردد

کافری سلمان شود بر دوسه خود در هیچ حال وجوب قضائیت زیر آنکه قائل است
 آنکه کفار مخاطب بشریات نیستند نزدش وجوب در حال کفر منقطع است و آنکه قائل است
 آنکه مخاطب انم مخاطب را با اعتبار ثواب و عقاب مقرر می گرداند نه باعتبار وجوب ادا
 یا قضا چه اسلام قاطع یا قبل خود دست بلا خلاف و ظاهر آنست که حکم مرتد حکم دیگر کفار است
 در عدم وجوب قضا بنا بر صدق دلیل بروی سبب صدقش بر کفار و نمی حلیه ملحق بناتم
 و ساسه است و دلالت نمی کند دلیلی بر وجوب قضای نمازی که بغیر عذر شرعی متروک
 گشته و شک نیست که تقدیم مقضیه بر مؤداه و تقدیم اولی از مقضیات بر اخری
 اولی واجب است و اگر نمی بود درین باب مگر همین فعل آنحضرت صلعم در خندق
 هر آینه کفایت می کرد ولیکن سخن در تختم این ترتیب و عدم جواز غیر اوست و تحمل نفع
 قبل از دخول در صلوة مکتوبه است نه بعد از دخول که بعد از دخول امضای آن واجب
 باشد و هذا بکمال من الظهور لا یخفی

باب در بیان نماز جماعت و امامت

ثواب نماز جماعت نسبت به نماز تنها است و بیخ جز بلکه نسبت و هفت و حرام است
 و هر که حاضر جماعت نه گردد و در غور آنست که آهنگ سوختن خانه او کند و نماز عشا و فجر
 گران تر باشد بر اهل نفاق و نابینا که اذان بشنود بروی اجابت است تا آنکه در وقت
 موقوف وارد شده که هر که ندانیشود و ندانید نمازش نیست مگر آنکه عذر داشته باشد
 و هر که نماز در خانه خود بگذارد باز مسجد آمد و جماعت می شود و باید که با امام نماز بگذارد و هر نماز
 که باشد اگر چه خلاف است در آنکه نافله اول است یا ثانی و رانج آنست که ثانی است
 حدیث فانها الکما نافله اگر چه در باره نماز با مرد وارد شده لیکن شامل جمیع صلوات
 و اعتبار مجموع لفظ باشد نه مخصوص سبب پس حکم بعدم دخول در مغرب و عصر صحیح نیست
 و باجماع جماعت آنکه سنن و اعظم شواهد اسلامی و افضل قرب و ینید است و معتمدان بر منفر

خبر نیست و حاجت فریفته تخم نیست بنابر تمار فضل و له و حضور زنان و در حاجت تا نیست
 لا تمعن اماء الله مساجد الله و نحو آن شامل شایسته و عجز است و این از بعضی صحابه
 آمده که بوی پسرخورد را بر منع و دشنام داد و دوران بنا بر مخالفت حدیث بروی افراد
 و جائز نیست که میل بسوی منع داشت و منظره فتنه می کرد این منتهی از باب عمل عمل
 و مذکور بود در نه معلوم است که دلیل بر خلافت این منع دال است و مقتضای حاجت
 اتمام است بامام تکیه و رکوع و سجود و قیام و قعود از پس امام بکنند پیش از و سه و چون
 امام مسلم کن مقتصدی الله و بنالک الحمد گوید و تفسیر هم در صفت اول مستحب است
 افضل نماز مرد در خانه است که مکتوبه و امام را از تحفیف نماز دارد شده و از شادی و خجالت
 و الشمس و سبح اسم و اقرا و اللیل و عشاء گفته و معاذ را بر تطویش اتیدان تکان
 متا اخطاب فرموده و در روایتی صحیح آمده که چون امامت کند سبکی کند و رعایت
 جانب مؤتمین نماید زیرا که در ایشان خرد و پیر و ناتوان و صاحب حاجت است و اگر آنها
 چنانکه خواهد بگذارد و انتظار امام در رکوع اگر ثودی بجزیره مؤتمین شود و اما مشروع است
 و نه لا باس به باشد بنا بر آنکه از باب معاونت بر بر و تقوی است و در حدیثی از نظر
 آنحضرت صلوات الله علیه که منع قسم نشنو بعضی روایت بهم و بعضی لایعرب اند و صحیح است نماز
 قائم خلف قاعد معذور و خصوصاً می که آن معذور را امری از عزایا به و نیزه باشد
 همچنین جائز است نماز منقرض خلف متغفل و بالعکس و اصل صحت اقتدا به هر مسلم
 بهر مسلم است و هر که از علم باشد که بعضی صور ممنوع است بروی آوردن و دلیل حدیث
 نیست دلیل و اقدم در امامت اقر کتاب است پس علم بنیت پس اقدم در حج
 بعد از اقامه در اسلام یا سن و امامت مرد و جای سلطان مرد دیگر و قعود در خانه یا
 بر و سا و و نحو آن ناجائز است که باذن او و جائز نیست امامت زن از برای هر مرد
 امامت اعرابی از برای مباح و نه امامت فاسق از برای مؤمن لیکن پسند این حدیث

واهیست بحیث نشاید و زن را میرسد که است زن بکند و در بعضی صحیح که مانع از است
 و حق از براسه مرد باشد نیامده مگر طواجر مثل حدیث لن یفطم قدام ولی الامر هم اصداء
 و نحو آن تا مانع جل از است نه که همراه شان مرد نباشد پس در بعضی دال بر عدم جواز
 معلوم نیست و صحیح است اماست لعل باین نیست دلیل بر اعتبار بلوغ و عدالت در اما
 بهیئت نزاع و در آنکه نماز در پیش کامل العدل و ان العلم کثیر الوریع افضل و حسب است
 بلکه نزاع و آنست که عدالت امام شرط از شروط طاعت باشد بلکه ثابت شده است
 عدم اعتبار مثل حدیث یصلون لکم فان اصابوا فذلکم و لهدوان اخطا و فعلی
 انفسهم او کما قال و این حدیث صحیح است و باینکه دین اسلام میرست و است بعیت نبویه
 صحیح و مسلمه بوده و ما را امر نکرده اند بکشف حقائق بلکه سنون از براسه ماصلوٰه در پس
 هر آنکس است که نسبت بیکه از ما در حیض است باعتبار مزایای موجهه بفضل چه بخت
 مسلمه در پس ابو بکر و عثمان بن اسید نماز گزارده بآنکه این هر دو نسبت بوقی صحیح و در سابق
 ولیکن شیطان اکثر کس را در وسوسه مغویه بهی اساس طعن بآنکه مسلموٰه انداخته
 و لسانی شان را در و ام عداوت هر یک از آنکه بجز دنیا لات نمک و غلامات مظلمه گرفتار ساخته
 تا آنکه هیچ یکی را جز خود در خور است نماز نمی بینند و باین تا اعصاب بلیس ایشان را از
 احراز فضیلت جماعت که یک از عظم شایسته اسلام و اجل سبب اجورست خروم نموده و آنرا
 آداب جماعت است استوار و پیوسته کردن صفوف و نزدیکی میان آنها و برابر شدن
 گردن و اخیر صفوف رجال صفت اول است و خیر صفوف ناصفت آخر و شرف آن صفوف اول
 ولیکن این شده میت خوانان بطلان نماز نیست و جماعت در نقل جائز و صحیح است و نماز
 او را که و عدم او را که رکعت با دراک رکوع از عمارک است و حق آنست که رکعتی که در آن
 در پس امام خوانده نشده و در خواننده او نیست زیرا که قرائت فائده در هر رکعت نماز فریض نیست
 و واجب تحمق است اگر چه در پس امام باشد و حدیث زادک الله حسا و لا تعد را

جوابهاست که در جاست خود نه که مرد آید و حدیثی که این امر با ناسات آمده با آنکه در آن حدیث
 قتال است که بسبب آن شخص از ای احتجاج نمی تواند شد شخص است بحکم حدیث
 مبارک بنی و است و کفر آن و این حدیث صحیح است و بنای عام بر خاص بحسب اتفاق اول
 اصول و جبیس و مذرتی و اقرارت و آنچه در پس امام در بیان نیست و اما حدیث حاکم
 سلی پس هیچ عارف شک نمی کند و لکن حاکم موقوف بر امام و گفته می باشد که موقوف بر حکم
 و نزد قرائت بسبب خود هیچ غلط نیست و همچنین مناعت در روایت که امام قرائت موقوف
 بشنود و حدیث جابر درین باب قول جابر است و قول صحابی حجت نباشد پس باین
 قرائت موقوف امام اتی ننماید و حق آنست که آنچه با امام دریافت اول نماز است تا
 را تمام کند و یکی که خلف صف تنها نماز گزارده بود آنحضرت صلعم او را امر با عاده صلوٰه فرمود
 و در روایتی آمده که نیست نماز از برای منفر و خلف صف مگر آنکه داخل گردد و در صف یا
 بکند یکی نماز مردم صف و چون اقامت بشنود با سینه و وقار بسوی نماز برود و بپای
 و دو ان نزد آنچه در یاد بگردد و آنچه فوت شود با تماشای پیدازد و نماز مردم را در آن
 از تنها نماز او باد و کس از کی تر از نماز بایک کس است و چند آنکه انبوه بیشتر باشد است
 بسوی خدا و آنحضرت صلعم و رسته را امر با است اهل دار او فرموده و این حدیث صحیح است
 و این ام مکتوم عمی را خلیفه خود در امامت نماز کرده و فرموده نماز بگزارید بر قائل لا اله الا الله
 پس او و چون بی ارشاد یارید و امام بر عالی ازا احوال باشد پس همان بکند کلام می کند و
 مخالفت او در ارکان نماید یعنی در بجای که موضع قعود امام نیست نشین اگر چه جای قعود این کس
 باشد ۱۰ موضع قعود امام ترک قعود کند اگر چه موضع قعود می نباشد زیرا که اقتداء و متابعت
 لازم نماز جماعت است و ترک این هر دو مخرج صلوٰه از بطنش صلوٰه جماعت باشد و آخر
 بتأیید امام در ارکان بیان حدیث لا تتخلوا اهل الصلاه که است ولیکن امر این
 در افکار نیامده آنرا است قوس که کاره باشند ازین امام نه و اگر گشت و این کلام

از آنکه کار بین از اهل فضل باشند یا از غیر ایشان پس بخود حصول کراهت عذرت از برای
 صاحب امامست و ترک امامست ولیکن غالب کراهات که در فروع انسانی خصوصاً در این اجزاء
 می باشد راجع بسوی اغراض و نیویست و آنچه اجماع باشد بسوی اغراض و نیویست و نیویست
 و بعد غالب و روش از اعتقادات فاسده و خیالات محمله بوده است چنانکه میان کس
 متخالف فی المذهب و متبهم می و هر چه عصبیت ناشیه یا هم می بصدا از صواب است کی
 دیگر را و زن نمی گیر و وجود چشم ششم نمی بیند و محاسن او را سوس می پندارد هر چه با دانا
 وقوع این عداوت و ریا ان اهل یک مذهب هم می باشد و باعث بران همین اختلاف
 یکدیگر است که یکی است تعالی بعلم کتاب و سنت و دین حق دارد و دیگر از جمله تنکین است
 و بسیار دیده باشد که برابر با بدعت و هر چه نزد رویت اصحاب سنت و تقی بن
 باین همه طول و عرض کمی دارد و تنگ ترا از چشم مورمی گرد و از غایت بنضار و صداقت
 طاعت آن ندانند که او را نظر می تواند کرد و الله ذکره السید الی الدد امجد الطارف و التا
 بیش بدعت شده تا شیوه یاران نواب غیر سنت نبود چاره یار یی دل به
 و با حمد اگر دلیل تخصیص کراهت آنچه راجع بسوی خدا عز و جل است مثل آنکه می را بنا بر کتاب
 بر معاصی یا تمنا و در واجبات الهی مکروه می دارد و موجود باشد شک نیست که این
 کراهت کبریت احمر است مگر حقیقتش جز نزد بعض افراد عباد یافت نمی شود و اگر این دلیل
 موجود نیست پس ادلی از برای کسی که کراهت مردم نسبت خود یا سبب یا سبب که ام امر
 دینی می شناسد است که امامت این مردم فخر باید و چرا و دین ترک زیاد و با جرش و فعل باشد

باب در بیان نماز مسافر و مریض

بار اول که نماز فرغت شد و رکعت بود سپس نماز سفر دو رکعت مقرر ماند و نماز حشر چهار
 رکعت گردید و این زیادت وقت هجرت نبوی بسوی مدینه اتفاق افتاد و جز مغرب
 که در تر و زست و چرب می که در آن قراوت و راز باشد و حق و خوب قصر است و حدیث آمده

باب در بیان نماز جمعه

این نماز از فرض اعیان است لکن بر کسیکه ساعت نداشت حدیث الجمعة علی من مع الدائم
 مؤید است و مکرر باین نذرند آیتست که رو بروی امام کنند زیرا که در زمن نبوت جبرین از این
 ندای دیگر نبود و حدیث ان الجمعة واجبة علی من كان یومیة اللیل الی اصله ضعیفست
 و مع هذا جمع ممکن است باین طریق که خانه او نزدیک باشد و شب آنجا بسر میتواند برد و بر عید
 واجب نیست اگر چند باشد و بنا بر مزبذقت در آن و آشتراط امام و مصر جامع و مسجد جامع و امام
 و حضور چهار کس یا زیاده یا چهل نفر و زنان که اهل فرج بگزارش پدید آخته اند حدیث خواند میشنست
 و کثرت قیامات و رین عبادت و تشعب انداسب در شرط آن از تبیل جمع میان شرط و نیت
 و ماکول السبع باشد و اعتبار آنرا بلا برهان از سنت و قرآن و از شرح عقول و عرفان است
 میریت جبر شرع سنت زود و جانب جنت زائر به کجای بر دابل جهان را
 در ترک این فرض و عید سخت آمده تا آنکه فرمود باز آید اقوام از وقوع جمعات و روزه هر کند
 خدا بر دلنمای ایشان و از غافلان گردند و حکم این نماز حکم سایر نمازهاست مکتوبه است و ستان
 نیست از آنها اگر در مشر و عبیت و خطبه پیش از و سه و رواست بد و کس سیکه امام شود و
 دیگر موقت و خطبه سنت است نه واجب و نه شرط صحت و وقت جمعه بعد از زوال اوسط است
 این در اشتداد خبر بود و سلمه بن اکوع گفته نماز جمعه با آنحضرت صلوات الله علیه بر می گشتیم و دیدار
 را سایه نبود که بدان سایه گیریم و این حدیث متفق علیه دلیل است بر افضالیت نماز جمعه قبل از
 زوال و هو الحق و در عصر نبوت قیلوله تغذی بعد از جمعه بود و خطبه است و او میخواند و نظم مقصود
 خطبه و غلط است بر غیب و ترهیب و آشتراط حمد و صلوة یا قراوت چیزست از قرآن خارج از
 غرض شرعیت خطبه باشد و اتفاق مثل آن و خطبه نبوسه دلالت بر مقصود و تحم و شرط
 لازم بودن آن نمیکند و شروع بنمای خدا و رسول در اول هر کار عادتست شروع عرب
 بوده و ما احسن هذا لکن قصر و جوب بلکه قصر شرطیت بر حمد و صلوة و و غطر آنجا امور مندوبه

دانش از او ای قاصد کلام و اخرج سخن از اسلوب پذیرفتا علامت است و حق آنست که
 روح خطبه همان وعظ و استطراد بقواعق قرآنیست پس آنحضرت صلوات الله علیه
 میفرمودند در دهم شریف از ختم سخن می شد و او از بلند می گوید گویا آن آسمان لشکر دشمن
 می ترساند و صبحگاه است که می گوید و از الفاظ نبوی و خطبه جمعه این عبارت است اما
 بعد ماں حیدر الحدیث کتاب الله و حیر الهمدی هدی محمد و تسکالهم و بعد
 وکل مدعه صلا لة و اء مسلم عن حابر و در روایتی آمده من یهدی الله فلا
 مضل له و من یضلل الله فلا هاد یاله و ناسی زیاد کرده و کل ضلالة فی الناس
 و فرمود طول نماز هر دو قصر بخیزد و دلیل فهم اوست و آیه شام گفته سوره ق از زبان آنحضرت
 صلوات الله علیه یاد گرفتیم که در هر جمعه بر منبری خواند و تکلم روز جمعه و حالت خطبه امام بیچر و تا قبل
 اسفارت است و هر که دیگر را که می بیند خاموش شود و را جمعه نباشد زیرا که حرکت لغو کردن و از حرکت
 نهی شده نمود و یکی مسجد در آمد و آنحضرت خطبه می خواند فرمود و در رکعت نخست گزارده گفت
 فرمود بر خیز و بگزار و این حدیث متفق علیه است و دلیل است بر وجوب نیت اگر چه درین
 خطبه باشد و هو الحق و حدیث کاصیة و لا کلاهی حتی یخرج الامام فی شیف است
 قاله صاحب مجمع الزوائد و سنت است که در نماز جمعه سوره جمعه و منافقون خوانند و هم قرائت
 سبح اسم ربی الاعلیٰ در جمعه و عیدین هر دو آمده و جمعه رخصت است از برای عید و اگر نخواهد
 بگزارد و تطوع بعد از جمعه چهار رکعت است و پیش از آن جز نیت تطوع نیست و قائل است
 صلوٰة دیگر بدون تکلم میان هر دو یا خروج منی عنه است و هر که غسل بر آورد و
 حاضر جمعه شده نو اقل گزارد و تا فراغ امام خاموش ماند و باو سه جمعه بجا آورد و آنچه
 مابین این جمعه و جمعه دیگر سه روز نماز بود و کشیده شد و این غسل از برای روز جمعه است
 نماز برای نماز جمعه و درین روز ساعت تخفیف اجابت است که هر چه در آن از خدا خواهد داده
 گردد تعین آن اقوال بسیار زیاد بر چهل قول است و آنچه آنها و حرمت است یکے آنکه

از زمان نشستن امام تا قضای نماز است دیگر آنکه باین نماز عصر تا غروب آفتاب است
و حدیث جابر که در جمیل کس یا زیاد هجده است یا آنکه شصت است منافی صحت جمعه در دوس
نیت و ثبوت است استغفار آنحضرت صلعم در هر جمعه از برای مؤمنین و مؤمنات
با سند دلین و خواندن آیات قرآن براسه تذکیر مردم در سلم مردیست و جمعش و آن
بر هر مسلمان در جماعت که کمتر آن دو نفر اند مگر بنده و زن و بیمار و کودک و مسافر و چون امام
ستوی بر منبر گردد مردم روی بسوی او کنند بسند ضعیف این سنن از صحابه ثابت شده
ولیکن شاید در دار و نزد ابن خزيمة و تکیه بر عصای اتوس در روایت ابو داود و ثابت شده
و هر که یک رکعت از جمعه و جز آن دریافت رکعت دیگر یا دو سه بیفزاید و نمازش تمام است
و میان دو خطبه جمعه جلوس نزد سلم مردیست و نشسته خواندن هر دو بدعت و کذب است
و اصل صحت احکام تعبدیه است در هر مکان و زمان مگر آنکه دلیلی دلالت کند بر منع و در
تعدد جمعه در یک شهر بلکه در یک محله مانع ثابت شده و چون جمعه و عید فراهم آیند در یک روز
جمعه خصصت باشد و ظاهر آنست که این خصصت عام است از برای امام و سایر مردم
حدیثی صحیحی که مخبر با خدع و عتبت است و در آن دلالت بر عدم خصصت در حق و
نیست و لهذا ابن الزبیر در ایام خلافت خویش ترک جمعه کرد و هیچ یک از صحابه بر وی انکار نفرمود

فصل در بیان نماز وسطی

در تفسیر این نماز اضطراب غریب و انتشار عجیب میان اهل علم واقع شده و هر یک یکی را
از نماز پنجگانه مصداقش گفته اند از برای توضیح این دعوی خود جهلشیش دست زده حال آنکه
هیچیک از برای این قسم اختلاف معلوم نیست اولاً و اولاً بلکه نماز وسطی نماز عصر است نص است
در محل نزاع بلکه تنها قول آنحضرت صلعم شغلنا عن الصلوة الی صلی صلوٰة العصر متنی
از غیر است و در ابیت عائشه لولا تدخل بر تفسیر است در تغایر و خود مرفوعاً از وی رفته اند
آمده و صلی صلوٰة العصر و این تفسیر صحیح است که بعد از آن رسیب از برای متراب باقی نمی ماند

و این نیز همین غیر ثابت است و از غیر ثابت ثابت شده و این در نهایت ضمیمه است
و در لیکر موجب کلام بران در تعیین غیر عناصر نشانها باشد و از گذشته و احوال صحاحیبت
نیست در اشتغال به تقدیرات بجز خیالات اضاعت او قاتل برایش نباشد فقط

باب در بیان نماز خوف

این نماز بر صفات ممکنه دارد شده و نیست معارضه در بیان آنها و زعم کسیکه پیشترش
بر صفت از صفات ثابت شاعداً آن می گوید زعم او از شریعت ثابت و ابطال است
قائمه بلا حجت نیره است و غالباً دانی باین زعم تصور باع و عدم اعنار و یکتاب است بطور
باشد و شک نیست که حق حقیق بقبول جواز جمع صفات ثابت است و صاحب نیست
که انواع آن ذکر کرده حاصل چیز نیست که نزد اهل حدیث بر تبه صحت رسیده و در اینجا
صعادت دیگر است که باین ترتیب بالغ نشده و وجوه اختلاف اقتضای حادث است و
متفصیلاتش متکلف باشد و در بعضی موطن بعضی صفات انسب است نظر باخذ حذر
عملی از هر چه در بعضی واضح خوف شدید و مد و متصل یا قریب است و در بعضی جانی گمان
و در وترس کمتر پس این صفت اولی تر بآن موطن باشد و صفت دیگر انسب بر موطن
یا آنکه آنحضرت صلام بقصد تشریح و اراده بیان از برای مردم باین توجیه پرداخته و با جمله
بعض صفاتش این است که یک گروه با آنحضرت صفت بست و دیگر در بروی دشمن استاده
پس با همراهیان یک رکعت بگزارد و خودش استاده مانده پس با همراهیان یک رکعت بگزارد
و خودش استاده مانده و آنها نماز خود تمام کرده برگشته و در بروی دشمن استاده و آن گروه
و دیگر آمده یک رکعت با آنحضرت صلام بگزارد و نماز خود با تمام رسانید و آنحضرت همچنان
نشست مانده و با ایشان سلام داد و این صفت در حدیث متفق علیه در اوقات الرقام ثابت
شده و در نجد یک طائفه با آنحضرت استاده و دیگر روی دشمن آورد پس یک رکعت بخوابد
سجده همراه ایشان بجا آورد و بعد و این گروه بمقابل احد و رفت و آن دیگر آمد با ایشان نیز

یک رکعت با دو سجده بگزارد و سلام داد و هر یک از این هر دو برخاست و یک رکعت با دو سجده بجا آورده نماز خود تمام کرد این نیز در حدیث متفق علیه است دیگر اشک اسلام دوم صف شد یک صف در پس آنحضرت بود و دشمن میان ایشان و میان قبله قیام داشت آنحضرت تکبیر بر آورد و هنگامان تکبیر گفتند و رکوع کرد و همه رکوع رفتند پستر بسجده رفت و صف متصل بهم سجده کرد و صف مؤخر در آخر عدو استاده ماند چون سجده تمام شد و صف متصل با ستاد تا آخر حدیث و در ردایت چنین است که صف اول سجده کرد و سجده آنحضرت صلواتم بر او و چون او سجده با ستاد آن صف دیگر سجده بر آورد و نخستین ستاد و صف ثانی متقدم گردید و آنحضرت صلواتم بر او و هنگامان سلام داد و در این حدیث نزد مسلم است و ابو داود گفته این ماجرا در عسکان رو داد و در حدیث جابر آمده که یکایک گروه دو رکعت گزارده سلام داد و با گروه دوم نیز دو رکعت بجا آورد و تسلیم نمود و در حدیث حذیفه یک یک رکعت گزاردن با هر دو طائفه و عدم تقاضای رکعت دیگر آمده و در حدیث ابن عمر مرفوع آمده که نماز خوف یک رکعت است بهر وجه که باشد لیکن بنشین نزد بزار ضعیف است و هم از وی مرفوع وارد شده که در نماز خوف سهو نیست مانند نشستن نزد دارقطنی ضعیف است و معذاموقوفش گفته اند

باب در بیان نماز عیدین

از آن باز که این نماز مشروع شده رسول خدا صلواتم بر او لازم آن بجماعت تا دم مرگ مانده و با این ملازمت و آنکه امر بخرج مردم بیوسه این نماز فرموده و هم عواتق و حیض و ذوات الجنه را حکم بر آمدن بصله کرده و درین باب تا آنجا بسالغ فرمود که زن بلبه جلیاب را هر که از جلیاب زن دیگر بپوشد و بر آید و امر بخرج مستلزم امر بنماز است چه بخرج و سیکست بسوی نماز و وجوب وسیله تسلیم و وجوب متوسل الیه باشد بلکه خود امر قرآنی باین نماز دارد شده چنانکه آنکه تفسیر در آیه و آخر همین نماز مراد داشته اند و از اوله و وجوب است

سقط نمودنش از برای جمعه نزد اتفاق در یک روز و غیر واجب سقط واجب می تواند شد
 به خفتر صلوات بر او و نظر آن روز است که مردم افطار کنند و صبحی آن روز که مردم قربانی
 نمایند و قضای عید روز دوم باشد و در نظر خوردن چند نماز با طریق و در پیش از نماز
 و در آخر بعد از نماز مخصوصاً از گوشت قربانی و اعتزال تخفیف از مسئله و اگر اردن در
 رکعت نماز پیش از خطبه و نگذااردن قبل و بعد آن بلا اذان و اقامت و در رکعت بعد
 از رجوع بخانه و بدایت بصلوة در هر دو عید و استادن پیش مردم و امر و وعظ نمودن
 ایشان در حالت صف بندی و تکبیر بر آوردن در نظر بفت بار و در رکعت اولی و پنج
 بار در رکعت دیگر و قرات در هر دو و بعد از تکبیرات و خواندن سوره قاف و سورۃ فاتحه
 در هر دو عید و مخالفت طریق در آمد و شد و ابدال این هر دو عید بدو روز که در آن
 اهل بدین متعبد می گردند و بسیار بر آرد بسوی مصلی و اگر اردن نماز عیدین در مسجد
 مطهر و آن با حادیت صحیح و خوان آن ثابت شده و مذاهب در کیفیت این نماز
 و در مذاهب است ولیکن حق همین گفتن مفت تکبیر و ادای و خمس در ثانیسه پیش از قرات
 و ادای بران و ال اند و قول بشرعیت تقیم قرات در رکعتین یا تاخیرش در رکعت اولی
 و تقدیمش در ثانیسه بی حجت نیره است بلکه از اصل و لای نزاع و حدیث باب راجحاری
 صحیح شیخی فی الباب گفته و تصف خطبه عیدین همان صفت خطبه جمعه است و پس اقتضای
 بیکبارت تشری در وقت نباشد زیرا که قول غیر محالی است و در غسل عید حدیثی بجای
 صحبت یا ترسه حسن فرسید و آنکه غلط حدیثی در عدم تخلل چیز میان نماز و این غسل است
 رسیده و ما احسن الاقتصار علی مانت و اراحة العباد بالعبادة و در شرعیت
 مطلق تکبیر در ایام تشریق خود شکی نیست اما تعیین لفظ مخصوص و وقت مخصوص و عدد و حال
 در آن ثابت نشده بلکه شروع استگزار تکبیرات در در بصلوة و سایر اوقات است و در هر
 روز نماز فرض سه بار گفتن و عقب فضل یک بار گفتن و قصر شرعیت بر آن کردن آثار علی السلام

باب در بیان نماز کسوف و خسوف

روایت این نماز از فضل نبوی بر چند نوع بوده و فرموده که مهر و ماه نشانی از نشانه‌ها
 الهی است گرفتن آن نماز برای موت و حیات کسی است بلکه چون بیند که گرفت شد
 دعا کنند و نماز بگزینند تا آنکه از آن حالت برآید و این نماز سنت است بنا بر عدم ورود
 دلیل بر اجابش و مجزوع فعل مفید زیادت بر سنت نیست تواند شد و حکم نیرین واحد است و
 اخبار و انکشاف یک معنی دارد و در کسوف قرائت بجز کرده و دو رکعت گزارده و در هر رکعت دو رکعت غزوه
 و چهار سجده برآورده و این لفظ مسلم است و حدیث متفق علیه باشد و باری سناوی
 بر آنجست که الصلوة جامعته گوید و در گرفتن هر قیام در از قریب بخواندن سوره بقره نمود
 همچنان رکوع طویل کرد و چون سبزداشت قیام در از کتر از قیام اول بجا آورد و
 رکوع دیگر در از کتر از رکوع نخستین کرده بسجده فرو رفت و سه سجده برداشته تا دیکه
 بایستاد و گرفت و در از اول سپس بر رکوع طویل که کتر از رکوع نخستین بود و پیردخت و
 بعد از رفع سر قیام طویل کتر از قیام اول نموده رکوع در از فرو در از پیشین نمود و بعد سه
 برداشت و بسجده رفت و برگشت و آفتاب روشن شده بود و مردم را خطبه کرد و این حدیث
 متفق علیه است اگر چه لفظ بخاری راست و این عباس و علی مرتضی هشت رکعت
 چهار سجده نشان داده اند و جابرشش رکعت با چهار سجده بیان کرد و ابی بن کعب پنج
 رکعت و دو سجده در هر یک از دو رکعت روایت نمود و اکل سنته قائمه هر صفت را که
 مکلف از این صفات بجا آورد فعل مشروع کرد و اختیار صح از آنها بر صحیح داب رعین
 و فضائل و شیوه عارفین کیفیت دلایل است و جهر بقراءت صح است از اسرار و عبادت
 افضل است از افراجهت لفظ فصلوا اما شرط نیست و چون با و وز و بر هر دو زانو نشینند
 و گوید **اللهم اجعلها رحمة ولا تجعلها عذابا** و در زلزله شش رکعت با چهار
 سجده بگزارد و فرموده که اصل صلوٰة الآیات

باب در بیان نماز استقامت

[illegible]

اللهم انه لم ينزل بلاء الا بذنب ولو يكشف الابتلاء وقد توبت بنبينا القاص
اليك لمكان من نبيك وهذه ايدينا اليك بالذنوب ونواحيينا اليك
بالقربة فاستقنا الغيث ونعم انفس گفته که یک بار باران آمد آنحضرت صلوات الله علیه
برکشاد و ما چیز سے ازان بیدن رسید و فرمود و انه محدث عهد بدیده و این در علم است
و بوجوهی میسر باران را بعد از استقامی فرمود اللهم صیّدنا فاعنا و انا عیس
نبوی است در استقامت اللهم صلنا سحابا کثیفا قصیفا ذلی قاضی کانه طوا
منه رذاذ اقطط سحابا یا ذا الجلال و الاکرام و در حدیث صحیح مرفوع آمده که میسر
علیه السلام از برای درخواست باران بیرون آمد و وجیه بر پشت دراز شده را دید که پایها
بسوی آسمان برداشته می گوید اللهم انا خلق من خلقتک یس بنا غنی عن
سقیاک گفت برگردید که آب داده شدید بعبودت غیر خود و رواه احمد و یک روز استقامت
پراشارت بنهر کف بسوی سماء فرمود و همه سنت ثابتة قائم است

باب در بیان لباس

آنحضرت صلوات الله علیه و از است من قومی باشد که رخصه حریر را حلال سازد و آمده که در باب
در برابر برای انات است من حلال است و بر ذکر حرام و با آنکه از پوشیدن ابریشم نه
آمده مگر بقدر و یا سه یا چارگشت روست و همچنین از شستن بران و پوشیدن بپنج
آمده و این نص است در موضع نزاع مگر عبدالرحمن بن عوف و زبیر را در نص حریر بنا
خارش بدن یا پیش تن خیمت و از آن داده و بر لبس حله سیرافه فرموده گویند که حریر
خالص بود و نزد بعض مشوب بغیر و این سئله از آن مسائل است که احتمال بسط دارد تا آنکه
میان شوکانی و شیخ ابو عبدالقادر کوکبانے رحمة الله تعالی فوت به تحریر هفت رساله
رسید و عدم لبس مشوب مرجع آمد و هو الحق و جاری که در آن ابریشم براسوای خود غالب
باشد حرام است بنا بر آنکه اکثر احکام کل است و احادیث دین باب مختلف آمده و قیاس

جواز انحراف حریر بر جواز انحراف چیز دیگر و ان تصاویر است قیاس و مقابلت نفس است
 و آن ماسد الا اعتبار بود زیرا که نیست از مشتق بر حریر و عدیت و ایضا در بیماری است و
 نمی حقیقت است در تحریم و درین باب حدیث آمد در بیان تشریح این قیاس و با
 مشهورست و همچنین از شرب و اکل در آوند زرد و سیم نمی آمد و در شمع استعمال این هر دو
 و غیر خود نوش و لیلی دلالت نکرده و هر که شمع کند تفتش بے دلیل پذیرفته نشود چه اصل
 چه جاهل است جز با نقل صحیح از ان نقل نگزیند و همچنین منع تحقیق خاص بر حسب است و
 در فتنه چیز نیست یا نه بلکه حکم با العصه فالله و با کف مسلم ثابت شد و در این
 تحلیله حبیبیان بفتنه ناجایز نیست و آنحضرت مسلم و کلبیس فتنه ملاک ظاهر بدان حسنین
 آراسته بود و در کردار برای خبر در ارشاد بسوی اولی و حسب جود و از برای تحریم آن
 سن حسین کمایدل و قود و مسلمانی آگاهان یا کلا اهل طبعاً قهق در حباقه
 الدنیا و حد احلاصه ما ینفع القول به فی الاستعمال و التحلی و سبب
 آنکه شرکاف غیر مکلف است مخصوص است از همه غلومات و قتل عمر بن خطاب و شریع آله
 از صبیح محبت نباشد لایسا در ایجاب تحریم که از اخلاص احکام بر مکلفین است تا حبیبیان
 رسد و تحریر و که او تعالی دوست دارد و کما تر نعمت خود و برین بگویش بگرد و اولیست
 قیسه که خلق با بحریر باشد و از معصفر که بعضی سرخ رنگ می گردونی آمده و چون بر این
 بن العاص جاری معصفر دید فرمود امک امرتک بهذا و سائر رنگ سرخ جز معصفر
 ممنوع نیست و یونشیدن به مکفوف الحجب، الکلبین و الفرصین بدیباچ انداخته
 مسلم ثابت شد و این جبهه و زوجه و از برای و نیمی پوشید و تخم یمین و یسار
 با لوسن با اگر است و بی جز از پوشیدن آنکس سر، رباب و سلی نیامده چنانکه مسلم
 اهل سنن از حدیث علی احراج کرده اند بلوط نقای ان اجعلی الحاقه فی حد
 اونی الی تلحها ما تار به سوی سبابه کرد و یونند کردن موسی و دیگر حرام است

بنا بر عموم اول بلا فرق میان محرم و جوار آن بلکه درین حکم خود فرقی میان موی آدمی و
 غیر انیمیت و بر سعی تخصیص آوردن دلیل است و احادیث در باره جواز خضاب
 سر و پیش آن و در خضاب هر دو دست و پاد و سائزیدن از برای مردان چیزی که بدان
 حجت است ثابت نشد و بلکه مختص بزنان است و فاعلش که بقصد نداشتن خضاب
 مکرده متشبه بزنان باشد و مانا بودن بآنهاست نه است با احادیث صحیح و آنچه کجی
 از صحابه رنگین ساختن دست و پاد یا چیزی که از بدن بخانه بقصد زینت ثابت نگزیدند
 و نه این شیوه نزد عرب و سلف صالح معروف بود بلکه فاعلش را عیب می کردند
 چنانکه ابو جهم را مصفرا است می گفتند و این کنایه است از ارتکاب فاحشه و مقول
 بودن او بلکه این پنج صانع فحشاان بود در آن عصر کار غیر ایشان و آنحضرت صلعم
 ایشان را نیفتد کرد و از احتلاط بسلیم منع فرمود و این قول که در مخشین آن عصر مجرد
 تمکیر اعطاف و لین کلام بود و فاحشه بنا بر نبودن لوطیت در عرب پس فاحشه
 زیرا که از بعض عرب این مصیبت مذکور شده و از بعض صحابه احراق لوطی بتیوت
 رسید و پس انکار وجود این مصیبت در بعض آنها یعنی چه و جمله تماثل مکرده است
 مگر رقی که در جامه باشد و کراهت آنها را است حضرت و ظاهر ادل عدم فرق میان
 تماثل حیوان و غیر اوست و وعید و ارور و دم مصورین ارشاد می کند بآنکه این حکم در
 تصویر حیوانات باشد و ظاهر حدیث عدم دخول ملائکه در خانه که آنجا تماثل باشد و کوه
 و شک نیست که تصویر حیوانی در مساجد و بیوت و نحو آنها مزید انثم دارد و نیست
 نزاع مگر در غیر آنها پس اگر دلیلی بر جواز صورت گشته در خانه و جامه و مسجد با و ارور
 فیما و نه ظاهر و قولش زیر عموم است و نقس نقش و تصویر چون در موضع نظر و موقع
 اشتغال از عبادت و نحو آن نبود چنانکه در حدیث خمیه مخطوط آمده که مله از نماز شد
 مانع نیست و این مقام باعتبار جمیع اطراف خویش از ان معاک است که حاجت مند باشد

بسوی غسل نظر میزدند که اگر مسان بهر دو مرد نیست در آن وقت که یکی در پیش تنی الا که هر دو با یکدیگر
 که بدان آراستگی تن نمایند به موضع نریت از تن و لیکن جاذ از محاسن تفسیر شدن
 بموضع نریت کرده و گفته مراد وجه و کفین است یا قد مین و کفین و بعضی غش و دیگر نشان
 داده و چون محاسبه اهل اندام بیانی کتاب عزیز پس آیه دلیل بر تحریم مجرد نظر بسوی جسد
 جنبیه نباشد همچنین آیه غرض از بصر از تن تبیینیه مفید بعضی ابصار است که آن نظر باشد
 و جز از بعضی نظر مستلزم جز از بعضی منظور است و دلیل بر تعیین جائز و ناجائز از آن تمام
 نشد و آیة حجاب غرض از رواج رسول خداست و ظاهر تحویل و جفتل بن عباس
 از تنیه منظره مقارنت شهوت است چنانکه شایسته و شایسته خشیدان دیدن خلایق
 میباید دلالت دارد بر آن دلالت از امر بستر و بگوید این در جمیع عام از مردم بود و اگر
 پوشیدن بسوی و جیبی بود و ناگزیر جنبیه را بدان امری فرمود و احدی بسوی او
 از چه فضل و چه غیر او نمی و پس عمل تحویل و جفتل بر عمل مذکور لا بد است بلکه سائر احوال
 داده و در تحت پیرایه نظر محمول بر آن باشد و نتوان گفت که این قصه پیش از نزول آیه
 حجاب است زیرا که این ماجرا در مجرای الوادع بود و آیة حجاب پیش از آن بهر دست در است
 زیرا که نزولش در تکلیف نرسیده بوده و قد میث اعضا و ان انما نقص بزوجات می
 مسلم چنانکه اذن نبوسه از برای فاطمه بنت قیس در عدت نزد این ام مکتوم دلالت
 دارد بر این معنی و فرمودانه و جل اعمی تضعین ثیابک عند الوالد است و از
 نظر بسوی روی جنبیه بغیر شهوت حدیث ان المرأة اذا بلغت المحيض لم یصلح
 لها ان یتبای منها الا هذا و اشارت بسوی روی و هر دو کف دست نمود و این
 ابو داود از عائشه روایت کرده و در آن مقال است و ظاهر اول جواز نظر است بسوی
 محرم در اعدای قبل و در بر و تجویز نظر محرم بسوی موضع نریت منافعی ماعدا اینست
 و نظر غلام بسوی مولای خود جائز باشد و درین مرد بسوی منظره و دیگر بستر

خاطب رواست و استیذان نزو و آمدن در خانه حکم حکمست و لکن مردم عمل بر آن
 ترک کرده اند و غرضی در کشف گوید حتی صاب کمالی نسخ تقدیر و تساهلا
 و شوکانی فرموده و کمر باب من ابواب الشریعة قد صارت مغمیة و الا یحصل به
 الا الشاذ النادر و دستنکره الا عملا لاخلب حتی یصیر بقعله لما شرعه الله
 کانه اتی بابا من ابواب الکبراء و هکذا ایکن الا امر اذا دنت القيامة
 و قرابت الساعة و از آنحضرت صلعم نه اصحاب از در آمدن بر ابوابی خود شب هنگام
 رسیده و سبب این نه چنان بیان فرمود که لثقل الشحنة و لتتحد المغیبة
 چنانکه در صحیحین و غیره ثابت شده و خود جناب نبوت شب هنگام بر ابوابی خویش
 نمی در آمد و علت درین همه همین گراشت مفاجات ابوابی در حالت غیر مناسب است
 که از آن تا اثر نفرت می گردد و تجویزش در دخول احد الزوجین بر دیگر بدون استیذان کاست

کتاب ابجنازه

مرگ البیتا یا دمی باید کرد که بازوم و بر نه لزم و مزاست و بدان امر واقع شده
 از روی نبوت نباید کرد از گزنی که فرود آمده است و اگر چاره ازین تناسل باشد
 اللهم اجعلنی مما کانت الحیاة خیر الی و توفنی ما کانت الی فاة خیر الی
 گوید و مردن مؤمن بمرتج حیین باشد و تلقین لا اله الا الله بوقی یا مور بست و
 سحاب ست خواندن سوزن بر مردگان نزو و خضار آنحضرت بر ابوابی سلمه و آمد و پیکه دیده اش
 بازست بصر او را باز خوا بانی و فرمود بصر تابع روح می شود و زو قبض و منع کرد از دعا
 بر بر خویش بنا بر آنکه ملائکه آمین می گویند و گفت اللهم اغفر لابی سلمة و ارفع درجه
 فی المهدیین و اضمح له فی قبره و قرار له فیهِ و اخلفه فی عقبه و یحون آنحضرت
 وفات یافت بجانه جره اش پوشیدند و او یک پوسه اش و او نفس مؤمن آنحضرت و ام او

تمام آنکه از طرف او دادا کنند و سبکی که از او اخذ افتاده بمرد حکم غسل او بآب و کن ردا و دو
 فرمود در دو جامه احوالش کفن سازند و غسل دادند آنحضرت و قیص بود و دو غوی
 خصوصیت محتاج دلیل است و در باره غسل نیزینب ایشاد کرده سه باب یا پنج باب یا
 زیاد و آب و برگ کنارش بویند و انجام کار کافور یکا بر بند و از او را شمارا بخت
 و ام بدایت غسل از جانب یمن و مواضع وضو نمود و موسی سرش را سگید و بافتند و
 کفن آنحضرت صلعم سه جامه سفید از نیب بود و پیراهن و دستارنداشت و مشر و دست
 تکفین و قیص بدلیل آنکه آنحضرت قیص خود از براسه کفن عبدالمطلب بن ابی منافق بخشد
 و امر فرمود به پوشیدن جامه های سفید و کفن کردن مرد و ادران و احسان کفن که با کتب
 مراد بدان تمام و نظیف بودن کفن است بی اسلک و نو و کند دران برابر باشد و از
 لشکان غزوۀ احد و دو کس را در یک جامه فراهم کردند و این بنا بر ضرورت باشد
 و هر که در اخذ قرآن اکثر بود او را پیشتر در گور نهادند اما غسل ندادند و نماز نگذاشتند
 و این سنت است در شهداء و احادیث اثبات نماز بر شهداء اگر چه بطریق مقتدر و درست
 لیکن در مهاکلام است و از بهای گران در کفن منتهی آمده زیرا که سیر السلب است
 و با بجله در مشرعیت کفن از براسه نیست شک نیست و نه ریب و عدم و وجوب دیا
 بر یک جامه است و آنحضرت صلعم بودن کفن بر صفت از صفات یا مددک از اعداء
 ثابت نشده جز آنکه در تکفین دختر مرحومه اش ام کلثوم اول از ارباب و مع باز نماز
 باز حقه داد سپس در جامه پیچید شد و اگر چه درین حدیث مقال است لیکن خارج از حد
 اعتبار نیست غایت آنکه کفن زن برین صفت مستحب باشد و در کفن مرد و تنیک جامه
 و دو جامه وارد شده و قائلش را گفت که اگر پیش از من بمیرد غسلت دهم و این دلیل
 بر آنکه زوج و زوجۀ اولی تر از نبیل دادن گیر و قاطعه علی علیها السلام را وصیت نبیل
 خویش فرمود و دو سه پنهان کرد و استناد نیت محبس ابو بکر را غسل داد و این در مختصر صحابه

واحدی بران انکار نکرد و وزن قاسمیه که در نماز حبش کردند امر بنماز و گفتن او فرمود
 و سبکی که خود را بشخص بکشت بر دس نماز نکرد و بر گور زن سیاه که بار و ب کشته
 مسجد نبوی می کرد نماز بگزارد و فرمود این گویا پرازنار سبکی است بر اهل خود و نماز من
 روشن گرانهاست و از گفتنی منی فرموده و چون خبر مرگ نجاشی آمد بصله بر آمده نماز
 بگزارد و چهار تکبیر بر آورد و پنج خوشش و هفت تکبیر نیز آمده است و زیادت تکبیر یعنی
 عزیت مرده است در فضائل و لیکن احادیث چهار تکبیر اکثر است و از طریق جابهر حفاظ
 صحابه وارد شده و احادیث خمس و جز آن مقارب آن در صحت اسانید و متون نیست
 تا آنکه بعض اهل علم اجماع صحابه بر اربع روایت کرده اند و مرد مسلم که بر جنازه او چهل کس
 غیر مشترک بایستند شفاعت ایشان در حق و س مقبول او تقاضا شود و عاصی
 اجماع است بسوس آن از غیر عاصی و امتناع از نماز بر قرضدار نسوج است و آخر امر فوت
 گواردن نماز بر هر بیت بود اگر چه بروی قرض باشد و وفا نگذاشته و تبر جنازه زنیکه
 در نفاس مرده بود برابر و سطا و بایستاد و در جنازه مرد برابر بر مرده استادن ثابت است
 غیر آن واحدی از اهل علم بترجیح قول حدی از صحابه بر قول و فعل رسول خدا صلی الله
 علیه و آله و سلم و بر هر دو پس برینا و در سجده نماز جنازه بگزارد و این حدیث نزد مسلم است از
 حدیث فلا شئ له ضعیف است یا صحیح لاشئ علیه است و بر ابو بکر و عمر نماز و سجده بگزارند
 و حکم بر اوست آن در مساجد کلام بر غیر اسلوب صحیح است و خواندن فاتحه و سوره بعد از تکبیر
 اولی در جنازه سنت است بخاری روایتش از ابن عباس کرده و چون موطن موطن
 دعا است نه موطن قرائت قرآن پس اقتصار بر ماورد از فاتحه و سوره متوجه باشد و بیک
 اشتغال بمحض دعا کافی است و از دعای و س صلی الله علیه و آله است اللهم اغفر له وارحمه
 و عاقه و اعف عنه و اکرم نزل و وسع مدخله و اغسله بالماء و التلیم و البرد و نقه
 من الخطایا کما انقیث الثوب الا بیض من الدنس و ابدله دارا خیرا من

دارة واهل بيوت اس اشله وادخله الجنة وقه فتنه القبر وهداب النار
 رواء مسلم ودرينجا غبطه ميرود كه كاش اين جنازه دما بود و تبر جنازه و غير اين دعا
 كه الله تعالی ما غفر لی و ما غفر لنا و ما غفر لنا و صغیرنا و کبیرنا و ذکرا و انثانا
 اللهم من احببتنا ما فاحیه علی الاسلام و من قوی فیتة منا فقه علی
 الايمان الله جل جلاله منا اجرة و لا فصلنا بعدة این نیز در سلم و سنن است
 و در نماز بر مرده امر با خلاص دعا آمده و اس آنت که میان هر دو تکبیر دعای اراده علی
 دارد بگویند و اما سبب مصلین بر جنازه بگوئیم اموات پس معلوم است که محل آن نماز بر
 این کار کرده اند آری اگر چنان باشد که دعا از برای میت روا نباشد شل آنکه مرده
 معلوم اتفاق است آنها مصلی دعا از برای خود و سایر مسلمین بکنند اگر ضرورتی بگویند
 نماز بران منافق شده است و من حسن اسلام المذمت که مالا یعبیه و صلوة بر
 عضو واحد بنامه مگر احق اکثر بحکم کل وجه دارد و حدیث لایق هم الرجل فی سلطان
 شامل جمیع صلوات و منی از غیر است پس دلی میت اولی تر از غیر باشد و قرآن باری
 جنازه رفتیچه اگر نیکو کار است زود رسانیدنش بگوئیم بوسیله نیکو است و اگر نیکو کار نیست
 انداختن شر از گردنماست و حاضر جنازه را که بران نماز بگذارد و یک فیرط اجرا باشد و هر که
 تا وفن حاضر نماز او را دقیرط بود و قیرط بود که بزرگ باشد و تشبیه بکمل احدیم آمده و در
 پس جنازه رفتن باز آنحضرت صلوات ابو بکر و عمر ثابت شده و پیش رفتن و از کین پس
 رفتن همه جائز و برابر است و حسن در شی قصد است و مراد با حدیث مصرح با سراع
 تا فراط در شے خارج از حد اعتدال است چنانکه مراد با حدیث مر شده بقصد نه افراط و
 بطور است بلکه مراد سلوک طریق وسطا میان افراط و تفريط است که بران اسباب نسبت
 با فراط در بطور و تفريط با فراط و اسراع صادق آید پس شروع و در خبث فوق شے
 باشد و مهم باشد و در تفطیلت ششی در پس جنازه حدیثی صحیح یا حسن نیامده و اقوال صحابه

مختلف است و محبت بدان غیر قسام و رفتن زنمان همراهِ جنازه نمی است
 و استادان از برای آن تسبیح باشند ولیکن این مسئله خالی از مضائق نیست هر که هر
 روز و شصت تا آنکه مرد را بر زمین نهند و دست در آوردن مرده در گور از جانب پائین
 و نزد نهادن در گور بسبح الله علی صله رسول الله گفتن در حدیث ابن عمر نزد اهل
 سنن وارد شده و دارقطنی اعلا الشیخ بوقت کرده و گناه شکن استخوان مرده همچو
 شکن زنده است سعد بن ابی وقاص گفته از برای من کعبه بنید و بران خشت خام
 استاده کنی چنانکه بار رسول خدا کرده شد پس کعبه اولی باشد و شق لایس است
 و یکدیگر یک شیر پس است نه زیاده و بلند را با خاک برابر ساختن آمده و آنچه کردن گور
 و شستن بران و بنا نمودن و پوشتن بر قبر نه آمده و اصل در نه تحریم است و خاک بر
 مرده بار نیست استاد می باید انداخت و بعد از فراغ بر قبر استاده استغفار و سوال
 بتثبیت می باید کرد این حدیث را ابوداود و از عثمان روایت کرده و حاکم تصحیح بخشنده
 و عمر بن حبیب تابعی گفته صحابه دوست می داشتند که بعد از تسویه قبر و انصراف مردم نزد
 گور استاده چنین گوید ای فلان بگو لا اله الا الله و این سه بار گوید ای فلان بگو ^{الله} ^{الله} ^{الله}
 و حیاتی الاسلام و یتیمی محمد و لیکن این موقوف است نه مرفوع اما طبرانی رفع آن از
 حدیث ابی امامه مطلقاً روایت نموده و در صدر اسلام زیارت قبور نهی عنما بود سپس امر
 به زیارت مردگان فرستاده بنا بر آنکه تا آخرت و مزید در دنیا است بیست یک بار بگو
 غریبان شکر سپری کن به بین که نقش الهامه باطل افتاد است و لیکن درین امر
 فرمان بسفر از برای زیارت بیست خواهد زیارت پنجم باشد یا غیر او و درین مسئله قائل و
 زائد بسیار و اهل علم قدیم و حدیث را داده و حق دران باشیخ الاسلام ابن تیمیّه ^{رحمته} ^{الله}
 و هم جمع جمیع زیارات قبور و ناکه و ستمه لعنت آمده و صیغه مبالغه خواهان کثرت
 و لذا برزیکه بر قبر می گویند انکار زیارت نفرمود و اگر از زنان بر عدم نوح عهده گرفته بلکه

شده که مرده منذهب می گردد و در کور بر نوحه می نهد اگر بر منای اوست و این در پیش
 استق بایست از این غم و چون ام کلثوم در سفر آنحضرت شد ادفن کردند و آنحضرت نزد قبر
 نشست داشت و هر دو چشم ببارک اشک می ریخت سه

بکت حین الیضی فلما اجبرها عن العلم بعد الجمله لبلیا

و دفن برقی در شب منعی عنه است مگر نزد آنحضرت و فرمود بسازید از برای آل جنم طعام
 زیرا که ایشان چیزی رسیده که از ساختن طعام باز داشته و نزد برآیندن بسوی بخار
 این دعا آنحضرت السلام علیکم اهل الدیار من المؤمنین والمسلمین

و اما ان شاء الله بکرم لاحق ان فسأل الله لنا ولكم العافیة رواه مسلم و یارب

قبور اهل مدینه بگذشت در روی ببارک بآنها کرد و گفت السلام علیکم اهل القبور

اینغراهه لنا ولكم انتم لنا سلف و نحن بالاثار و این را ترجمی حسن گفته و در حدیث

مأثقه نزد بخاریست که راست اسوات نمی فرموده بنابراین آنکه بخیرای عمل خود در سید و از

گفته که ایاد را این سبب ایضا نمید و آنچه باب سبب انجیل است و از سلف است

از صحابه و تابعین متبع ایشان و پیغمبرین و محدثین است که نقیض احکام اسلام و در اوقات

غیر الا نام اند هر چند باب مؤمن منق است و لیکن سبب صحابا از امارات کفر باشد لیکن

بهذا الکفر فصل چهارم از ادای جائز است و تفویض افضل و علمی که در اسلام و ایمان

و نجات مبتدیان است و در هر گز که کارای علم است به لا اله الا الله و لیس کشفه شک

و انه لا شیطیه علما و اول ترجید است و ثانی تنزیه از تشبیه و آن است با هم فرق میان

ذات و صفت و بی عزای که طبیعت صفت و میان ساز و ذات و صفات مخلوق است

چه فنی مثل شامل ذات و صفات هر دو است و دلیل بر تفرق اسلام بلکه بعد و در شرک
 در هر دو موجود و مفهوم یکد و واقع و ثالث تعظیم است و اراحت نفس از وقوع در و عادی
 غیر داخل در روح انسان است و عارف خدا برین صفت شرح عارف بخداست و حضرت

تنقیحات که اهل کلام خود را و دیگران را بدان مشغول ساختند احدی را از خلق
 حق تعالی بمعرفت آن متعبد نکرده تا آنکه قرون مشهور و لما بانجیر گزشت و همگان ازین
 وسوس و وسوس در غایت بودند تکلیف ایمان بر منطوق حدیث و قرآن است
 بر آرای فلسفه و عقول فاسده اهل یونان و باجماع علم کلام با اعتبار اصطلاح از علمای که مقبر
 در کمال اسلام و ایمان باشد و در ویدی و صد ری نیست و آثار قی از علم ندار و اللهم
 اهدنا لایستغاث بها کلفتنا بمعرفته و اعصمنا عن الذیغ و الزلل بحالک
 و طلالک و امر مرخص بدقت بخلص از حقوق عباد از باب امر بمعروف و نهی عن المنکر باشد
 و وصیت اگر چه در همه حالات لازم است ولیکن در مرض موت و نزد ظهور مقدماتش
 اشیق و احق است بنا بر غلبه ظن بر حیل و اشتهاد بران نزد ضرورت و واجب بود و محبت
 گردانیدن روی بیست بسوی قبله و بر پهلوی راست خوابانیدنش و بنده ساختن
 دهن کشا و اگر چه دلیلی بر این وارد نیست و حتی از نوح مستلزم نه از اکا و نباشد
 زیرا که اگر بیتی امری زائد است بر نیاحت مگر آنکه همراه بکار کارس ناجائز باشد و معین
 که استطاعت دفع آن ندارد و کم صوت که طبع از ان معجز می گراید نیست بلکه احادیث
 از ان بیکار محمول است بران و غسل بیست فرض کفایه باشد بر مسلمین و اولی آنست
 که غسل عادل باشد اگر چه از فاسق هم رواست و کافر از موارات پسندست بدلیل آنکه
 چون ابو طالب بمرد آنحضرت علی را فرمود اذهب فی اربابک اخرج ابوداود و النسائی
 و نزد بعضی موت ابو طالب بر اسلام بوده است و لکن ادله کتاب و سنت غیر خافی بر نصفت
 و علم احقان عند الله و در تطیب مساجد مرده مرغوعی نیامده و لکن اگر از برای ستر و ملج
 بکنند نیست بلکه خوب است و جماعت در نماز جنازه شرط نباشد بنا بر آنکه اصل در
 نماز مشروع آنست که همچو نماز پنجگانه باشد در مجزای بودن فردی مثل اجزای جماعت و هر که
 خلاف آن زعم کند دلیل آنست و تحقیق اجل صحابه بر تجویز صلوٰه بر آنحضرت صلوات الله

[illegible]

برقریر مکن است تشیع یا عیب و دفع جیطان و قیوب و تزویق ظاهر و باطن چارست و با الله التوفیق

کتاب الزکوة

اسلام شرط وجوب زکوة نیست بلکه کفر مانع از صحت باشد و کفار مخاطب اند بحکم جمیع
شرعیات بر مذہب منصور و مختار و لیکن مانع کفر از بخشش منع کرده و مکلف مخاطب است
بر رفع آن موانع که با وجودش واجبات الزمی غیر مخیر می اند و این قاعده کلیه در
باب ازان ابواب می رود که اسلام را در آنها شرط وجوب می گردانند آدمی آنچه در غیر
شرطیت باشد تکلیف است و هر چند از ما آن مردم انسان بگیرند و لیکن نزد ما انسان نظر
در آنکه زکوة یکبار از ارکان اسلام است و چهار رکن باقی جز بر مکلف واجب نیست اشتراط
تکلیف مستثنی نمی نماید و کیف که شریعت زکوة از برای تطهیر و تزکیه است چنانکه قرآن کریم
بر آن گویاست و این هر دو از برای غیر مکلفین نمی توانند شده و حدیث امر با تجار
در اموال تنائی نماز زکوةش بخور و بخت نمی اند و همچنین در آثار معروفه از صحابه حجت
نیست بآنکه معارض بوده اند با شال خود و بر موجب زکوة بر صبی بنا بر تنسک بپوش
واجب است که بقیه ارکان اربعه را هم بپوشد بروی واجب گرداند و با کمال اصل در اموال
عباد و حرمت است که تا کلی اموال کفر بپوشد با باطل و لایحل مال امری
مسلم الا بطیفة من نفسه و لا من اموال ایتام که قواعد قرآنی و زواجر حدیثیه
در آن اظهر و اکثر از ذکر و حصر است و قلی میم که زکوة از مال اخی گیرد و هرگز از بیعتات در
این نیست زیرا که همه چیز گرفته است که او تعالی اخذ آن بر مالک و بر وسع و بر
مال واجب کرده اما اول پس باین جهت که مفروض آنست که اوصی است مخاطب
تکلیف شرعی که بلوغ باشد هنوزش دست بهم نداده و اما ثانی پس باین جهت که او
مالک مالی نیست و بر غیر مالک زکوة واجب نباشد و اما ثالث پس باین وجه که مختص

تکالیف شرعیة عتس منوع انسانیست بر دایه و عباد و احباب نیست فصل آخر غنیمت
 صلح چون معاویة بنی امیه کیسل کرد و فرمود: اوقاتالی صدقه را در اموال ایشان بخش
 کرده است از اغنیاء گرفته آید و بر فقر او ایس کرده شود و این حدیث متفق علیکست
 و لفظ بخاری راست فصل فی فیه صدقه در اهل بیوجب کتاب الی بکر صدیق
 یعنی السعد که در حدین روانک انش رفته السعد بنی بکرین نداشت و اضافت
 فرخش بجناب نبوت کرد و این است که در بیست و چهار شتر و آنچه درون این مقدار باشد
 نیست مگر گوشت و در هر پنج شتر یک گوسفند و در بیست و پنج شتر تا بیست و پنج یک
 بنت ابی مخاض باشد یعنی آنکه یک سال بران گذرشته و قدم در سال دیگر گذاشته
 و اگر راست ابن لبون ذکر بسندست یعنی آنکه در سال بران گذرشته و پا در سال سوم
 نماره و در سه دست شتر اهل و پنج یک بنت لبون باشد است و در چهل و شش
 شصت و یک حقه طر و در یک است یعنی آنکه از سه سال گذرشته و در سال چهارم و از
 در شصت و یک تا هشتاد و پنج یک جند است یعنی آنکه از چهار سال گذرشته و در سال
 پنجم و از آنکه در هشتاد و شش تا نود و دشت لبون است و در نود و یک تا یک صد و
 و حقه شتر گرفته و در زیاده بر یک صد و بیست و در چهل و یک بنت لبون و در چهل و
 یک حقه و در چهار اهل غنیمت صدقه و حسب نیست مگر آنکه صاحب شتر خواهد و غیر
 بطریق قطوع و طریق تبرع بر عهد

فصل در صدقه غنیمت سائمه که بیرون می گیرند

در چهل گوسفند تا یک صد و بیست یک گوسفند است و در زانمازان تا دو صد و دو گوسفند
 و در زیاده بر دو صد تا سه صد سه گوسفند و در آنفرون بر شصت صد و در هر صد یک گوسفند و
 اگر از آنجا که گوسفند اگر چه سی و نه باشد شصت صد نیست مگر آنکه صاحب غنیمت خواهد و جمع
 میان سترن و جمع میان جمع بخوف صدقه تا چار و بیست و در آنجا که شتر یک سال

و در شرک است تراجم ایام بسوی لازم باشد و بر صدقه گوشتند پیر و خداوند عیب بر سر
 گرفت نشود مگر آنکه صدق خواهد بود در فقره ربع عشر است و انصافش دو صد درهم
 پس در یک صد و نود و در هم صدقه نباشد مگر آنکه صاحبش نخواهد و بر هر که صدقه جذبه
 و لیکن بزرگش جذبه نیست بلکه فقست از وی همان حقه پذیرند و همزاد آن حقه دو گو
 بشرطیست در هم بستانند و بر هر که صدقه حقیقه است و حقه ندارد بلکه جذبه دارد و از
 همان جذبه قبول کنند و مصدق که صدقه بستانده است و گوشتند یا بست و هم
 که صدقه دینده است بدر و او انجاری فصل در هر یک گاو یک گوساله یک سارک
 زیاده یا داد و در چهل گاو یک گوساله دو ساله است که داده باشد و اخذ صدقات
 مسلمین بر پناه شان باید و جز در دو راهی اگر گرفته نشود و در عبد و فرس صدقه نیست
 احمد و سلم زیاده کرده مگر صدقه انظر که بر عبد است و در هر چهل ابل سائیه یک غنیمت لیون است
 و تفریق ابل از حساب بر و انباشد یعنی مالک ملک خود از ملک غیر جدا کند بلکه همچنان
 خلیط دارد و هر که زکوة واجب نماید اجردا و او را اجربا شد و هر که نه دلام از ولستاند
 بی مال او تا دانی از تا و انباشد که است و عقوبت بمال در چند جا ثابت شده و مقصود
 بر مود خود است قیاس بران صحیح نیست و لکن اشافه تعلیق قول بر ثبوت این حدیث
 کرده و آن ثابت است نزد احمد و ابو داود و نسائی و حاکم و ترمذی و ابن کثیر و ابن حبان
 و در کثر ازین مقدار خود هیچ واجب نیست مگر آنکه بست و نیار داشته باشد و این
 انصاب طلاست و دران نیمه دینار است بعد از حلالان جول و هر چه بقیه این حساب
 باشد و نیست زکوة و مال تا آنکه سال کامل بران بگذرد و این حدیث حسن است و
 ترمذی و صحیحش از بخاری آورده لیکن راجح وقف او سزاویچ موقوف در حکم مرفوع یا
 بنا بر آنکه سراج اجتماع نیست و علی گفته در بقع اهل صدقه نیست و در مال تیم امر تجارت

آمد تا صدقه آشنا خورد و اما سندش ضعیف است و هر چند شاه می فرستاد اما نجیب
 نمی باز و و اما مایه رب که نزد حصول صدقه دعا کن از برای قوم و الله عزوجل علیهم
 بکرمه و تمیل صدقه قبل جولان حول خدمت است و در کمتر از پنج اوقیه در ورق و در کمتر
 از پنج ذره و از شتر و در کمتر از پنج دین در غرض صدقه نیست و در لفظ بی جای شمر نمائند تر بقدر
 باز یادت حب آمده و اصل حدیث متفق علیه است فصل هر زینی که غریبی است مینه
 بارانی یا آب از چشمهای غور دوران عشرت و هر چه با آب از چاه می دهند و یا سائیه می
 سترو و گاو سیراب می نمایند در آن نود عشرت و این نزد بخاری است و ابو داود و بیهای
 غیری ببل روایت کرده و آن تخلی و درخت کشتی است که برگهای خود آب می آتد
 و در آن عشرت و در سقی سقانی و نفع نصف عشر و نفع در کوه چاه جنس است گندم و جو و گندم
 و غم و از خیار و خربزه و انار و نه غنما آمده و سندش ضعیف است و نزد شخص بی حدیث
 و دولت انور و خربزه و یک شلک بگذارد و در کمتر از ربع نباید گذاشت و در خص تا که بپزد
 خواست در زکاتش زیب بستاند لیکن در سنن این حدیث انقطاع است و اسناد
 بنسبت یزید و آنحضرت صلی الله علیه و آله و در دست دخترش دویاره از طلا بود و رسید زکوة این
 زری می گفت ای دهم فرمود ترا خوش می آید که او قماری روز قیامت و تا سواد زکاتش
 بپوشاند اسامی آن هر دو را می کنند این حدیث نزد ابی داود و ترمذی و نسائی است
 و اسنادش قوی و حاکم صحیح از حدیث عائشه کرده و مؤید اوست آنکه ام سلمه و رضای
 از دهب می پوشید آنحضرت صلی الله علیه و آله را پس رسید که گران کسر است فرمود چون زکاتش داد
 کتر نماند و این نزد ابو داود و در او قطنی است و حاکم گفته صحیح است و با بکله در زکوة علی چاه است
 و چون در آن آنکه زکاتش عاره اوست و آنکه واجب یکبار است و پس و شاکست
 که آن دهب و نفع بر ضرر و غیر ضرر و بپوشد با گاو و سایر انواع علیه راست می آید
 و این قدر در وجوب زکوة درین همه باشد باشد و علی خصان و بعضی انواع زری و سیم طلا

مطالب بدلیل است و این بر تقدیر نیست که در وجوب زکوة جزین عموماً که جمیع ما
 یصدق علیه زیرا او سبب است و دلیل دیگر وارفشده باشد و کیف که در خصوص علیه
 نصوص احادیث آمده فصل سمر بن جندب گوید امر می کرد ما را رسول خدا صلوات الله علیه
 صدقاً از مالیکه بر سر بیع طیار می ساختیم نواها بود او پس اگر این حدیث ثابت گردد
 دلیل باشد بر وجوب زکوة در مال تجارت هر چه باشد از اسب و شتر و کتب اتمه و
 اتمه و فروش و ظروف و نحو آن ولیکن اسنادش لین است کما قال الحافظ فی بلوغ المرام
 و در تخفیف گفته در سندش جهالت است یعنی سلیمان بن سمره که راوی آن از پدر خویش
 مجهول است و شوکانی در وبل گفته لا تقام بمثله الحجة لما فی اسنادها من المجاهیل
 همچنین حدیث فی الابل صدقه تمام با جمله طرق خود ضعیف است چنانکه در فتح الباری
 بیان تصحیح کرده جز آنکه در یک طریق لایاس یگفته و ازینجا دریافت شد که بدلیل مال
 بر وجوب زکوة در اموال تجارت نیست و برات اصلیه استحکام دست تا آنکه دلیل
 اقل از ان یایست و این مندر که حکایت اجماع بر یکا باشد کرده جبارت عجیب است
 و اگر گیریم پس محبت بر قائل بحیث اجماع خواهد بود و بر غیر و س و استدلالات بحدیث
 خالده که ادرع و اعتماد خود در راه حدس کرد اجنبه از محل نزاع است و در اینجا تکلیف
 عام البلوی قول با یجاب بلا برهان ساطع و محبت نیزه تجربی بر خدا و تقول بر رسول است
 صلوات الله علیه فصل در رکاز که مراد بدان دینه جاهلیت است خمس واجب گردد و در روایت
 آمده که اگر کمتر از دقریه مسکونه یا بدینسانند و اگر در ویرانه یا بدوران و در رکاز خمس است
 و سندش حسن است و رکاز را بعد از آن هم تفسیر کرده اند لیکن اول ارجح است و گرفتن آن مختص
 صلوات الله علیه از کانهائیکه قبله ثابت فصل ایجاب مالیم حبیبه الله بر جهاد غلظت غنی است
 نه درع و فقده و استدلال بثلث من اصحاب المعصیتم و وجوب زکوة در هر جنس از
 اجناس است که زبان نام مال راست می نشیند و نجات آن حدید و نحاس و رصاص و ثیاب

و فرایش و جبر و درست بلکه هر آنچه مالش نه اتنا بر تقدیر یک اموال تجارت نباش
 مالا کلا حدیثی از سلیمان بدان قائل نیست و این نه بنا بر آنست که اولاً تنفیص اموال
 زکوة از عموم حدیثی اموال هم دارد شده تا آنکه قائل بگوید که زکوة غیر شخص بابر
 بقایای عموم اول واجب است بلکه در آنچه اموال عباد و غیرت زکوة ثابت است پس
 اموال مخصوص را جناس معلوم است و در غیر آن زکوة واجب نبود پس واجب درین
 صورت حل اضافت در آیه کریمه بر عهد است چه در علم اصول و نحو بیان مقرر شده
 که اضافت منقسم است بسوی آنچه انقسام لام بوده و بجز انقسام لام یک همدست است
 محقق رفته گفته اند الاصل فی اللام و چون این معنی مقرر شد پس در جواب اول
 و در باب قوت و زمره و تحقیق و شیوه و سائر آنچه نفاسست بقیه مرتفع دارد و ایجاب
 زکوة در آن سبب و جهت و بر تعلیل و وجوب بجز نفاسست انما رقی از علم نیست و اگر این
 تعلیل درست باشد باید که در مصنوعات از حدیث مجبور و تنجید و بندوق و نحو آن که نفس
 اشیاء داخلی و نفسی است هم زکوة واجب گردد و صین و بلور و شمش و دیگر اشیاء نفسی
 که احاطه بر آنها و متوار و مردم در آنها غلب اند یعنی باشند بدان پس اصل اینست
 و قیوت است بر حد و بوم شایع و مباحست مردم ازین تکلیفات با آنکه نزول آیه را در
 حد و نفعل نشان داده اند و در زکوة فرض فصل احادیث در زکوة عمل مختلف و اقی
 شده و آنچه در خور آنهاست از برای استیلاج باشد موجود نیست پس ظاهر عدم وجوب
 زکوة در این است فصل در زکوة از زکوة واجب نیست و درین خصوص آنچه دال بر
 عدم ایجاب است بطرفی آمده که بعضی شاید بعضی است و اشیاء یک در آن زکوة باشد
 مخصوص و معدود است پس در احادیثی که آن هر چه باشد چه خضر اداست و چه جز آن زکوة
 نیست و احتجاج بعرواات درین ابواب در حقیقت نزول از اول و خاصه است با آنکه بنا
 عام بر خاص اجماع اهل علم معتد بهم است و ما احسن الی قیوت علی الحد و الحدیث

لایس فی حدیث
 فی زکوة است
 که از حد و مباح
 یعنی از حد و مباح

والمشي على الطريقة النبوية فذلك هو المباح الخالص وخير الهدى هدى
فصل في صلوات حق وجوب زكوة از عین است و اخراج قیمت جز بعد رسوخ سالیست
بدلیل خذ الحب من الحب والثام من الغنم والبعير من الابل والبقر من
البقر اخذ ابيه اود و الحاکم و صحبه على شرط التخيخ و فعل معا و رین با
منقطع است و بخت نخی شاید فصل ایجاب زکوة در اموالیکه در ان باتفاق زکوة واجب
نیست همچو در و عقار و دواب و نحو آن بجز در تاجیر با جرت بدون تجارت در اعیان
آنها در صدر اول بگوش نخورده تا بشنیدن دلیلی از کتاب و سنت چه رسد استیجار
ایجار و قبض اجرت از در و در و ضیلع و دواب در میان ایشان مروج بود ولیکن بآل
احدی اخراج ربع عشر قیمت آن در ایا عقار یا دواب بر اسر حل خطور نکرده بلکه انقض
ایشان در رحمت ازین تکلیف شاق بوده تا آنکه قرن سوم از اهل صد سوم آمد و قول
بدان بلاد دلیل بجز و قیاس بر اموال تجارت حادث شد با آنکه در اینجا خود در اصل
سحق است مصرع نیکف یقوم الظل و العید اعوج فصل پنجم شروع است اخذ
جزیه است از اهل ذمه در بدل دمای آنها و هر آنچه بعض اهل ذمه بر شلیش مصاحت کنند
و در هر سال بدهند آن هم جزیه باشد چه گاه است این جزیه بر هر فرد از افراد اهل ذمه باشد
و گاه بر همگان بمقدار معین زده می آید و بر اخذ نصف عشر متاع تجارت اهل ذمه دلیل
نیامده و حدیث لیس علی المسلمین عشور انما العشور علی الیهود و النصارى
مضطرب و مشکم فی غیر متابع علیه است بخت نخی ارزد و اگر احتجاج نمایند پس مراد بعشور عشر
یا مال مصالح به یا ماخوذ از تجارت اهل ذمه باشد اگر از تجارتی گیرند یا جابایات و ضرائب یا
خراج است که ملوک می ستانند چنانکه در بعض روایات حدیث آمده و با این احتمال
غیر منتفی از برای آنست دلالت باشد چه اظهر در معنی عشور و امر است بکیه خراج دیگر منتفی
بجز جزیه و مال صلح و این دلیل بر اخذ نصف عشر از اموال تجارت اهل ذمه نیست و مؤید اراده

جز یاد عتورست حدیث لا تقلم قبلتان فی ارض ولیس علی مسلم حرج
 فصل اسوال اہل حرب براسل بامت است ہر یکے را اخذ آن چنانکہ خواہ از حرب
 خواہ قبل از تمانین مرد است و سلطان را میرسد کہ جریان را دستوری و در آن ملک
 اسلام و اذن تجارت در آن قلیل باشد یا کثیر بہ ہر جن درستان مال مسلمان است
 کار برای تجارت از زمین بر زمین میرود و مردم روی زمین شطرسے از مال راوی گیرند
 بدون نظر و آنکہ این زکوۃ تجارت است یا چیز سے دیگر بلکہ در استعمال این اشیا
 اعتبار بحد و عرف مسلمین از مسافرت بحد و وصول از بر بسوی حدود و ارض کہ آنجا آمدن
 می کنند پس این اخذ و جزو تحقیق جز کن نیست بلا شک و شبہ و اسد العاصم فصل
 تقدیر ماخوذ از اہل و مسافر از حضرت صلوات اللہ علیہ لکشد مگر همان قدر کہ در حدیث مسافر
 است کہ از ہر عالم دینار سے بگیرد یا برابر آن از جائزہ معاف سے بستاند و این حدیث
 را احمد و اہل سنن و دار قطنی و بیہقی و ابن جبان و حاکم اخراج کرده اند و اگر چه در آن
 مقال است لکن غایت از صلاہیت استدلال نیست پس وقوف برین مقدار از حدین
 باشد و تجاوز از آنان روا نبود و نقص ازین مقدار برابر سے امام و مسلمانان بلا باس است
 بنا بر آنکہ حق اینا است ایشان را انتقار بر بعضی ما و جب از حق خود و جائز است و ظاہر
 عدم فرفاست در غنہ و فقیر و متوسطہ در استوای جواز اخذ این مقدار از انہا و فقر سے
 انداین مقدار میان این ہر سببی دلیل است و فعل صحابہ صلح احتیاج نیست پس
 انتقار بر مقدار حدیث معا و تخم باست و مؤید است حدیث مرسل ابی حویرث کہ
 آنحضرت صلوات اللہ علیہ لکشد کہ ہر مرد بر سر صد دینار صاحب کہ کرد اخذ جہاں بقی

ایاب در بیان ششم صدقات

غنی را صدقہ زکوۃ عالم نیست مگر پنج کس لیکن عامل بر اخذ زکوۃ دوم خریدار صدقہ
 و مال خود سقہ آفرینہ از چہارم غارسے راہ خدا پیچہ میکنے کہ صدقہ خود بخشنے ہر یکے کرد

آمده که غنی و قوی بکتاب را در زکوة خطی نیست فصل فقیر کے است کہ غنی نباشد و
غنی کے است کہ بچاہ در ہم یا بہائی آن از در نزد خود دار و این تعریف در حدیثش فوج
آمده پس ہر کہ مالک این مقدار نیست فقیرست و بلوس و فراش و مسکن و آلات چهار
و کتب علم و آلات صنایع و نحو آن از آنچه محتاج الیہ است در دین یا در دنیا خارج ازین
مقدار باشد آئین فقیر را اخذ زکوة حلال است و مصیر بسوی این تقریر تحم و حق آنست کہ
فقیر و مسکین متحد اند اطلاق ہر سیکہ بر خیر و واجب بچاہ و ہر سہم علاوہ ضرورت صحیح است و آیہ
قرآن نے محل شرا و تحریر رقاب و اعانت مکاتب در ادای مال کتابت ہر دوست و
ظاهر اطلاق آیہ شامل کے است کہ بروی دین باشد غنی ہو دیا فقیر مومن باشد یا
فاسق در طاعت ہو دیا مصیبت آری غاری کہ اعانت او مستلزم اغرائش بر بعض
و وقوع در محرم باشد بے شہید مینوع است بنا بر ادلا و دیگر دہر کہ وام او بنا بر سرف و مصیبت
بودہ لکن و سہ از ان تا سب و مقلع گردیدہ و طالب اعانت از زکوة بر قضاے آن
دین است پس ظاهر عدم منع است و سبیل السد مختص بچاند نیست اگر چہ از نظم و مرتب
الیہ است پس در ہر چہ راست بسوی خدا باشد صرف زکوة در ان صحیح است نیست
معنی آیہ اللہ و واجب بر مادر جای کہ نقل صحیح شیعہ دست ہم ندہد و قوف است بر معانی
لنویہ و اشتراط فقر در مجاہد در غایت بعد است و نہاد سبیل خدا صرف صدقہ در اہل علم
کہ قیام دارند بمصلح و غنیہ مسلمین پس ایشان را نصیب در مال خداست خواہ تو گویا شد
یا کہ مالک صرف آن درین جهت از اہم امور است بنا بر آنکہ علما و رتبہ انبیا و صلحہ و بن حنظلہ
بیشتر اسلام و شریعت سید الانام اند و مسافر یکہ در وطن و در سفر مانا چہیزے نیست
در اعانت او از زکوة بنصیبہ غیر آن نصیب کہ بنا بر فقر از اہم تواند گرفت نزاعی نیست
و اگر ہر دو جل غنیہ است ہیج نمی تواند ستاند و اگر غنیہ در وطن و مفلس در سفر است و قرض
مکن نیست اعانت او نیزے رسد و اگر قرض ہیج تواند بدست آورد پس این محل نزاع است

لکن حق اعانت اوست نظر باطلاق آیه و این وجه و حیه است با عدم وجود دلیل و اال
 بجالی نه بجالی دیگر فصل صرف ذکره نهض کتاب مختص باصناف ثنائیه است هر که
 رکوة را در جنبه ازین اصناف نهاد و سه امر خدا بجا آورد و هر چه بر وی واجب بود
 شده و ايجاب تقیید بر جمیع اصناف ثنائیه بر فرض وجود یگان با قطع نظر از هیچ
 و شک و مختلف مخالف فعل سلف و خلف مسلمین است و آنچه متقنه ايجاب توزیع هر یک صدقه
 بر یک اصناف باشد نیامده آری چون جمله صدقات یک قطره را نام فراموش آید و هر
 اصناف حاضر باشند هر منف را مطالبه حق خود میسر و لیکن تقیید یگان بسوی یا
 تقیید آنها بظابطا بر نام واجب نیست بلکه درین داد و دوش را سه اوست هر منف را که
 خواهد بر زیاده و در از منف و دیگر و هر که خواهد کم دهد و نزد داشت کفار و بغااة از جور و ظلم
 منف مجاهدین را بر هرگز نیند و همچنین چون مصلحت متقنه تاثیر غیر مجاهدین باشد فصل
 حلال نیست سوال کردن مگر کس مانیکه ضامن مال و دیگر که اگر چینی باشد و بعد از مال
 حال سائل نشود و زیاده بر قدر حاجت دوم کسیکه آفته مال باور سید پس تا احیای
 قوام و سداد پیش سوال بگذر و سوم فاقه کش که سه کس از مردم باشند و نقد و اصاب
 فاقه بوی کنند و مساوی این هر سه است و سائل آکل حرام فصل حلال نیست
 صدقه برای آل محمد مسلم بنا بر آنکه او صلح مردم است و احادیث تحریم رکوة برین با تم
 بر اثر منوی رسید و و محاورع نفس خود به تسبیح این صدقه آنچه در خور اتفاقات باشد
 بلکه مورد نیازان است و هر چون بحق مبعول و استندال بگذشت ان لکم فی حسن الحمد
 ما یغنیکم فادامعوا ذلک حلت لکم الذکاة بر مردم تحریم صیغ نیست زیرا که
 سندش کلام کثیر است قال الیثم و حسین بن قیس حبه را وی او ضعیف است کلمات
 فی اکلا صیه و مراد بهینه باشد هم آل علی و جعفر و آل عقیل و آل عباس و آل حارث است
 و پس و حق تحریم ذکره مست برین با تم خواه از ایشان ریشان باشد یا از غیر ایشان

و استرواح بخوار صدقه با هم می‌شود عباس گفت یا رسول الله انك حرمت علينا
 صدقات الناس هل تحل لنا صدقات بعضنا لبعض قال نعم اخو حبه الىكم
 صلاح احتیاج نیست بنا بر معنای که در استناد آنکه بعضی روایت او تمام بوده اند که حقیقت
 صاحب المیزان و عموم احادیث تحریم معلوم است تخصیص آنها به مخصوص غیر ظاهر جابر
 نباشد **فصل ثانی** در جواز صرف زکوة بقا سق محتاج بسوی استدلال نیست بلکه دلیل
 بر کسی است که عدم فسق را بشرط جواز و اجزای صرف گمان می‌کند و قائل جواز و اجزای صرف
 به وقت منع است بروی ابراز دلیل مادام که مانع بوده است واجب نیست که تقرر نمی
 علم الناظر **فصل کتاب** عزیز و سنت مطهره صحابان و عطا س زکوة بفقیر و تقيید بمقتدا
 معین نیامده و نیست معتبر که انصاف مصرف بصفه فقر یا سبکست پس صارف زکوة
 درین حال صارف و مصرف شریعت اگر چه مال تحم و انصاف متعدد و بوسه بدر انصاف
 مصرف بنفای اگر است بعد ازین مصرف و این ضار صارف نیست و نه مانع از اجزای است
 و هر که ادعای باشد که جز درون نصاب جابر نیست وی دلیل که صلاح تقيید مطلق و تخصیص
 عام باشد بیار و نیست در اینجا مگر تحذیلات فاسد که یعنی بر اساس صحیح نیست **فصل**
بنی المطلب مشارک بنی هاشم اند و سهم ذوی القرب و در تحریم زکوة نیز نه من حد است
 ایشان اگر چه در نسب برابر اند و حکم موالی آل محمد صلعم حکم آل محمد است در تحریم صرفه
 این عبد البر گفته نیست خلاف در میان مسلمانان در عدل صدقه بر موالی ایشان و استلال
 آن تحلیل و در شرکت در نسب و نبودن حصه آنها در خمس خلاف ثابت از نص سنت
فصل حلال است گرفتن عطیه سلطان اگر چه جابر باشد آن حضرت عمر شریف مودود هر چه
 ترا ازین مال بیاید و تو مشرف و مسائل نیست آزا بگیر و هر چه چنین نیست انتظارش کن روان
 سلم و غیر این حدیث دلیل است بر جواز اخذ مال بعمال **فصل اول** که طایع و مخرج اند که در
 زکوة در غرضی الارحام افضل است بدون فرق در میان عذر و نه واجب و نه بد و نه چتر

استفدائی در مقام احتمال نازل بمهرالعموم در مقابل است با آنکه در حدیثی است
که نزد بخاری است تشریح است با آنکه آنحضرت صلوات الله علیه را فرمود که شوهر و پسر هر یک
بصدقه تو و حدیث لك ما اخذت یا معن نزد احمد و بخاریست ثابت شده و این
اول تبرع است از قائل بخوار و اجزاء و در قیام او بمقام منع از مال بودن قریب است
و وجوب نفقه کافی است و قائل بدان دلیل که نافع در محل نزاع باشد نیامده و این
بر تقدیر نیست که برست قائل جواز تبرع تسک باصل نباشد فلیک که اول دعوی و خصم
ناطبق باشند بخوار دفع زکوة بسوی اصول و فروغ فصل آمده و سلاطین را مطالبه
زکوة و تبیین صدقات و رعایا و دادن زکوة بایشان نزد طلب واجب است بدلیل آنکه
ان آخذها من اغنیاءکم و یا حدیث بیست ساعه از برای اخذ صدقات و حدیث
من منعها و اما ناخذها و شرط مال و باید که کتاب و سنت که دال بر وجوب ملائمت
اولی الامر است ولیکن در مجموع این اوله آنچه دل باشد بر عدم جواز و اجزای صرف
رب المال در صرفش قبل از مطالبه امام موجود نیست بلکه وجوب آن برابر باب اول است
و وعید شدید و ترغیب و ترمیم که در عدم اخراج زکوة و اخراج آن و ارجحیت مفید
آنست که ولایت صرف از برای ایشان است پس نزد عدم امام خود ظاهر است چنان
نزد وجود او با عدم طلب و اشیع و اما نزد مطالبه امام پس ظاهر عدم جواز صرف از برای
خداوند مال است بنا بر آنکه عقیبان اولی الامر است و الا آنکه امر بطلب عتقش آمده و لیکن
آنکه مجبوری است یا نه پس ظاهر اجزاست زیرا که میان عقیبان امر امام و میان عدم
ملازمت نیست و زعم آن مطالب بدلیل است و مراد بحدیث فانا ناخذها و شرط
ماله مانع از اخراج است مطلقاً و ترمیم نبوت و ولایت از برای رب المال است آیه
ان تبدوا الصدقات فنعما هی و ان یخصها و تعقوا بها الفقراء فمخرجها لکم
درین آیه اعظم تسک و اوضح مستند است و قرآن گفت که این آیه در صدقه و نفق است

بذلیل سیاق زیرا که اعتبار بهوم لفظ است نه بخصوص سبب چنانکه در اصول متقرر شده
 آری تطبیق اوله آورده در حق آنحضرت صلعم برین بعد ازانکه وسلاطین تا آنکه حکم آنها
 بهر حکم وی صلعم باشد محتاج فضل نظر است و ناظر بحج و اجماع سکوته که بعد از عصر
 نبوت واقع شده قانع نمی تواند شد و قتال صحابه با مانعین زکوٰۃ نیابرار تداو و قصیم
 هم بر منع زکوٰۃ بود و دفع زکوٰۃ بسوی ائمه مجور و سلاطین عدوان جائز و سقط واجب است
 در ان شک و شبهه نیست و خدای تعالی اعدل از انست که بر رب المال و توان زکوٰۃ را هم
 سازد کی بظالم و بدو دیگر در صرف دیگر بذل نماید فصل هایای امر از غلول است زیرا که
 اهلای آن بسوی او مجبور و امارت و بیت و اگر امارت نمیداشت هرگز کسی بهر بسوی او
 نمی فرستاد و این بدینکه با سیر آمدند از برای تقرب الی الله یا قصد تبرک با سیر مذکور است
 بلکه بغرض طلب عدل یا دفع جور است حالانکه عدل و ترک جور بر وی بدو این هر دو واجب
 است پس بدیند که باین تثبیت رشوت مجرم باشد و اشکال بقبول آنحضرت از برای
 هایای مردم غیر وارد است زیرا که عدل از نفیش مقطوع است چنانکه جور از وی صاف است
 نقالی مامون و هر چه بسوی حضرت بلکه امتش را از برای جلب عدل و دفع تم بود بلکه بعض
 نیک بلا شک و شبهه و آنچه شیطان بذریعہ قبول این هایا توصل بآنکه جور کرده و مفاسد
 که درین توصل هست بر عاقلی نفی نیست و و لما بودتی محسن مجبول است و معارف نزد
 اهل حق منتهی و جم باشد تا بطایا چه رسد

بی نیازی است به دار و در کیمان اند ما هم از دست رد و خیز با بخشیده ایم
 و اقل احوال این هدیه آنست که امیر با خدا آن بهشاش بهشاش گردد و منکر است مهدی نزد
 او رفع شود و در هر چه در این حال ایضا بعد رو کند و خاطر خفیم مهدیست و اگر فقیه که در مجلس حکم
 نزد حضور مهدی خفیم او خضر ازین میگوید که بار خدای خود را خدای خود را این خضر مقدس
 او نیست و این را اثری در حق محبت خفیم است که انافی

باب در بیان صدقه فطر

این صدقه فرض است بر هر بنده و آزاد و ذکرها و است و صغیر و کبیر و حائض و ماضی که
 مسلمان باشد و آن یک صاع است و تمیز با از جو و از روایتی از گندم و در فطر از
 اقطاد و در روایتی و در فطر نصف صاع از قمح و در روایتی صاعی از زرب
 و حدیث صاع صاع است از حدیث نصف صاع و لیکن در آن پیش از بطلان یا غیر مجزبه
 نیست بلکه این خریه گفته که ذکر خط و حدیث ابی سیاف غیر محفوظ است و می دانم که و هم
 و کمی است که بنشیند ابو داود و گفته و با بجله صاع افضل است و نصف صاع مجزبه و لفظ
 من طعام که حدیث متفق بر اینست بر مرض شمول ادا و برای خط مختص است با حاد
 نیم صاع گندم و لیکن این عین اجماع صحابه نیست که کعبه شامه در بیان ادا این
 صدقه قبل از خروج مردم بسوی نماز است و مقصود بیان اهرت صیام از نمودن وقت و ظهر
 ساکنین است هر که می تواند بار سار و در زکوة فطر اگر دو هر که بعد از نماز ادا پس صدقه
 از صدقات است و این دلیل است بر عدم اجزای آن بعد از نماز رسید و تحمل در آن
 جائز بلکه مستحب است هر که بقدر کفایت خود و عیال خود در روز فطر و جو و دار و در واجب
 یک صاع زانبر مقدار کفایت خود و کورست بر وی احراج آن لازم است بحدیث
 اعطى كل ذي فضل افضله الیوم پس خدا در فطره آنست که مستغنی باشد از طراوت
 و کچه گردی در آن روز و فقیر کسی است که مستغنی از طراوت در آن روز نیست پس تخم و جو
 بر وجه غنا از مادت بقدر فطر و واجب است و فقرش کسی است که واجب این مقدار
 نیست نه آنکه مشرف او مصرف زکوة باشد

باب در بیان صدقه قطع

هفت کس که در هر شرف زیر سایه خدای عز و جل باستانند و نمائند آنها یکی کسی است که صدقه
 پیشه می دهد و پرتا که شمال اود و انفاقه یمن او نیست و هر کس در قیامت زیر سایه صدقه

باشد تا آنکه میان مردم متصل شود و هر که مسلمانی را جابر پوشاند و از حله سبز پشت
 جابر پوشد و هر که مسلمانان را گرسنه را بخورد و از شمار جنت بخورد و هر که مسلمانی تشنه را آب
 نوشاند و وی از حریق تخوم بیاشارد و دست بالا بترزد دست پائین است بالا آنکه می دهد
 یا پائین آنکه می شناسد و بدایت در تصدق بعیال است و بهترین صدقه آنست که او پشت
 تو گرمی باشد و مستغف را خدا غنی می سازد و مستغنی را غنی می گرداند و افضل صدقه
 بهد قتل است یکیک آنحضرت صلی الله علیه و آله گفت نزد من دیناری هست فرمود صدقه کن بر
 نفس خود گفت یک دینار و دیگر است فرمود بر فرزند خود صدقه کن گفت دیناری دیگر
 تیر است فرمود بر زن خود صدقه کن گفت صدقه کن بر خود صدقه کن فرمود بر خادم خویش صدقه
 کن گفت دیگر دارم فرمود انت ابصر صابیه یعنی تو داناتری بصرف آن و زنی که از طعام
 خانه بیرون تباست بدینا جرافاقش یا بدینا شوهرش را اجر اکتبش بود و هم خازن را
 اجر باشد و یکی دیگر را یکی را اجر کند و این حدیث متفق علیه است زن ابن مسعود زیاده
 خود صدقه کردن خواست ابن مسعود گفت فرزندانت احق اند بدان آنحضرت فرمود
 ابن مسعود راست گفته شوی و فرزند تو احق اند باین صدقه و در روایت آمده ترا دو
 احمر است اجر خویش و اجر صدقه و این در نجاریست و ظاهر حدیث در صدقه واجب است
 دهو اکتی اگر چه ایرادش در قلع کرده اند و سخن در جواز زکوة باصول و فروع گذشته پیش
 مردم چسب مردم و چون سؤال می کنند تا آنکه روز رستخیز بیایند و بر روی ایشان پاره
 از گوشت نیاشد و سؤال اموال از براست تکثر سؤال اخگر است گو کم طلبید یا بسیار خواه
 و رس گرفته پشته نیزم بر پشت آوردن و بفر و ختن آن آبرو و خود نگاه داشتن بر تن
 از خراستن از مردم است خواه بدینند یا ندینند و سؤال خراشی است که سائل بآن روی
 خود بخراش می سازد تا آنکه از پادشاه خواهد پدید آید و رام ناگزیر

مستحقش است که در آیه **وَأَعْلَوْهُمُ الثَّانِي** آتباعین ثانیین شیء، الحکم ذکرش فرست و آن ثانی
در رسول و ذوی القربی و یتیمی و یتیم است و بعد از وی از برای امام است
بعد از ایشان و اگر اطعمه نیا طعمه نهی للذم یقوم بعده احوجه ابو داود
مسجد بسا ای الطیفیل و شکر سم ذوی القربی و خمس مفرط است و جامل آن در ذوی القربی
بطریق غرض و رد که غیر ادران تفسیر و قطیری نباشد مفرط است و الله یحب الانصاب
و لا یمنع نظم قرآنه اخراج خمس در هر صنف از اصناف مذکوره و قرآن است از حدیث و
در حدیث از باب مصالح دعوی مجرب بلا دلیل است و ظاهر اول مقتضی و جوب خمس نیست
پس عدول بسوی قیمت جز بدلیل مال بران نتواند شد و گذشت که واجب در کار نیست
و اما ایجاب آن در جمیع عباد و مجاوزت ازان بسوی صید بزرگ و کوچک و حطب و شمشیر
چنانکه بسیاری از متعینین کرده اند پس نا صواب است بنا بر عدم وجود دلیل مال بران
و تحمل در اموال عباد و داخل در الماک ایشان باشد بوجهی از وجوه متغییه ملک است
و عدم جواز اخذ چیزی از ازانست مگر بطبیعت نفس مالک آن چیز و نه از صحرای اکل باطل
باشد و تحقیق در غنیمت قتال و در معدن زر و سیم و جوب خمس است بنا بر آنکه در حدیث
رکاز آمده قیل و ما الکان یارسول الله قال الذهب والفضة التي خلقت فی
الارض فی مرحلتی استخراج الیه یعنی و هر چند در سندش سید مقبر نیست و لکن قیاس از
صلاحیت تفسیر حدیث نیست و ایجاب خمس در عمل و تحقیق صحیح آید که آی و اعلموا
انما غنمتم شایع را و باشد

کتاب در بیان صیام

فرمود آنحضرت صلوات الله علیه که پیشه کنید رمضان را بر دو روز یک در روز یک آنکه مردی روزه
می داشت در آن روز پس و سه روزه گیر و تحقیق علیه من حدیث ابی هریرة و نبی نمید
تحریم است و عمار بن یاسر گفته هر که روز شکر روزه گیر و دو سه عیسان ابوالقاسم که

دین و نجساری تعلیق و ایل سن آنرا موصول ساخته اند و این خبریه و این جهان
 بصحیحش پرداخته پس صوم یوم الشک حرام باشد اگر چه خلاف درین مسئل از عصر
 صحابیه تا ایندم بوده آمده است و مرکزی از مردم در غلو و اثبات و نفی گردیده و احتیاج
 به یو است و الله بر مشرعیت و استتباب مطلق صوم صحیح نیست زیرا که این ادله مخصوص است
 باحوال و احوال صوم و افطار برودیت هلال یا اکمال عدت و نه از تقدم رمضان بیک
 صوم و نه از صوم نصف اخیر شعبان و تجار عوام مسلمین بلکه بعضی خواص درین اعصاب
 بر صوم و افطار بحد و شکوک و خیالات که از شریعت حقه بر کران اند قاضی بعب و بکا در
 دین و انتظار قیامت است و کیف که ابن عمر از آن حضرت صلعم شنیده که می فرمود چون
 هلال رمضان بنید روز و گیرید و چون ماه شوال بگذرد افطار نمایند و اگر ماه بنا برابر
 پوشیده شود اندازه اش کنید و سه روز یا انجام رسانید متفق علیه و در مسلم تصحیح است
 بقدر تائید و لفظ بخاری اکمال عدت ثلاثین و در لفظ اکمال عدت شعبان است یکبار
 مردم جستجوی هلال رمضان می کردند این عمر دیده با آن حضرت صلعم خبر کرد مردم را امر بصیام
 فرمود چنان یک باویشینی آمد و گفت که هلال دیده ام پس سید شهادت لا اله الا الله
 می دهن گفت آری می دهم بلال را فرمود تا در مردم بروزه فردا ندانند پس در صوم شهادت
 عدل و احد بسند است و این منافی حدیث اذا شهد ذوا عدل انهم ایا اله الا
 الح نیست زیرا که دو لکنش بر عدم عمل بشهادت و احد بطریق مفهوم است و حدیث صوم
 بشهادت و احد و امر مردم بدان منطوق است پس مفهوم شرط در اینجا بنا بر وجود ارجح
 از آن غیر ممول به است و مؤید است اوله و الله بر قبول خبر آما و علی العموم مگر آنچه دلالتش
 خاص کند و عمل نزاع مند است زیرا که عموم بعد تخصیص هر دو خبر مذکور بران و درست
 معتبر در صوم رویت یلی است نه منار که خواه پیش از زوال باشد یا بعد از آن و در
 خلاف آن یعنی از معرفت مقاصد شرعیة بحر اهل و درست و احتیاج بر رویت رکن در روز هلال

در زمان سلطان اجتماع بر محراب تمام شد که تمامی معاویة العقیما هم آمدن الی اللیل
و اس هر دو لیل غیر ذال اند بر محل نماز اول اذان جیت که اخبار را در وقت در وقت
معتبر کردند و همین است مراد ایشان از قضا اس و تانی اذان جیت که مراد بان اقام
عیام است تا زمان معین انظار و باجماع اعتداد بر نبوت بلال در نماز و در اوقات
فصل نیت از برای عموم از شرب و حب است زیرا که در احادیث تصریح است بآنکه
هر که تبییت نیت صوم قبل از فجر و اجماع و افراض آن از حب کرد و ارا عیام نباشد
و مراد تبییت فجر و قصد دلاوه بسوی کدام شئی است بدون اعتبار امری دیگر و شک
نیست که هر که هنگام تحریر غاست و تحریر و ارا قصد متبصر حاصل شد بچنین هر که اساک
کرد از غفلات از طلوع فجر تا نزد شبش و سه لامحاله قاصد صوم است اگر چه صوم غیر
دیگر از آن در شرب منع کرده باشد پس مجز و ارا و سه صوم قائم مقام تبییت نیت است نزد
کسکه اعتبار تبییت می کند و مجز و اساک از غفلات و کف نفس از آن همه روز نیز
قائم مقام نیت است نزد کسکه اعتبار تبییت نمی کند و هر که گوید واجب در نیت برین مقدار
است وی بر همان بیار و چسپه منہم نیت لغو و ترغای غیر این نیست که گرفت و بچنین حال
ساز عبادات است که مجز و قصد در آن کافیست بدون احتیاج بسوی زیادت مثلا در
نیت و صوم و دخول در مکان مقاد از براسه و وضو و غسل مجز و اشتغال بشتن احسان
محصول بر صفت مشر و در نماز مجز و در آمدن در جای نماز و تاهب از براسه آن و
تروع در آن بر صفت مشر و بسمه است و قصد و ارا لازم این افعال اند بنا بر مسلم
صد و مثل آن از عقلا از براسه مجز و لعب و عبث و این در صوم فرض باشد و اما صوم
تظلم پس متطوع امیر نفس خود است و آنحضرت معلوم باهل خودی و ارا مدوی بر سبب آنکه
تعالیای جیت اگر می گفتند هستی خورد و در روزی داری مانند و لکن در اینجا می توان گفت
لکن حدیث را دلالت بر عدم وجوب تبییت نیت نیست زیرا که این سؤال بعد از آنست

واقع شده برین تقدیر تخصیص صوم منقطع از عظیم حدیث شریعت تا تمامست فصل
 خیریت مردم در تقبیل فطر است و اعلیٰ مردم در افطار حسب عباد و بسوی خداست و در
 سحر برکت باشد و تاخیر در آن سنت و افطار بر قدر بابر آب نرزد و نیاختن غذا مامور است
 و آخر صوم وصال منتهی آمده و اهل در نه تحریم است و هر که در صوم قول و عمل زور ترک
 نکند خدا یتقالی را حاجت در ترک طعام و شراب او نیست گویا تحریم کذب گفتار و کردار
 در حق روزه دارد و کد ترست در نه صرغش بر غیر صام اوضح تر از هر واضح است و تقبیل و ملا
 بدن زن در روزه جائز و از آنحضرت صلوات ثابت شده ولیکن در علی السلام ملک
 بود از برای ارب خود و لهذا شیخ را در آن خطبت و جوان را از آن منتهی فرموده و قبله
 را در حکم مضطره داشته و در صوم و احرام حج اتمام نبوی در حدیث ابن عباس نزد بخاری
 آمده و در روایت دیگر از او این شد و افطار را حاکم و مجوم دارد شده و بخاری و غیره
 تصحیح آن کرده اند لیکن اول راجع است چه حدیث انس که بعد از منتهی رخصت و ادب است
 در محل نزاع و معنی است از تاویل و تهویل و حجابست خودش در صوم مؤید است و احتمال
 آنحضرت صلوات در رمضان ثابت شده لیکن سندش ضعیف است و ترمذی گفته که لایحه
 دیده شنی و صام که نمیان صوم اکل و شرب کرده صوم را تمام کند و این اطعام و سق
 از جانب خداست و نیست بروی قضا و کفاره آن صوم و همچنین در ذریع قضا
 نباشد اگر چه در استقار قضا واجب است و احمد در سندش اعلال کرده ولیکن دقطنی
 سند این حدیث را صحیح قوی نشان داده پس حق و جوب قضا و تعدتی باشد نه
 و قی که بی اختیار آید و تفصیل در آن بکثر و بسیار بی آثار است و لهذا ابن منذر حکایت
 اجماع کرده است بر آنکه تعدتی مفید صیام است فصل صوم در سفر رخصت است هر که اخذ کرد
 باین رخصت خوب کرد و هر که روزه گرفتن دوست داشت بروی گناه نیست و در حدیث
 حمزه بن عمرو اعلیٰ تفویض صوم و فطر بر رای مسافرست و جل آن بر تطوع یا صواب چیه نرزد

بی وادود و حاکم تصحیح است بمصادفت ماه رمضان و در حدیث اولئک العصاة امر
 بافتار آن یوم است و موس بود پس برینجا لغت آن امر بمصادف نامیده شد نه بجز و هم در
 سفر و در حدیث لیس من الیها الصیام فی القدر بروایت نسائی زیادت علیکم
 بیخص الله التي رخص لكم فاقبلوا آثم و این تصحیح بر خصلت مشعر بعزیزیت صوم است
 و هو المطلوب و حدیث الصائم فی القدر که لم یطرق فی المحصر موقوف است
 و این محبت نباشد و بشرط صوم استطاعت است پس استعش و ستائل را صوم واجب
 نبود این جماس گفته و رای و علی الذین بطیقوا به الیهم شیخ کبیر رخصت افطار است
 بجای هر روز یک مسکین را بخوراند و نیست قضا بروی لیکن مرفوع درین باب در کتابی
 از کتب حدیث ثابت نشده و نه کتاب عزیز بران دلالت کرده چه آیه و علی الذین
 یطیقون به فذیة طعام مسکین منسوخ است بآیه ما بدش فمن تمهد منکم الشهد
 فلیصمه و این مردی است از جماعه از صحابه یا محکم است پس ظاهرش جواز ترک صوم
 از برای مطیق غیر محذور باشد با وجوب فدیة بروی و این خلاف اجماع مسلمین است و آثار
 ابن جماس که ذکر یافت مناسب معنی آیه نیست چه آیه در باره مطیقین است نه در باره
 غیر مطیق و هم همچنین اثبات فطر از برای جلی و مرضع مال است بر آنکه آیه منسوخ است در
 ماعدا این هر دو و علی کل حال در آیه اگر چه دلالت بر وجوب اطعام بر تارک صوم غیر
 مطیق نیست و هو محل النزاع و چنانکه در کتاب سنت و لیلی برین سخن نیست همچنان در
 غیر این هر دو محبت نیز هم و لیلی بران یافته نشد پس حق عدم وجوب اطعام است و باین
 رفته است جماعه از سلف و حجت با ثمار صحابه قائم نیست و نه احدی را او تعالی از جماعه
 باین آثار تعبیه ساخته و بیارات اصلیه تصحیح است جز نقل صحیح از ان نقل نمی تواند کرد
 قسما کفار و عموم یک رقیه یا صوم دو ماه پیایی یا اطعام شصت مسکین است چنانکه در
 قصه مخاصم در رمضان از حدیث ابی هریره و صحیحین و سنن ثابت شده و سمر که صحیح و در حدیث

جنب است از جماع غسل برآورد و روزه گیر و قضا نکند و هر که بمیرد و بروی صیام باشد از طرف اولی اور روزه نهد و این حدیث متفق علیه از عائشه آمده و ظاهر حدیث عدم فرق است میان آنکه میت وصیت کرده باشد بدان یا نه و من زعم خلاف هذا فلیات بحجة تدفعه و قضای صوم بر حائض لازمست نه قضاے نماز و دخول عقل رافع قلم تکلیف است پس قول بوجوب قضا بر مجنون فسخ وجوب اداست و چون خود او بروی و هب نیست و جوب فسخ یعنی چه و لابدست بر موجب قضا فصح وجوب ادا بر اهل العقل و دوزخ مفاد و زواج از دست تفریق و قضاے صوم رمضان بحديث ان شاء فراقه و ان شاء تابعه رواه الدارقطني و صححه ابن الجوزی و یقول ابو تعالی فی حدیث لا یقین ایاکم اُخذ و این صادق است بر جمیع و بر متفرق هر دو بنا بر حصول عدت بهر یکی ازینها و بر اداست اصلیه قضاے صوم بعد قضا یا شق مصداق معنی آید خفت و حدیث فلیحرمه و لا یقطععه ضعیفست نزد جامع حفاظ -

باب در بیان صوم تطوع و صیام نهی عنهما

صوم یوم عرفه مکرم سال ماضی و آتی است و صوم عاشورا مکرم سال گذشته و این صوم افضل صیام منطوع بهست و در صوم جبیب چیز سه وارد نشده مگر آنکه داخل است در صیام اشهر صوم پس مستحب باشد و احادیثی که در خصوص صوم جبیب آمده همه واهست و در استحباب صوم یوم غدیر و لیلی وارد نشده و صوم شنین که در ان ولادت یا بخت یا انزال وحی بسوی آنحضرت صلی الله علیه و آله ثابتست و هر که بعد از رمضان شش روز از شوال روزه گرفت که یا صوم دهر گرفت برابرست که در اول شوال یا اوسط یا آخر آن روزه گیرد یا متصل نهد اگر چه اولی اتصال است ولیکن نزاع در شرطیت اتصال باشد و همام یک روز در راه خدا بنقاد ساله راه اندوز رخ و در تراستد و مراد براه خدا نذر اطلاق جهاد باشد و آنحضرت چندان روزه می گرفت که می گفتند که افطار نکند و چندان افطار میکرد

لگمان میرفت که روزه گیر دویده نشد که جز رمضان ماه کامل روزه گرفته باشد و
 بیشتر روزه دارد شبان می بود و معذرا صوم از اقرب قرب الی الله است آنحضرت صلی الله علیه و آله
 از وی بجهان حکایت کرده که فرمود الصوم لی وانا اجزی به و این حدیث
 منعی است از احادیثی که از وضع تقصا ص و اخلاق اهل هواست ابوذر گفته ام روز
 ما را آنکه روزه در هر ماه گیریم سیزدهم و چهاردهم و پانزدهم و این نزد فاسی بودیم
 و این جهان قیامت کرده و زن را روزه گرفتن و حضور زوج جز باذن او جایز نیست
 یعنی در غیر رمضان روز عید الفطر و یوم النحر نه آمده و منی متعنه تحریم است
 ایام شریعت ایام اکل و شرب و ذکر خدای عز و جل است روزه آنها حرام باشد مگر
 کسیکه واجب بر ویست خواه متعنه باشد یا قارن یا معسر بنا بر اطلاق حدیث و
 تخصیص شب جمعه بقیام و روز جمعه بصیام منعی عنه است مگر آنکه در روز صوم کی اقتدا
 و تنهار و جمعه صوم نباید گرفت مگر آنکه بیس یا پس از آن یک روزه دیگر گیرد و در وقت
 مستکرمه از صوم نزد اقتضا شبان آمده و حدیث منعی از صوم در روز شب
 مضطرب است مگر جالش ثقات اند و ابو داود و گفته این حدیث منعی است از یک
 ام سلمه گوید آنحضرت روز شنبه و یکشنبه کمتر روزه می گرفت و می فرمود این هر دو روز
 یوم عید مشرکانست می خواهم که مخالفت ایشان بکنم و این نزد فاسی و احمد و غیره
 و این جهان قیامت کرده و ظاهر حدیث ابی قتاده است بامام صوم یوم عید است مطلقا
 ظاهر حدیث عقبه بن عامر عدم مشروعت صوم یوم عید است مطلقا و ظاهر حدیث ابی هریره
 منعی از صوم یوم عید در عرفات است و حاکم و ابن خزيمة این حدیث را صحیح گویند و بی
 باستی که رفت و جمع میان حدیث ابی هریره و حدیث ابی قتاده آنست که این
 منعی خاص بجهان است و غیر او داخل زیر عموم حدیث است بقیه فتاوه بود لیکن جمیع
 میان حدیث عقبه و حدیث ابی قتاده مشکل است و فرمود روزه نداشت کسی که

روزه اید گرفت این لفظ متفق علیه است و لفظ مسلم لا صام ولا افطر است و ظاهر
حدیث من فطر صائماً آنست که حصول اجزای صدق فطر است هر چند جرعه از آب
یا پاره از تر باشد و از برای اعتبار شیخ یا سدرق یا ماکول متنازع نیست زیرا که
مسمای افطار بفر و فتن چیزه از کلو شکم واقع شده و من زاد زاد الله فی حسنة

باب در بیان اعتکاف

دخول در تکلف بعد از نماز صبح بحدیث متفق علیه ثابت شده و این اعتکاف در عشره
او آخر رمضان می فرمود و تا آنکه بمرد و سربارک از سجده برآورد و تا شانه اش کشته
در خانه جز از برای حاجت در نمی آمد عاقل گوید سنت آنست که معتکف عبادت بپایزند
و حاضر بر چهار نشو و دوام و مباشر زن نکرد و در وجوب حاجت لابد بیرون نیاید نیست
اعتکاف مکر بصوم نیست مگر در جمیع جامع و رجال حدیث نزد ابی داود و ابی یوسف و غیره
حدیث موقوف است زیرا که در روایت نسائی لفظ من السنة درین حدیث ذکر نیافته
و این عباس گفته بر معتکف صوم نیست مگر آنکه بر نفس خود واجب گرداند و حق آنست که
شرط یارکن یا فرض بودن که ام شئی از برای شئی دیگر جز بربیل ثابت نمی شود زیرا که
حکم شرعی یا وضعی است و دلیل که دل باشد بر آنکه اعتکاف جز بصوم راست نمی آید
نیامد و تا آنکه ترغیب در اعتکاف دارد شده و اعتبار صوم منقول نگشته و اگر معتکف می بود
ناگزیر بیانش از برای است می فرمود و اعتکاف آنحضرت با صوم امر اتفاتی است و اگر
معتکف باشد اعتکافش در سجده و سلی الله علیه و آله و سلم هم معتبر بود و در غیر آن از احادیث
اعتکاف صحیح نباشد و این باطل است و خود آنحضرت مسلم در عشر اول شوال اعتکاف
کرد و منقول نشد که روزی گرفت و یوم فطر بخانه شراول است و یوم صوم نیست پس
حق صوم اشتراط صوم در اعتکاف است و عز بن خطاب را امر یافتند که در اعتکاف
یک شب که در جماعت کرده بود و سجده حرام فرمود و این متفق علیه است و در مسلم بجای شب

روز است و روایت یحیی بن ازیع از روایت احمد است نزد عدم امکان جمع و حدیث
 امکان و جمع ضعیف است و اشکاف یک ساعت و فوق آن بلکه بقدر فراق نام
 حائز است و اقل آن بخلاف مختلفه باشد و این حدیث اگر چه صحیح احتیاج نیست لیکن
 اصل عدم تقدیر بوقت معین است و دلیل بر مدعی اوست و بزم کامل بشرط صوم است
 بشرط اشکاف و این بر تقدیر نیست که شرطیت صوم تسلیم نموده آید -

باب در میان قیام رمضان

هر که در رمضان قیام کند یعنی نماز را و یا تا اوت کند در شبهاست آن از روی ایقان
 و احتساب گناهان متقدم او بخشیده شود و این تفیق علیه است از حدیث ابی هریره و
 ظاهر نظر رمضان مفید تمام ماه است و بعضی آن و قنظ گناه شامل مغیره دیگره هر دو
 پس مفید مغفرت کما شرط بقویا باشد و بواسطه و ظاهر است که حاصل می شود این قیام
 بنابر و تر که یا زده گوشت است و اما قراوتی بخاطر که الا آن عتاد است در عتاد حضرت مسلم
 واقع نشده بلکه ایجاب حضرت عمر است حتی انفسه که ابی بن کعب را بر جمع مردم امر کرده
 و در قدر صلوة ابی احتشاد است از یازده تا بیست و یک و بیست و سه و یا بیست و چهار
 میس و در مرفوع نیامده و کثیر نفل و تطوع سودمند است پس منع از بیست و یازده چیز است
 نیست چنانکه جو در آن و اعتقاد عدم اجزای کمتر از آن آثار است از علم غار و چون عشر
 اخیر از رمضان می در آمد آن حضرت معلوم کرد و محکم می بست و شب زنده می داشت و این
 اهل خود می پادخت بیست

راین دیده شب زنده دار خوشتر است که تلخ کرد بهاسه تو خواب شیرین را -

باب در میان شنب قدر

این شب بهتر از هزار شب است و در آن فرشتگان و روح فرود می آیند و تمام
 صبح سالته است چند صحابا این شب را و خواب در هفت شب اخیر دیدند آن حضرت معلوم

فرمود خواب شما متفق است بر سبوح او آخر پس بختری آن درین شبهای باید کرد و این
در حدیث متفق علیه از ابن عمر آمده و معاویه بن ابی سفیان بودند شب بخت و بخت
رمضان از آنحضرت روایت کرده ولیکن راجح و قضا است و در تعیین آن چنانکه
حافظ در بلوغ المرام گفته اختلاف است بر چهل قول که در فتح الباری باریادش پرداخته و
علامه شوکانی در روبرای الغمام اشارت بهفت و چهل قول کرده و گفته که در شرح منتقى
بذکر اولناش بایان راجح و مرجوح پرداخته ام و آن رجحان بودن اوست در او تا
عشر او آخر ماه مبارک صیام است و عائشه آنحضرت صلوات الله علیه گفت اگر لایتم که شب قدر کدام
شب است در آن چه گویم فرمود این دعا بگو اللهم لك عفو مغفب العفو فاعف عنا
شعر کریا بنحشاے بر حال ما که استم اسیر کند و این حدیث را از مزنی
و حاکم تصحیح کرده اند

باب در بیان شد رحال

یا لایستن جز بسوی سه مسجد که آن مسجد حرام و مسجد نبوی و مسجد اقصی باشد منعی نیست
و لفظ لا تشدد الحال بضم وال بر نفی و بسكون آن بر نسی هر دو آمده و مراد بنف و برنجو
محل نیست و این حدیث مرفوع متفق علیه از ابی سعید خدری مروی شده و سلسله
از حاکم است و قلاقل و دلائل بسیار بر آن در زمین سلف و خلف الی الا ان روایه
حق آنست که سفر بسوی مواضع مقبره غیر این ساجد بقصد خصوصیت تبرک بدان موضع
منوع است تا امر جاہلیت رواج پذیرد و قبور و عبادتگاه دلی از اولیاء و طور هم
درین منعی یکسان است و اگر تفکیک استثنی منه درین حدیث آنخص است نه عام تا هم
دلیل خدا از برای جواز شد رحال بسوی قبور انبیاء و اولیاء در کارست و دلیل موجود نیست
و جواز سفر از برای طلب علم و تجارت و نحو آن بادل آخری هم ثابت شده و حافظ ابن حجر
در بلوغ المرام این حدیث را در آخر باب اعتکاف آورده بنا بر آنکه اعتکاف در مسجد باشد

و این مساجد تشبیه ذکر افضل مساجد روی زمین است و توبه اوست حدیث ابی الدرداء و توبه
که سار در سجده حرام برابر صد هزار نماز است و در سجده برابریک هزار و در سجده بیت المقدس برابر
پنجاه هزار نماز و سندی نزدیک از من است

کتاب در بیان حج و عمره

یک عمره تا عمره دیگر که از کتابان است که در میان هر دو نوده باشد حج سبب و راجع است
چون نیست و این حج و عمره همدار به قتال است از برای رنان و تکرر واجب است
اگر اگر کند بهتر باشد و سندی ضعیف است و راجع و قتل است بر جابر بن عبد الله و هم
از جابر مر قوما آمده که حج و عمره دو فریضه اند مگر سندی با وجود تصحیح حاکم ضعیف و منقطع است
این بحث نیز در دو واجب عمل است بر برادر اصلیه تا آنکه ناکله ازان بیاید و آنچه مفید
و خوب باشد بطریق صحیح نیامده بلکه آنچه آمده است دلیل بر بطلان تسریع عمره است پس
حق بدینجا قول ذابب بسوی عدم و خوب است و همه عمرای آنحضرت صلوات الله علیه
و تمام سال وقت اوست

باب در بیان فرضیت حج

نزول فرضیت حج قبل از هجرت است نزد صاحب نهایی یا در سنت است و این قول اکثر
یاست نه است یا زیاد یا پنج و در مسلم و غیره آمده که آنحضرت تا چند سال در تنگ کرد و
حج نمود و در سال دهم بمکه اعلام کرد و این دلیل تراخی است چه اگر علی الفوری واجب بود
هم در آن سال که فرض شد از حج می نمود و اگر تقیم که عذر می داشت باشد باره تاخیر
بیان از وقت حاجت نارسا است و از اول فورست حدیث من و وحد ناداد و در حاله
ولیه یلیف یس دما و انصا میا و این از طریق سه صحابی آمده و جمله طریش ضعیف است
و حسن اقوال حدیث باره او امر مطلق آنست که لفظ افضل که صیغه امر باشد دلالت می کند مگر
بر تخریب نفس یا مریه از فاعل بدون آنکه مفید باشد بلوریات را نمی یابیک یا یکبار و کن

ایک بار از حضرت روایات ایجاب است و قائل بآنکه امر از برای نور یا تاریکی است یا بقصد آنکه
 در دو واحد و یا اکثرین کند غیر منسب است و وجوب حج بر مردان و اجداد و راجع است و بر فاقه یک
 ازین بر دو واجب نیست و تفسیر سبیل بزاد و راحله و قوفا بطریق مرسل صحیح و بسند ضعیف
 بر دو آمده و تفسیر منتهی است از برای احتیاج زیرا که وجود صل و در جمیع طرق مانع تقویت
 بعضی جنس و شد غرض آن نیست و صمد از برای قصر سبیل بزاد و راحله و منی نیست
 بلکه سلامت از مرض و آن وجود محرم از برای زن و اهل در سبیل است و شرطیت تکلیف
 و اسلام و حریت و اقل و اعلی و دار و زاده و راحله و امن و محرم شرط معتقد بفعل است پس
 بعضی شرط در فعل را از برای وجوب گردانیدن و بعضی را از برای ادا مقرر کردن غیر مؤثر
 بقول و نقل است آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم فرمود تنها نشوید و باز نگر آنکه محرم او باشد و سفر کند
 زن اگر آنکه همراه محرم باشد مردی گفت زن من کج رفته است و نام من در غلانی نمرود
 نوشته شده فرمود برو حج کن باز خود را این در سلم است از حدیث ابن عباس و بعد از حدیث
 ابن عباس است مرفوعا که حج یک بار است و زیاده بر یک بار فضل

فصل در وجوه احرام و صفت آن

صحابه در حجة الوداع بر چند وجه بودند بعضی تنها احرام عمره بستند و بعضی احرام حج و عمره با هم
 کردند و بعضی تنها احرام حج نمودند و این افراد است و ثانی قرآن و اول متع پس متع در
 کعبه رسید از احرام برآمد و طلال بشد و قارن و مفرد حلال نشد تا آنکه روز نحر آمد و این
 متفق علیه است از حدیث عائشه رضی الله عنها فصل آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم حج قرآن کرد و فرمود
 اگر از پیشتر معلوم می شد ساقی بدی نمی کردم و متع می گردیم پس متع را افضل گردانید
 فرمود این متع تا ابد است و این بحث طویل الذیول منشیح و النقول است هرگز ارا ده
 غث و رقیق بر صواب باشد وی رجوع بعدی حافظ ابن القیم و شرح گفته کند و در یاد که چهارده
 مسأله را در وی منشیح بعد از آن است که متع افضل از احرار است و اما اینکه شصت

و غیر آن ناجائز چنانکه این ائیم بر پیش برداشته و در تقریرش اطاعت کلام کرده پس
صحیح نیست فصل سبب حاجت و مادر و پدر را در آن اجرا باشد اگر نیز نیست و سبب
از طرف او اعمال پنج بجای آید و باین فرشته از جهور و لیکن این حج مجزی از فرشتگان اسلام
نیست بلکه وجوب آن بر ذمه او بعد از طبع باقیست و این را مجمع علیه گفته اند و در حدیث
موقوف ابن عباس آمده هر کس که حج کرد سپس به بلخ رسید برویست حج گزار و آن بلخ
دیگر و هر چند که حج کردیستر آزاد شد برویست حج دیگر و او ابن ابی سبینه و رجال القضا
و در حجة الوداع زنی را اذن حج داد از طرف پدرش که از پیر سره رباط ثابت نمی تواند باشد
و این زن خشمیه بود و زن حنیفه را مستوری حج از طرف مادرش که تریح کرده بود و در مورد
ارزانی نمود و فرمود آیت لی کاف علی امک دین اکنت قاضیه اقتضای الله فایه
اسحق مالی فام و آن هر دو حدیث در بخاری است و اول متفق علیه و در آنها دلالت است
بر صحت حج قریب از قریب نه برج است از این جهت نیست دلیل بر ایجاب و صحت حج و بر
اجرای آن از هر سبب و معذرا اگر کسی صحت کرد و اشتغالش از کثرت مال که در آن بهر آخر
است یا تصرف دارد و بدان ماذون است بشهر طاعم ضرر او واجب باشد مانند آنکه این
حج مستطیع و واجب از سبب است یا پس عمل تردد و میکه حاج از طرف او غیر قرابت
باشد و در حدیث شبر بر تفسیر آن نیست که حاج از طرف او اجنبیه بود بلکه در روایت لفظ
انما با حقه بنی یا قریب آمده و مع الاحتمال لایتم الاستدلال و نیز مرون شبر مراد آن است
نشد و معذرا حاج نزد احمد و قوت اوست و نزد وار قطنی هر سبب در امح و ابن جان
سندش را حج گفته و دیگران رفع تمامیت ننوده و حدیث انس نزد ثعلبی بلفظ صحیح او صحیح
بحر المظاہر آنست که صحیح نباشد چه ثعلبی از اهل روایت نیست و تفسیرش معلوم و ضوابط
در بیعت غیر مثل آن از جایز آورده پس سندش در نحو نظر است

میقات اهل رینه ذوالحلیفه است بر یک فرسخ از انجس و میقات اهل شام تنفه است
 که آن را میوه هم نامند و اکنون ویران است و بجایش رانج گرفته اند و میقات اهل نجد
 قرن سازل است و میقات اهل یمن و اهل هند یلم و این مواقیع از برای کسی است
 که از اهل این مواضع نیست و بارادع حج و عمره در آنجا رسیده و هر که آنجا است از آنجا که
 دون اینهاست از هر جا که خواهد احرام بپندد تا آنکه اهل مکه هم از مکه برسند و میقات اهل
 عراق ذات عرق است و در رفع این حدیث شک است و آنچه در بخاریست آنست که توفیق
 این میقات عمر بن خطاب کرده و ابن عباس از برای اهل مشرق توفیق عقیق بطریق رفع
 روایت نموده و این حدیث نزد احمد و ابی داود و ترمذیست فصل میقات عمره حل است
 زیرا که عائشه را با برادرش عبدالرحمن بسوی تنعیم فرستاد و این مکان اقرب حل است بسوی
 مکه و هر که گفته جزا تنعیم روایت و وی در مکه است متمسکی پرست او نیست اگر گیسل عائشه
 از برای خوشنودی خاطر عاشرش ثابت گردد هم از مکه احرام عمره می تواند بست و رتبه غسل
 بر آن شخص تنعیم بیدلیل است و همچنین اگر احرام بر داخل حرم بدون اراده حج و عمره
 بپوشد بر آن حلیه است و مردم در عهد نبوت بنا بر حوائج بکوه می درآمدند و منقول نشد
 که احدی احرام بسته آمده باشد بلکه دخول حجاج بن علاط و ابی قتاده در میقات بی احرام
 ثابت شده و بر اوست اصلیه مستحب است و نقل از ان جز بناقل صحیح تواند بود و لزوم دم بر
 عبادش و غیر فیکین معتد بر تنسکی نیست رای و اجتهاد است و آثار صحابه ترجیح بر آن باشد

باب در بیان احرام و آنچه متعلق باوست

ایها الکم حضرت صلوات الله علیه و آله فرمود آمد مرا جبریل و گفت که امر کنم اصحاب
 خود را بر رفع اصوات با لاله و خودش از برای اهلال متجردد شده غسل بر آورد و فرمود حرم
 تمیص و عمام و سراویات و برنس و خفان پوشد مگر آنکه یک نعلین نیاید پس بیان
 ترا از هر دو یا شسته برید خفین پوشد و فرمود چنانچه بوده زعفران و ورس پوشد و زن نقاب

بر روی میگذارد و دستانه پوشد و استعمال طیب قبل از احرام و از برای سهی قبل از طهارت
 و حدیث متفق علیه عائشہ آمده و خرم را نکاح و انکاح و خطبه و میدان را و است مگر
 صید مرد و حلال که از برای اینکس نکرده است و اما حدیث روایت معمول است بر حدیث حلال
 از برای خرم چنانکه حار و حشمت صید کرده صعب بن جابر را با در دانی و فرمود انا حرم
 حیوان و ابی فاسق اند و مل و حرم در خور کشتن باشند زارغ و قلیو از دوزوم و دوش و در کشتن
 و انجام و احرام ثابت است بحدیث متفق علیه ابن عباس و در حلق و اس و اقل و تنافیه
 و جبیک شاقیاسه روز و یا اطعام شش سگین و در و شده هر سگین و انصف صلح و در
 این نیز متفق علیه است از حدیث کعب بن عجره و بدان قرآن نازل شده قطع شتر است
 موت قتل است و ایجاب فدیة بر ستردن و حی است در برانگشتن پیش و در حکم قتل است
 قطع و قطع دیگر موقوفات از تنبیس و مایل و شوک و زن و دم و سائر آنچه ایضا و در لازم
 درین همه همان است که در حلق شعر آمده کما قال الله تعالی ففدية من صیام او صلت
 او نسک و لیکن این لازم بعد از ثبوت منع ازین فعل است چنانکه در موی شیر ثابت شده
 نه در آنچه منع از آن ثابت نگشته که اصل در اینجا از عزم لازم فدیة است و میتوان گفت
 که این امور مقاس بر خلق نمید بگذرد و مثل آنند زیرا که کربیه نفسی کان منیضا چه لا بد است
 از تقدیر عذرت و رای مثل آنکه چنین گویند فمن کان منیضا ففعل شیئاً من محظوظات
 الاحرام او نه ادی من ساسه محظوظ ففدية الاية و این ظاهر است و لیکن سخن در
 بودن قطع سن و قطع بشه از محظوظات احرام است تا آنکه فدیة لازم آید و جز بقدر و رت و رت
 و این را دلیل معلوم نیست پس مراد بآیه آن باشد که چنان پیوسته که همراه آن فصل
 چیزه از محظوظات که دلیل بدان دارد گشته بپوشش و غلبه و غلبه و اس و او را جایز است
 و در رت که خطبه خواند و فرمود که او تقاسم فیل ما از که باز داشت و برای مسیح یک پیش ازین
 حلال نشد و مراد نیز در حلال گردید و واحدی را بعد ازین حلال نیست صید او را نیز بخاند

و خارش نبزند و لفظاً و جزاً برای منشد حلال نباشد و صاحب قلیل فدیگیمه دریا
 کشنده را بکشد و برگزارش عباس که از بکار و بارخانه و گور می آید استثنایش فرمود
 و مگر را ابراهیم علیه السلام حرم ساخته و اهل او را دعا کرده و من مدینه را حرم ساخته و بنا نموده
 ابراهیم مکه را حرم گردانید و دعا کرده ام در صلح و مدینه همچو دعای ابراهیم از برای
 اهل مکه و این مدینه حرام است از باین غیر تا ثور و این حرمت درباره صید و شجر و لقطه
 مختص است بیل قاتل صید و قاطع شجر در آن تحقیق مرام درین مقام نزو مانست که بر
 کشنده و پشیر و برنده درخت در حرم مدینه از جزاء و قیمت هیچ واجب نیست بلکه فقط اثم
 در هر که قاتل و قاطع مذکور را بیاید سلب او بگیرد و چنین بر حلال در صید و شجر حرم مکه هیچ واجب
 نیست مگر مجز و اثم آرس بر حرم جزای که در قرآن کریم ذکر یافته واجب است نزد استن
 شکار و در درخت مکه چیزی نیست زیرا که دلیلی که بدان قیام محبت می تواند شد وارد نشده
 و روایت وجوب بقره در قطع دو حد کبیره بصحت نرسیده و آنچه از بعض سلف مرویست
 در آن محبت نیست و حرام است و حج که و ادینی از او بی طائف باشد ابوداود و از حدیث
 زبیر بن عوام آورده که آنحضرت صلوات الله علیه صید و حج و حله المذی و صحیح الشافعی
 و این نص است در محل نزاع و خلاف آن ثابت نشد

باب در بیان صفت حج و دخول مکه

جابر بن عبد الله گفته آنحضرت صلوات الله علیه که در ما همراه و سه بر آیم چون از مدینه بزیح
 رسیدیم اسما بنت عمیس زن ابوبکر صدیق محمد بن ابی بکر از انبیا آنحضرت فرمود
 غسل بیا و جای خون را بجا بپوشانید و خود و در سجده نماز گزارده بر قصوی سوار شد
 چون برابر بنید آمد ایلاال توجیه کرد و گفت اللهم لیملک لاشیاءک لایملک لک لایملک لک
 والنعمة لک و المملک لک تا آنکه بخانه کعبه رسید و استلام حجر اسود کرد و سه بار در
 طواف رل نمود و چهار بار شسته کرد و بمقام ابراهیم آمد و دو رکعت طواف بگرد و باز بکعبه

یگرشناستلاش فرموده اند و سرحد جرم برآمده نزد صغایین آید فرموده امیران القضاة و القضاة
 من شعا نیر الله و کنت آواز گنم در سینه پنجبه او تعالی آغاز کرده پس بالای صندلی برآمد
 تا آنکه خانه کعبه را دید و روی بقبله شده این تکیه دیکسیر وافر فرمود لا اله الا الله و حسدا
 لا شریک له لا مالک له الحمد لله علی کل شیء قدس لا اله الا الله البیض و صند
 و نصیر عید و وحشیم الاصل اب و سیدی و میان این ذکر سه بار دعا کرد و فرمود
 بسوی آفریده رفت و می نمود و بشتافت و در سستی بنادی را چون به بلندی برآمد آهسته تیرت
 برآمده و پنجبه بر صفا کرده بود و هم برآمده بجای آورد مردم بعد این اعمال محال میشدند که آنحضرت
 صلوات بر او باد چون روز ترویج که هشتم و نهمی است مردم متوجه میشدند آنحضرت صلوات
 در میانه ظهر و عصر و مغرب و عشاء و صبح بگزارد و بعد از بامداد اندک که در تک کرد تا آنکه آفتاب
 برآمد و بسوی عرفة راند و نزد شربا استاد دید که قبلاش در غره زده اند و این جا خارج
 از حد عرفات است و ران فرود آمد و بعد از زوال فرمان بیالان بستن رتبه وی داد و در
 بطن وادی عرفة رسید و مردم را خطبه خواند و درین اثنا ریل اذان گفت و اقامت کرد
 پس نخستین نماز ظهر گزارد و بعد اقامت دیگر نماز عصر بجای آورد و میان این هر دو سخن
 نخواند سپس سوار شده بموقف آمد و بطن ناقصه بسوی صحرات گردانید و موضع جبل شام
 را دور کرد و روی بقبله شد و تا آنجا استاد که مهر فرو شد و اندکی در روی دور گردید تا آنکه
 نزد غروب قرص آفتاب از عرفة بسوی مزدلفه برگشت و تیز راند و زمانه ناقصه را می کشید
 تا آنکه سرتیج بزرگ جل می رسید و مردم را شدت بدست داشت می فرمود ای مردم آهسته
 روید و بر هر کوه که می آمد اندکسیر از غای حنان می کرد تا ناقصه بالای آن برآید تا آنکه بمزدلفه
 آمده مغرب و عشاء را یک اذان و دو اقامت بگزارد و میان هر دو کلام سنت و ثقل نخواند
 و بخواب رفت چون بامداد شد در غایت و نماز فجر در اهل صبح بگزارد و این باذان و اقامت
 بود که ستر سوار و بر ستر تمام آمد و روی بقبله شده دعا کرد و تکیه و تهلیل برآورد و تا آنجا استاد

که صبح بخوبی روشن گردید پیش از آنکه آفتاب برآید روانه شد و پیش من رسید و نامه
 را بزرگ تحریک فرمود و راه میانه که بر جبهه کلان من برآید رفت و این غیر آن راه است که
 از آن بهمرزات فرستاده بود و آن را ضیعت نامست چون بر جبهه که نزدیک تر است آمدند
 سنگر دینیه است و با هر جنسی که برآورد و هر سنگریزه ازینها چه غلظت بود که با گشت
 می انگشت و آن را بر انداخته و با تیرهایشان را در انداختن می از ایشان وادی که در آن
 گشت و در آنجا شکر کرد و در هر قسمی را گشت که شکر کند بعد سوار شد و بسوی خانه که برآید
 و در که گذارد و این حدیث عظیم ایشان را بشیر الخواتم بطور در صحیح مسلم است ترجمه بن ثابت
 که در آن حضرت مسلم بعد از تکیه از خدایا سوال رضوان و رحمت می کرد و در رحمت او ادنا پنا
 می جست و سندی ضعیف است نزد شافعی و در منتهی بحیثی خمر فرمود و دیگران را
 گفت که من اینجا شکر کردم و ام شاد در حال خود بکنید و من در اینجا استادم و تمام عمر خود موقت
 من در این مقام و قوت نمودم و در نزد همه موقت است و این را مسلم از جابر برآورد و در آن
 گفته چون بگویم از طرفت امای آن که جانب ذی طوی و علی است در آمد و چون برآمد
 از جانب پائین آن که نزدیک من باشد برآمد و می آمد بگویم که آنکه شب بنی طوی ابروی کرد
 و هیچ غسل می برآورد و با دوشل می کشید و این در حدیث متفق علیه است و تفسیر جبرائیل
 و حمزه نمودن بران در روایت ابن عباس نزد حاکم مرفوعه که نزد پیغمبر موقوفه آمد
 و در سه شرط اول حکم برآورد و جابر باقی حکم پیشه میان جبرائیل و درکن یثی فرمود
 برین دو درکن دیگر را از غنا ناست و می کرد و حکم بن خطاب رضی الله عنه جبرائیل را
 گفت می دانم که تو سکنه زبان میرسانی و سوزید می دانستی ویدم که رسول خدا صلعم
 برآی بود به حرکت نمی بودید و این در جبرائی که مسلم متفق علیه است از حدیث عباس بن
 یونس و حدیث مدنی بر عمر مدین باب که نزد اترقی است بخت ضعیف است بخت نشاید
 قوت شده است و این حضرت جبرائیل است با استادم کنی و تفسیر آن چه بگویم

رواه مسلم عن ابی الطغیلى و ترمذی صحیح حدیث طواف آنحضرت سلام طریق خطباء
 بر او خضر کرده و در صحابه کسی بر دیگری بابت تمییل یا تکبیر آنکه رومی که فاکر یکجمله میست
 پس دیگری که بکبر و این عباس را همراه سالان یا ضمه از مزد و نه بشب روانه ساخت
 و چهارده مهیت هیچ و پنچین صورت مست پس پس حسین ام المومنین میوه و اگر گران اندام
 خربقن بود شب مزد و نه خدمت مدائی پیش از طریس از زانی داشت و این در احادیث معتبر
 آمده و مادری جبره قبل از طلوع شمس منته فرموده و لیکن در سندش انقطاع مستدام سلمه
 شب نحر قبل فجر می کرد و بعد طواف افغانه بجا آورد و ابن بابون آنحضرت بود و صلعم و اسناد
 بر شرط مسلم است و گفت هر که حاضر خارج شد با مادر و مزد و نه دستا و تا آنکه روانه شود و
 پیش از این پدر نه هم استاد بود و شب یا در روز میسج او تمام است و چرک او و در دنیا
 حدیث و ترمذی و ابن خریزیه قیچ کرده اند و عادت مشرکین چنان بود که تا مهر بر آید از مزد
 نزد و در شرق تیری گفت رسول خدا صلعم بر غلات ایشان افغانه پیش از طلوع آفتاب
 فرمود و ولیمه گویند مانده تا آنکه جبره عقبه را می کرد و درین هنگام خانه کعبه را جانب یا جنوبی
 را جانب سین گردانید و پشت سنگر زده و زوایا این روی روز نحر به هنگام چاشت بود و بعد از آن
 در سه روز دیگر بعد از زوال رومی کرد و جبره اولی را که نزدیک مسجد خیف است هفت
 حسته می زد و با هر حسته تکبیر می گفت و بیشتر زمین نرم میرفت و تا ویر و ر و بقیه استاده است
 بر استاده و عامی گردیده بر می جبره و شش می پرداخت و بجانب چپ و زمین سهل آمده
 مستقبل قبله تیمام می فرمود و تا ویر هر دو دست برداشته و عالمی کرد و سپس جبره و نوات عقبه
 ما در بین وادی سنگر بر می انداخت و نزدش توقف نمی فرمود و این در بخاری است و
 حدیث ابن عمر فرمود و بار الله بعد از حمد المخلقی گفت و در کرت سیم بر عرض مردم
 و انقصای هم فرمود و در خلق قبل از نحر و در نحر پیش از روزه لاجج ارشاد کرد و با کلمه
 آن روز از تقبیر و تا غیر هیچ است بر سیده نشد مگر آنکه همین عدم صحیح و اذن افضل آن کار

بدایت نمود و این متفق علیه است از حدیث ابن عمر و ابن العاص بلکه در بخاری از سوری
 مرند آمده که خودش تخریق از حلق کرد و صحابه را بدان امر فرمود و گفت چون رست جمره عقبه
 کردید و بوی سر تراشیدید و خوشبو و هر چیز جز زنان شمارا حلال گردید و در سنن این حدیث
 ضعف است و فرمود نیست بر زنان حلق بلکه ایشان قصر می کنند و سبندش حسن است و
 عباس را اذن ببیت مکه در یابی مابینا بر ستایه داد و بر عاء ابل و در عدم بنیوت است
 رخصت از زانی داشت و فرمود می کنند روز نحر بعد فرودای آن از برای دور و ز پیر
 روز چهارم که یوم النفر است و این حدیث را ترمذی و ابن حبان صحیح گفته اند و خطبه خواند
 وی صلعم در روز نحر در حدیث متفق علیه آمده و همچنین در روز ثانی تخریک یوم الروش خوانند
 خطبه کرد و گفت ای ایام التشریق اللهم و هائشه را ارشاد کرد که طواف
 بخانه وسی تو میان صفا و مروجه و عمره هر دو را کافی است و ابن عباس گفته در طواف
 افاضه ریل نکرده و ظهر و عصر و مغرب و عشا گزارده اند که در محصب بخواب رفت سپس
 شده بخانه آمد و طواف و داع نمود و این در بخاریست و عائشه نزول نبوی را در الطح
 بطریق نسک انکار کرده و گفته که نزول درین منزل بنا بر ساحت خروج بودند از مناسک
 حج و مردم را امر کرد تا که آخر عهد ایشان بخانه لکبه باشد مگر بر حائض تخفیف کرده و فرموده که
 در مسجدین بهتر از هزار نماز و رسی دیگر است جز مسجد حرام و نماز و تجد حرام بهتر از نماز درین
 مسجدین است بعد هزار نماز و اة احمد عن ابن المنبیه و صحیح ابن حبان -

باب در بیان قنات و احصاء

در حدیثیه آنحضرت صلی الله علیه و آله حضور شد پس حلق را س کرد و زنان را مجامع شدند و هر ی را
 قرانی نمود و در ماه ذی القعدة بجای آورد و قضا عینت بر سیر را که بیمار بود و حج بر آمده امر کرد
 آنکه احرام بندد و شرط کند که محل من جائز نیست که اینجا مرا حسن کنند و این حدیث جائز متفق
 بخاری و مسلم است و فرمود هر کپایی از لشکر یا از گاو گودی حلال شود و از احرام بر آید و سال

آیت هیچ بگذار و نگذارد که روای این حدیث سنتی گوید که ابن عباس و ابوهریره و تصدیق
 این حدیث کرده اند و ترمذی تحسینش نموده فصل در حدیث سفار و اغنی مناسک
 کرده و هیچ مسلم و غیره است امر است باقتضای افعال و اقوال و مسک و امام فقیه و جویت
 پس مناسک که رسول خدا یا نبی فرموده و هر چه است نیست خارج ازین درج و هر چه که
 و الیش خاص کرده است اما آنکه محتمل حج جز بفصل جمیع مناسک یا افعال حج باقتضای بعض
 مناسک می شود و دلیل بران نیست و آنچه حدیث مؤثر در عدم باشد آن شرط است نه و چه
 و در اول مناسک حج آنچه فیه تاثیر حدیث در عدم حج باشد جز و قوت بعد از نیست و نیست
 که استدلالات بعض افعال آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم بر نوب محکم است و همچنین بعض
 افعال را مناسک و بعض را غیر مناسک گفتن نیز محکم باشد بلکه ظاهر آنست که جمیع افعال عبادت
 در حج مناسک است چه آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم بیان فرموده که منک فلان فعل نیست و فلان
 فعل منک نیست و لکن لابد است که این افعال مقصود بالذات باشند چه احرام و قوت
 بفرقه و طواف و سعی و رمی جمار نه آنچه غیر مقصود بالذات است چه جویت یعنی در ایام رمی
 یا سبب غیر حج باشند چه حج و نماز و روزه و زکوة و نحو آن از آنچه تفصیلش گذشت و من
 امین الطرف لکن من الاعمال الواقعة منه صلی الله علیه و آله و سلم حجه المکرمه و حجه مناسک
 مستقلة و فرضا و سوره طاووسنا و مندوبات و جذاکنا ها یا ما قد فیه الا
 الاول جناتنا من غیره و فیه الاجتهاد حقه کما لا یخفى علی ذی البصائر
 مراد باجماع رافع صوت باشد و ظاهر اول آنست که وجوب نیست گزینت احرام حج و ویرا
 آن امری دیگر نیست و اشتراط مقارنت این نیست با تمییز و تقلید بی دلیل است بلکه تمییز
 ذکر مستقل و سنتی مفرومه است و همچنین تقلید در مسک و نیست کلام ثبوت سر و نیست
 این هر دو امر بلکه سخن در آنست که این هر دو شرط نیست احرام حج نیست و من ادعی ذلک
 فغلبه البها فان فصل ثابت نشده که احدی را امر کرده باشد بفصل از برای احرام حج

حائض و نفاس غسل این هر دو بنا بر قدر بوده و غسل آنحضرت بعد میت ضعیف ثابست
 ستره و محمل است که از برای احرام باشد یا در باب و عثمانی سفر یا تروی یا تحوان پس
 با وجود احتمال در فعل و عدم صدور امر بدان ثبوت مشروطیتش نمی تواند شد و همچنین دلیل
 بر استحباب ازاله آفت قبل از احرام نیست و قیاس بر تطیب فاسدست و لایسا نزد در
 اثنا دسوی ترک شعر و بشر بعد رویت هلال و کعبه براسه مرید ضمیمه و حاج اولی ترست
 نسبت او بنا بر آنکه در غسل شامل است و در صفت حاج آمده بود الشعث الثقل و این عمر
 چون بعد از رمضان عمر حج می کرد تا حج هیچ شئی از راس و ریش نمی گرفت حاصل آنکه
 تساهل در اثبات احکام شرعی بلا دلیل بلکه اثبات خلاف دلیل و اب این از احکام است
 نیست **فصل** استمرار محرم بر طیب بدن در حالت احرام جائز است اگر قبل از احرام بوده است
 و حدیث یحیی بن امیه بنخس ثیاب و نزع جبهه و جعزان بود در ستم با خاهاست و در
 حالت در حجه الوماع در ستم دوم بود و نیز در قضایه یلی خلق آمده در مطلق طیب و خلوق
 مخالف از عرفان باشد و از عرفان مطلقا نمی آمده و اما زینت همچو کحل و دهن که در آن
 طیب نباشد پس وجبه آن برای منع از آن نیست بلکه در حدیث حسن نزد ترمذی تا بیان
 آنحضرت صلوات و حالت احرام ثابت شده و اگر بقیل من حرم زینة الله التي اخرج لعباده عامست
 نیست فرق در آن میان محرم و غیر او و کیف که خطابات تحلیل و تحریم شامل مطلقه وقت
 احرام است چنانکه شامل اوست و غیر وقت احرام پس بر عام تحریم تزمین بوقت احرام
 برکلف دلیل آوردن واجب است و حدیث الحاج الاشعث الاغبر بآنکه در آن
 مقال است و ال برایا بقدیر بر مزبل شعث و غیرت نیست نه بمطابقت و نه تقصیر و نه
 الزام **فصل** نیست اختصار از برای دخول در محرم و وصول قبل از طواف ثابست نشد و
 آرس طهارت از حیض شرط است و حدیث الطواف بالیدت صلی و ضعیف است و در
 آنحضرت صلوات مجرد فعل است نه تنص بر وجوب نیست و نه وضو و نعل و عمامه ساکت است

گویان مخذ و اعنی مناسک حکم باشد متصل تمام روز عرفه وقت و قوت است و چون
 آن حضرت عظم بعد از زوال ساقی آن نیست زیرا که در جزوی از روز بوده و منسب بوده
 و اقی حرمان قتل ذلک لیل الاذنی اسرار همین است نه هب احمد و قول ما و ارج است
 از قول جمهور و تجویز است و قوت در هر موقع از عرفه برابر است که بطن عرفه باشد یا غیر آن
 و اگر چه احادیث وارده در نبودن بطن عرفه جای وقت بر خفیف است لکن قاضی
 صلاحت استجماع نیست بنا بر کثرت طرق زیرا که از طریق شش صحابی آمد و فصل احت
 چنان می نماید که ذکر نزو و شعر حرام حجب باشد بل نیک بود زیرا که با وجود و پوشش منقول
 آن حضرت صلوات و مندرج زیر حدیث حد و اعنی مناسک حکم نفس قرآنی بمبینه امر هم
 بدان دارد گفته و از ذکر و الله عند الشعر الحرام و قول بندب آن باز وادی تقدید
 آخر با ول است و بقرول قائل بحیث اجماع که مستند گاه به معروف است و گاه به غیر معروف
 مستند نماید بر وجه اول کتاب و سنت همواره محفوظ و مدون و معروف است و هر که بعضی ذکر
 را خبر و حجب گفته غفلت از ذکر انصاف بنا بر لغز چسبید و از کار کسی که درج و در آن آمده
 بعضی و حجب بعضی غیر و حجب است بخصوص اوله فاقه قنایه و همک استیج فصل
 قطع تمیز در رسیدن جبره حقیقه بحث رسیده و در کتابی از کتب حدیث مر فعی منافع
 آن ثابت نشده و روایت علی در موطا که قطع تمیز روز عرفه بعد از ترویج شمس می کرد و عارض
 این حدیث صحیح نمی تواند شد فصل در باره فضیلت نماز در جوف کعبه حدیثی با خصوص
 نیامده مگر در فضل سلوة در سجد هم میستلزم ثبوت آن از برای کعبه بنویسای خطاب بطریق
 اولی باشد و در حدیث صحیح و خول خود که در کعبه نماز گذاردن در آن آمده فصل
 بیست و نهم مقصود بالزنا نیست بلکه مشروع بغرض است زیرا که فعل است و زنان
 در مکان از ضروریات فعل باشد پس حق قول حنفیه و بعضی شافیه است که مبیت منی
 فی نفسه واجب نیست و کیف که اگر واجب می بود هرگز اذن تبرک آن از برای فاعل منوط

از مندرجات پنج ستایه یا مباحی از مباحات بجز رعی نمی داد و لفظ خص و حدیث این باب
 لذا لفظ آنحضرت است **فصل** طواف زیارت در یوم النحر از آن حضرت در صحیحین ثابت
 شده و این دلیل است بر آن که وقت این طواف همین است و لم یعبدنا الله بغيره
فصل تمت از حاضرین مسجد حرام صحیح است چنانکه از آن آفتاب صحیح است و بنا به حدیث
 بریکه از دو احتمال در آیه کریمه باشد و مراد بجا حاضر مسجد حرام اهل حرم اند که مشاء به مسجد حرام
 گفتند و در بعض اوقات نماز و نحو آن حاضر انجامی شوند نه آنکه مراد بجا حضور است قرار
 دانی باشد **فصل** اولی قطع لمبلیه است نزد استلام حجر زیرا که آنحضرت صلوات برچنین کرده
 و قول بقطع آن نزد دخول حرم اقرب بدلیل نیست **فصل** اول و واجب یک طواف
 یک سحر بر قارن بقول فعل هر دو ثابت شده اما قول پس حدیث ابن عمر است
 قال قال رسول الله صلوات من قرن بین حجه و عموقه اجنأه لهما طواف
 واحد اخوجه احمد و ابن ماجة و لفظ ترمذی نیست من احرم بالحج و
 اجنأه طواف واحد و سعی واحد منها حتی یحبل منها جسیعاً و گفته که این
 حدیث حسن است و آنکه طحاوی اعلاش بوقف کرده جماعه حفاظ روش کرده اند و اما
 فعل پس از یحیی و غیرهاست از هاشمیان الذین جمعوا بین الحج و العمرة
 طافوا طوافاً واحداً و درین باب حدیثهاست و احادیث داله بر دو طواف و در
 سه از براس قارن ضعیف است و در بعض متروک تا آنکه ابن حزم گفته که از آنحضرت
 صلوات صحیح چیزه درین باب صحیح نشده ولیکن ابن عقیب است بعد حدیث ابن مسعود
 علیه السلام که سندش لا یاسرست و لهذا بیفته و غیره بسوے جمع رفته اند و گفته که طواف قدوم
 و طواف انفاض کرده و گفته آرسے در سه چیزه ثابت نشده و حافظ در فتح الباری
 از جعفر صادق علیه السلام روایت غلط یک طواف است از سه مرتبه برای قارن کرده و
 این خلاف قول اهل عراق است حاصل آنکه اگر نزاع بجمع مذکور در خود و بها و رنه مصیر

بسوی تعارض و ترجیح واجب است و عالم بحدیث فیرشاک است در آنکه اولاد و اولاد
 واحد و همی و احد ارجح است **فصل** در دلیل تحریم تملک عام است و مصوری که شرح بمباد
 آمده مثل شماریدن و اوسم اهل بنا پر شناخت و قطع سارق و نخوان خاص پس بک
 عام مرخص و واجب باشد و اشعار بهی سنت صحیح ثابته است از جهت گشتش بر
 برتن می نیز در خطاب در اینجا اهل عالم باین حدیث است و در مقدمه اعمی زعم می که
 ابتدا است در ام الکتاب است و الحاصل ان مثل هذا الکلام لیس من علم
 الشریع و در و کلاحد رکما املیس من علم العقلی قدیل و کلاحد و المیزان
 من احق بتمله و تقیده مع مسکه من الطر و الکشف **فصل** حکم بجهت بعض
 مناسک بدم و عدم جبر بعض بان اخرج است بسوی دلیل و دلیل که الا و این
 کن موجود نیست و روایت من ترک مسکه فعلیه در هر آنکه بجهت رسد هر مناسک
 جبر بدم باشد و بر مدعی تخصیص آوردن دلیل واجب گرد و لکن بر وجهی که متضمن است
 استدلال باشد ثابت نشده و غایتش آنست که در موطا از قول ابن عباس آمده
 و رفع سندش صحیح است بنا بر آنکه در آن و مجهول اند و نیست بجهت در قول وی
 بر احدی از عباد و جماعه ابن عباس فلقد ضیق السبیل بایحاب الدما علی من
 برک تینامی مسکه پس لایق حال طالب حق آنست که در حال این تشیع عام البگو
 نظر فرماید اگر دلیلی بنید این معنی یا بدرجه اختصاص بعض مناسک بدم و بعض دیگر
 و درجه و بجا بست و در ترک ترتیب و موالات و در بعض اعمال حج بگو و اگر دلیلی نیست
 فیما در و توقف بر قول ما کند و آن قول این است که در بسیاری از مسائل حج یک
 تعلید دیگر کرده و احترام مقتید با ساعه اول است گشته یا آنکه بنایش بر شفا برف
 هاست و ادب است و آنچه گفتن آن در بجهت جاس می زید آنست که جنب یا بعض
 طائف عام است و در بجهت او است و بجا بکدام شئی بر و در بجهت دلیل صحیح

نمی تواند شد و دلیل موجود نیست **فصل** از بوالسود علم آنست که طواف موانع صلوة
 است هر که در شمارش شک کند که شش شوط اگر دیده یا بهنت و سه طح شک کرده
 تحری صواب نماید اگر می تواند ورنه بنا بر اقل کند چنانکه دلیل صحیح بدان دارد گشته
فصل جماع قبل و قوف بعرض مفید حج نیست و در اقوال صحابه که بطریق بلاغ در موطا
 بحمت نباشد چه در اصول مقرر شده که قول صحابی حجبت نیست و اگر هست در اجماع
 ایشان است آنهم نزد کسیکه قائل بحجبت اجماع است و حدیث آن رجلا جامع امراته
 و هاکرمان فالا النبی صلی الله علیه و آله انقضیانک کما و اهد یا هدی یا مری
 و مری علی یا هو الحق حجبت نیست گو رجا لش ثقات باش و مراد برقت و رآیه که پس
 اگر جماع دارند غایتش منع از وقاع باشد آنکه مفید حج است ورنه جدال هم مضاعف
 و لا قائل بذلک و در باره ایجاب یک یا دو دیده بر زوج و زوجیه و لیلی نیامده و در مری
 مذکور مطلق ایجاب هدی بر هر دو سرشته و آن بود که مفید و کما و شتر همه صادق است پس
 ایجاب باشد مصداق چه می چراند آنکه در وظایف ابن عباس از تخرید نه برود که در سنه
 پیش از افاضه و قلع کرد آمد و تقیید مطلق تفسیر محل بیان صحیح نیست حاصل آنکه برارت
 اصلیه تصحیح است و جز ناقل صحیح که حجبت بدان قائم شود از آن نقل نمی تواند کرد و در اینجا
 این چنین ناقل موجود نیست پس و اقل قبل یا بعد و قوف پیش از سه یا قبل طواف زیارت
 حاصی تحقق عقوبت است و با توبه در خور مغفرت و محض غیر باطل و بسیج شده لازم او
 نیست و آنکه جوین زعم دارد دلیل پسندیده بیار چه میان بسیج یک و میان حق عداوت
فصل ادله هیچیه تقضیه تنویه اند در بدنه و بقره در تنوع و هر یک از طرف هفت کس
 باشد پس در کفار و هم این تنویه می باید بنا بر عدم ورود دلیل دال بر فرق میان هر دو
 آری در هیچیه دلیل دال بر تفرقه میان هر دو آمده که در نه آمده و بقره از سخت کس باشد
 و لکن احاق بعضی با حجت حج بجش اولی تر از احاق بعضی آن با جواب ضعیف است

فصل در آبریز فیجاء مثل ما قتل من النعم بحکمہ ذوا عدل منکم و دیگر
یکه اعتبار مائت دوم حکم عدلین و ظاهر آنست که اگر عدلین حکم بغیر مائل کنند این حکم لازم
نباشد چه مراد بیک حکم به بحکم یا المائل است و حق عدالت همین است که حکم بغیر مائل واجب
نشود مگر بنا بر غلط یا طریقه یا کماستبر در مائت این وصف است نه آن وصف و واقع مائت
اوست و ظاهر آنست که حکم حکم در سلف لازم خلف نیست چنانچه حکم عدلین در هر حال و در هر حال
ثابت است فصل بر محقق قضا است بلکه اتیان آن در عام و غیر است و عذر مارض
موجب سقوط حج نیست و همین عام قابل تنید آنست که تا در آنچه که گفته اند انان منع کرده
فوری است تراخی اران با نوبت و عمر و مدینه قضا بود بلکه شرط بود در قریش در تمام
مسلمین در سال آینده و تسمیه اش بمره قضیه بنا بر وقوع مضاعفه بود بران میان آنحضرت
صلی و میان قریش فصل لغو و نیست میست از اجرت حج منابر آنست که در ثلث مال و دوا
بتصرف است و در خصوص حج آنچه دال باشد بر آنکه این نفاذ از داس المال است بالان
است چیزی نامده و حجایت مدین ادا حق است و فی اجرت از ماسه مان مراد
است بلکه مراد آنست که حج والد از دل صحیح باشد چنانکه قضا سے وین پیمانیه مسیح است
و توان گشت که لفظ عام مسند پس بدان استبار و وزیر که این عموم نسبت مکر اعتبار
فصل فی بعض حج نه با اعتبار دفع مال از براسه حاج که این معنی دلی دار داشته و احتیاج
شناخته است که وجوب حجیت است بر ادون اجرت حاج از طرف ادون حج از ثلث است که
بدان ماذون است و حج از غیر قریب ثابت نشد فصل احادیث و اراده در بیان
زیارت قبر مطهر مقدس نبوت مسلم که در رساله بک و افراخ او مذکور است همه اش این
ضعیف و منکر و موضوع است هیچ ازان ترتیب صحت و حسن نه سجده چنانکه از حدیث عام
مسکی در آن ثابت می شود و گرد و سه حدیث که شدش لایاس به است و ملائش فی ثلث
زیارت است و پس بطریق زیارت نبوت به رائج الاسلام این نمیه در شک خود به

صحیح ذکر کرده پس اقتضای بر ما و رد و عدم مرا و بر خلاف آن واجب کسے است که ایمان بخدا و روز آخرت دارد و ایجاب غیر واجب و اثبات مالم مثبت شیو و تقلید مشوم و منجاری رای پرستان از حلاوت ایمان محسوم است

کتاب النکاح

سنه حقیقه این الفاظ و طلی مست و تمیید عقد بدان بنا بر ملاست مست زیرا که عقد را به بوسی و طلی مست چنانکه غمرا اثم نامند زیرا که سبب مست و اقل تر از اثم و کثرت در و داین لفظ در قرآن بمنه عقد مناسب آن نیست زیرا که مجاز در قرآن بسیار است و کثرت نه از خواص حقیقت مست و نه مخرج لفظ از مجازیت و آنکه محشری گفته که در قرآن جز بمنه عقد نیامده ممنوع است چه در حقیقت و چه در مجاز غایتی که هرگز عقد مراد نمی تواند شد چنانکه سنت بران دال است و جامه میراست بدان فتره و همچنین الفاظ نکاح که در کتاب الودایر برای حاکم کاسته دارد شده جز از برای و طلی می تواند بود چه آنجا عقد مست نیست

پایه و برپایان حکم نکاح و صفت منکوحه

هر که از جوانان استطاعت یافته داشته باشد و می نکاح کند که اخص از برای بهر وجهی از برای فرج مست و هر که سطحی چهره و برومی صوم مست و این وجاست از برای او و آنحضرت صلوات الله علیه من شامی گزارم و روزی گیرم و افطار می کنم و زنان را بزنی می گیرم و هر که از سنت من روگرداند وی از من نیست و بی باوت امر کرده و از بتل نه شدید فرموده و گفته تزوج کنید زن و دود و دود که روز قیامت بشما انبیاء را رسا شده که من و امر متفق و بموجب است با قدری به تخمیل مؤان نکاح و این حرم گفته فرض مست و هر که گویند امر برای ندب است و نزد منقبیه سنت و نزد شافعی مستحب و باجماع نکاح افضل است از تجرد و تخلی برای عبادت حاصل آنکه هر که حاجتمند نکاح باشد و نکاح از برای او اول

از ترک بود و بدون احتیاج پس تنگ نیست که اقل احوال در حق او مذرب است بنا بر
 او داده و برین باب و هر که محتاج تکلیف نیست و نه فعل آن لوسه است از برای
 از آنچه حضور و نشین پس در حق وی کرده باشد و زو خوف اشتغال از طاعات بجز
 طلب علم و جز آن از آنچه بدان حاجت می باشد یا زن بترک جماع متضرری گردد
 مردن اقدام بر معیشت و اگر اشتغال از طاعات بی نیازست و زن بترک جماع
 غیر متضرر و در تکلیف نفع راجع بسوی باره حاصل نیست پس ظاهر آنست که جماع
 باشد اگر چه اول متفقین این تفصیل نباشد اما در اینجا اول و دیگر و قوا سه کلیه آخر متفقین
 آنست و اگر درین صورت اخیر جماع نگویند بلکه کرده گویند بنا بر و داد و در غربت
 و حرمت و در آخر زمان چندان در از صواب نیست و تکلیف با زن از برای چهار
 نعلت باشد یکی از جهت مال که دولت مندست مال خود بر شوهر صرف کند دوم از جهت
 حسب که در عالم ناموس و ابرو است سوم از برای حس و جمال که در آن فروغ خاطر
 و شکر نعمت خداست چهارم از برای دین و صلاح و عفت و عیست او و لیکن تقدیم دین
 بر دین و بند ابر است که با سه منف و دیگر با کثرت استحب باشد و لکن آماره فاضله و لذات
 الدین قدمت ید الیه و رفای انسان نزد مزوج این دعاست بارک الله لا اله الا
 الله و جمع یدکما بحیر و این در حدیث ابی هریره است هر قدر نماز ترند
 و ابن عباس میفرماید که و اند و این سود گفت آنحضرت صلا تمشد حاجت ما چنین است
 اَنْ الْحَمْدُ لِلّٰهِ تَعَالٰی وَ السُّبْحُ لِلّٰهِ تَعَالٰی وَ تَعَالٰی عَمَّا يُشْرِكُونَ اِنَّ اللَّهَ مِنْ شَرِّ مَا نَسْتَعِذُّ
 مِنْ يَدِيْهِ اِنَّ اللَّهَ فَلاَ مُضِلَّ لَهُ وَ مَنْ يُّضِلِّهُ فَلَاحَادِثِيْ لَهُ وَ اَشْهَدُ اَنْ
 لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ وَ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ بِاِسْمِ اَيْتِ كَيْ يَا اَيُّهَا الدِّينُ
 اَمْسُ اَلْقَى اللَّهُ حَقَّ ثَقَاتِهِ وَ لَا تَعْنُ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُسْلِمُونَ وَ مَوْثِقُ اللَّهِ اَللَّهُ اَللَّهُ
 تَسَاءَلُونَ بِهِ وَ لَا رَحْمَرَاتِ اللَّهُ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا سَمِ يَا أَيُّهَا الدِّينُ اَمْسُوا

اَللّٰهُ وَفِيْ اَقْصَا لَا سَلْبًا يَدَا يَضْرِبُكُمْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَعْفُو لَكُمْ فَاَنْتُمْ بِكُمْ مِنْ
 يُّطِيعُ اللهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا و این را احمد و دارمی و ابو داود و نسائی
 و ابن ماجه و غیر هم روایت کرده اند و ترمذی تخفیفش و حاکم تصحیفش نموده و در روایات دیگر
 بعض الفاظ کم و بیش بهم آمده چنانکه در آخر کتاب موعظه حسنیه با خطیب به فی شهر البسته
 مذکورست و نظر کردن زن غلط به اگر تو اند جائزست بلکه یک راکه زن خواسته بود پرسید در
 دیده گفت نه فرمود برو بین و این در سلمت و آخر خطبه بر خطبه و برادر سلمان تا آنکه خطیب
 اول ترک کند یا اذن دهد نه فرموده و جمع بیان دو خواهر حرامست حرمین باشند
 یا اینین یا یک حره و دیگر امه زیرا که آیه وَاَنْ تَجْمَعُوا اَبْنَاءَ الْاَخْتَيْنِ اَعْم است از آن
 هر دو حره باشند یا امه و قوله اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ اَعْم است از آنکه هر دو خواهر یکدیگر
 باشند یا غیر آن پس میان هر دو آیه عموم و خصوص من وجهست و در سنت آنچه تعیین
 راجح کند نیامده ولیکن نه از جمع میان مرأه و عمه و خالا و تقویت نسخ جمع میان اخترین از
 اماری کند چه لفظ مرأه شامل حره و امه هر دوست و شک نیست که قرابت میان دو خواهر
 زائد بر قرابت میان زن و عمه و خالا اوست و هر که دعوی کند که مراد بقوله این اخترین
 حرامانند اما در این سخن از دوسه جزو بدلیل پذیرا نشود و این قول که سوق آیات از برای
 تحریم حرامست باطلست چه در قول و سه بجهت حرمت علیکم ایها انکم تا قول او
 و ان تجمعوا ابین الاختین امر امر و اما استوی بوده اند چه در تحریم ام مملوکه و همچنین
 است و نسبت مملوکه و انچه بعد از اینها ذکر یافتیم خلافتی نیست فصل اول دال اندر تقلیل
 هر دو و تفسیر بمقدار بلکه هر چه قیمت دارد و مهر و نودنش صحیحست چه حدیث دلخواه تمام
 من حدید و حدیث نکاح زن بر غلین و حدیث حلت زن بر صدق طعام از برین
 و حدیث تزوج عبدالرحمن بن عوف بر وزن نواة از زردال بر عدم تفسیر بجد و جانب
 قلت است و این احادیث در امهاتست بلکه زنی را در زنی یکی بر چند سوره قرآن که

داد و فرمود ادب بپند مملکتها با جماعت من القرآن و نور اعظمی از اسلام
 زو حکمتها فصلها من القرآن آمده و لفظ بخار سے امکنه کنهها جماعت من القرآن
 است و لفظ ابو داد و این سبب ما قطع قال سرقة القرية والى تليها
 فعلها استمرق اية و درین الفاظ دلالت است بر آنکه لیجاب و قبول را باجماع
 معین است و اما در جانب کثرت پس آنرا نیز حد سے معین نیست و لهذا در قرآن شریف
 ذکر قطار آمد و در هر یک از زوجات مطهرات و از زده اوقیه و نصف بود که
 در هم باشد و هر که زعم کند که مهر چرین قدر و آن قدر نمی باشد بر وی دلیل سببه
 میست که مخالفة در و رکوده است و صدق صفت حق او بود پس مهر گردانان
 صحیح باشد و از علی بفاطمه قتل و دخول در و در مهر و این دلیل است
 و نیز شرط و صدق و جایا و علی از عیست نکاح برای زن است و هر چه بعد از
 نکاح باشد از ان مطعی است و حق حیره که بران اگر ام مرد توان کرد دختر یا خواهر
 و نکاحی که در ان فرص صدق نکرد و پیش از دخول بان زن مرد و آن زن را مثل
 صدق زن ان قوم خودی باشد بیا و کس و شطوط و حلال می شود زن بیا و ان بیرون
 در مهر و این بطریق وقت از جا را آمد و قول علی که مهر کسر از و در هم نباشد و
 مقال است بخت نمی ارزد و بهتر مرا نیست که آسان تر باشد بر مرد و عمر و دختر و
 و را من آنحضرت صلا الله علیه و آله و سلم گفتند عدت معاد مرد و عطلاتش و او را
 اسامه سببار و رفته اش و بیا و در سببش را و می ترک است لیکن اصل بقید و می
 و نیست دلیل بر وجوب مهر کامل بجز دخول و تمسک بغیر ذیل حلال نیست لایا و
 اموال عباد که اهلش تحریم است بکتاب و سنت و عز و ذیل از ان منتقل نمی تواند شد
 و اما بر اطلاق نکاح ثابت است و حدیث لا نکاح الا علی مرسل است و فرمود در
 بی ولی نکاح کرد و نکاح باطل شد و نزد دخول مهر لازم آید بنا بر استحلال فرج و اگر نکاح

اشتیاق را در هر سلطان ولی کسی باشد که او را ولی نیست و این حدیث را ابن عوانه
 و ابن جبان و حاکم صحیح گفته اند و در آن دلالت است بر ابطال ولایت اولیا بنشین
 و بنا بر این اشیان است بعدم پس هر که غایب است نزد حضور گفتو و رضای تکلفه بدان
 اگر چه در بای قریب باشد و میکه خارج از بلد زن و مرد نکاح بود پس آن ولی در تکم
 معدوم است و سلطان ولی او است مگر آنکه بانوی و شوهر راضی باشد انتظارش گردند که
 درین صورت انتظار قدم آن غایب حق این هر دو است اگر چه مدت دراز گردد و با
 عدم رضای و بی از برای ایجاب انتظار نیست و لایسبا با وجه و حدیث ثلاث لا یؤخرون
 اذ اجاءت و از آنجه ایم است چون گفتوش بهم رسد و معمول علیه و را اعتبار و ولایت
 نکاح قریب قریب زن است که نزد تزوج زن با غیره گفتو غضا ضمته لاحق ایشان گردد
 و مزوج او غیر ایشان باشد و این منقضی بعصبات نیست بلکه در ذوی السهام یافت
 می شود و پدر برادر از جانب مادر و در ذوی الارحام پسر و دختر و گاه غضا ضمت
 این هر دو باشد و غضا ضمت بنی اعمام و نخویم باشد و شک نیست که بعضی قریب
 او خل است درین امر از بعض دیگر پس آباء و ابناء و ولی تراند از غیر خود باز برادران
 یک پدر و مادر اند پسر برادران از جانب پدر یا مادر پس اولاد و بنین و اولاد و بنات
 سپس اولاد برادران و اولاد خواهران بعده اعمام و اخوال فده که ذاصن بعد
 هشی که اعم و برز اعم اختصاص بعض و بن بعض آوردن محبت است و اگر بیستش جز
 اقوال من تقدم نیست ما را بران تعویل نباشد و حدیث لا نکاح الا بولی و شاهدان
 عدل اگر ثابت شود و بصحبت رسد و دلیل باشد بر آنکه اشهاد شرطی از شرط نکاح است
 بنابر آنکه نفی ذات مستلزم اوست و توجیه نفی بسوی کمال محتاج تر بهماست چه تقدیر
 کمال ابعد المجازین است و لکن در حدیث مقال است پیش منقض از برای استدلال نشود
 فصل در شرایطی ثابت نشده و لکن بشرطی از ماکولات لباس است زیرا که

منجمله طعم مند و بیست سخن در حکم شریعت انتساب است با مرد و اما در شیعیان در سنه
 از بیسی و ظاهر آنست که این انتساب بلوغی از بیست و دو بلوغی و مال بر تخصیص دارد نشود
 و از وجه صحیح و جبرین در ضعیف خبر فاضل نیست نکاح ایم بدون استیاء و نکاح بکر بدین
 استیاء آن مردان بکر سکوت است و در روایتی حسین است که تیب احتی است بنفس خود
 از دلی خویش بکر استیاء کند و اذن او خاصه است و در لفظی این مسأله نیست
 ولی را با تیب امری و اختیار است و آنچه امر خواهد بود یک زن نکاح زن دیگر رواست
 خود کند و نکاح خود را نماید چه ولایت و وکالتش مقبول نیست و این را ابن ماجه و
 و از قطنی مدایت کرده اند و رجال سندش ثقات اند و از نکاح متعارف آمده و آنچه آن
 باشد که یکی دختر خود را بکک و دیگر کسی بکک خود با دخترش بدهد و میان این هر دو هر
 ناست و این نه خاص دختران است بلکه فرامران و دختران برادر را نیز همین حکم است
 که نکاح شان بی مهر و طریق مآول و حرام و باطل است و بعد از عقد نیست بلکه در آن
 بر هر یکی از دو جن تو غیر مهر از برای زوج است بنا بر اتمکال فرج گویا بنزد افساد تسمیه
 بود و ضاقت تسمیه سلام نسأ عقد نکاح نیست و مهر شرط عقد نباشد و همه از شغار
 متقنه فرج و تحریم است نه متقنه ضاقت و در فرج بکر اگر چه زن نکاح او کرده بود و در
 کاره بود آنحضرت صلوات غیر کرد و هر زن که در دلی نکاحش کرده اند از برای اول است
 و جب متزوج بمیرا اهل خود و عاها باشد و جمیع میان زن و عثم و خاله او حرام است
 و تحریم ما از نکاح و انکاح و خطبه و غطیه بشدن نه آمده این عا س گوید نکاح نیز
 در حالت احرام کرد و میوند گفته نکاح در حالت احلال بود و اول در حدیث متفق علیک
 و ناسی در سلم و بن است راجع که اهل الدیت ادری عا فی الدین و احتی شرط بود
 شرطی است که بیا فرج را حلال ساختند و اندامیکه حرم حلال یا محلل حرام نباشد
 فاضل در عام و طاس تا سه روز خضت و در تده و او پس از آن نسی کرد و او مسلم و در

حدیث متفق علیہ از علی آمدہ کہ منیٰ کرد از منقہ در علم خیر و شر است بر حق است گفتہ سنتی فرمود
 از منقہ زنان و از رحم چرا بلیہ و این در صحیحین غیر ہماست زور حدیثہ پر بیع بن میسر آمدہ
 کہ فرمود شمار از ان و اودم در امتناع از زنان و مکون او تعاسی تار و ز قیامت حراست
 ساختہ پس ہر کہ نزدش چیز سے از جنس این زنان باشد او را بگذارد از چپہ باؤادہ
 هیچ نگیرد و این نزد مسلم و ابو داؤد و نسائی و ابن ماجہ و احمد و ابن جان سنن و در
 ولایت سنن بر نسخ نکاح منقہ تا اید و هو الحق الذی لا یجیح ص حدیثہ چہ این سنن
 و حجتہ الوداع بود و وقوع این منیٰ مؤید در آخر موطن از موطن سفر آنحضرت است حدیث
 و بعد چارہ اذان و وفات یافتہ پس مصیر بسوی آن واجب باشد سخن درین مسئلہ
 در از سنن حاصل آنکہ نسخ تخلیل جمع علیہ تحریم جمع علیہ تنقیہ تا بیست و نامح و نسخ
 ہر دو قطعہ اند و این ہر نقطہ بیست کہ نامح قطعہ جز قطعہ نباشد چنانکہ جمہور اہل اصول گویند
 در نہارا درین قول با جمہور موافقت نیست فصل محلل و محللہ ملعون اند بر ان رسول خدا
 صلوات و احادیث این منیٰ بطریق جامعہ از صحابہ باسانید سے آمدہ کہ بغضش صحیح و بغضش
 حسن نیست و منیٰ باشد لعن اگر بر امر ناجائز در شریعت مطہرہ بکیر گناہی کہ از اشد زنوب
 باشد پس تخلیل غیر جائز است در شرع و اگر جائزی بود فاعل دراضی را بد ان لغت نمی فرود
 و چون حرام و غیر جائز در شریعت آمد پس غیر آن نکاح مست کہ در کرمیہ حتی آنکہ زوجا
 غیرہ ذکر یا قسمہ و آمدہ کہ نکاح منیٰ کند زانی محلود گریہ چو خود و این حدیث ابی ہریرہ کہ نزد
 احمد ابو داؤد دست و رجالش بہ ثقہ موافق قول او تعالیٰ مست و حرم ذلک علی
 المؤمنین پس نکاح با زانیہ جائز نباشد و ظاہر حدیث ان اصداؤن لا تزدیکاکم
 آنست کہ کنایہ از زنا باشد ولیکن اختلاف مست در وصل و ارسال بلکہ نسائی گفتہ اند
 ایسا بنبات و نیست و جہ از براسے منع نکاح با دختریکہ این کس با مادرش زنا کردہ زیرا کہ تحریم
 مجرم محرمات بشرع مست نہ بغفل و شرع تحریم بنت شرع آمدہ و این دختر بنت شرعی است

تا دانی باشد زیرا که تعالی در بیان آنکه در توان گفت که کم نیست لایق مخلوق باشد باز او مست
 زیرا که این حقوق اگر بشر است پس باطل است و اگر مرد است که غیر بشری است پس
 منزه است چنانکه در مخلوق است اما است لیکن این آب نه آبی است که بر آن حقوق است
 ثابت شده بلکه آبی است که صاحب او را جزو حاصل دیگر نیست فصل عاشر
 گوید یکی زن خود را سه طلاق داد آن زن بر نیت دیگری رفت آن دیگر خیمه در اخلاق
 و ادبش از دخول پس زود اول را داده تزویج کرد و آنحضرت صلوات الله علیه از آن پرسید فرمود
 لا یتعدی ذوق الا تخمین عیلتها اما ذاق الاول اخوجه مسکون این را بیک است
 بر و عوب و طای و با وجود آن مجروح دخول کافی است و انزال شهرت نیست +

باب در بیان کفایت و خیانت

این اثر گفته آنحضرت صلوات الله علیه بر بعضی حرب کفایت بعضی اند و همچنین بعضی موالی الکفای
 بعضی مکر حاکم و مجام و این را حاکم بر وایت کرده و در سندش را وی بی نام است و
 ابو حاتم مستخرج گفته و لیکن شامی در او در نزد بزار از معاذ بن جبل بسند منقطع و قاضی
 بن حاتم قیس را گفته کفایت کن با اسامه و این در مسلم است فاطمه قمر مشبه بود و اسامه موالی بود
 و بنی بیاض را امر با نکاح اباهند و نکاح با دسے فرموده و در حجام بود و سندش نزد حاکم
 جدید است پس مقدم باشد بر وایت اولی در راجع بود از آن و کفایت در نسب غیر معتبر
 بود و هر که باعتبار نسب فرستد بجزو خیال بے استدلال آویخته و بگویند بنات قبول می
 عنایت فرستد و اهل از نسب مستخرج آن نیست که یک کسیر سے از خود با وجود رضای او یا
 در ام باشد و فرزند نشود اما با تخیر از این مسائل بدرجست بودند و خلافت احدی از فرمود
 در آن معلوم نشد و مگر بعد از گذشتن چهار صد سال از هجرت نیزه و با یک سلسله استثنای
 بنات فاطمه از ازدواج با دیگران فرمایش با شنید یا غیر آن سلسله و ولایت نیست
 در لایق و نسب معتبر غیر معتبر است و قنیه شهریه و نیه و اگر لا بدیاست استیارات اصحاب

پس شک نیست که اشرف النساب نسب بهیچ ما شرم و افضل اصحاب حسب علم است و بس و
 شروط اهل فروع در باب کفارت بیکدیگر از برای تزوج و ترویج اشبه بخراقات است
 نسبت با جنادات و کفر با من احیاء عند هم لیس علیها آثاره من علم و
 حدیث خیابان بر بره نزد عتیق غلبه است و در دوا بیست نزد مسلم آمده که زین عبد بود و در
 روایتی دیگر آمده که حر بود و اول اثبت است و در بخاری از ابن عباس بصحت رسیده که
 بنده بود و غیره و زین و بلخی را که زین بود و دو خواهر نزد اسلام آوردن بود و ارشاد کرد که طلاق و
 ایضا شدت و سستش را بخاری اعلال کرده مگر ابن جبار و دار قطن و بیضی و بیضی
 و زین و بیضی نموده اند و غیلان بن سلمه ثقفی نزد قبول اسلام ده زن نزد خود داشت
 و همگان همراه او مسلمان شدند آنحضرت ادرام کرد با اختیار چهار زن از آنها و این را
 اگر چه ابن جبار حاکم تصحیح کرده اند مگر بخاری ابو زرعه و ابو حاتم اعلالش نموده و ابن
 عبد البر گفته که لایحه و اعله غیبه من الحفاد لعلی اخری و چون مقام
 مقام موجب تحریم و تحلیل و موضع موضع عاتقه البدوی است حال دلیل برین منوال است
 پس چنانکه باید و شاید منتقض از برای استدلال بر مع زیادت برابر نشود و آیه که همیشه
 فانکحوا طایب لکم من النساء منی و ثلاث و دباغ بر محاوره عرب عباد و آنست
 لغت مفید از نکاح و در دوسه و چهار چهار نفر و در یک بار است و در آن نفر ضعیف
 مقدار عدد در نان نیست و نه دلیل بر مفارقت دفعه اولی نزد و دفعه ثانیه است و اگر نزد کسی
 نقل محالف این منتهی از آنکه لغت و اعراب باشد پس مقام استفاده از وی است
 و این تفصیل فرمایند و تفهیم بدعوی اجماع نزد غیر منزع باین جلیه ای چون و ابی سر خطب است و بیست
 قسم ایراد اسماعیل بصفحت خواهد رسید حال آنکه ظاهر بر این صیغ و عمرانی و ثلث از حقیقین متاخرین
 بر خلاف ایراد اجماع رفته اند و هم قرآن کریم فیصل رسول کریم که زن یا زیاد و بعضی
 اوقات فراموش آورد و ثلث اجماع مذکور است و دعوی خصوصیت منقصر دلیل است و ایراد

اصطلاح همراه دار و نقل از ان جز پنا تنگ که نزدش همه ساز ویر منقطع گرد و ممکن نیست دست
 متقدم ببلان با اعلای که در ان هست کجا تنهس از براسه نقل از دلیل قرآنی فعلی مستطوع
 می تواند شد و هر که تسبیح این حدیث بروحی که بیان قیامت است می تواند شد بکند با
 دلیلی دیگر در معنی این حدیث بیار و خدا این جزای غیر و چپه بیان هیچ یک و بیان
 حق صاوت و بقضا نیست و بر عالم انسانی حق اجتهاد و لایسما در مقامات تحریر و تقریر
 پنا که در همه اجات این کتاب و جز آن کرد ایم و می کنیم و جب است و نزد حاکم پیری
 و در صدر توضع در عمل باید کرد و در تقریر صواب فایا که اب تحامی التصامیح بالحق الد
 صلح الیه ملکک لتقل و قال ولا یمنی من اطلی تجس هم اکتین حرف
 الرجال فاما لا تسأل یوم القیامه عن الدی ترقصیه منک العباد علی من
 الدی یترقصیه المعسود و اذا اجاء لهما بطل بهما معقل عمر و من ورد المع
 استقلال السواقیه فصل اخضر مسلم و خضر در نیب را بر اثر العاص بن الریح بعد
 او شش سال بکاخ اول برگردانید و نکاح تازه کرد و این حدیث نزد احمد و حاکم
 بصحت رسید و در حدیث دیگر آمده که نکاح جدید کرد و لیکن نزد اول را اجرا نکرده
 اسناد گفته و سبکی که اسلام آورده نکاح کرده بود و شوی او گفت می دانی که من مسلمان
 شده ام پس آنحضرت آن زن را از شوهر دیگرش کشید و بشوهر اول داد و این را ابنا
 حاکم و حاکم فصیح کرده اند فصل چون در پهلوی عالی که زل از بنی غفار بود نزد
 دو صبح تاب ملاحظه بیاض کرد و فرمود جامه خود پوش و کسان خویش با بسزاد و کتین
 دادن کرد و در سندش جمولی است و از عمر بن خطاب آمده که زن بر صا دیا بمنونه با مجوز
 را صد اوق است عوض بس و این صد اوق برده فریب دهنده است یعنی اگر می نیست
 و در نه بر جا بل تا و ان نیست و از طے مرتفع هم نحو آن بزیادت قرن آمده و نقصان
 عمر رفته اند عنه و درین احوال یک سال است و لیکن این همه موقوفات است بکشتی انند

گوا سائیش رجال ثقات باشند چه در اشغال این مقامات استناد بر قوعات باشد
 نبغیر آنها و آن موجودیت و بضرورت و نییه ثابت شده که عقد نکاح لازمست و
 بدان احکام زوجیت از جواز و طی و وجوب نفقه و نحو آن و ثبوت میراث و سایر احکام
 ثابت می شود و همچنین از ضرورت و نییه خروج از ان بطلاق و موت ثابت پس از برای
 زوج خروج از نکاح بسبب از اسباب و دلیلی صحیح مقتضی انتقال از ثبوت بضرورت و نییه بآن
 و در باره فسخ نکاح از عیوب بجهت نیرد نیامده و مرفوعی بثبوت در سیده و لفظ المحقق
 با هلك صیغه طلاق است و بر فرض احتمال حل بر تمیق و چسبیده شدن بر اسوای آن
 همچنین در فسخ بعت دلیلی صحیح نیامده و اصل بقا بر نکاح است تا آنکه موجب انتقال
 نیاید و من اعجب ما یتجب منه تخصیص بعضی العیوب بذلک دون بعضی
 لا یجوز دلیل فبیحان الله و بحمدہ

فصل در بیان عشرت با زنان

ملعون است آنکه در و بر زن بیاید بلکه او تعالی بسوئے چنین کس نظر نمی فرماید و او را
 مرسل است و ثانی موقوف و لیکن چون بطرق چند از جماع از صحابه آمده مجموعش متعین
 بر فرض این معنی که مراد از الی ششم این ششم باشد و آنکه ابن عمر نزول این آیه مردی
 از انصار که بد بر زن خود آمده بود نشان داده جرأت ابن عباس تو بایم او درین باب
 نموده کافی سنن ابی داود و آنحضرت وصیت فرموده است بخیر و یکی در حق زنان و گفته که اگر پیش
 زنان از استخوان پهلوسست و اعوج شے در ضلع اعلا سے اوست اگر بروی که راست
 بشکند و اگر همچنان بگذارد سه هوار کج ماند و استماع بدان همراه کجی است و شکستن آن طلاق
 اوست و نزد دست و دم بر سینه از غرود جابر گفت که بان تا هنگام سه پاس بخانه در آید
 یعنی شب و خل مشورت از ولیده موی شانه زن در مغیبه استره بکار برد و گفته بهر که غیبت او دراز
 گردد وی شب هنگام ناگهان بخانه نه در آید و بدترین مردم نزد خدا و زقی است کسی است

که بدن رسد و زن بوی رسد پسر را زاد را بر ملا کند و چون ساویر بن میده از حق زن بپوشد
 شهر پرسید فرمود چون نان خورده و او را بخواند و چون جامه پوشد او را هم بپوشان
 و بر روی او وزن داد و بر مگوی و از روی جگر در خانه جدا شود این نزد آمد و او را وود
 و نسائی و ابن ماجه است و نزد بخاری تعلیقا آمده و مذری از ان سکوت کرده و این
 بیان دعا که تمجیحش نموده اند و پیرو می گفتند که از در آمدن مرد و قبل حزن از جانب
 فرزند احوال می شود پس ما قاضی احمد بن محمد را که تشنه فرود آمد از خبر مسلم عن جابر و فرمود
 اگر کسی از وزن خود بپاید و این دعا خواند بسم الله الله حیدر حیدر الشیطان و حنبلیک علی
 ما و فقتنا اگر میان هر دو فرزند می مقدار بود دست هر گز شیطانی زیان نرساند
 این در حدیث متفق علیه است و بخاری از ابی هریره مرفوعاً آورده که چون مرد زن را
 بفراش خواند روی او را که در دنیا ملائکه تا صبح بر وی لعنت کنند و لفظ مسلم اینست که آنکه
 آسمان است بر وی خشنایک گردد تا آنکه مرد از ان زن خوشد شود و همچنین در متفق علیه
 لعنت بر هر صله مستوصله داشته و داشته آمده و وصل پیوند سری بوی است و دشمن
 غلانیان سوزن یا خار در پوست و فرموده غیاب فارس و روم را از ان نسی کند و ان
 جمیع است بادن در حالت برضاع و سحر را و آن غنی گفته از خبر مسلم و در حدیث دیگر
 گفت بیو که عزل را و او صغری گویند کاذب اند اگر خدا را خواهر خلق کند نتواند که
 برگردانی و جالش ثقات اند و جابر گفته ما عزل می کردیم و قرآن نازل می شد پس اگر
 ناجائزی بود از ان منع می شدیم و این متفق علیه است و مسلم زیاد کرده و صلح النبی
 صلعم فلم یخنا و باجماع عزل جائز است و کراهت تریه را این منافاه نیست و اما و است
 قاضیه بر منع محمول است بر خبر دیگر است نقل از بر تحریریم و بعد از سمع بینها و آنش و صمیمین
 آنحضرت صلعم بر هر زن نان یک غسل مروی شده

چون بعد از این بن صوف با حضرت گفت که من تزوج کرده ام فرمود باریک اندک
 اوله و لی بشأه این لفظ مسلم است از حدیث انس و فرمود چون یکے را از شما بسوسے
 ولیمه خوانند باید که بنیاید و این متعلق علیہ است از حدیث ابن عمر و در لفظی نزد مسلم چنین آمده
 که اجابت کند خواه عرس باشد یا نحو آن و فرمود شش طعام طعام ولیمه است که آئینده را
 منع کنند و اما آئینه را بخوانند و غیر مجیب دعوت ماست خدا و رسول است آری اگر کلام
 باشد دعا کند و اگر منظر است بخورد و در روایتی آمده ان شاء طعمه و ان شاء ترک
 و این لفظ مسلم است از جابر و ابن مسعود و فروقا و آوده که طعام ولیمه روز اول حق است
 در روز ثانی سنت در روز سوم سمع و هر که سمع کند بوی خداست یعنی بوی خوش
 تریخی غریب است با آنکه رجالش رجال صحیح اند و نزد این ماحبه شاید سے از حدیث
 انس دارد و آنحضرت ولیمه بعضی زنان خود بد و بدجو کرد و در ولیمه ضعیف برقرار و اقطا کن
 قصر فرمود و حسابی از خبر و حکم برگرفت و نزد اجتماع دو داعی اجابت از برای اقرب
 در باب و اگر یکے از دیگری سبقت کند اجابت مر سابق راست و این بسبب ضعیف
 آمده و فرمود من یکے زده نمی خورم رواه البخاری و عمر بن ابی سلمه را گفت اسے کو دک
 بسلم کن و بدست راست و از پیش خود بخور متفق علیہ و در باره فقہ شریع فرمود از جزایش
 بخورید و از وسط آن چهرکت از وسط فرودی آید و سندی صحیح است و بیسج طعام را عیب
 نکرد اگر خوش آمد بخورد و اگر ناخوش گرفت بگذاشت و از خوردن بدست چپ نمے کرد
 و گفت شیطان بشمال می خورد و از تنفس درانار و نفع اندر ان نمے فرمود و این همه
 در امهات است **فصل** احادیث امر باجابت ولیمه صحیح است و آنچه متفق صرف آن از وجوب
 باشد نیامده آری حضور و لاکم شوبه منکرات با عدم قدرت بر تنسیخ ناجائز است چنانکه
 حدیث نمے از جلوس بر مائده که بران ادا است خمر باشد و ال است بران و سایر معاصی
 مقام باشد بران **فصل** بعضی اهل علم بر کراست کلام بحالت جماع استدلال بقیاس

برکاست کلام بحال قنای حاجت کرده اند و این فایس اگر بجامع امتحانات است
 باطل است چه حالت جمیع حالت مستلزم دست نه حالت سنجیده بلکه در حکم که درین حالت
 نوعی از اسباب عشرت است بلکه لذت نمایان دارد و کما قال بعض المتعلمین
 و یجب فی مثل حال الجمیع لین الکلام وضعف النظر
 و اگر جامع کدام شئی دیگر است آن چیست بآنکه رسول خدا صلعم ملاعبت و ملاعبت را
 شرمع ساخته و وقت جمیع اولی تر با دست فصل ریباب کار و بار خانه و خدمت بعل
 در بیت بر وزن غیر ظاهر است و لکن زمان صحابه اعمال صانع معیشت بلکه فایس از آن که
 تبال در مشقت است بجای آورد و در مجموع نشد که زنی از آن متنوع شده باشد یا گفته که
 این کار بر زنده من نیست یا من این کار نکنم بنا بر مکان شدت یا مل جبال بلکه در صحیحین
 و غیر آنها آمده که سنگ آبی در دست بتول پوشاک در گردن زهره ادا اثر کرده بود و کما
 شرف کس فصار صی الله عها و اوصاها پس هر زن که گمان مردم و وجوب چیز
 بر خود جز نمکین روح بر طلی کند و ادا در جوع با جرات خود نماید یا تابش برین امر و نیست
 اشکال در آن است که از ابتدا ادا با شرف اعمال هر شید و گفته که اصل بر من غیر واجب است
 پس اجبارش بر عمل محتاج دلیل است اگر ثابت شود که آنحضرت صلعم بتول را امر بجدت
 زود و دی فرمود و اصل باشد از بهای تنگ بر اجبار مقتضی و مجرب و تقریر بر کس زمان خود و
 زمان سلیم را بر عمل و بیعت از روح مفید و از دست نه وجوب

باب در بیان قسم

آنحضرت بیان زمان خود قسمت می کرد و می گفت اللهم هذا قسمی فیما املك فلا
 تملنی فیما تملك ولا املك و می فرمود هر که ادا وزن است و وی مالک به یکس است و در
 قیامت بیاید و شوق او مال باشد و آنس گفته سنت آنست که چون بکر شیب آمد و نزدش
 بهفت شب بماند باز قسم نماید و اگر شیب آمد و نزدش سه شب بماند و آنحضرت چون نزد

ام سلمه شب بسر کرد و فرمود ترا هرانی بر اهل توبیت اگر خواست نزدت بخت شب با شخم
 ولیکن باز دیگر زمان خود نیز چنانچین کنم و تو یک سو ده بنت ز سعه توبیت خود بعاثت بختی
 آنحضرت نزد حالتش و شب می ماند حالتش گوید و رقم بعضی بار را بر بعضی فیض است بنی داد
 بلکه نزد هر زن بی سبب می شد تا آنکه شب هنگام بخانه صاحب یوم می رسید و این دور
 بر نسا و دونا بنها بعد از نماز عصری بود ولیکن در مرض موت این انا غدا لغت و اراوه
 یوم حالتش کرد و هنگام دستوری دادند که هر کجا که خواست بمان پس در خانه حالتش مانند
 و نزد سفر در زمان قرعه انداخت و سهم هر زن که بر آمد با همان زن بیرون آمد و اعتبار
 قرعه در شمع و در غیر باب آمد و بخلاف قاف که مستقل با ثبات نسب و جود آن نیست
 اگر چه استبشار نبوی بدان ثابت شده و آرزو و کوب زنان در رنگ بندگان نمی فرموده

این نزد بخاری است

باب در بیان خلع

زن ثابت بن قیس من و آنحضرت صلوات الله علیه گفت بروی عتابی در دین و خلق نمی کنم
 ولیکن کفر را در اسلام کرده می دارم فرمود کستان را بروی بازی گردانم گفت آری
 ثابت را فرمود اقبل المحدیقه و طلقها تطلیقه استخرجه البخاری عن ابن
 عباس و در روایتی آمده بطلاقاً آمده و در لفظی آمده که ثابت مرد و یوم بروی بود
 زن او گفت اگر خوف خدائی بود و نزد آمدنش بر خود خوی بر رویش می افکندم و این
 زیادت نزد ترندی و ابو داود و سنن و احمد آورده که این اول خلع بود در اسلام و با جمله
 این خلع طلاق بائن است نزد جمعی از اهل علم منهم الشوکانی فی الویل و الفتح الراجی و
 نسخ است نزد جمعی دیگر منهم الحافظ ابن القیم و الشوکانی فیضانی الدرر و الداری و العسل
 ذلک هو الراجح و مؤید است آنکه رسول خدا علیه السلام یک حیض گردانیده و این حدیث
 حسن است نزد ترندی و عموم قول تعالی فلا جناح علیها فیما افترت به و ال سنت بر جواز

پنجویں و محرمات شوکانی پنجو شرح سنتی در رساله استقلالش را درین باب ملاحظه
 فرمایند و علامه محمد بن ابراهیم و وزیر سانسورین باب مصنفی هست و باجمعه اتفاق کائن
 بر آنکه طلاق مخالف سنت را طلاق بدعت گویند و از آنحضرت صلوات الله علیه ثابت شده
 که هر بدعت ضلالت است و نیست خلاف در آنکه این طلاق مخالف چیزی است که از
 مشروعش ساخته و رسول خدا و حدیث ابن عمر بیانش پر دوخته و آنچه خلاف شرع
 خدا و رسول است مردود باشد بحدیث عائشه عنہ صلوات الله علیه علیہ امرنا فهو
 رد و این حدیث متفق علیه است شوکانی گفته فصن زعمان هذه البدعة یلزم
 حکما و این هذا الامر الذی یس من امره صلوات الله علیه یقع من فاعله و یعتد به
 له یقبل منه ذلك الا بدلیل اقصی گویم خلاصه چیز است که فاعلان وقوع طلاق بدعی
 بران تقوید کرده اند اندراج این طلاق است زیر آیات عامه و تصریح ابن عمر بکبان
 او یک تطبیقه و جوابش آنست که اندراجش زیر جمومات ممنوع است بنا بر آنکه از جنس
 طلاق مآذون نیست بلکه طلاق است که او تعالی امر خلاف آن کرده و غضب نبوی
 بر امر حلال نمی تواند شد و در قول ابن عمر انما احصیت بیان حاسب نیست که است
 بلکه در روایت صحیح نزد احمد و ابوداؤد و نسائی له یدها شیئا آمده که تقدم و در آن تصریح
 آنکه رأی آن غیر رسول خداست صلوات الله علیه پس قول ابن عمر معارضش نمی تواند شد چه حجت
 در روایت اوست و در رای او و در روایت صریح فلیما جمعها و یعتد به تطبیقه صحیح
 زبیده کما جزم به ابن القیم فی الهدی و درین باب روایاتی دیگر است که در اسانید
 مجاہیل و کذا بین اند و لا تثبت الحجۃ بتی منها فصل ابن عباس گفته طلاق
 بر محمد رسول خدا و ابی بکر و دو سال از خلافت عمر سه بار در حکم یک طلاق بود عمر گفت
 مردم شتابانی کردند در کاریکه ایشان را در آن حمله بود پس بیاری کنیم از ایشان
 در جارسه کرد و راه مسلم و محمودین بسید گفته خبردار شد آنحضرت از مردی که زن خود را

سه سال پس غشماک برخواست و فرمود بازی کرده می شود بکتاب خدا و من
 و سان شباهم تا آنکه مردی با ستاد و گفت اگر حکم شود آن کس را بکسرم رو او انسانی
 و در حاله من تقصیر و این عباس که یو یو گانه ام رکانه را طلاق داد و آنحضرت فرمود
 در حق زن خود و گفت من سه طلاق داده ام فرمودی دهم بچون کن و این نزد
 ایوه ۱۰ دوست و لفظ احمد بنین آمده که ابورکاتانین طلاق در یک مجلس داد و غنیمت شد
 آنحضرت فرمود این سه یک طلاق باشد و در سندش محمد بن اسحاق سه دور در
 مقال کرده اند و مع عدم قنوع در اوست و ایوه او در و تیش بوجه من ازین طریق
 کرده و لفظ این است که ابورکاتانین خود سیم را طلاق الیه داد و گفت و الله جز یک طلاق
 اراده نکرده ام پس آنحضرت مسلم زن او را بر روی باز گردانید و این خلاصی است
 درین سلسله اطلالی که بول کثیره القول متبوعه الاطراف قد میتنا خلفات و احاطت بجمع
 اقوال را در البقیح و تقیم آن محتمل مصنف مستقل است شوکانی رج درین باب رساله
 فراهم ساخته و در آن بعضی بسط کرده و صاحب مدنی تحقیق مقام بر وجه شفا می او فرمود
 و حجت درین موضع حدیث ابن عباس است که در بیخ سلم و جز آن با ستادی که در
 همه آنکه از ثبات شده و ان اما الصهباء قال له الله تعلم ان الملاحه كما متوا
 علی محمد رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم و ان نکر و صدرا من اماره
 عمر قال نعم و این را الفاظ و اسانید است و تبرکه محاوره و تخلص ازین محبت کرده و سه
 محبت مانده باورده و تناسک بقید این طلاق قبل از دخول چنانکه در بعض روایات
 بیوجه باشد زیرا که در طلاق تفاوت حال قبل از دخول و بعد از آن نیست و چون حکم
 در کینه ثابت است در دیگر نیز ثابت گردد و من ادعی العرق فعلیه ابصاحه
 و امتحی بحدیث المسئله جماعه من العلماء منهم شیهام الاسلام اسیمیه و حجت
 من عدله و الحق باید ایله و لکن متاکان مذهب الاشتهار اربعه ابی حنیفه

عراق حریه و صحیح الا که در لغت بسند ضعیف نزد بن عدی بجای حجت متناهی
 آمد و در رد این مرفوع باین گفته است که بجا نیست بعد و طلاق و نکاح و عتاق
 هر که این هر سه را بپای می گوید واجب گرد و فرمود او قتالی تجاوز کرد از است مخرج است
 نفس امام که محل نکرده است ما بر زبان نیاورد و این متفق نیست از حدیثی است
 بلط ابن عباس است که منع کرد از است من خطا و نسیان و امر مستأ و غیره را این در
 این ماجر و ملک و بستن کس است او را هم گفته است که نیست و هم از دست رفت است
 موقوفه آمد که حرام کرد و زن بزور و غیره نیست رواد البخاری بلکه همین است که فرمود
 آن کن رواد مسلم و در بس که سیزده نهیب است بلکه این القم گفته که زیاد در بیست
 راجع همین است که تخم نه از صراح طلاق است نه از کلمات آن بلکه بیست از ایمان
 بلکه مرده مسیح است: ان تفتق الخی باهلاک که دختر چون را فرمود که از طلاق
 نیست طلاق مگر بعد از نکاح و در حق مگر بعد از ملک و سند حق طلاق است و در بیست
 است نه روز متفق و در طلاق و آنچه ملک آن نیست بخاری گفته این صح و از
 فیه است و مرفوع است قائم تکلیف از کس ایضا تا آنکه میدار شود و از کودک تا آنکه
 مردگ گردد و از دیوانه تا آنکه بداند یا بهوش آید و این نزد جمه و ابو داود و ترمذی و
 ابن ماجه است و حاکم انعمش نموده

باب در بیان رجعت

عمران بن عیین گفته بر طلاق و رجعت گواه باید گرفت و سند این موقوف صحیح است
 و در حدیث مرفوع متفق علی ابن عمر بلط قال السی صلعم لعمره و فلیس احبها فلیس
 بر ثبوت رجعت و مشروطیت آن بعد از طلاق و تقویض طلاق بسوی زن تقویض
 ایقاع مطلق طلاق است - مقید باجماع رجعت که بائن باشد و لکن در رجعه بودن این
 طالع زن تا مسیح فانه تخیر نیست چه ثبوت رجعت بر زن متفق بود و بسوی مطلق رجعت

اگر کاره باشد پس رجحان بآن بودن این طلق باین خیمیت است فصل طلاق مشروط
 را حکم سایر کلمات مشروط است و این در کتاب خدا و سنت رسول چندان است که زیر
 منبر نمی درآید و لیکن کلام مشروط بصیغه از صیغه منفید و درخت عرب بروی چه باشد که
 احدی انکارش نتواند کرد مگر یک یک هیچ شے از زبان تازی نشناسد و طلاق سکران
 صحیح نیست زیرا که ساطط تکلیف عقل است و چون عقل زایل شد بهر حکم شرعی زایل گشت
 پس طلاق مجنون هم روا نبود چه در ابر بقای آن قدر عقل است و گفته خود بشناسد
 و با وجود این مقدار عقل است بنا بر آنکه قدر معتبر موجود است و اگر باقی نیست مجنون است
 نیست فرق میان جنون و جنون فنون است و حدیث لا طلاق فی اخلاقاً
 اگر اکه نزد ابو حاتم ضعیف و نزد حاکم صحیح است و هو الا بجم پس منتقض باشد از برای
 احتجاج بر عدم وقوع طلاق مکره و هو المحلی و اصل در شریعت مسطره اختیار طلاق باخذ
 ساق است پس سید را طلاق از عجب خود نمیرسد بلکه این کار بدست بنده است و هر که زعم
 کند که طلاق از غیر زن صحیح است وی دلیل آورد فصل بیل صحیح که دلالت کند بر آنکه
 خلوت بچودخل است در ایجاب مهر موجود نیست پس حکمش حکم غیره بخود باشد زیرا که
 قول تعالی ثم طلقتمهن من قبل ان تمسوهن شامل خلوت است و مس در اینجا بمعنی
 جماع باشد چنانکه در قول تعالی اولاستم النساء است و اگر مرد پس در اینجا هم از جماع
 دارند بچوس بشرد بشرد باید که بحد و وضع بد زن برید و وجه در خلا یا در ملا مهر و عت
 لازم آید و لا قائل بذلک

باب در بیان ایلام

عالم گوید آنحضرت صلی الله علیه و آله و از زنان خود و حلال را حرام گردانید و پسین را گفته
 ساخت و رواه این حدیث نزد ترمذی ثقات اند اما بن عمر گفته بولی را بعد از چهار ماه
 حبس کنند تا طلاق دهد و نمی افتد طلاق تا آنکه طلاق دهد و آنچه از بی و سلیمان

بیسار گفته ده و چند کسی را از صحابه یا قتم که بختل قائل بودند بقیه یعنی مجلس
 مولی بر داد التافه و آسان بن عباس نزد پیغمبر آمد که ایلای حاکمیت یک سال و دو سال
 بود او قالی توقیتش چهار ماه فرمود پس آنپس کتر از چهار ماه باشد ایلا میست گویم چون
 ایلا نبوی به یک ماه ثابت شده پس عدم صدق اسم ایلا بر کتر از چهار ماه یعنی چه
 ناگزیر آید که درست پس در آیه همین قدر است که مولی از زن خود مطلقا یا موقتاً بخواهد
 بر چهار ماه تربص چار ماه کند و بعد از آن اگر رجوع کرد حکم همین مرتفع شد و اگر نمی بخواهد
 مطابق فی یا طلاق میرسد این کجاست که بر مادیون اربع اشهر اطلاق ایلا نیست
 قایت آنکه مطابق فی یا طلاق جز در موقوف چار ماه نباشد و ایلای مذکور در قرآن قید
 بضرار یا غضب نیست و مردی از علمای معمول بر اجتهاد است چه مقام مقام اوست و مقام
 توقیت و قائل بقتلش آن را صلاح تقیید می گرداند

باب در بیانظهار و کفاره آن

ابن عباس گفت مردی با زن خودظهار کرد و بعد از آن بیعت داد و نزد آنحضرت آمده ماجواب داد
 عرض کرد که پیش از کفاره برو اقدام فرمود نزدیک مشو بان زن تا آنکه امر خدا بجا آید
 الحیجه اهل السنن و صحیحه القامدی و بیج الدان از ساله و در روایتی
 باین لفظ است گفته ده و عود کن و ظاهر آنست که مراد بعود در کرمیه والدین یا ظاهر
 من فافهم بعد این دون لما قالی اخرج از ملول لفظظهار است که آن تحریم زوج
 باشد چنانکه بر کستن زن بسوی خود خواهد خوا و ادله و طی کند یا کند پس هر من عود در
 ادله و طی بی وجه است و سکه بن صخر در رمضان بخوف آنکه مباد با زن برسد از وی
 ظهار کرد تا گمان شبیه او چیزی نمایان نشد بر وی بیعت داد آنحضرت فرمود کردنی آزاد
 کن گفت چه کردن خود سکه تمام فرمود و دو ماه بیانی روزه گیر گفت از روزه باین حرکت
 رسیدم فرمود شصت مسکین را از یک زنبیل خرمای بگردان و این نزد احمد و دیگران جسد

انسانی است و این خزینه داین اچار بود و تریزی و غیر هم نصیحتش کرده اند و اگر چه در اینجا
مطلق عقوبت رقبه آمده مگر دلیل بر اعتبار ایمانش دار و ست و این دلیل نه آنست که در قتل
در کفاره قتل آمده چه در اصول متقرر شده که قصید یکی از دو مختلف در سبب دیگر صحیح نیست
بلکه دلیل بر آن سوال رسول خدا صلی الله علیه و آله است از ایمان رقبه و این الله و من انا گفتن بعد
اعتقافا فانها مؤمنه فرمودن چنانکه در حدیث معاویه بن حکم سلسله است و از وجوب
این رقبه بر آن کس استتصال نکرد که این از کفاره ظهار است یا قتل یا مین یا جنه
آن و ترک استتصال در مقام احتمال نازل بمنزله عموم در مقام استتصال کما تقرر فی الاصول

باب در بیان لعان

صل درین شان ماجرا سے عویمر عجلانی است ابن عمر گفته و سے نزد آنحضرت صلعم آمد و اگر کسی
نود چیم فرمائی اگر کی از ما زن خود را بر فاحشه بیند چه کار کند اگر می گوید سخن گران می گوید
و اگر می خوشد برام عظیم خاموش می گزیند عمر گویم مشکل و گردن گویم مشکل + آنحضرت صلعم سح
پانچ ندا و چون فرود آمد گفت از هر چه ترا پرسیدم بیان مبتلا شدم پس ایست
سوره نور فرود آمد و بروی خواند و پند کرد او را و تذکیر داد و فرمود عذاب دنیا آسان است
از عذاب آخرت وی گفت سو گند بکسی که ترا بحق فرستادن بروی دروغ نه بسته ام آنحضرت
صلعم زن را بخواند و پند داد چنانکه مرد را اندرز فرموده بود وی گفت قسم بکسی که ترا بحق فرستاد
این مرد دروغ گو است پس آنحضرت شروع بفرمود کرد و و سے چار گوی بخدا داد و بعد از آن
فرمود وی نیز چار گویا هست و او پس میان هر دو جدائی فرمود این را سلم روایت کرده
و ابن عمر گفته آنحضرت صلعم متلاعنین را فرمود که حساب شما هر دو بر خداست و یکی از شما دروغگو
نیت ترا را هست بر آن زن وی پرسید که مال من چه حال دارد و فرمود اگر راست گفتی در
حق آن زن پس مال زن راست ینا بر احتمال فرج او و اگر بروی دروغ بسته پس
جرع آن مال بسوی تو ابعده است متفق علیه و در روایت انس که متفق علیه شیعین است

یثین آمده که آنحضرت فرمود در پیید آن زن را از مرتبه سفید رنگ مرد بشود موی آن زن
 شود هر است و اگر سر رگین چشم پییده سر سبزه یا کرمه قندار در از زانی است و این عباس گفت
 یکبار از فرمود که نزد شما دست یجم بردمان خود دهند و گفت انها مساجبه را بگفت
 نزد اود و در نائی ثقات اند و از رسول بن سعد در قصه سلاخین آمده که چون هر دو از
 تاعن فارغ شدند عویر گفت در رخ گفته باشم بران زن اگر او را نکا بامم و سلاخش
 و او پیش از آنکه آنحضرت امر فرماید و این متفق علیه است و این عباس گفت مردی نزد رسول خدا
 و گفت زن من دست لاس را ردی کند فرمود تقریش کن یعنی طلاق دو گفت پیغمبر
 که با غم پس او در و فرمود بهر گیر از و این نزد اود و دو بزار است در جالش ثقات اند
 در قطعی آمده که لا احد منکم فرمود امسکها و مرا و لبس و ریخا جامع است و تفسیرش
 بعیر زنا است یا محل نزاع بی فائده است و تمهید بهر عدم فسخ نکاح بر ناست و چون آید
 همان فرمود آمد آنحضرت صلوات الله علیه بر زن که بر توی که را تا رد که از انها نیست و
 از خدا در چیزی هست و او را و کوشش و غل کند و هر رد که از کار فرزند خود کند و ادبی نیست
 بسوی او و دایه که زاییده است پرده کند او تعالی از وی و رسوا سازد او را بر سر
 خلایق و اولین و آخرین مرا واه ای دود و النساء و این مساجبه عن ابی هریرة
 و صحیح است و حجاب و تحرین خطاب گفته هر که اقرار کرد بفرزند خود یک چشم درون او در نفی
 آن نه رسد و این موقوف حسن است و مردی گفت ای رسول خدا از من کو که
 سیاه زاییده فرمود زنا شتر اند گفت آری فرمود زنگه که آنجا چیست گفت سرخ رنگ
 اند پر سید ران سینه می هم هست گفت آری فرمود این رنگ از کجا آمد گفت شاید
 رنگی کشیده باشد و مود پسر تر احم شاید عرقی نزاع کرده باشد متفق علیه من حدیث
 ابی هریرة و در روایت از سلم گفته و هو لعمرض ان یتفیه و در آخرش آورده
 و لعمریه حص له فی الامعاء

باب در بیان حدت و احداو

سبب اولیه بعد مرگ شوهر خودش بعد از چند شب بچه زایید و از آنحضرت اذن نکاح
خواست اذن داد و نکاح کرد و چنانکه در بخاری است از سورین خمر و هاشم و صحیحین
و در لفظی بعد از چهل شب آمده و در لفظی از مسلم آمده که زهری گوید باکی نیست در تزوج و
وی در خون است مگر آنکه زوجه با او نزدیک نشود تا آنکه پاک گردد و این دلیل است بر آنکه
حدت حاصل وضع حمل است اگر چه متونی عنناز و جهاباشد و بریره مامور شد بعدت تا سه
حیض گو یا اما پیجو حره است در حدت و اگر چه روایت این حدیث ثقات اند نزد این مآخذ
لیکن معلول است و فاطمه بنت قیس در مطلقه ثلاثه از آنحضرت لیس لها نفقه و لا سکنی
روایت کرده اخرجه سلم و از ام عطیه آمده که آنحضرت سنت کردند زن را از احداو بر مرده زیاده
بر سه روز مگر زوجه که بر وی چهار ماه و ده روز کند و بیج جامه رنگین جز توب عصبه که پیشتر
چون زنی خوانند پوشد و نه سر کشد و نه خوشبو مالد مگر نزد طهارت پاره از قسط و اطفا را بکار برد
و این لفظ مسلم است و حدیث متفق علیه است و نزد او بود و نسائی زیادت عیم خضاب
هم آمده و هم نسائی نهی از شانه افزوده و ام سلمه چون بعد از مرگ شوهر صبر بر چشم نهاده و پیشتر
فرمود صبر یعنی ایلوار وی می افزود و پس در شب بنه و در روز یکشنبه و پنجشنبه و شنبه
نکنه که این خضاب است پرسید که ام شانه کنم فرمود بزرگ کنار داده ای داد و الله
و سندش حسن است و در حدیث متفق علیه از ام سلمه آمده که زنی گفت شوهر و دختر هر دو
و چشم او در وی کند او را سر منگشتم فرمود کنش و جابر گفته خالام مطلق شد خواست که
بر آید و نخل خود بر دم مردی او را از بر آید زن زجر کرد وی از آنحضرت صلعم پرسید فرمود آری
نخل خود بر نزدیک است که صدقه دهی یا سحرونی بکنی رواه مسلم و فرقیه بنت مالک را امر کرد
بماندن در خانه تا آنکه کتاب باجل خود برسد با آنکه زوجهش نفقه و سکنی از برای او کند پیشتر
فرمود گوید آخر چهار ماه و ده روز حدت کردم و بعد از آن عثمان نیز پنجمین حکم کرد تزویج و زنی

و این جهان و عالم تسبیح این حدیث کرده اند که در سلم از غایب نیست قیاس آمده که در وی
 از انصاف گفت شوهرم سه طلاق داده است و می ترسم که کس بر من تا گمان در آور
 پس او را امر تجمل کرد و بنای این جزا بر ضرورت و احتیاج است یا خبر و جش اینها بر
 بیاد است لسان بود و در این جهان ادلی است و در قرآن کیم است و لا یخون حق و عدل
 احیای و آن حق فلا جناح علیکم عمر دین العاص گفته است پیغمبر را بر این
 نگه مدت ام ولد چون سیدش بسر و جهان چاراه و دود و وز است و اگر چه سندش
 نزد و از قطعی قطع است لیکن عالم تقییمش کرده و احمد و ابن ماجه و ابوداود و در و آتش نموده
 و لیکن راجع آنست که واجب علم است بخوار و او را برای آن که حیض کافی است و
 عائشه آنرا را باطوار تفسیر کرده و سندش صحیح است و ابن عمر گفته طلاق کثیر و طلاق است
 و عدت او و حیض و رفع آن ضعیف است لیکن از کثرت طرق تا حد حسن لغیر رسید
 پس مختص گیر باشد خواه زوج او حری و یا عبد و عومات شامل هر کلف است با حکام شرع
 و عید مکلف است بهر آن احکام مکرر احکام خاصه سرودن و غیر که نغم دارد که عید و انکاح
 چار زن یا سه طلاق یا عدت است و اینها حره و نیت بر وی دلیل است و فقر نمود
 حلال نیست مردی مگر ایمان دارد و بخدا و روز آخرت اینکه آب خود و کشت غیر و بدین
 کنایه است از وظلی با زن حامل از غیر و غیر حامل را استبراست و این حدیث نزد
 ابوداود و ترمذی است بن جیش گفته و ابن جبان تقییمش نموده و با بکله این اول
 دال اند بر احکام حدت هر حدت که باشد و گذشت که مجر و خلوت بینه و طی و مجب هر دو
 حدت نیست و آبتدای حدت از روز مرگ شوهر با طلاق است و از روز علم جان پس
 ایام ماضیه متد بها باشد و دلیل بر نزدیکی است که زعم عدم احتساب مع حدت یا
 بعض حدت قبل از علم دارد و فرقی میان بعض مقدار و بعض دیگر در اعتبار علم و عدم
 آن چنانکه در کتب فروع واقع است و جزئیات مختلفه مستندی ندارد و نکاح ما بین

۱۰
 زبان عدت ممنوع است لقول تعالی و لا تعزوا عن عقد النکاح حتی يبلغ الكتاب
 اجله و احدا و خاص بمرگ شوهر است در طلاق بائن و جزآن نیامده و زن مشرک چون
 مسلمان شد عدت بیک حیض کند بعد از آن او را نکاح کردن جائز باشد اگر شوهرش
 بعد از نکاح آمد او را حقه در آن زن نماند و اگر پیش ازین نکاح آمد بروی مرد و دگر
 اگر بعد از مدت دراز باشد چنانکه آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم دختر شریف خود را بعد از شش سال
 برای العاص باز گردانید و این اصح است از حدیث ردش بهر جدید و نکاح جدید پس
 در اینجا تجدید عقد و ترضی معتبر نیست و این بحسب مقتضای اول است اگر چه خلاف اقوال
 مردم باشد و همین است حکم در ارتداد و یک از دو زوج که چون مرد بموی اسلام برگردد و خودش
 حکم اسلام کس باشد که پیش ازین کافر بوده است

باب در بیان زن مفقود

عمر بن خطاب گفته زن مفقود چهار سال تزلص کند بعد از چهار ماه و ده روز عدت نماید
 اخوجه مالک و الشافعی و غیره بن شعبه از آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم آورده که زن مفقود زن است
 تا آنکه بیانش بیاید و این حدیث اگر بصحت رسد نص باشد در محل نزاع و لکن اسنادش
 ضعیف است و جمعی از حفاظ همچو ابو حاتم و بیهقی و ابن قطان و عبد الحق و دارقطنی و غیره
 تضعیف آن کرده اند فلا یلغض للاحتیاج به و لا تقوم به مثله الحجة و اما نه سبب
 درین مسئله پس تشعب اشععی است که آثار قی از علم ندارد و لایساستحیایات بمقادیر معلومه
 از اوقات یک نیم صد سال و دو صد عام و نو دیا چهار سال و پنجمین تفرق میان جماعت
 اهل و مال و بیان فاقد اهل و مال که انیمه رای محض است و نزد ما نیست که تحریم نکاح
 محضه نص قرآنی آمده و اهل اسلام بر آن جمع بوده اند بلکه مسلمون از ضرورت دینیست
 و زن مفقود محضه است و اصل اهل در آن تحریم نکاح است و لیکن چون نفقه ندارد و
 درین حین و الزام او بر استمرار نکاح غائب که در آن اضرار است و حی قوی از بر آن

فتح است اینچنین چون مدت دوازده روز زن بترک نکاح سفیر گردد و منقش باقی بگذرد
 ساق باشد و در یک فتح بنا بر سنت با نوزی و از نرسیم جو از آن از برای غلبت طویله
 ادلی باشد چه از نفع و حس کتاب و سنت تحریم اساک خنرا را و نسی از دواغ از غیر در غیر
 ایک نرفع معلوم است پس نفع خنرا از آن زن بهر مکن و آسیب است و چون جوبنخ مکن
 نکرد و نفع آن باز بگذرد و آسیب باشد و دواغ مکن متاس است بر غایب طویل الغیبه و
 حکم زلفش بان حکم زن غایب یا مفقود باشد و الله اعلم فصل مرد زنا شب گذرانیدن
 نزد زن رو نیست مگر آنکه ناگه یا قوی محرم باشد چنانکه در حدیث مرفوع جابر در نزد مسلم
 و ابن عباس از آنحضرت صلعم روایت کرد که هیچ مرد با هیچ زن تنها نشود مگر آنکه زنی نماز
 باشد یا خوجه البخاری و در بار و بیایه او طاس فرموده عالم موطا نشود و آنکه بار
 نهد و نه غیر ذات حل تا آنکه یک حیض آرد و این نزد او مرد بود او دست و سبزش من
 حاکم تصحیح کرده و شاهد بر سر دارد از ابن عباس نزد او قطنی بود که فرارش راست و ظاهر
 را مجرب است و هم متفق علیه من حدیث ابی هریره و من حدیث عائشة فی قصه او
 عن ابن مسعود عند النخعی و من حدیث عائشة عند ابن مسعود

باب در بیان رضاع

حاکم گوید آنحضرت صلعم فرمود یک دو صد محرم نیست اخوجه مسلم و فرمود بنیید
 کیستند برادران شمار رضا نیست مگر از جماعت و این متفق علیه است از حدیث
 رفته است عنهما مرفوعا و هم از وی آمده که سلبت سبیل آمد و گفت ای رسول خدا اسلام
 مولای ابی حذیفه یا مادر یک خاشی ماند و مبلغ رجال رسید و فرمود شیر نوشان او را
 کردی بروی رواه مسلم گویا رضاع کبیر بنا بر تجویز نظر بنا بر سنت لان سالما کان لها کالاه
 و کان فی البیت الذی هم آیه و فی الاحتجاب مشقة علیها فرخص صلعم فی الرضاع
 علی تلك الصفة فیکن رخصة لمن كان كذلك و هدا لا یحیی عنه و ارفع

برادر ابو القیس بعد از حجاب بر عالتش استیذان کرد عالتش امانود تا آنکه رسول خدا آمد
و بطنیج خود خیرش داد آنحضرت فرمود دست بریش ده وی علم تست و این متفق علیه است
عالتش گفته در قرآن و در روضه معلوم فرمود آمد و پنج منسوخ شده پنج ماند و تا وفات آنحضرت
صلعم خوانده می شد و او سلم ابن عباس گویند او را آنحضرت صلعم بر و ختر حمزه کردند فرمود مرا
حلال نیست زیرا که دختر برادر رضاعی من است و حرام است از رضاعت آنچه حرام است از
نسب متفق علیه و فرمود حرام نمی گرداند از رضاع مگر آنچه بشکافد رو و دهان کودک را و پیش
از طعام باشد و اما الترمذی و صحیحیه هنی و الحاکم من حدیث ام سلمه و ابن عباس
گفته نیست رضاع مگر در دو سال و ابن سعد گفته آنحضرت فرمود صلعم رضاع نیست مگر آنچه
ناشر عظم و مثبت حکم باشد اخوجه ابی داود و چون حقیقه بن حارث ام یحیی بنت ابی ابراهیم
را زنی گرفت زنی آمد و گفت من شاهزاده را شیر داد و ام وی از آنحضرت صلعم پرسید فرمود
کیف و قد قبل عقبه او را جدا کرد و وی با دیگری جفت شد اخوجه البخاری و از آن رضاع
حق می فرمود مگر این حدیث از مرآئیل ابو داود و از زیاده می ست و او را صحبت نیست

باب در بیان نفقات

عالتش گفته هند بنت عتبہ مادر معاویه چون آنحضرت صلعم گفت که شوهرش ابو سفیان
مردی بخیل است آنقدر نفقه ام نمی دهد که مرا و فرزندان مرا بسند باشد مگر آنچه از مالش
بجز عظم او بستانم بر من درین کار گناهیست فرمود از مال او بقدریکه ترا و فرزندان ترا
کفایت کند بمعرفت بگیر و این حدیث متفق علیه را الفاظ است و طارقی محارب بنی نزود و
برینیه از آنحضرت صلعم بر سر بزرگواران گفت بیعتی است و بدایت بیعت کن و آن
مادر و پدر و خواهر و برادر تو اند و واه النساء و صحیحیه ابن جان و الدارقطنی و فرمود
طعام و کسوت مملوک بر مالک است و تکلیف علی الایطاقش نباید داد و واه مسلم عن ابی هریرة
در صحیحین و غیرهما بلفظی لکم اخوانکم فمن کان اخیه محتاجاً فلیطعمه هما

یا کل ویلیه مایلیس مده ولف صالح ارقای خود را از طوبی و مظلوم غروی داد و بدو
 سلم اللہ لک طعامه وکس تا بالمعروف معارض این حدیث نیست زیرا که این حدیث
 مطلقاً مقید بجایست اول است و چون معاوی بن حیدره از آن حضرت پرسید که حق زن
 کیے از ابروی چیست فرمود و بخورانی اورا چون بخوری و پیر شاسے اورا چون پیوستے
 و در حدیث طویل حج از بار بر مرفوعاً آمده که در باره زمان ارشاد کرد و لکن شلیک کرد و گفت
 و کس قن بالمعروف و آنچه مسلم و فرمود پس است مرد را این بزرگ صالح کرد آنکه کس
 کتوت می دهد در این حدیث نسائی است و در نقلی ان یجلی عن یملک قن نه است
 در حال بیوکه لا حق لها فرمود و احرجه البیعتی و حالش ثقات اند و لکن محفوظ وقت
 اوست و عدم ثبوت نفقه در حدیث فاطمیت قیس گذشته پس حق آنست که مطلقه
 بانه را نفقه و سکنی نیست مگر آنکه حامل باشد همچنین پیور و حامل باشد یا حامل زیرک
 سبب نفقه بسبب موت زائل گشته که یا متوفی منها بچو مطلقه بانست است و عدم وجوب
 نفقه و سکنی اگر باردار نباشد و اگر باردار است مطلقه بانست را نفقه باشد نه سکنی و مطلقه در حدیث
 را هر دو است خواه حامل باشد یا حامل و بچو مطلقه قبل از دخول عدت نیست و نفقه باطل
 بلا ریب و همچنین سکنی و متعه مذکور در قرآن از برای مطلقه قبل از دخول عوض مهر است
 همچنین ملاعنه را نه نفقه است و نه سکنی زیرا که بچو مطلقه بانست یا بچو متوفی عنها زوجها
 و شک نیست که فرقت او باشد تر از فرقت مطلقه بانست است چه نکاح با مطلقه بانست در حدیث
 از احوال جائز است بخلاف ملاعنه که نکاح با او با بدرو نیست و نیز علیاً بهتر از بیعتی است
 و شروع لیسال باید کرد زن می گوید بخوران مرا یا طلاق ده و این را اسند حسن است
 نزد اترطنی از ابی هریره فصل الفاق مختلف است باختلاف از نه و اکنه و احوال
 اشخاص و نفقه از من خصب و خصب معروف است و در زن جناب و نفقه معروف است
 برادی همانست که غالب در ان اقوام است و آن در اهل من غیر معروف باشد و همچنین

نفقة معروف اختیار علی اختلاف بطریق غیر معروف است از نفقه فقرا و نفقه معروف است
 ال ریاسات و شرف غیر معروف است از نفقه اهل وضاحت پس معروف مشار الیه در حدیث
 شیخ محمد و نیست بلکه مختلف است باختلاف اقتباف فصل دال است بر نفقه اقارب قوله تعالی
 و بالوالدین احسانا و بذی القربی و قوله تعالی و ان ذالقربی حقہ و شک نیست کہ
 ہر کہ متقلب در نعم است و قریب او را جمیع و عری گزند میرساند پس این کس نہ محسن است و
 نہ قائم بحق او و نفقه سورت بر وارث است و صحیحین است کہ چون سیکے از آن حضرت پرسید
 من ابتغى صوابا ماك و اباك و اخاك و معالاك الذی یلی ذاك حق
 واجب و رحم موصولة و نسائی ثم ادناك ادناك زیادہ کرده و ہم صحیحین است
 بلفظ من احق الناس بحسن صحابی بار رسول الله قال امك قال ثم من قال امك
 قال ثم من قال امك ثم قال ثم من قال ابوك ثم ادناك ادناك و اخرجه الترمذی
 ایضا و حسنه و قال ثم الاقرب فالاقرب و درین سلسلہ مذہب است صاحب ہر
 بسط آنها کرد و نتوان گفت کہ مراد بشل این اولاد رحم است زیرا کہ او تعالی نام آن
 حق نہادہ و اگر گیریم تا ہم قاضی در استدلال نیست زیرا کہ تارک قریب بغیر نفقه و کسوة باوجود
 حاجت قریب بسوی نان و لباس و صل رحم نیست نہ نفقہ و نہ شرعاً و نہ عرفاً و ہر کہ انکار کند
 خبر دہد کہ صلاقتص بر جمعیست و بدان از اجنبی متاخر می تواند شد مکن نیست کہ تعیین چیز
 از چیز باکہ بدان صلاقتص واقع شود و بکند مگر آنکہ نفقہ اولی واجب بدان چیز باشد چنانکہ مکن نیست کہ
 تعیین سقط نفقہ کند مگر آنکہ ما عدا ای نفقہ اولی باسقاط خواهد بود و حاصل آنکہ ہر کہ واجب
 مقدار کفایت است و زیادت مستغنی عنہا دارد و روی اتفاق آن بر قرابت مجایز و واجب است
 و اقرب فالاقرب را مقدم کند چنانکہ اولاد سالہ بر آن دال است و ہذا اھو معنی الغنی
 ای الاستغناء عن فضلہ تفضل علی الکفایۃ بہ لا ما ذکرہ الفقہاء من ذلک التقدیر
 الی لا ترجع الی دلیل عقل ولا نقل ابو ہریرہ گفتہ مردی با آن حضرت گفت نزوم و نیاز

هست فرمود بر جان خود صفت کن گفت دنیا را دیگرست فرمود بر قرقر زنده خود نفقه ساز گفت
 دیگرست فرمود بر پاهای خود صفت را گفت دیگرست فرمود بر خاوم خود نفقه کنی گفت دیگرست
 فرمود تو نیک می رانی که منصرفش چیست اخرجه الساعی والاطفله واحدا واحدا فانه
 وابن جبار واسرحه الدنان والحا که مقدید الوحة علی الموالد فصل
 آنحضرت فرمود چون خادم یکی از شما طعام آورد اگر او را با خود نشتا ز باری یک دو نفقه باو
 بدهد و این متفق علیه است از حدیث ابی هریره و غیره و مغذیب شدنی در گریه شد کرد آن را
 تا آنکه بمرد و درآمد آن زن در باره طعام و آب داد و بیکه میس کرد و نگذاشت که از خانه
 ارض بخرد و این نیز متفق علیه است از حدیث ابن عمر و در آن دلیل است بر نفقه خدام اگر چه
 حیوانات باشند فصل سبب در باره مرد و غیره و چه نفقه بر اهل گفته هرق بینجا
 و گفته که سنت است و این مرسل نوی را سید بن نصر در روایت کرده و عمر بن خطاب را
 اجناد و در باره مردان صاحب از زمان نوشته که از آنها مواخذه کنند بر اتفاق یا طلاق اگر
 طلاق دهند نفقه از زمان میسرستند که یا سقوط نفقه بطل نیست و هو الحق و این آتش
 باز بقیه با سواد حسن یا ورده و فدان کنند و بر بنه و حالت باشند در ضرر است و حق تعالی گفته
 لا تضاروهن و نیز غیر معاش و مبروف است و حق تعالی فرموده و ما شر و هو بالمعروف
 و غیر مسکه مبروف است و او تعالی گفته و اما لك عروف او تمییم با حسان بلکه و
 مسکه بضر است و حق تعالی فرموده و لا تضاروهن صراحت آنحضرت ارشاد کرده که لا
 ضرر و لا ضرار و تفریح بدم نفقه حدیث مرفوع ابو هریره آمده و قال رسول الله صلوات
 علی الوجل لا یجد ما یفوق علی اماته هرق بینجا و این نزد او قطعی است و در علم آن سلطان
 که او قطعی مادران و هم شده و غیر ظاهر است و از آنم اولیو از فرسخ بنا بر عدم نفقه نیست
 که او تعالی تشریح حکیم بیان زد و بین فرود شقاق فرموده و حکم را میان زن و مرد و بین
 آنها داده و اعظم شقاق آنست که میان هر دو شقاق در نفقه باشد و چون دفع ضرر از

زن جز بتفریق ممکن نباشد حکمین را حیدائی میباید شوی و با نوبی می رسد و چون این
تفریق بحکم حکمین رواست پس جوازش از قاضیه بالا اولی باشد و هیچ شئی معادل تضییع
بترک نفقه نیست و لهذا نسخ و عیوب ثابت نشده و خرد و وجود عیب در زوجیه بیچگونگی و بیقرار
و برص و نحو آن فوت شئی و جنب از برای زوج است و لکن او تعالی بدست او طلاق نهاد
و در حبس زوج بنا بر نفقه زن تفویض کسب اوست

باب در بیان حصانت

عبدالله بن عمرو بن العاص گفته و فی آنحضرت صلعم را گفت این پسر من مست بطن من است
و عا و نثدی من او را سقار و کنایه من او را حوا بود پدرش مرا طلاق داد و خواست که
او را از من بر باید فرمود تو حق بودی بان پسر مادام که نکاح نکرده و این نزد احد و ابو راود
و حاکم تصحیحش کرده و ابو هریره گوید زنی آمد و گفت ای رسول خدا شوهر من می خواهد که پسر
مرا بردار لکن وی مرا نفق و اده و از چاه ابی عقبه مرا آب نوشانیده درین اثنا شوهر او نیز
آمد آنحضرت فرمود ای غلام این پدرت و این مادر است دست هر کدام که خواهی بگیر
دست مادر گرفت و آن زن او را با خود برد و او احمد و الاربعه و صحیح الترمذی و چون رافع بن
سنان مسلمان شد و زنی از اسلام ابا کرد آنحضرت صلعم صبر را میان هر دو بنشاند و
بیل بآورد و آنحضرت گفت اللهم اهدہ پس بیل به پدر نمود پدر صبر را گرفت اخراج
این داد و النساء فی صحیحہ الحاکم و این دلیل است بر آنکه حق بحصانت مادر است و لکن
این ولایت متبذرت بعد مبلوغ صبر پس تمیز و بعد از بلوغ نزد تنایغ تغییر ثابت شده
و هر که صبر بگیرد همان اولی باشد از براسه او درین باب و بعد از مادر خانه مست چنانکه برادر
بن عازب گفته که آنحضرت صلعم در دختر حمزه حکم بخالہ او فرمود و این نزد بخاریست و حسن
اخراج این روایت از علی مرتضی کرده و زیاده نموده که جاریه نزد خالہ ماند و خالہ مادر است
حاصل آنکه خالہ است و ام حق بصبر است پس خالہ است یا شد بصبر پدر و اولویت

بعد از برای طفل بعد از مادر و پسر و دختر و غیره و از رجال و نساء و بزرگان و
 صبیح پس تمیز حضانت نیست و خود عدم مادر و خاله و پدربزرگ و دست او یا اسباب اگر موجود
 باشد در نزدست قرابت است که اولیا را باشد و اگر ب فلا تقرب مقدم است چنان
 است بر مقتضای دلیل مذکور و سبب چون حضانت و کفالت حیث امر را بدست و قرابت
 اولی تر است از اجانب بلا ریب و بعضی قرابت اولی تر از بعضی باشد پس این حق آن است
 بعد از عدم کسانی که نفوس ثبوت حضانت آنها آمده همین اولیا را اندر یکدولایت غلبه
 مصالح و سبب ای شان است و در عدم اولیا حضانت بسوی اقرب فلا تقرب باشد
 این است مقتضای تفسیر صحیح و هر که قصد توقف بر جمیع علل تقدیم و تاخیر درین باب داشته
 باشد ملاحظه بدی نبوی لقا نظر ابن اقیم فرماید و لکن مانع نزد ما همان است که در اینجا ذکر کردیم
 و می توان گفت که حدیث انت احق به ما لکن حکمی مفید ثبوت اصل حق و حضانت از برای
 پدر است بعد از مادر و کسب بجا می آید و آن خاله است پس اهل حضانت او را بسبب ما لکن پدر است

کتاب البیوع

معتبر در بیع مورد رهنی است به شرط رضا و عدم و مال فاقد و معیود و بقیه و بیعت بلکه هر چه
 در مال گذر گواستار و از قادیان است ارجاض را که در اسما طاقه بدون لفظ یا بسند بیع مرد
 وجود آن صحیح است چه ظاهر او را قرآن و حدیث شرطت صد در بیع از راسخ است و در اشیاء
 مستقل است انتقال ملک و الفاظ و اثنان رضا اند و در لفظ مخصوص از جانب بیانی است
 و حدیث است اذ ابعثت لعل لا حلاله و حکایت بها بیعت نبوی یا اسرائیلی و آنچه مانا بیعت
 چنانکه مورعی تفسیر البیان بدان اسناد لال کرده نیز مانع است نه بلکه اتعا را لفظ بیعت و نحو
 آن بیضا راجع به بیعت مسموع و مسموع تخصیص معص او را و استقار از صیغ غنوسه است و از حجاب
 لایح شد که قول فقها که ادائی المعاطاة باطل است و حکذا الحیاتیة نیز باطل است

باب در بیان شروط بیع و بیع منتهی عنه

آنحضرت مسلم را پرسیدند که اطلب کسب حیات فرمود علی مردی است خود و هر بیع مبرور و این
نزد بزار است از رفاه بن رافع و حاکم تصحیحش بر و خاست و جابر بن عبد الله از آنحضرت صلعم
روزی فتح مکه شنید که می فرمود و الله رسول بیع خمر و مردار و خوک و اصنام حرام ساخته اند
الفتی شوم نیت را حکم حیات بدان اطلاق و تدبیرین جلوه می کنند و چراغی افروزد فرمود
حرام است و یکشد خدا بیو را چون او تقالی شوم را بر ایشان حرام کرد که خست فروختند و بیا
آن خوردند و این متفق علیه است و قمر و نزو اختلاف تبایعین که میان آنها بدین باشد
سخن سخن باطل است و این را اهل سنن از ابن مسعود و مروفا خارج کرده اند و حاکم تصحیحش گفته
و میان این حدیث و میان حدیث البیئنة علی المدعی و الیمن علی من انکر عموم و
خصوص من وجه است زیرا که ظاهر این حدیث آنست که قول قول اوست خواه مدعی باشد
یا مدعی علیه و ظاهر حدیث بدیه مدعی آنست که قول قول منکرست بایمن او خواه باطل باشد
یا غیر او و مقرر شده که نزد تعارض و عموم بصیر بسوی ترجیح واجب است اگر ممکن باشد ترجیح
در اینجا ممکن است چه حدیث البیئنة علی المدعی اصح است از حدیث فالقول ما یقول
البائع و مقتضای این ترجیح آنست که قول قول باطل نیست مگر و قیقه منکر غیر مدعی باشد بدین
فرق در میان بیع باقی و تالیف و زیادت و السلفه فائده در حدیث القول ما یقول البائع
ارشاد و بجمعی کنند لیکن اسناد این زیادت ضعیف است پس صاحب جمع میان هر دو حدیث بنا
دست از شن کلب و مهریغی و حلوان کاهن در حدیث متفق علیه ابو مسعود انصاری وارد شده
و جابر بر بیع قبل خود بدست آنحضرت است و احلان تا خانه خودش کرده و این ثابت است در
حدیث متفق علیه علی بدان متعین اگر چه خلاف بعض فقهاء است و آنحضرت بعد از مردن و بر
یک جز آن مال نداشت بفرخت و این حدیث نیز متفق علیه بخین است پس بیع مدبر بنا بر جاست
بمخودین و اعوا از نفقه و مخونها جاز باشد بخودش و درین اعتقاد و بمراد آنحضرت گفت
او را و احوال او را بفکند این لفظ بخاری است و احمد و نسائی زیاد کرده که درین جا افتاده

و در حدیث ابو هریره مرفوعاً آمده که اگر مانع باشد بدان نزدیک نیاید شد لیکن بخاری و
 ابوحاتم حکم بوجه کرده اند و نزد مسلم از روایت جابر و جرح نوی از شن گرفته دارد و شده و ناسخ
 زیادت استثنای صحیح کلب میسر روایت نموده و لا از برای امتی با شده چنانکه در حدیث
 ناسخ بقدر بریده و بخاری آمده و اصل حدیث صحیحین است و مسلم آورده که عائشه را امر کرد
 بر بره و حنابق و استراط و لا فرموده و این عمر گفته که عمر از صحیح اموات اولاد است کرده و گفته که
 صحیح و همب و ارش صحیح نیاید بلکه متع شود تا آنجا که ناسخ نماید و بعد از مرگ مالک از او است
 و رفع این موقوف و هم است و جابر گفته که با سراسر خود اموات اولاد برای فرو قسیم
 مسلم دنده بود و باکی بر آن نمی دید و سندش صحیح است نزد ابن جهان و انقلاط صحاح
 درین کسلاً اشهر تر از ابرار مسلم است و از علی مرتضی موافقت عمر مروی است و عجیب ادبی است
 که تحریر این صحیح قلعی می دانند قتل جابر گفته رسول خدا صلم نمی فرموده است از روایت فضل
 رواه مسلم و در روایتی نمی از ضرب اجل زیاده کرده و در حدیث مرفوع ابن عمر گفته او سب
 محل نزد بخاری آمده و هم از صحیح حمل ابجمله و این اتفاق علیه است و همچنین نمی از صحیح و ابجمله
 از حدیث ابنا عمر و صحیحین ثابت گشته و ابو هریره روایت نمی از صحیح مصفا و صحیح عمر و ابنا
 از مسلم کرده و در مورد طعام خرمه را تا مکمل نیاید به فرو شد و دو صحیح در یک صحیح کند و اگر کرد و اورا
 از کس هر دو یار باست و لا بد است که در بخاری و متن فتن باشد مثلاً بنقد یک هزار است و
 بنی بر دانه صد و تفسیرش جهان نیز آمده و لیکن ظاهر حدیث همین است و حال استاعت
 صحیح و نه دو شرط و در یک صحیح و نه صحیح غیر منقول و نه صحیح چیزه که نزد شن نیست و
 لفظ طبرانی می از صحیح و شرط است و سندش غریب و این حدیث یاب است
 و حدیث جابر و بر بره و نحو با خاص پس عام را بر خاص بنا کنند و هر صحیح و شرط متبع باشند
 که می که جابر بن نفیل با قول آمده که آن خارج ازین عموم است و صحیح عربی است و نه حنه است
 و نه کرد از صحیح مسلم و در جای خرمه تا آنکه گاهی خود گرد آورده و تبدیل در امم بدنا بر و بالعکس در

جلس تقابض جائز است بحديث ابن عمر زوال سنن و حاکم بصحتش فرستد آری بخش
 می خندست در حدیث متفق علیه که مرفوعاً از ابن عمر آمده و جابر از آن حضرت مسلم است از
 عاتقه و مزانه و مخیره و ثنیار و ایت کرده مگر آنکه این ثنیار معلوم باشد و این حدیث نزد
 صحیحست و از طریق انس نزد بخاری هم بدون ذکر ثنیار مرفوعی است و مرفوعه و گفته یکی آنکه
 و حاضر بدست با وی نفرودند ابن عباس گفته یعنی سسار او نشود و این متفق علیه است از حدیث
 و سرفشاندند مرفوعاً و ابو هریره گفته تنقیه جلب نکند و اگر یکی تنقیه کرده چینی بخیر بدست
 زود رسیدن بسوق خیار دارد و آخر چه مسلم مرفوعاً و سنن کرده از بیع برادر سلمان و از حلیه
 بر خطا و از آنکه ننی طلاق خواهر سلمان خود خواهد تا آنچه در آید و است نگویند و آن
 متفق علیه است از حدیث ابی هریره و مسلم نه سوم مسلم بر مسلم زیاده کرده و ابو ایوب با نصار
 از آن حضرت مسلم شنیده که می فرمود هر که جدائی کند میان والده و ولدا و جدائی کند خدا میان او
 و دوستان او و رقیاست رواه احمد و صحیح الترمذی و لیکن حاکم گفته که در اسنادش مشکل است
 اما شایسته دارد و حکم سایر احام نیز همین است و چون علی مرتضی و غلام برادر یکدیگر را جدا
 بفروخت آن حضرت فرمود و بر یاب هر دو را و با دیگران و مرفوعش مگر همه را یکجا رواه احمد و جابر
 ثقات اند و جمیع از حفاظ تصحیح کرده اند فصل در زمین نبوی منج در مدینه گران شد مردم
 گفتند من مقرر کن فرمود و سع و قابض و باسط و رازق خداست و امید و ام که خدا را ملاقاتی شوم
 و هیچ یک را از شما مطالبه که ارام مظلوم از من دردم و در مال نباشد و این را اهل سنن از آن
 روایت کرده اند و این خبر صحیحست گفته و این دلیل است بر منع تسعیر از طرف حاکم فصل
 حدیث نه از بیع کالی بکالی اگر چه ضعیف است و اسحق و بزار و دارقطنی آن را از ابن عمر روایت
 کرده لیکن نزد شافعی بلفظی عن بیع الدین بالدین آمده و حکایت اجماع بر آن شاد
 عصفه است چه تنقیه با قبول گشته و مرفوعاً و است نه از بیع ملاقی و مضامین و جیل جلد زیرا که
 علت درین همه بودنش بیع معدوم است فصل مهربان عبد الله گفته آن حضرت صلیم فرمود

احکامی کند مگر حاکی در راه مسلم در وایت ادغام آن مختصرت مسلم قوت یک سال را از هر یک
 عیال خود و ملین عدم صحت است و احوال ترغیبش و برابر قوت خود و عیال خود در مار و
 غیر محض است آری هر یک را از این خود و صدوق از حیرتی داد و لیکن ولالتش بر جوان
 ادغام شل این مقداره و قوت می تواند شد که بدو است در وقت احتیاج مردم بسوی
 طعام مرد معتبر حاجت مسلم گردد و در جوار اشکار قوت یک سال حیت بکایا حادیت مطلقه و
 محرم اشکار و صد بطعام پس قیاس تحریم اشکار قوت بیانم بر قوت آدمی قیاس
 مع العارق است و در است اشکار بیانم باشد که بقصد فساد بر مسلمین کند چنانکه و حدین
 ابی هر بره مزد و احد و حاکم آمده و لا بد است از اعتدال این تیند و بر غیر قاصدش حرام است و
 ظاهر آنست که قاصد فساد را به اشکار دامل بر سر است و در حیا است خواه مسلمانان را و حاجب
 بدان باشد بانی محروم این قصد کالی است و اجبار و تنکار بر بیع منع نیست بلکه اگر واجب
 باشد حاضر است بنا بر آنکه از باب امر معروف و نهی عن المنکر است و این هر دو در اینجا
 بر یک فصل است از تصریح اهل جمع و حدیث متفق علی ان لا یهرده معروفه آمده و در
 آخرش گفته هر که بعد از قصر عمر بگردوی غیر است مدار طلب و آنکه نگاه دارد و یا میسازد
 از تره از گرد آمدن در مسلم بیار و روز آمده و در تلیق بجای صافی و طعام از گندم آمده
 بخادی گفته که تر که تر است و لفظ این معهود است که استری شاة مخفیه صافی و او بار پس
 و این نزد بخاری است و امیلی تمزیه داده کرده و باین این حدیث وارد نیست و بطاعت
 طعام یا بر روایت بصحت فرسیده بلکه صافی از تر جمع گشته لکن در بن سله میان جمیع
 رسول خدا صلوات است صحیح آمده و شیخ و فصل امام شوکانی در ردی لغت
 و المحلیة اسما نه عن الحديث کتب قدیس علی شنی مهابا که در قوس علامه وای و لا فاقه
 علی بن الساج شائل رسول ادا تا مع نافع المصراة و مستقریانی قیمة اللب
 المتکلف و مراد المتقوی صاعا من تر و صاع علی النافع قواله و لا یجاب الی غیره

ولو كان المتل من جملة النعم اذا اعدم القركان الى اوجب الرجوع الى قبته و
 كذلك اذا تناهى البائع والمشتري على قيمة اشترى كان الرضاء له ^{مستعمل}
 ان حضرت مسلم بن جبر و ينعى انبارى از طعام بگذشت دوست دران کرد و ترى يافت فرمود
 صاحب طعام اين چيست چرا اين را با لاى طعام نکردى که مردم مى ديده اند فاش يعنى فاش
 از اينست و راوى اين حديث مسلم است از ابى هريره و در باره حابس غيب بزبان قطيب
 مايدست باوه ساز فقر و شد فقر و دوى ديده و دانسته درناور آمده و اسناد اين حديث نزد قطيب
 در اوسط از روایت عبد الله بن بريد حسن است و از عائشه نزد اهل ستن مرفوعاً وارد شده
 که خراج بضان است و بخارى تضعيف سندش کرده مگر ترجمى و غير صحيحش نموده اند و اين
 عام است در هر خراج و قصر آن بر سلب جائز نيست و خراج اتاوه مستلزم دخل نشود و زير
 اين لفظ مگر بين اتاوه و اين حديث معارض حديث مصراة نيست زيرا که اطلاق اسم خراج
 بر لبن مصراة نمى آيد و لکن مى توان گفت که چون خراج بضان است پس بيان
 مصراة و عبد فرق نباشد به استحقاق خراج چون در مقابل ضمان مسترى رقبه عبد يا ضمان
 لفق بران يا شرد پس مسترى مصراة نيز همچنين است زيرا که دوسه دنا من اوست باين معنى
 و نفق است بران و در تخلص از اين معنى مى توان گفت که صلح مردود يا مصراة در مقابل لبن
 موجود در فريج بحالى عقد است چه عقد بران مشتمل است وليکن بعد اين توجيه غير مخفى است و او
 آنست که چنين گويند که شريعت مطهره همچنين آمده و قياس مذکور فاسد الاعتبار است نهض
 صحيح صحيح و آن در مصراة است بايک صلح از فقر و عروءه بارتى يک دينار و دو گوسفند از برك
 تر بانه خريد باز يک گوسفند را يک دينار فروخته باز ديگر يک دينار زود انحضرت
 آن حضرت را و او عاى برکت در بيع و ادنا آنکه اگر خاک مى خريد دران سوومى که و اين بيع
 و شرائز و فساد موسوم است بعقد موقوف که نفاد آن بر ضاى موکل مى شود و قد وقع خنث
 اهل السنن وله شاهد من حديث حجاج بن حزام عند الترمذى و تهنى کرد از

خبر این چیزی که در حکم العام است تا آنکه بشود از بیع نیز است که در خروج است و از خبری که
 عید آیت را در شرای مقام تا آنکه قسمت گیرد از شرای مسدقات تا آنکه بدست آید و از شرای
 نائس و از آتش ایو سید خبری است نزد این باب و هزاره و از قرضی و شدش شغف دارد
 و فرمود و خبری است که این خبر است و جواب و وقف است بر این مستود و نیست
 کرد از بیع قمر تا آنکه فرموده شود و از فروتنی صوت پر پشت با نور و از ملین و منوع و راجع است
 است از این عباس و بیعتی ترجیح و قش بر روی کرده و بعد نیست از بیع معنایین و باقی که کرد
 بزارا را بی هر بروی است بنویس استنایین است که در شکم تا آنکه باشد و باقی که کرد
 است شتران برود آمده که هر که اقاله اسلام در بیع کند او تعالی افاضه عشرت او فرماید و ادا
 ادا و ادعای هر ایه و صحیح است این جاک

باب در بیان خیاری

تا هر دو جد است و اند و کجا باشند هر بی خیاری و ادی که دیگر است را خبر سازد و غیر که بیع کرد
 بیع او واجب شد همچنین اگر جدا شدند بعد عقدی که از آن هر دو ترک بیع نمود این بیع مسم
 و جب گردید و این حدیث مرفوع از ابن عمر متفق علیه است و لفظ اسلام راست و لفظ غمر
 بن شعیب بن ابی عن جده مرفوع این است که با بیع و قبایع خیاری دارند ادا که متفرق شده
 مگر آنکه صفت خیاری باشد و حال نیست فراق و خوف استقلال و در رد این بیع متفق قاصر
 مگر آنکه هم آمده و این حدیث نزد اهل سنن است پس متفرق ابدان باشند تفرق اقوال است
 که در بیع غامضی شد و او را بخسرت گفتن کماله امر کرده و این متفق علیه است از حدیث این

باب در بیان ربا

جابر که لعنت کرد رسول خدا صلم خورنده ربا و خورنده ادا و کاتب و شهودان را و گفت
 همه سوا از خود مسلمان و زوجه ای مانند این حدیث از ابی حمیفه عن ابی هریره
 ربا بمقتاد و سه باب است البسرت میگویند که ربا با ادا باشد و ربا با بیع و ربا با هر دو است

و این را ابن ماجه مختصر و حاکم با تمام از ابن مسعود روایت کرده و ابو سعید گفته است مختصرت مسلمان
 فرموده نفر و شید زر را بر الاثل مثل و یفرایید بعضی آن را بر بعضی نفر و شید سیم را سیم الا
 مانند مانند و یفرایید بعضی آن را بر بعضی نفر و شید از ان غائب را بانا جزین یعنی نیاید نقد و این
 متفق علیه است و لفظ عباد و بن صامت از آن حضرت صلوات الله علیه بود که زر بر زر و سیم و
 اندم بگندم و جو بجو و خرما بخرما و نمک بنگ مانند مانند سوا و ابواء دست بدست است و چون
 این جنسها مختلف شود بهر طور که خواهید نفر و شید اگر دست بدست است رواه مسلم و لفظ ابو
 این است زر بر وزن بوزن مثل مثل و سیم بسیم همچنین و هر که افزود یا زیاده خواست پس
 آن را باست اخیه مسلم ایضا و ابو سعید و ابو هریره گفته اند که مردی را رسول خدا
 حال بر خیر کرد و سه تریب یعنی فرمای حید آورد پرسید همه تریب همچنین می باشد گفت
 بلکه یک صلح ازین تریب و صلح و دو صلح بسه صلح می گیریم فرمود چنین کن بلکه همه را
 بدر اتم بفروش و از در اتم مخفی بخر و در باره میزان نیز چنین فرمود یعنی حکم کلی بچون نمرود
 حکم موزون بچون سیم کیسان است و این حدیث متفق علیه است و لفظ سلم و کذ لا اله الا الله
 المین ان است و معنی هر دو یکی است و این اوله و ال اند بنطق خود بر ثبوت ربان
 فضل درین اجناس پس عموم مفهوم لانا بالافاق التسمیه تخصص باشد باجناس که بر تحريم
 ربان فضل دران تنقیص آمده و این واضح است متخنیست و بدان معلوم می توان کرد
 کیان این دلیل را حدیث مقدمه تعارض نیست که حاجت بسا که مضیق ترجیح از غیر مرجح
 نزد تحقیق افتد و کیف که جمع مقدم است بر ترجیح بلا خلاف و ششستین قیاس که در علت را باطل است
 دارند بر افعال شان محبت نیره موجود نیست بلکه مجرد تظلمات و تخنیبات است که با دعا و
 عریضه و طویله بلا طائل منضم گردیده و یک گوید که سائق باین علت تخرج ناط است دیگر
 سرائد که سیر و تقسیم است و زود ما اثبات احکام شرعی به همچو سالک ممنوع باشد بلکه از اندراج
 این علت مزعم و درین مقام زیر چیزه از آنها منع می کنیم و ما احسن الاقتصار علی

نفس صا الشریعت و علم الکلیف عا و رفا و التمسع فی تکلیفات العباد معا کما
 محص وی گوئیم که قیاس مستقیم است و لکن مع از تعبد بقیاس در مادی علت منصوص
 یا آنچه طریق توش فحوائی خطاب است تحمی کنیم و آنچه اهل فروع و ریاض ذکر کرده اند
 ازین قبیل نیست و باید که این بحث بیا تو مانند که در مسائل بسیار بدان متع شوست
 مرجع در وزن هر وزن میزان مکرر است چنانکه مرجع در کیل بر کیل کیال بر یه سوز
 چنانکه در خبر آمد پس نزو و قوح اختلاف مثلا و مقدار دریم یا اشتغال و نحو آن چون امر است
 مختلف باشد اعتبار میزان مکرر خواهد بود همچنین مثلا نزو اختلاف در مقدار صاع یا مده اعتبار
 بکیال درین باشد فصل منہم شرط در آیه فان تبتم فلکم رؤس اصا الکمال است
 بر جواز اخذ مال عربی با عدم توبه و نیز دران دلالت است بر جواز اخذ بر حسب از ربان
 همانست که زیاده بر ساس المال باشد بر است که توبه کرد یا نکرد و باطل اخذ همه مال او
 چه صحیح چه اهل با عدم توبه جائز است و با توبه فقط اخذ صحیح جائز باشد از مال او
 اما صح و شرای انما جور بار عایا سے خود بر حسب تجارت پس تا جائز است ولیکن این مقصد
 تا انجا مام و طام شد که نزیک است که اطلاق زمین را فزاید و در کتب تواریخ آنچه از
 جلالت ملوک مصر دیدیم است و اعظم است در جرم و انتم چه نزو دارد و بیع که ام شایع اگر تجارت
 بر شرای آن با ضمانت من می کردند و هر که از ان متع می شد او را منسوب به من می زدند
 و مال او را گرامی گرفتند و از همین وادی است من مردم از شرا یا تجارت تا آنکه مال ایشان
 مردن گردد و باین بگذر من آن مرتفع شود و در تفرخت و در و در و بل گفته بدین
 ازین قبیل اذیل است انما انما آنکه که منشوش می از نند که در ان نصف نحاس و نصف سیم
 باشد و قرش را بقدر محمد و در سومی سازند و عایا امثال باین رسم می کند بیکه بقدر ثلث
 یا ربع زیاده برین رسم تعالی می نماید و چون این نقد خارج می گردد از مال دولت بسوی
 رعایا و اجناد بر همین رسم ناقص باشد و چون در اموال دولت می در آید جز قرش فرانسه

میمنت زانکه میان مدعیان مروج ست نمے گیرند و باین جیل گویانکت یا ربع مال رعایا ظلم
 منعمی شود باز چون دیدند که صرف قروض در رعیت زیاد است این سکه را شکسته ضرب
 دیگری زنند که ورقه خالص کمتر و درخش اکثر از سکه مکسورده می باشد و از سکه سابق منع
 می نمایند پس رعایا و زعمایین سکه بدست شان می فروشدند تا آنکه قیمت یک قتل از آن
 بنصف قتل ازین ضرر اخوے می رسید یا قدری کم و زائد می آید باز سکه اولی را گرفتند
 برین سکه دیگر سے زنند و رعایا را از برای صرف بر مقدار مرسوم حوالی سازند و باین ذریعہ
 نصف مال عباد یا تقوی بنصف رومی خوردند حال آنکه رعایا را قدرت استمرار بران رسم نیست
 بلکه بسیاری از احوال محتاج بسوی قرض فرانسه است و تجار انواع اکل بیاطل یکے جعل
 ضرائب بر بامه و در اسواق ست که ایشان را بر تسلیم آن مجبوری سازند و اذن زیادت در سکه
 می دهند تا هر نرخ که خواهند بفروشدند و بخزند مگر ضربیه را داخل سرکار نمایند و اگر فریاد
 خواہے استغاثه گرانی نرخ می کنند یا منکر سے بر بامه انکار این زیادت می نمایند می گویند
 این زیادت از جانب خداست و بدان را و باین لقمه حجر بند می سازند و کھ احد ذلك
 من هذه الاجوال الشیطانية التي هي السحت بلا شك ولا شبهة نسال الله ان
 يصلح الجميع اتقي گویم این انواع مخصوص بدیارین ست بلکه مطبق ارض گردیده چه
 بلا و عرب و چه اسصار عجم چه شهر کلان و چه قصبہ خود و اکثر مردم در ضرب این ضرائب
 و اظلم نوع انسان در اخذ این مکوس کرده فرنگ و جرگه ترک ست و شکوه از فرنگ بیجا ست
 که حسابے از کتاب و دین جز نام نمے گیرند و بیج براهوال ترک ست که دعوی اسلام دارند
 و منہا در جده از حجاج و عمار بجای کس می ستانند تا موضع دیگر چه رسد و این نیست مگر از باب
 قربت یا ست غلط و حضور ساعت کبرے اللهم امتنا علی الاسلام فی اتباع سنة نبیک
 خیر الا نام اناک علی ما تشاء قدیم و بالاجابة جدید **فصل** باب مصارفت درین
 از منہ چنان عام گردیده که هیچ یکے نمکن از خلوص از و آمدن بدان در ریاسے سحت

میست الامتاء، امده تالی بیانش آمد سکه بسات ملوک که از بهایست مردم زنده نمره پیشتر
 نحاس را در آن بجز سیم نمی گردانند و کم و بیش و زیاده و مردم را می گویند که سرت قرش و نرس
 و نرس یعنی نرس آن الزین سکه چندان و میان ست حال که اگر سیم این ضرب را از
 نحاس بجز سازند و با آن سکه قرش قرضی نمی رسد قطعا و این را سکه ذریعہ خورد و برد
 اموال را با با سکه است از چنانکه و فصل سابقین شناخته شد و مردم را در قصه خاست نبولش حیات
 بتعالی این ضرب می افتد و در مصارف بدان سوسی قرش قرضی باین مقدار مرسوم ناچاره
 و مضطری کرده اند و فقه را بقصد با وجود علم بی حاصل می فروخته اند و این را بای بخت است و هر که
 ارا با نشان عارت ابن حال است وی با نچسب و در کتب فروع که غالبش غیر رایج بسوی
 دلیل غیر منفیست از حق است سترج می شود و غالب میل که بدان تخلص از ورطه را
 گمان می کنند آنست که بعضی متفقه که از علوم اجتهاد و آشنائی آبی و سوسی نیند این ساکنین
 را فتوی داده اند باینکه ریاء و معاطاه نیست و مرسته که امر و مردم بدان کار بندند و اند
 معاطاه است باینکه مروج عقده این مقصود بیچاره است و اند که اول کتاب و سنت مصحح
 بحریم را اندرون نظر سوسی عقد و جنان بلکه مستبر نیست در هیچ مگر غیر و رضا و در کتاب
 سنت و اقوال خیره القرون والدین یلوا لخصه قدا الدین یلوا لخصه انچه و ال باشد بر اعتبار
 الفاظ مخصوصه و بر هیچ که منع نشود مگر بدان و در معاطاه باشد هیچ نیامده و آفرین محراب
 آنچه بعضی معتقدین در فروع و مفتین در آن گفته اند که غش در هر یک از دو بدل متقابل منفی
 در آخر باشد و این حرفی است که سیح قاتل بدان رضا ندید و چه قسم غافل بدان را می
 کرده که تا و نبه فتنه و یک اوقیه نحاس بفروشد پس اگر مراد قائل باین قول آنست که
 این تخلص از ریاست خواهد هر واحد از متبایعین را می بیدل شود یا نشود پس این جهت
 علم نیست و ازین وادی است آنکه غش در هر واحد از بلین جریره سوده کسرت باشد و گنا
 مرد و دست بحدیث قلا و دریا که در آن ضم غیر فتنه بفتنه است و این ضم ما رسول خدا صلی الله علیه و آله

بیخ نگرانید بلکه امر بفصل و تمیز میان هر دو فرموده و تغییر ازین امور میل دیگر ذکر کرده اند که از
 سقوط بجائی است که هر که ادنی غفلت دارد و روی مخفی نماند اگر گوئی که بار مخفی
 ازین در ظاهر ملک که مردم در آن افتاده اند هست یا نه گوئیم بلی مخلص ازین گرداب پیاپی
 مر ازین عقبه کوه خراب آنست که رسول خدا صلی الله علیه و آله فرموده و آن قول
 است صلعم برای خریدار تمیز جید بقرردی که یکی ازان دو ترجمه بود و دیگر جنب چون خبر
 کرد که وی یک صلح جید را بدو صلح ردی خریده کرده است رسول خدا صلی الله علیه و آله فرمود این ربا
 پرست چه کنم فرمود تمردی را بدر آهم بفروشد و بیان در آهم تمیز بخرد پس این وسیله است
 و معامله نبویست هر که صرف در آهم مغشوش بقرش و فرنجیه خواهد صاحب در آهم مذکر مثلاً
 بقدر صرف قرش سلع از صاحب قرش بخرد بعد از آن سلع را بدست وی بقرش و دیگر بقرش
 که در این صورت غلصه از ربانیت و هر که از عم باشد که اینجا غیر این صورت غلصه است
 وی مخدوع نفس خود باشد یا بخرید صریح ربای متوجه علیه بحرب خدا و رسول است و برضای
 این در آهم مغشوشه نصیب از آثم باشد زیرا که حامل مردم بر باطل خلق بسوی دخول بود
 اوست و بیان این سنت ملعونه بقصد حطام و اکل اموال مردم باطل از وی صورت گرفته
 اینست که شمشیر ستم آخته اینست اینست که کار همه را ساخته اینست
 و اگر مثل امالی را از رفیق برعیت و عدل و قضایاست بریت می بود او را در ضربت
 خالصه از غش مند چه حاصل است پس چه سودا با ناسرومی آهنت و هلاک خود و دیگران است
 نوع رحنی می گشت تشو کانی در درین مقام چه خوش کلام ارشاد کرده که اقل احوال مسلم
 آنست که در رعایت مصلحت رعیت هیچ بخرنج باشد و ضربت خود را بچو ضربت این قوم گردان
 تا ربا از مصارف بر خیزد و بر دادن ربا بر اے حفظ دین مال و جان خود دلیلی ادکتاب و
 سنت بلکه اجماع و قیاس نیامده بلکه استقرض بر باطل است زیر عوم اولی تمیز بر باو
 ربا از ابر کبار و اعظم جرات است نه کتاب عزیز و احادیث مستفیضه مشهوره و جمعی را در

نقل این سکه از بکر اثنی عشری و فاد که بیای لفظ رخ ریا آورده و اصل عبارت
 زمین بن نهمی و محتاج الاستقراض بالجهت است و خوان آن در اشهاد و قبله و بخاک
 ابراهیم شامیه و در آن از کتب فروغ خفیه آورده و بجا در از لفظ بیخ نفع حاصل یکسب جابر
 شرع فایح از سهای رباست شلانی شیر را بن غالی نرو حاجت بسوسه قرض بخرد
 این جابر است بکراست نزد فقهاء و بعض این کراست را تل بر صرست کرده اند اگر در نفس
 استقراض این رخ شرع و طاب باشد و حق عدم جواز است علی کل حال بنا بر آنکه ویلی و ال
 بر با حق دار نیست و قیاس جواز استقراض بر بنا بر اعتبار جواز اعطاء رشوت است
 یا سلطان بقرض دفع خوف با ظلم یا تعدی او بر جان و مال خود بنا بر فاسد بر فاسد است
 زیرا که ویلی نفس از برای احادیث دارد و لعن را شے و مرگش که را نشی که میان مسدود
 میبایستی نیامده و باب و ارات و مصانعت که دلان در فساد منظره باشد مثل دادان
 چیزه بشا سر بلخی و اشال او باب دیگر است از باب رشوت نیست و در حدیث است
 فی افواه المداحین القاب اشارت بسوی این مصانعت است نزد جمعی از اهل علم
 بجهت فساد و مساوی و طبیعی و غیر هم و نزد بعض مراد حرمان و تحلیف و عدم اعطای شے
 است و اگر وصل مرسل مکرر که اتی ساعد المبی صلح فقال یا مالال اقطع حی لسان
 فاعطاه اربعین دسهما بعت رسد نقص باشد و محل نزاع و در تحت بر مرسل غیر قائم است
 و اصل مصانعت بتصرف اهل انت میجران اشیر و صاحب جمع البهار و تاج العروس و غیره
 احسان و مدارات و ملازمت است و بخیه رشوت مجاز المازیات فصل جابر گوید آنحضرت
 صلوات الله علیه کرده است از بیع انبار تر که کلیل آن معلوم نیست بکلیل ساسه نیز رواه مسلم
 فروغ بنی کفش با عدم علم بساوات هر دو حرام است و عمر بن عبد الله گفته حضرت عائشه
 می فرمود طعام بطعام مثل مثل است و طعام مادران روز جو بود این نیز در مسلم است و فساد
 جید روز میری بگوید و دانه و دینار خرد در آن روز مهره جوهر بود آن را جبار کرد و زیاده

دوازده دنیا ریافت چون ذکرش بر رسول خدا کرد فرمود فرخت نشود تا آنکه جدا گردد و شود و
 مسلم و درین سلسله بیان فقهاء خلافت است و از جمیع منطوق حدیث است و بسیاری از
 سلف بسوی علی بظاہرش فرخته و آن عدم جواز بیع ذمب با غیر او از ذمب است تا آنکه از
 رازان غیر جدا ساخته بفروشد ورنه این عقد باطل و خدا رکش واجب باشد و درین سلسله
 خلافت خفیه با صاحب این حدیث صحیح واضح است فصل بیع حیوان بچیدان بطریق
 کبیذا حضرت بکایت سمرقند بنایت شد و در نزدی و ابن ابکار و بصحت سندش
 رفت و این عام است از ماکول و غیر ماکول و تقیید آن با کول در دلیلی ثابت نشده و در حدیث
 سمرقندی از بیع شاة بلعم رکش از دلالت دارد و علی ما فیه من عجاج و در حدیث این عمر
 آمده که از حضرت صلوات الله علیه که چون شایعین میکنند و دهماسه گاوان یکبرید و یک گشت
 راضی شوید و جهاد بگذاردید خدا واری را بر شما تسلط کند و بیع آن را نکشت تا آنکه بسوی
 دین خود برگردید و در سندش نزد ابی داود و مقال است و لیکن احمد و آن از عطا آورد و
 رجالش ثقات اند و ابن القطان نصیحش ننوده و شک نیست که تا مسلمانان از جهاد برگشته اند
 و گشت راضی گشتند و خوار و ذلیل بوده اند و جهاد نازعی از براسه این قول نیست و حدیث
 عبارت است از آنکه باز رگان کالای خود بدست یک قیمت معلوم تا یک مدت بفروشد
 باز آن کالا را از وی بکتر از آن قیمت بخرد و این بیع یک از انواع رباست و لابد است در آن
 از استسباب قصد جیله و از آنکه این تنایع از براسه مجرد و وصل بسوی قرض نقد برباد نیست
 در نه با عدم این قصد ناجائز نیست چنانچه تقاسم بیع را حلال و بار احرام ساخته و آنکه حرام
 را بزار دنیا فروخته او را جاز است که آنرا بدهد وینا را از شتر سے بخرد و بیع صحیح که مقصود بدان
 بسوی ربانیت مشن قلیل را در رنگ مشن کثیر حلال ساخته و همچنین زیادت بر سرع و بیع
 از زیاد بر وریدی و صد ری نیست چه بر زیادت احد النساء و بین بر دیگر است و در میان
 و مشن آن نزد اختلاف جنس تساوی نیست تا تحریم این صورت بنا بر ربای بودن صحیح شود و در حدیث

که این زیادت در برابر تنقیس باطل است فقط و محقق نیست که تخریم چه صورتی معتبر بود
 دلیل است بر سلب احتمال بسط و از حد نه شود که ما در آن رساله مفروقه است موید سوم
 شفا و ابطال فی حکم الزیادة لا یل الا بل فصل هر که سفارش برادر سلمان خود پیش کسی کرده و آن
 برادر را برادر بن شفاعت و به فرستاد و وی آن را پذیرفت پس با سید خلیفم را از ارباب
 ما آمد و داد احمد و ابو داود و ابو امامه و موافق عا و در سندش مقال است و
 ابن جریر گفته لعنت فیه رسول خدا را شنیده و مرثیه را رساله احمد و صحیح الترمذی
 و ابن دلیل است بر تخریم و نهاده و هو اسجاع و هذا هو الحق و آنکه بعضی فقهاء نخست در تخریم او
 رتوت داده اند و گفته که چون حاکم حکایت کند و رتوت میل او از صواب و شر مگر و او را
 گرفتارش بآنست پس این مقال باطل است چه و لما یجول است بر حسب سن و در رتوت چشم
 حاکم را کوثری کند ملازم شود که فی فرموده و لقد وجدت اقرانی هسی الحدایا من یهدی
 لی مع ان بعد اتلافی بالقصا امر دکل هدیه و ان کامتا من قریب او صدق
 لکن مجرد الا رسال بها لا یجلی من اتف المس مع امرها و کیف مع قبولها
 و الا متاع بها فقیم الله قصاة السوء و لقد صارت تلك المقالة الیاطلة جسا الضم
 یعد و سلسله الی اکل ام ال الناس بالباطل و قد اعاسی الله و له الحق علی حد
 ذلك الحکم المبی علی شفا حاف هار بالقول و بالفعل اما القول بما او دعتنی
 مصنفاتی و اما العمل فقیامی فی عزل قصاة السوء انکی و همین قسم منع ارب و الا که
 بنه ضعیف هم بوجود آمده چه در کتب مؤلفه خود و یکلام طبع رد و اخذ این در نمود و به هم قبضه
 رب است و در تحت چنین امور و اشال آن از پایاش باز نماند و به الحکم جعل به
 تلك الاقوال و الاصال حاله لوجه مقبیه الی رضاه فصل عبدالعزیز بن عمرو بن
 العاص ان حضرت را از تجویز پیش و او ابل تمام شدند فرمود و بقرائن صدقه از کسی
 چنانکه یک بعیر بر بعیر آمان ابل صدقه گرفت رساله الحاکم و البیهقی و رجال شفا

و این دلیل است بر جواز بیع یک حیوان بر حیوان بطور نسبه و این حدیث از صحیح و ثواب است
از حدیث سمره که سابق گذشت و این عمر گفته نمی کرد آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم از مزایای بیعی
فروختن تمر یا نط اگر نخل است تمر بطور کیل و اگر کرم است بمریب بطور یق کیل و اگر نزع است بکیس
طعام ازین همه نمی فرمود و این حدیث متفق علیه است و سعد بن ابی وقاص شنید که آنحضرت
صلی الله علیه و آله و سلم نزد سوال از شما می فرمود و رطب نزد بیس کم می شود و گفتند
آری پس نمی فرمود از آن و این را اهل سنن روایت کرده اند و ابن الماریه و ترمذی
و غیره با تصحیحش پیروخته

باب در بیان خصصت در عریا و بیع اصول و ثمار

زید بن ثابت رضی الله عنه گوید آنحضرت در باره عریا و بیع بجز خص بطور کیل داده
و این حدیث در صحیحین متفق علیه است و لفظ مسلم آنست که خصصت داد در عریه که اهل بیت
رطب را با اندازه آن از تمر از برای خودن بگیرند و در حدیث ابی هریره زیادت مادلون
مسن و سق یا پنج و سق آمده و این نیز متفق علیه است و چون اقتصار بر قدر حاجت و آنچه
نوعی از انواع را باست واجب باشد لهذا تقدیر پنج و سق مقدار محتاج الیه است در غالب
احوال و غنای فقیر پنج و سق در مذہب معروف است دلیل بر آن دلالت ندارد و این عمر
از آنحضرت آورده که نمی کرد و از بیع ثمار تا آنکه صلاحش نمایان گردد و این نه باطل و بیع
هر دو را که چنانکه در حدیث متفق علیه آمده و در روایتی زیاده کرده که چون از صلاحش پدید
می شدی فرمود تا آنکه حاجتش برود و لفظ انس آنست که نمی کرد از فروختن میوه ها تا آنکه
میوه و زرد شود و این لفظ بخاری است و هم اش گفته که نمی فرمود از بیع انگور تا آنکه سیاه
گردد و از بیع دانه تا آنکه سخت شود و این را ابن جان و حاکم صحیح الاسناد و گفته اند و مشک
است که معنی نه تحریم است حقیقه و محرم غیر جائز است و لیکن چون این نه از برای
شمار است نزد عرض آخرت شمار چنانکه در بخاری از حدیث زید آمده پس از برای رشاد

باشد از برای تحریم و حرام نموده بود وضع جراح دارد و شده چنانکه سیله و هر آفت کشیده
از حلال بشمارد و چنانکه موضع است بجا بگذرد آنحضرت فرمود اگر بگذرد
بدست برادر میوه و دارو آن را بجا بگذرد رسید ترا اگر فتن چهره از آن حلال نیست مال برادر
را بنیض چنان می گیری این لغت مسلم است و در لفظی دیگر امر بود وضع جراح آمده و حق
وضع اوست مطلقاً قبل تبین باشد یا بعد آن پس هر گشت با میوه خرید و قابض شد
لیکن جسد زرع یا قطف نکرده تا آنکه آفت بر آن رسید این آفت از شتری موضوع باشد
در مال اگر فتن شدن آن حلال نبود زیرا که از ادوی اکل اموال مردم باطل است و لهذا
آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم فرمود بعد تلذذ مال اچک بیساحتی و این اشارت
آنکه تالف بجا که موضوع است. انداختن آن حرام خواهد پیش از تبین باشد یا پس از آن
هر که غمی خرید یا میوه کرد و آن پس نمره آن باطل است که فروخته است مگر آنکه فروخته شد
پس آن را نخی گردد و این حدیث متفق علیه است

باب در بیان مسلم

ابن عباس گفته آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم قدم بدین آورده اهل بیت اسلام
در میوه های گرد و بد یک سال و دو سال و سه سال فرمود هر که اسلام در ترکند باید
که در کیل معلوم و وزن معلوم تا اهل معلوم کند و این حدیث متفق علیه است و گفته بخار
مس اسلف فی شئی است و این مام است از مرد و چون جزای قبول المقدار است اعتبار
کیل یا وزن معلوم پس ظاهر عدم جواز مسلم در جزای نیست و نیست در حدیث مگر معلوم
بودن کیل یا وزن مسلم پس این شرط تعیین جنس صحیح است زیرا که کیل متعلق کیل است چه
اگر جنس کیل معلوم نباشد ذکر کیل را اثر و نبود بر اعتبار تعیین نوع و صفت در حدیث و دلیل
بیت و تعیین حدیث دلالت بر اشتراط تعیین مکان ندارد بلکه اعتبار این چیز را بنا بر تشابه
در ابعد است و لکن مخفی نیست که رجوع به نوع معلوم یا صفت معلوم یا بهیچ اوست از آن

راغ تشا برست و همچنین مرتفع شود و تاجر در تعیین مکان بر جوع بسوسه اصل بر آن
 عدم وجوب ایصال بر مسلم الیه و رجوع بسوی بلد اوست که وطن یا بلد اقامت است و این
 راغ تشا بر باشد حاصل آنکه شروط مسلم تعیین جنس مسلم نیست و معلوم بودن آن بکلیل
 یا در زن و تا اجل معلوم است و این سه شرط است و دلیل بر اشتراط غیر آن وال نیست علی البیه
 بن ابی اوسنه و عبد الرحمن بن ابی ابرهه گفته که با آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم بمغانم
 می رسیدیم و نزد انبساط شام می آمدند با ایشان در جوع گندم در بیست تا اجل معلوم اسلام
 می کردیم و در لفظی قیمت آمد و پرسیدند که ایشان را نزع بود یا نه گفتند ادا نما ازین منی
 بپرسیدیم روای البخاری و این دلیل است بر حجت سلف در معدوم در حال عقد زیرا که
 ترک است فصلا و در مقام اتمال نازل بمنزله عموم در مثال است و لیکن این استدلال بشکل
 یا تبرک صحابی است و آن حجت نیست تا تقریر نبوسه بر آن بعد از علم ثابت نشود پس حدیث
 اول اولی است در تنسک بر جواز آن

فصل در بیان قرض

ابوهریره گفته آنحضرت صلواتم فرمود هر که مال مردم گیرد و ادا داده او ادا دهد او تعالی اذوی وافر نماید
 و هر که گیرد و ادا داده او ادا ندهد حق تعالی او را تلف فرماید و ادا ده البخاری و عائشه گفت ای
 رسول خدا! مسلم فلاقی جامه از شام آورد است یک را بفروست که دو جامه تا میسرده و ام
 گیرد آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم فرستاد و لیکن آنکس منع شد اخراج الحاکم
 و الیهقی در جالش ثقات اند و حدیث دلیل است بر بیع نسبه و محنت تا جیل تا میسر جامه باشد
 یا بانور با جز آن و قرض نوعی مخصوص است در بسیاری از احکام مخالف بیع باشد

فصل در بیان رهن

آنحضرت صلواتم فرمود بیعت مرکوب است بنفقہ چون مرهون باشد و مرهون در شرع و بیعت
 بنفقہ اگر مرهون بود و بر مرکب و شارب است نفقہ آن مرهون اخراج البخاری و عن

ابی هدیقه پس بنی است که ثواب بر من و ثوابت آن بر مرتین است و مردود منع نمی کند
 رهن از رهن مریدان را و ادراست ختم آل و بدو است غرم آن را و اولاد قطعی
 و الحاکم عن ابی هدیقه و رجال شقیه نقاشه اندگر آنکه معظا رسال او است یعنی
 منافع و زوائد رهن از براسه رهن باشد و اگر پاک شود در دست مرتین تا وانش هر دو
 از حق مرتین هیچ نماند و باقی کرد و بلکه رهن ملک رهن است حاصل آنکه رهن چون
 در دست مرتین مردون بهایست و تقریبا وی تکلف نشود و دی مضمون علیه نباشد و اگر بجات
 و تقریبا او است مضمون علیه نباشد بنا بر جنایتی و تقریبا که از او بی وجود آمد و از آن جهت
 که مستحق جبر است چه مجر و بی سبب رهن سبب ضمان نیست و برارک شرعی و نه المانی
 لا عاصیه و لا شکیه ابو رافع گفته آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم از مردی
 ستر جوان قرض گرفت چون ابل صدقه آمد فرمود قضای که بکن گفتی یا بکن بکن
 از ستر او فرمود این بهر که بهتر مردم حسن القضا است و او را مسلم و فرمود هر قرض که در بیعت کند
 ربا باشد این را حارث بن اسامه بسد ساقط از علی مرتضی فرموده و او را در ده و لیکن شاید
 ضعیف دارد و زیققی از حدیث مخالف بن ابی و شاید دیگر است نزد بخاری مگر موقوف بر

عبد الله بن سلام

باب در بیان تفلیس و تجبر

ابو هریره گوید آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم را شنیدم می فرمود هر که مال خود معین نزد
 مردی یا بدوی احق است بان مال از غیر خود این حدیث متفق علیه است و در طریق
 مرسل این لفظ آمده که هر مرد که متاع خود بفروخت و مبتاع مفلس شد و شن آن بقیه
 باقی نیامد و متاع خود نزد او معینه یافت پس دے احق است بان مال را اگر شتری بود
 صاحب متاع اسو و غرماست و بیته بر وصل ارسالش پر دختنه و بیعت ابو داود
 ضعیف گفته و مؤید او است حدیث عمر بن ابی خلد و زو ابو داود این باب این لفظ که

جیس غیر غنی داخل است آری جس با قیمت و مزد و خوف متعرت و احترامش مسلمان نزد
 اطلاق جائز است زیرا که اگر معروف و ثواب از مکروه است بقدر امکان و قیاس
 از آن جهت که اگر این چنین باشد جز بخل و بیعت میان او و میان مردم بجهت ممکن نیست پس
 اگر کسی این بچه کار کند و حدیث مجرب بر یون شخص حدیث بعد از مال آویز و گویا
 نظر است چه آن عام است و این خاص و لیکن لاف و آنست که اقدام بر تجرد و بیعت
 ثبوت دین نزد حاکم جائز نیست و چنانکه غالب حکام عصر تحریر جزوات قبل از تقریر و بیان
 و مساعدت طالبش هرگز با شدی پروا نداشتند که این اقدام است بر مال معدوم و حیلت است
 میان مالک و ملک او بدون محبت نیرو و خلاق غلط فصل این عمر گوید عرض کرده شد
 بر رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم چهارده ساله پس مرا اجازت نکرده و معروض شد
 روز خندق و من پانزده ساله بودم پس اجازت کرد این حدیث متفق علیه و مال است
 بر آنکه هرگز پانزده ساله نیست تصرفات او از بیع و زنان غیر نافذ است و لیکن در حدیث
 بیسته باین لفظ آمده که اباء تم نکرده و مالی نگیرد و این خبر به تصحیح این لفظ کرده و تحلیلی
 گفته معروض شد بر آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم روز قریبه پس هرگز موسی و یانیده گشته شد و هرگز
 نزد یانیده راه او نگذاشته آمد و من در همان کسان بودم که موسی مانع شوی یا نیاورد پس
 راه من نماند و در این راه اهل سنن روایت کرده اند و ابن جان و حاکم تصحیح فرموده
 عمر بن شیب و ابن جبر و گفته که آنحضرت فرموده زن را عطیه جائز نیست مگر باذن
 شوهر خود و در لفظی این است که زن را در مال امری نیست و مگر در زوج مالک عطیه نیست
 و این روایت نزد احمد و اسحاق سنن جز نزدی است و حاکم گفته صحیح است و جمهور اهل علم
 حل این حدیث بعد از عشرت کرده اند و نظایر آن جز طایف و دیگر کسی نرفته فصل تفسیر
 بن مختار گفته آنحضرت فرموده مسئله جلال نیست مگر کی لا یسکس مردی که محل مالک
 او مسئله حلال است تا آنکه بمال رسیده و بدست آید سپس باز ماند از سوال و مردی که

اور اجازت رسید و مال او را تنبہ کرد و مسئلہ اور احلال است تا آنکہ بقوامی از عیش برسد و
مرے کہ اور افاقہ رسید تا آنکہ سہ کس از دانشندان قوم او گفتند کہ خاقانہ بوی رسیدہ
ہیں اور مسئلہ حلال است آخر جب مسلم و این دلیل است بر لزوم دین بخیل حالہ ولیکن اورا
مکمل نفس نیست در حجر کردن بروے بلکہ و نہ متروک باشد تا آنکہ از مردم سوال کردہ دین
خود رضا کند این استقیم است بر قواعد و میکہ ضامن آن مال نباشد و نیست حجر مگر بعد از ثبوت
دین یا سہ یا اسرار یا نحو آن

باب در بیان صلح

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماید صلح جائز است میان مسلمانان مگر صلحی کہ محرم حلال
یا حلال حرام باشد و مسلمانان بر شروط خویش اندک شرطی کہ حلال را حرام و حرام را حلال
گرداند و این نزد ترمذی است از عمرو بن عوف مرسل و روایت او ضعیف است لهذا
بر ترمذی تصحیحش را انکار کردہ اند گویا اعتبار بکثرت طرق کرد ولیکن ابن حبان تصحیحش
از روایت ابی ہریرہ منوہ و ظاہر آنست کہ مصاکحہ از انکار جائز باشد مثلاً سیکے برو گیسے
و جوے حد دینار کردہ دی از جملہ منکر شد پس مدعی مصاکحہ بر نیہ آن مقدار کرد این صلح جائز
باشد زیرا کہ مناط صلح تراخی است و منکر افعی است بعض آن و مقتضی منع موجود نیست
و حدیث ابی حمید ساعدی مرفوعاً کہ هیچ کس را احد عصای برادر خود بغیر طبیعت نفس او
حلال نیست نزد ابن حبان و حاکم است و همچنین حدیث عدم حلت مال مرد مسلم ب طبیعت
نفس او منافی این مدعا نباشد زیرا کہ تسلیم بعض منکر ب طبیعت نفس کردہ است و در حدیث
کعب اگر تنازع در مقدار باشد صلح از انکار است و شارع از اجازہ داشته و اگر در تجزیل یا
تاجیل است نیز صلح از انکار است بنا بر آنکہ با منکر اعل صلح ب تجزیل بعض دین شد و باقی
در برابر دعوی صاحب دین از برائے اجل ساکن گردیدہ و داخل نیست درین باب صلح
در حد و در انساب زیرا کہ مناط صلح تراخی میان خصمین است و حد و حد کہ حقوق الکی است یا

محض است یا شوب و امام را اگر چه ولایت این حد و بر تقدیر تسلیم اختصاصش
 بدان حاصل است مگر او را اسقاط حد خدا بنا بر ورود و عید ستدیر در آن نمی رسد و آنکه
 بعضی اهل علم تاخیر حد و اسقاط آن بنا بر مصلحت تفسیر کرده اند آن بایست و دیگر است
 بر صانع ثبوت بعضی و سقوط بعضی در برابر امری از امور است و اما نسب پس بان چیست که
 رتبا بحر مجاز از نسب و بر دخول در آن جز بکثرت روایت زیرا که بر سر و عامر و عید شده اند
 نیز نسب متبعض نمی شود و تا این صلیح میان در عی نسب و منکر نصف آن صحیح شود و اما ابرار
 از حقوق بود پس اسقاط شے فرج علم بان است و با اهل از خیر که اسقاطش می خواهیم
 یا بر وجه از وجه آن را می دانند یا از حج وجه می دانند پس اگر بر وجه از وجه می دانند که تمیز
 میبعض تمیز است و در نظن غالب شده که این شے از فلان جنس است و مقدارش متجاوز
 ازین قدر نیست این اسقاط صحیح باشد و اگر از وجه و وجه بجهول است بر وجه که جنس و
 مقدارش کیفاً و کما بهیچ معلوم نیست پس این اسقاط غیر صحیح است چه می تواند که بر شے
 باشد که اگر علم بدان حاصل گردد نفس با اسقاطش خوش نه شود و فصل ابوهریره گفته اند
 فرمود هبابه هبابه را از فلانیدن چوب در دیوار فروخت و کند و اصل در امر ایجاب است
 چنانکه در نه و در نه یعنی نهی تحریم است و لهذا ابوهریره در آخرین حدیث گفته مالی
 اسرا که همای معی صبی و الله لایمین باین الکناف که و این متفق علیه است از حدیث
 او و آنچه معارض این حکم باشد در سنن صحیح نباده مگر عموماً که از تفسیرش انکار و توالی
 پس لابد است از صلیح میان دو هبابه در فلانیدن چوب بر دیوار و هو الحق الی اضم و کیف
 که دلالت حقیقه فی بر تحریم است و ترک حرام و حجب است و تحب و این حدیث منحصراً در اول
 بر عدم جواز تصرف در ملک مالک است مگر باذن و طبیعت نفس او.

باب در بیان حواله و ضمان

آنحضرت فرموده مطلق غنی ظلم است و چون کسی از شما حواله کرده شود بر تو مگر باید که این حواله

بپذیرد چنانکه شیخین متفقاً این حدیث را از ابوهریره روایت کرده اند و در لفظی از احمد بن حنبل
 فیلیق نیامده و در عداوت و چون محال علیه دیگر دریا مفلس شد محال را منطابق محمل بر دین
 خود میسرند زیرا که دین او بر دوسه اش باقی است سابقاً نشده و آنکه در احادیث صحیح از جابر بن عبد الله
 استماع آنحضرت صلعم از نماز جنازه بر قرصند آمده پس متوجه است بحدیث ابی هریره که در صحیحین
 بلفظ من ثقی و علیه دین فعلی قضا و نه آمده و حدیث را لفظهاست و از کفالت در
 حدیثی که در این در حدیث ضعیف از عمر بن شعیب عن ابی عن جبره نزد بیت است
 فصل مظلوم را تا دل مال بقدر حق خود از ظالم جائز است و از باب اکل مال مردم بیاطل
 نیست و خیانت است تا زیر نه از ان در آید چه خیانت اخذ مال است خیفه با کتم امر از
 مالک و اینکه مال گرفته در برابر ما خود از و بقر گرفته است و حدیث لا یحل مال امرئ مسلم
 الا بطیبه من نفسه مانع این کافیهست زیرا که این حکم جائز است که آنجا اعتدال بر غیر نیست
 و اگر اعتدال کرد اعتدال بر مال آن بر دوسه هم جائز باشد چنانکه بر بدن یا مال یکجای است که از دین
 ارش آن جنابیت بگیرد شاء ام الله و این ظاهر است و ما احتدمان یکدن میجمعاً علیه
 و مردی که در مال از زیادت است و تقیید جواز یکمیل و موزون و در لغت عرب بلا کتبه
 و سنت اطلاق نمائست بر غیر شلیات مصطلح بسیار آید

باب در بیان شرکت

آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم فرمود حق تعالی می فرماید من ثالث و شریکیم تا یکجای است
 صاحب خود کند و چون کرد از میان هر دو بیرون شد من شریک از ابوهریره نزد ابو داؤد
 مرویست و حاکم صحیحش گفته و سائب مخزومی که شریک آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم بود قبل
 بشت روز فتح آمد و گفت صد جابا بنی و شریکی دین را احمد و ابو داؤد و این تاجه روایت کرده اند
 و این سه روایت من و عمار و سعد شریک یک و اگر گشتیم در آنچه روز بدر بران بر سیم سوا و
 النساء این دلیل است بر صحت شرکت در کاسب و انواع شرک همچو مفاد و عثمان و

و جو و ابدان که در کتب فروع واقع شده این اسامی نه از شریعت ثابت شده و نه از سنت بلکه
 اصطلاحات مادی و تجردیست و دو کس را از غلط مال و اتجار که معنی مفاد عقد و غلطی باشد
 مانعی نیست مالک را و مال خود چنانکه خواهر تصرف حاصل است مادام که مستلزم خرم شرعی
 نشود و سخن در شان اشتراط استوای مال بر نقد و نقد بودن اوست که دلیل بر اعتبار آن این
 است که یک مجرد تراصفی جمع هر دو مال و اتجار در آن کافیست و همچنین مانع از اشتراک در کس در
 شرعی کرام چیز نیست هر یک نصیب خود بقدر شریک گیر و چنانکه معنی عنوان معطل است و این شرکت
 در زمان نبوت ثابت شده و جماعت از صحابه در آن درآمده و بسیار بود که یکس یا هر دو شریک
 شرعی شده و هر واحد نیست آن بقدر نصیب خودی داد آری دلیل بر اعتبار عقد و غلطی و
 همچنین دلیل مانع یکس دیگر را و امانت مال از برای خود و اتجار در آن با اشتراک
 در بیع لباس است چنانکه معنی شرکت در وجه است اصطلاحاً و لکن شرط مذکور جزی و نه مست
 و همچنین بتوکیل یکس دیگر در عمل مستوجز علیه که معنی شرکت ابدان است اصطلاحاً با یکی نیست آری
 اشتراط شروط در آن بی معنی است حاصل آنکه از برای دخول در بیع این انواع مجوز است
 کافیست زیرا که آنچه از باب تصرف در ملک است مناطش تراشست است اعتبار امر دیگر در آن
 تنقیح نیست و هر چه از باب و کالت یا اجاره است در آن آنچه درین امر و پسندست کفایت
 می کند این انواع منوط و شروط اشتراط از یک است و کرام یک دلیل عقل یا نقلی بیوسه
 اوست چه امری بر تر ازین تنویل و تقویل است و کیف که مستقدا ازین شرکت متقاضی و مانع
 و وجه همین قدر است که دو کس در خرید و فروخت و بیع یک چیز شریک گردند و هر یک بقدر
 حصه خود از شریکستانه و این یک چیز و وضع المانع است معنی هم آزمای فقه تا بعالم چه رسد
 و مقصر در آن فتوای می دهد تا از کمال چه می باید سرود و در این عام است از آنکه شریک هر
 واحد مساوی باشد یا مختلف و نقد بود یا عرض و تجربه به مال هر واحد باشد یا بعضی آن نقد
 بیع و شرا یک کس باشد یا هر یک و اگر قسمی که در اصطلاحات مشاحت نیست باری بر اعتبار است

چنین تکلف از برای شروط و تطویل سافت و انقباض بر طالب علمست و این لطائفها
یعنی چه دمی دانند که اگر حرافی یا بقالی را از جواز اشتراک در شراب و خمر بپرسند نعم
مفتن بر دی دشوار نشود و اگر او را گویند که عنان یا وجو یا ابران جائز است یا نه بپارده
نرمسانی این الفاظ حیران و پریشان گردد بلکه بسیاری از تبحرین علم فروع را دیده ایم که کفایت
این انواع برایشان طبع می شود و در تفریق بعضی از بعضی متلعثم می گرد و اللهم مگر آنکه قریب العید
بمقتضای غرضی از مختصرات فقه باشد که درین صین المار بحفظ خود بگیرد و نه مجتهد عبارتست
از کسیکه توسیع دائره آرای ماطله از دلیل کند و بر هر چه از قال و قیل واقف گردد و بپذیرد
که این داب اسرای تقلید است بلکه مجتهد آنست که تقریب صواب و ابطال باطل کند
در هر مسئله از وجوه دلائل تخص فرماید و میان او و میان صدق بحث مخالفت که ادم مخالفت
او صد و در مقصرین بزرگ و منظم بوده است حاصل نگردد و فالحی لا یعوف بالوجالی و از برای
همین مقصد در اینجا این کتاب وجود آن سلوک سالکی کرده ایم که جز صافی الذهن از
تعبات و خالص النعم از اعتقادات مالوفات قدر آن نمی شناسد و تقبیل بیان در ذکر
این انواع و اقتصار بر بعضی آن از همین جهت در اینجا رفت که در انگار از اباطلات غیریت

فصل در بیان و کالت

جابر گفته خواستم که بسوی جبر بر آیم آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم فرمود چون نزد ویل من
آئی باز ده وقت بگیر ای خواجه ای داد و صحیح و گذشته حدیث عروه بارتی در باره
فرستادن آنحضرت صلعم او را بدینا را از برای خرمی و انجیمه و این نزد بخارست و نجین از ابوهریره
فرستادن آنحضرت صلعم عمر را برگرفتند حدیثه روایت کرده و این متفق علیه است و جابر
گفته که سه شخصت شتر را بدست مبارک خود نمرد و بزج باقیه شتران امریله مرتفع نمود
و آن نزد سلم است مگر قصه عیض آمده که فرمود برواے انیس بر زن انگیس اگر اقرار کند
و محض کن متفق علیه و این همه دلیل است بر ثبوت توکیل و توکیل عبارتست از آنکه غیر را

حکم مسرت را در نیابت از خود بکند و متصرفان کمال فطنت و معرفت بموکل فیه است برود
 مقصود موکل بدون تقصیر هر که در تمیز مابین تربیه سیده وی صاحب و کالت است مگر آن که
 تسامح تکلیف فاعل در مفعول شرط کرده باشد و شرطیت تکلیف در وکالت وارد نشده و اما
 که مطلوب و مان از مکلف فعل آن امر مفهومی است سقوط تکلیفش از کسی هماندم باشد که آن
 کار را بذات خود بکند مثل نماز که استنابت در آن جائز نیست و از گزاردن دیگری سقوطش
 از زمره آنکس نمی تواند شد و هر که زعم دارد که فعل غیر قائم مقام فعل مکلف است باعتبار تسامح
 استنابت از طرف او پس بر وی دلیل است زیرا که جز استنابت علی السوم نیامده بلکه
 متعید بمضصور آمده و هر چه از افعال چنان است که طلبش از مکلف باعتبار حصول و وجود او
 در شایع است و مطلق بدن مکلف نیست چه قصد شده و نحو آن پس نه اعم عدم تحققش مطالب
 دلیل است چه مقصود وجود آن در خارج بود و آن بفعل یا ممر از طرف مکلف یا غرض شده
 چنانکه بنسب خودش یافته می شود و هر که تعلیق توکیل بشد طریقا و وقت از آن معلق شد و این تسامح
 محتاج استدلال نیست زیرا که بجا آوردن وکیل آن کار معلق برایش از زمان تعلیق شایع
 موکل است و مخالفت لازم موکل نیست و اینجا معلوم شد که اگر وکیل خلاص رای می موکل از
 و از آن صلیت نیست یا ضرر است بکن لازم موکل نمیشود زیرا که وی وکیل را بدان امر کرده است و از
 آن بر وی شود و همچنین اقرار وکیل بر موکل غیر لازم است و لابد است که دخول باقرار در مطلق
 تفویض معلوم باشد بقدرت حال یا مقال و در اصل در تفویض تصرف در مصلحت است نه در
 مصلحت نیست تا با آنچه در آن مصلحت یا ضرر باشد چه رسد و هرگز از آن بدانند از نشانی که

باب در بیان اقرار

بود و گفته آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم فرمود که حق اگر چه تلخ باشد رواه احمد و الطبرانی
 و صحیح ابن حبان فی حدیث طویل و این دلیل است بر آنکه اقرار انسان بهتر است در جمیع
 خواه بر جان خودش باشد یا بر غیر خود چه مال و چه عرض و چه بدن و در قرآن کریم از ترتیب

احکام و عقوبات بر حصول امور که اقوات باشد کثیر یلیب است اگر چه لفظ اقرار در اینها مذکور
نشده و در سنت مطهره نیز اکثر احصاست پس نتوان گفت که اصل در لزوم اقرار برای مقر
تنها اجماع یا سنت است و بس و در سکران اهل علم با اختلاف است و اعدل با قول و اراج
مذاہب عدم لزوم اوست و سکران ساجد صلی علیہ السلام گردانیدن از بر عقوبت فعل او و جوی
زیر که عقوبت در دنیا حدست و در آخرت آنچه در احادیث صحیحہ آمده پس اختراع عقوبت
دیگر که شرع بدان وارد نکند تہ بی وجه باشد و قول قائل که صحت حرکت صادر از سکران در
حالت سکر بنا بر عموم اوله سنت خیلی ساقط است چه مناط احکام شرعی عقل است و چون عقل
برفت گوی خطاب از دوسے برفت دوی درین حال اگر مجنون نیست باری همچو مجنونست بقیاست

باب در بیان عاریت

سمر بن جندب گفت آنحضرت صلی علیہ وسلم فرمود بر دست است آنچه گرفت تا آنکه بدیدش رواه
احمد و اهل السنن و صحیحہ الحاکم و فرمود بدیدہ امانت بکسے که ترا امین کرده و خیانت کسے
کن کی خیانت تو نموده و این نزد ابو داود و ترمذی است از حدیث ابی ہریرہ بسندین
و حاکم گفته صحیح است و ابو حاتم رازے استنکار آن نموده چون علی بن امیہ گفت کہ رسول را
سے دے بر وی گفت این عاریت مضمونہ است یا مؤداه فرمود مؤداه است چنانکہ احمد ابو داود
و نسائی آورده اند و ابن حبان صحیحش گفته و چون از صفوان بن امیہ روز خیمہ استعاره
در دے فرمود وی گفت بغصب می گیری اے محمد صلی علیہ وسلم فرمود نہ بلکہ عاریت مضمونہ است رواه
ابن داود و النسائی و صحیحہ الحاکم و اخذ ح که شاهد اضعیف امن حدیث ابن عباس
و شک نیست کہ عاریت یکے از کارم اخلاق و محاسن طاعات و افضل صلوات است چه
در ان بابحت مالک است از براسے منافع ملک خود و بجا جتند و این فعل داخل است زیر
نصوص کتاب و سنت و درین ہر دو انچه از غریب درین باب آمده بیش از آنست کہ در ہر
انچه در ہما قولہ تعالی و تعاونی الی الی و قولہ تعالی و تعاونی الی الی و در لسان عرب

در بیان تشیخ ابن ابی حاتم شافع که در اعاده سنت بلا عوض است پس در این روایت
 یافته شود و عاریت است والا لایق تقدیر بکفایت در عاریت سببه از اسباب ضمان است
 و نیابت در آن یکی از انواع ضمانت است و واجب بر شافع ضمان نمون است فقط و غیره
 و مجرد حصول ضمانت در بعض موجب ضمان جعیه نیست و همچنین استلاک و اشتراک ضمان
 سبب ضمان است چنانکه در حدیث صفوان است و اگر چه در آن مقال است اما از اینها
 برای احتیاج قاصر نیست و لایسا و میکه شرایط ضمان خودش مستقیم باشد یا شافع است
 استیم بر آن را ضعیف گشته که این رضا الزام نفس است با تقییر ضمان و این جمله سبب
 در آن است زیرا حدیث علی الید ما احدث حتی قادیه اگر مراد آنست که علی الید صما
 ما احدث و لکن ظاهر آنست که مراد علی الید حط ما احدث است و این نیست که مراد
 و بر ضمان تا بعد از بی در آن نیست

باب در بیان غصب

سید بن زید گفته آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم فرمود هر که بگیرد از زمین یک سیر راه
 مسطور کرد اند او را خداست تعالی بدان روز قیامت از نعمت زمین این حدیث تفویض
 و آنست گفته آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم نزد بعض زنان بروی یک از اموال خود
 بدست خادم خود قصد از طعام فرستاد عایشه یا زینب آنرا بگرفت آنحضرت صلی الله
 علیه و آله و سلم طعام را فراهم فرمود و گفت بخورید و کاسه صبح بر رسول داد و شکسته را انکار داشت
 لفظ بخاری است و در ترمذی زیاده است طعام آمد طعام داد و آنرا بن خدیج مرفوعا
 روایت کرده که هر که در زمین خوی نمیزانند او در است کرد و از آن زمان شروع نمیشود
 نفقه و این نزد احمد است و در حدیث حسنش گفته و گویند که بجای رسته شیعش نشان داده و آنرا
 بن زبیر آمده که مروی از اصحاب آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم گفته که دو کس بر رسول خدا
 خصومت کردند در زمین که یکی در آن درخت نشان زد و زمین از آن دیگر است آنحضرت صلی الله

برین دارند و باید و مناسب دخت را حکم کرد که نخل خود را از آنجا بپایرون کند و فرمود که ظالم را حق نیست در این نزد بوداد و بسند حسن مرویست و آخر حدیث نزد اهل سنن از حدیث سعید بن زید آمد و در وصل دارش در تعیین صحابی اختلاف بوده و او در خطبه که روز نحر پنداشت خواند که بگوید ای بکر در آن ارشاد کرد که داد و احوال شما بر شما حرامست بچو حضرت این روز درین شهر شما درین ماه شما و این شفق علیه است

باب در بیان شفعه

جا گرفته حکم کرد رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم شفعه در هر آنچه مقسوم نشده و در یک واقعه شد حد و دوبرگردانیده شد را هاشم شفعه نیست و این لفظ بخاریست و مسلم زیاده کرده و شفعه در هر شرک است زمین و خانه و بستان نمی زید که بفروشد آنرا تا آنکه عرض کند بر شرک خود و در روایت طحاوی باین لفظ است حکم کرد آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم شفعه در هر چیزی و رجالت ثقات اند و فرمود همسایه خانه حق است بخانه و این نزد قاضی است از حدیث انس و ابن حبان تصحیح کرده و لکن علت دارد و او برفع گفته فرمود جارا حق است بصحب خود و انسخه البخاری و مصقب بصاد و بین هر دو آمده معنی آن قرب و مجاورت باشد و جای باین لفظ ثقات کرده که گفت جارا حق است بشفعه خود انتظار برده شود و اگر چه غایب باشد چون طریق بود یکی است و این را احمد اخراج کرده و در هر چهار سنن است و در جلال سند ثقات اند و حدیث برزخ ابن عمر بلفظ الشفعه کحل العقالی نزد این مایه است و بنابر لاشفعه لغایب افزوده مگر سندش ضعیف است و حق آنست که سبب شفعه یک چیز است فقط که آن خلطه کائنه بیان دو شرک در شئی مشترک میان آنهاست در طریق باشد یا در مجرای آن یا منبع و ظاهر ادله مانع بودن قسمت است از ثبوت شفعه خواه این قسمت بیان شتری و شفعه باشد یا تقدم بود یا که نکرد و آنکه در سابق گفته نمیدادست نیست فرق میان شرک در صل و در نفس جری و منبع و طریق زیرا که شرکت که شرط باشد شامل جمیع است و شفعه یکی از حقوق تابع مال است

برای دفع ضرر از ضرری حرام است همچو ضرر از مسلم این قول که تومی را شنفه نیست بآل
ملک سبب از برای اوثانیت است و تومی ندارد بلکه حق بیودست و نصرفانی در شنفه ثابت است
و اشتراط نوریت در آن تنگی ندارد و حدیث کحل العقال با تسبیح الفاظ و طرق خود بنابر
منصف و نکات و جزآن ساخط از پای استلال است و ثبوت شنفه با حدیث صحیح یا قوی
و تقیید ثبوت بقیدی که دلیلی بر آن نیست مستلزم ابطال باطلاق است فاما از احادیث است
بدون محبت و آن باطل است پس حق عدم بطلان شنفه بترافی است چه دفع ضرر که شرعیت
شفه از برای آن بوده است محقق بر وقت و در وقت نیست و نتوان گفت که ترافی مستلزم
اضرار شتری است بنابر معلق بودن ملک از زیر که ملک او مستقرست چنانکه خواهد در آن
ضرر کند فایده الامر آنکه شنفه را حق است هرگاه طلب آن کند و هیچ گرد و این تعلیل است
و در اضرار و در هیچ حال

باب در بیان قراض

سیب از آن حضرت صلی الله علیه و آله و سلم روایت کرده که در سه چیز برکت است یکی قرض گرفتن
تایک - دوم قرض دادن و مضایبت کردن سوم آمیختن گندم بچوبیرا سبب از آن حضرت
فرمودن احسان ماحقه و سندی ضعیف است و حکیم بن عزام چون مردی را مال بر
مقارضت میداد شرطی کرد که مال مراد بکسر طلب نموده در بطن سیل فرو نیاورد اگر کار
این بنا بکنند ضامن مال من باشد و این نزد قاضی است و رجالش ثقات اند و حمید الرمز
بن یعقوب عامل شمان بود و مال بر آنکه بیع بیان میرد و این به وقت صحیح است و دیگر
بنا نه از حفاظت نیست که کرده اند که درین باب مرفوعی تا آن حضرت مسلم ثابت شده بلکه به آن
درین امر آمده است آن اصحاب است و اجماع من بعد هم بر جواز این معامله واقع شده چنان
غیر و امید کاتیش کرده اند و حافظ ابن حجر تصریح بر ثبوتش در عصر ثبوت نموده و گفته و الله
نقطع به ایها کانست تامة فی عصر النبوی صلی الله علیه و آله و سلم و بعد از آن

و لا ذاك لما جازت البتة انتهى ونزول من انفسه که مضارب است داخل است زیر کبریه
 واحل الله البيع وزیادیه بخاریة عن تراض بلکه هر آنچه دال بر جواز بیع و بر جواز اجاره و بر
 جواز وکالت است دال است بر مضارب و در بخاری شاخته باشد که قراض غالی از دلیل قیاس
 اگر چه مخصوصه کلام دلیل دال بر آن ثابت نشده

باب در بیان مساقاة و اجاره

دلیل بر شریعت اینها حدیث ابن عمر است که آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم با اهل خیبر معامله بشطر تمر یا زرع
 خارج از زمین کرده و این متفق علیه است و در روایتی از صحیحین باین لفظ است که اهل خیبر
 از آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم استقرار خود بر آن بر کفایت عمل نصف تمر خواستند آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم فرمود تمر
 داریم شما را بر عمل خیبر مادم که خواهم و تمر رشد ندانم که عمر بن خطاب اجلای ایشان کرد
 ولیکن این حدیث منسوخ است بحديث رافع و آنچه بمعنی اوست و درین سلسله مذہب است
 و اولاً مختلفه و اجتهادات مضطر به که شوکانی در شرح منقعه و رساله مستقله ذکرش پرداخته
 و صحیح اوله من حدیث جابر است نزول سلم و در لفظ او سلم آمده که آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم
 مثل و ارض خیبر را به یهود خیبر داد بر آنکه در آن اعیان از اموال خود کنند و نصف تمر ایشان را
 باشد و این منسوخ است مثل اول خطبه بن قیس گفته رافع بن خدیج را از کلاس ارض بدر برب
 و فضیله رسیدیم گفت لا باس بهست مردم بر عهد آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم ما و یانات
 و اقبال جد اول و اشیار را از زرع با جاره می گرفتند پس بسیار بود که این تباه می شدند آن سالم
 می ماند و آن تباه می گردید و این سالم می ماند و نبود مردم را اگر آنگه همین چیز را و لهذا ازان زجر
 کرده شدند ولیکن شئی معلوم مضنون لا باس بهست دواة مسلم و حدیث دلیل است بر تحریم
 مزاحمتی که مفسد بغیر و جهالت و مشاجرت گردد و احادیث وارده در نه از اخبارت محمول است
 بر آن چنانکه شان محل مطلق بر قید است حافظ و ربیع المرام گفته درین حدیث بیان عجلی
 که در تفیق علیه است از اطلاق نه از کلاس ارض و ثابت بن ضحاک گفته من فرمود رسول خدا

از مزارعت و امر کردن بر اجرت و راه مسلم ایضا و بجز این مسئله اولی از این شرب الطرق
 کبر الی اختلافات طیل الی اختلافات است و خلاصه آنچه مراد است که جابر از این مسئله
 بگوید که قیوت بر مقدار آن مکن فتو و منفی اختلاف گردد بجز تاجیه از این مسئله که مالک یا
 اجیر را از غنایع ازان زمین یا مالت بر سر مکتی و کذا آن در مکان معلوم از این مسئله باشد
 بنحیث و از خشمش منتهی ثابت شده و این مسئله تا ازین پس آن مخالف بر دست که رسول خدا
 و غیره می کرد و در آیه مبارکه معلوم از آنکه حاصل می شود و در اول اختلاف آمده و احادیثی که
 بتخلیل جابر که رسول خدا بدان مرده و جابر از صواب بعد آن حضرت صلی الله علیه و آله و سلم بدان
 عمل کرد و مقتضی آنست و احادیثی که در آنست که تلاش بر صورت جهالت سابقه
 ممکن نیست در نحو حمل بر کراهت است فقط و باین منبع میان احادیثی که در دست
 می دهد و نتوان گفت که آن حضرت صلی الله علیه و آله و سلم فعل کرده و نکند چیزی توان گفت که
 از بزرگی میان جابر کرده باشد زیرا که این جائز است حرام نیست حاصل آنکه تاجیه از این مسئله
 به قسم یکی حرام دوم حلال است و مرده حرام است که جابر به غیره معلوم از غنایع از این مسئله
 و محال آنست که بقدر آنکه از طعام معلوم غیر غنایع از این مسئله یا در سایر مسائل
 سخن آن باشد و مرده آنست که بجز معلوم از غنایع از زمین باشد و بگویند و در غنایع اما اطلاق
 لی بعد از معانی الظرفی الاذله فصل این عباس گفته خون کشید رسول خدا صلی الله
 علیه و آله و سلم و حجام را اجرت داد و اگر حرام می بود نه داد و اما البخاری و تابعین بنحیث
 گفت که کسب حجام خبیث است و این نزد مسلمست مرفوعا و جمع میان هر دو باین طریق است
 که کسب حجام مرده حرام است و وصف نجس است و تحت بر الله در تفسیر و از شاربوی معانی
 امور است و غیره و حق تعالی می فرماید که هر کس از کسب خون و غیره می رسد
 که داده شد بین باز عهد شکنی کرد و دوم مرده که از داد و فروخته بهای آن بخور و سوم مرده
 که یکی را مرده گرفت و کار تمام کنانید و اجرتش نداد و این مسلم از حدیث ابو هریره

اخراج کرده و فرمود حق آنچس بران اجرت گرفتند کتاب خداست اخراج به البخاری
 عن ابن عباس و این حدیث عامست صادق می آید بر تعلیم و بر خستند اجرت بر تلامذات
 نزد طلب از قاری و بر اخذ اجرت بر قریب و بر اخذ عطا سے مرفوع بسوسے قار سے بنا بر
 قاری بودن او و بخوان پس تعلیم مکلف مخصوص باشد ازین عموم و ماعدایش داخل زیر عمومست
 و در بعض افراد عام اوله خاصه دال بر جوازش آمده چنانکه عام را بران دلالت مست و منجمله
 این افراد اخذ اجرت بر قریب تعلیم زن بقابله مهرست فهاکذا اینبغی متحید الکلام فی
 المقام والمصیر الی التبیح من ضیق العطن ولا سیما بما کلام دخل له فیما نحن بصدقه
 فصل ابن عمر گفته آنحضرت فرمود بدیدید اجرت اجیر قبل ازانکه عرق او خشک گردد و این را
 ابن عباس روایت کرده و درین باب است از ابی هریره نزد ابی یعلی و یسینه و ابی جابر نزد
 طبرانی و همه ضعیف است و ابی سعید روایت کرده که فرمود هر که مزد و گیر و اجرت او را نام برد
 و دران انقطاع است نزد عبد الرزاق و یسینه از طریق ابو حنیفه صحیح بوشش بر دخته و در
 تفسیرن اجیر خاص باشد یا مشترک آنچه صحیح منسک باشد نیامده مگر از حدیث و عمر هر که خواست
 ایشان شود و فهمانعم من یهدد و در تکلف عین در دست اجیر بدون جنایت او و بجهت اجیر
 تفسیرن اجیر نیست چه وی اجیر بر حفظ نبود و تفسیرن مستلزم اخذ مال او بدون دلیل است امری
 اگر این اطلاق جنایت و س باشد تفسیرن او بر بگذر جانی بودنش بر مال غیرست و منجمله جنایتست
 نقاطی در صفتی که بدان خبرت ندارد و آنرا چنانکه باید نمیداند دیگر بدون اوست بجای
 خوفناک با عدم غلبه نطن بیلاست و اگر چه این مسافرت بمال و دینیت معدود از تفریطست
 لیکن نزد ما نزدادی جنایت بر مال غیر می نماید چه تفریطش از برای تلفت سببست در
 حکم مباشرت زیرا که اگر چنین نمیکرد عین تلفت نمی شد و نه غیر خدا آن سلطانی گردید و از
 موجبات ضمانتست تفریط مستاجر بر حفظ و در حفظ جنایتست و ادان اجرت بوی و تخلیه میان عین
 میان او مگر بجهت آنکه در حکم مستلزم بر حفظ اوست و چون نگاهداریش نکرد در حکم متلف گشت

و اگر چنین نمی بود صاحب المال نیز قیام بخلف آن عین نمی کرد و لیکن این قسم صحیح است
 اگر کف عین امری ممکن است از اجیر باشد و اگر ناشد بهر آفات سادیه و حیثی غالب
 پس بر اجیر حفظ ضمانت نیست چه از آن بیچاره تفریط نبوده و برین تفاسیل عمل حدیث
 سلمی المدا احدی حتی قادی بایه کرد حاصل آنکه اجیر بر سل و عین یا بر سل یا غیر
 متعهد و علییه است مگر بر آنچه از جنایت او باشد و چنین بر تفریط او عقابیه و بهرست خواهد
 تلف عین با مر غالب باشد یا غیر غالب زیرا که در مورد جبرین کار نمود و اگر استیجابا هیچ
 حفظ عین بود و بلا نزاع بر جنایت خود خویش قیامت آن عین باشد زیرا که تلفش بسبب تفریط
 اوست چه نزد این تفریط آنچه مطلوب از اجیر حفظ بود و بجای آورد و هدا ما یطهر فی تحقیق
 الإحید و الله اعلم

باب در بیان اجیاسی موات

عروه از مائش از آن حضرت صلی الله علیه و آله و سلم آورده که فرمود ویراک آباد کرد و زمین را که از آن
 هیچ کس نیست وی احق است بآن زمین عروه گوید عمر و خلافت خود و همین حدیث حکم
 کرده و راه البخاری و روایت سعید بن زید از آن حضرت صلی الله علیه و آله و سلم بیان آنست
 که هر که بر نموده و زمین مرده را این زمین اوست و زمین مرده و گفت که مرسل آمده
 و هر کما قال و احتلف فی صحابه فقیل جاب و قیل سائنه و قیل ابن عمر و را
 اول است و تعب بن جابر بن عباس را خبر کرد که آن حضرت مظلوم فرموده است و نیست است
 از برای خدا و رسول و راه البخاری و امام در حکم نیست و برین باب و فرمود نیست
 ضرر و ضرر را و این را احمد و ابن جابر از ابن عباس آورده اند و در ابن جابر شل آن
 از حدیث ابی سعید هم آمده و در موطا مرسل آمده و در حدیث فقهی بعضی از حدیث
 در هر امر بر صفت که باشد و این حدیث قاعده و عقیده از قواعد دین است و بنیات یکسان
 شریعت حقّه شایسته است و بخش هر جا جاب است مگر آنکه دلی بر تنجیس این علوم آورده

انضام است در بعضی صور مطالب بلیل است اگر بیارو پذیرفت شود ورنه این حدیث بر رو
 یاباید و خدا لا رمین به بین الکتابکم **فصل** آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم فرمود
 هر که یاسه کند او را چیل گز عطن از برای ماشیه اش باشد و او این عا جده عن جده الله
 بن منقل و لیکن شدش ضعیف است و این در صورت عدم ضرر و ضرار است و وائل بن حجر
 حنفی را پاره ترین در حضرت بخشید چنانکه احمد و ابو داود و ترمذی روایتش کرده اند این حدیث
 صحیحش گفته و در روایت ابن عمر آمده که زبیر را بعد حضرت فرس اقطاع کرد و سه اسپ را با انجا
 و دانید که بایستاد با زمانه خود میدخت فرمود تا انجا که سوط رسیده است بدید
 و لیکن در سندش نزد ابو داود و ضعف است و معتمد است بر رعیت اقطاع از حاکم برای رعایا
 دیگر که در جایگاه دانش مصلحت نیست ثابت است باین ادله بلا نزاع و فرمود مردم شریکند
 در سه چیز گاه و آب و آتش و این را احمد و ابو داود روایت کرده اند و رجالش ثقات اند

باب در بیان وقف

رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم فرموده انسان چون مر و عمل او از دوسه متقطع شد مگر سه چیز یکی صدقه یا
 دیگر علم متفق به سوم ولد صالح که داعی از برای اوست را و الا مسلم مراد بعد از جاریه
 زمین و مانند آنست در راه خدا یا بیت قرب و داخل است در علم نافع کتابت کتب و نیبه
 و تالیف و احکام شرعی و وقف کتب بر اهل علم و عمر زمینه و ذخیره یافت و از آنحضرت صلی
 علیه و آله و سلم درباره آن امیر خواست و گفت هیچ مال انفس ازین زمین نزد خود نیافتد ام
 فرمود اگر خواست اهل را حبس یعنی وقف کن و حاصلش را صدقه گردان پس عمر آن را
 صدقه گردان شرط که اهلش فروخته نشود و در ارث و به نرود و حاصلش را در فقر و قربی
 و رقاب و سبیل خدا و ابن السبیل و ضعیف تصدق ساخت و گفت نیست گناه بر کسی که و اوست
 و خودن از ان بمعروف و اطعام صدیق بدون تمول بمال و این لفظ مسلم است اگر چه
 حدیث متفق علیه است و در لفظ از بخاری چنین آمده که تصدق کن یا صل بر آنکه فروخته شود

و در سیه اده تیاب و لکن میوه آن صرف نموده شود و این ظاهر در آنست که شرط از کلام نبیین
 و جمع ممکن است باین طریق که عمر این را بعد از امر موسی شرط کرده پس بعضی بیانات منع کردند
 و بعضی موقوف بر عمر داشتند و در حدیث ابو هریره است اما خالد پس در آن جمع و اجتهاد
 در راه خدا پس ساخته و این نیز متفق علیه است و دال است بر مشروحه جیت و وقف و از اجل
 بی جرحمت و وقف مشایخ حدیث ثابسونی حافظ کما یسالی الحاح نقال الا لطلب غنمه الا لا اله الا الله
 است و این حدیث صحیح است که در قصه بنای مسجد نبوی آمده چه ظاهر آنست که حافظ
 شرک بود در میان اینان و می توان گفت که نیست مانع از آنکه هر یک را از سینه ایجا
 نقیب معین در آن حافظ باشد حاصل آنکه قائل بجزا و وقف شایع فتنات یا استدلال
 نیست بل اگر هست بر ذمه مدعی حصول مانع اذان است

باب در بیان هیبه

بیان سلیم در جزای هیبت خلافتی نیست که یا کالاجل است مگر از ابن الصلیح نقیب
 شافعی مؤلف کتاب شامل نقل خلافت کرده اند و این از غرائب علماء است همان بن
 بشیر گوید که پدرش نزد رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم آمد و گفت این پسر خود را خلافتی بپوش
 پرسید هر یک پسر شایسته این داده گفت نه فرمود بود پس گردان و در قتل چنان است که
 نزد حضرت نیت تا او را بر صد قدس گواه گیر و حضرت فرمود و ای همه فرزندان این چنین کرده
 گفت نه فرمود بترسید خدا را و عدل کنید میان اولاد شما پس پدر برگشت و صدقه را باز کرد
 متفق علیه و در روایتی از مسلم است که فرمود گواه کن برین کار غیر مرا یا تو شایسته ای
 که در یکی با تو یگمان برابر باشد پس چنین کن و این دلیل است بر وجوب تنبییه بیان
 و حدیثی حاصل از آنکه آنحضرت صلوات الله علیه فرمود او تعالی در حکم کتابست ولی گفتش
 و تفصیل را جزو نام نهاد پس هر که زعم کند که این تفصیل بسیار از اسباب مجرور و فحش آن جائز است
 بر وی دلیل سفت و درون اعم ازین حدیث مجرای علی جماع الا الحسن الا الاحسان

اذا كانت الهمة لدى مراحمة محرم لم يجمع اخراجها الى ما كرهه ودارت قلته ودارت
 ارا بن عباس كرده تا قضا گوید در اسناد ثانی منع است و این انچه در گفته هر دو همیشه
 ضعیف است پس اگر منتقض باحتجاج شود منحصص در آن رقم از عموم باشند و همچنین اگر حدیث
 ابی هریره که نزد ابن محرم است مرفوعاً بلغظ الی اهاب الحق لصلته ما لم یتم فیها و
 حدیث ابن عباس نزد طبرانی مرفوعاً و کبیر بلغظ من اهاب هبة فی حق یها حتی یثاب
 جلیها اگر بصحت رسند منحصص برین نیز شراب علیها باشند و رجوع در آن جایز بود و لیکن حدیث
 ابی هریره را بن ابی جوزی تضعیف کرده و ما کم تسبیحش از قول عمر آورده و فصل قول تالی
 و هست مال بر رضای اوست بخروج موهوب از ملک و سه و دخول در ملک موهوب
 و این قدر شهرت نزدیک چون موهوب است اما استحوال به بیان قدر کرد و گویا استحوال مال مرد
 مسلم الطیب خاطرش نمود و باطل فحور و زیاده برین گفته معتبر نیست پس چون موهوب
 قبض کرد یا ترک قبض نمود و سکوت کرد و در و نمود و در آن کنایت است و در اجماع ما تمام است
 مگر قبول محتاج دلیل است و یحیی بر اشتراط قبض و در سه قائم نیست عائشه گوید آنحضرت
 صلی الله علیه و آله وسلم بگوید می کرد و بران مکانات می نمود و راه الی الجاری پس ای ثابت
 بر چه یاز باب مکاتم اخلاق است و اجنب نیست و از اینجا است که چون مردی ناکه با آنحضرت
 صلی الله علیه و آله وسلم داد و بروی مکانات کرد و پرسید که راضی شدی وی گفت نشدم
 زیاده داد و فرمود راضی شدی گفت آری راه احمد و صحیحه اس جاب و فرمود هر که
 به داد و می اتق است جان ما دام که عوض نکرده شده است بران و این را ما حکم ارا بن عمر
 آورده و صحیح وقف اوست و نخل برین اثر گذشت فصل در گفته سوار کردم سکی را بر اسب
 در راه خدا پس صاحبش انصاعت او کرد و گمان بردم که در آنرا از زان فرود شد آنحضرت
 صلی الله علیه و آله وسلم را ازین ماجرا پرسیدم فرمود خریدی مکن اگر چه ترا بیک درهم بدید متعجب
 علیه و نهی آنست که بطلا هر درستی نمود در سه و در حدیث است و ابی هریره گفته آنحضرت صلوات

فرمود پیر فرستید با ہم دوست دارید یکدیگر را و این را بخارست در او ب مفر و اخراج کرده و ابواب
بسند حسن رویش کرد و لفظ انس مرفوعاً این است بدید فرستید با ہم زیر که بدید می کشد
می بود کینه را سا و الا البذر با سنا ضعیف و ابو هریرہ گفته فرمود اے زنان مسلمان غوازه
خود شمر در زنی بدید زن همسایه را و اگر چه یک سم گو سفند باشد و این متفق علیہ است مقصود
مبالغہ است در حق بر بدید همسایه از برای همسایه تحقیقت فرسن زیر که عادت با ہر اے
آن جاری نیست و ظاہرش نمی ست ممدی را و اد اتحقار بدید ہنذاۃ بسوے او برو ہی کہ
مؤدی تر کہ اہر اگر دو بخیل کہ این نمی از براے ممدی کہ باشد تاوی آن بدید را مختر نہ
انکار و بخیل کہ ہر دو امر را و باشد و شاید کہ او لمے ہمین ست و حکم بدید رشوت در بابا را بگذشت

باب در بیان عمری و رقبے

حضرت فرمود عمری کسی راست کہ او را تشبہ و این متفق علیہ است از حدیث جابر و لفظ
مسلم چنین ست کہ نگاہ را بدید بر خود و احوال را و تباہ کنید آن را چہ ہر کہ عمرے کہ و این عمری و را
و عقب او راست در زندگی و بعد موت و در لفظی این ست عمری کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
و سلم آنرا جائز و اشنعہ آنست کہ ہی لك و لعقبك گوید و آنکہ ہی لك ما عشت گفتہ آن بحساب
عمری بری گردد و لیکن این زیادت در رج ست از قول ابی سلمہ پس بقیام محبت نیز نہ و لفظ
ابی داود و نسائی چنین ست کہ لا تقبوا ولا تقصروا و ہر کہ رقبے یا عمرے کہ و آن در شہ او را
و این نمی عملی برکہ است ست یا بر تحریم و ہر چہ باشد مراد آنست کہ نباید کہ و چون کرد
صحیح شد زیر کہ اللہ صی جائزہ آمدہ پس نسخ نتوان گفت و ظاہر اولہ آنست کہ بر حسب
سمای عمری و رقبے صادق آید از احکم اوست یعنی مالک عمر و مرقب باشد و چو ساز
الماک او تشک نیست کہ بر اطلاق و تقیید بہر عمر این معنی صادق ست و در تقیید بشل
یک ماہ یا یک سال یا زیادہ ظاہر عدم صدق این معنی بر نیست پس در حکم عمرے و رقبے
نباشد و ظاہر لہ و لعقبہ مجوز ست صالح تشک نیست و گفته اند کہ مطلق عمرے ہبہ ست

در اثنا به یک سال یا نزد انقضای آن بیاید چنانکه حرف فاء بدان مشعرست پس اگر آمده
 بلفظ لفظ را بوسیله تسلیم نماید ورنه خودش بدان منتفع گردد و چون بعد از انتفاع آید ضامن
 آن باشد بشرطیکه بر جان خود صرف کرده نه در غیر آن و مسلم و عبد الرحمن بن عثمان بنی
 روایت کرده که منی فرمود رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم از لفظ حاج و در حدیث دیگر
 آمده که حلال نیست لفظ مکّه مگر از برای معرفت و تعریف لفظ مکّه اشدست از تعریف دیگر لفظ
 و در حدیث مقدم بن سعد یارب آمده که فرمود حلال نیست صاحب دندان از دندانگان و
 زحما اهل و نه لفظ از مال معا هدیه مگر آنکه مستغنی شود معا بد از آن اخذ چه این داند

باب در بیان ودیعت

آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم فرمود کسیکه نهاد و ودیعت خود نزد کسی بروی ضمانت
 و این را ابن ماجه بنده ضیف از عمر بن شعیب عن ابی نعیم جده روایت کرده و نزد واریضی
 بلفظ الاضمان علی مؤتمن و در سندش نیز ضیف است و لکن مجروح این احادیث منتقض بر
 عدم ضمان بشرط عدم خیانت و جنایت و تعدی و حفظ است زیرا که بعضی طرق تفسیر لفظ
 غیث المغل آمده و مثل بمنه خائن است و جنایت و تعدی همه خیانت باشد و اما حدیث
 علی الید ما اخذت حتی تقادی پس در آن لالت بر ضمانت

باب در بیان فرائض

اهل علم از مجتهدین و غیرهم درین باب توسع بسیار کرده اند ولیکن احوط بدین عمل است
 که کتاب و سنت ثابت شده و مجرور برای در خوردن بدین نیست خصوصاً در کتب هدایت آن
 عباس گفته آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم فرمود هیچ پانصد فرائض یعنی سهام سیرات را با اهل
 آن و آنچه بانها و برای اولی رجل ذکر باشد و این متفق علیه است و وصف رجل بلفظ ذکر
 بقرض تاکید است و فائده آن دفع توهم تجوز یا سهو یا عدم شمول باشد و این العربی گفته فائده آن
 آنست که احاطه بکلی سیرات ذکر را باشد نه نهی را یا مراد بلفظ رجل مجرور بحدت و قوت در است

نزد بودن والد حقیقی بمنزله والد است و امب سقط برادران و خواهران است مطلقاً و هر کرا این
 زعم باشد که در پدر عزیمت است که جبر دران شریک انو است وی دلیل آورد و چنین قول قائل
 که دلیل مقتضی مقام است جبر با خود است و باقی را بعد از اخوات بگیرد محتاج دلیل است و در
 حدیث بریده آمده که آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم از برای جده یک سدس قرار داد و بیکه
 جز او مادر می نباشند یعنی و اگر باشد حاجب گردد و ادا ابی داود و النسائی و صحیح ابن
 المسکن و ابن خنیمه و ابن الجارود و قحاة ابن عدی و لیکن درین حدیث نیامد
 که این جده از طرف مادر بود یا پدر و نه اینکه جده مذکور است که مدرج یک پدر میان دو
 مادر بود یا مدرج یک مادر میان دو پدر نباشد پس تفصیل و تفایع که در کتب نقد مذکور است
 در خواص معان نظر در مستندات فقهائست و مجرد اجتهداف فردی از افراد صحابه بر احدی محبت است
 و همچنین اجماع جامعته از نشان نماند که بجماع رسند فصل آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم
 فرمود خال وارث کس است که او را وارث نباشد و این را احمد و اهل سنن جز ترمذی از بنی
 بن معد یکرب اخراج کرده اند و ابو ذر عه را زنی تحسینش نموده و حاکم و ابن حبان صحیحش گفته و
 این حدیث را طرق است و اقل احوالش آنست که حسن لغیره باشد و ازین باب است حدیث
 ابن اخت القوام منهم و این حدیث صحیح است و در روایتی نزد احمد و اهل سنن جز ابو داود و
 ابن لفظ آمده که الله و رسول الله و اهل الخال و اهل من لا وارث له و
 حسنه الترمذی و صحیح ابن حبان و دران و اهل الت باشد بر ثبوت میراث ذوی الارحام
 و تأیید او است و ما بنبرین آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم میراث ما عنده بود و مادر او و نیند آهنگر
 ذوی الارحام قال تعالى و اولوا الارحام بعضهم اولى ببعض و قال للرجال نصيب مما ترك الی الدان
 و الاقربون و للذات نصيب مما ترك الی الدان و الاقربون و لفظ رجال و نساء و اقربون شامل فی الارحام
 و اما حدیث سألني عن ميراث العمة و الخالة فسا راني ان لا ميراث لهما پس
 دران مقال است و اگر بصحت رسد غایتش تخصیص این دو فرد از عموم ذوی الارحام باشد

و اولیش باین پنج ممکن است که نیست میراث از براسه این هر دو بهر دو کسی که اقدم است
 یا میراث مقتدر نیست یا آنکه میتوان گفت که حدیث صحاح اربعه و غلادلی و جل
 حکم وال بر آنست که اولی الارحام مذکور اولی اذانات اند پس حدیث ثانی میراث عمه
 و غلادلی این یعنی و مقتوی اوست یا حدیث وراثت غلادلی و باین طریق جمع میان این حدیث
 حاصل می شود و قد قال بشیء ذلك ابن حنیفۃ رحمه الله تعالی فی فصل باب اذ انفس
 صلی الله علیه و آله و سلم آورده که چون آواز کند کودک و ارث گرد و با حرحه اجد او و صحیح
 ابن حبان و این بنا بر آنست که استمال دلیل حیات سن و عیاس و بکا او و بکا آن در حکم
 اوست و درین باب حدیثی است امامه فضائل و فرموده است بر آنست که قاتل از میراث چیزی
 و صواب و وقف این روایت بر عمر بن شعیب عن ابیہ عن جده است و داخله النقادین
 قاضی ابن عبد البر و بجز از طرقی روایت که از تربی حسن لغیر و قاضی نیست و نظایر آنست
 که حدیث شامل قتل هر دو قتل خطا هر دو است و بر تفرقه دلیلی منتفی نیست و بی دلیل
 مقبول باشد پس حق تحقیق بقبول آنست که قاتل عم یا خطا و ارث مال یا بیت نیست و الله
 دها الحقیق و لیکن اگر این قتل بطور دفاع است یا یا مر امام حق پس و جبه از براسه منع میراث
 مفروض از شرفا نباشد و فرمود هر چه را پدر یا پسر فراهم آورده آن از براسه عیسا اوست هر که
 باشد و این را الهوداد و دوسالته و ابن ماجه از عمر بن خطاب آورده اند و ابن المدینی و
 ابن جریر و ابن کثیر و ابن قیم و ابن حجر و ابن عساکر و ابن کثیر و ابن کثیر و ابن کثیر
 و بجز که نسبت و بهی آن نمی شود و این روایت از طریق ثانی از عمر بن حسن از ابو یوسف
 شاذل و ابو حنیفه رحمه الله و ابن حبان و قاضی محمد کرده و لیکن نزدیکی معلل است لکن حدیث اب
 حدیثات الهلاء که کتب من الدکی ما لا تحت السماء من الهلاء الا الهاء من اعتقن ان
 اعتقه من اعتق اخیه ابن ابی سیدۃ من حدیث عمر بن شعیب عن ابیہ عن
 جده عن ابی صلمه و لیست بر تفصیل میراث و لامر ان را از زمان را و آنست که

آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم فرمود و افترض شما زید بن ثابت است اخن جبه احمد و صحیح
 الترمذی و لیکن معلل بار سال است و درین حدیث با عوجی که در دست اشارت است بآنکه
 درین باب رجوع بسوی اومی توان کرد و لهذا اشارت فرمود و فرائض بروی اعتماد کرده و او را بر غیر
 تنج داده فصل غلات در آنکه عبد مالک ارش می شود و یا نمی شود و شهر ترا از نار بر علم است و اوله
 در آن بنایت مختلف است فکیف یقوم الظل و العواد اعوج و در حدیث حسن نزد نزدیک
 از ابن عباس مرفوعاً آمده که اذا اصحاب المکاتب حلاً او میثاقاً و درت بحساب ما عتق منه
 و این صالح احتجاج است بر آنکه عبد و ارش نیست چه درین حدیث از برای چه باقی بر عتق و
 اثبات میراث نفروده و حدیث عمر بن شعیب عن ابيه عن جده مرفوعاً بلفظ المکاتب فن
 صابقی علیه د ساهم که نزد او بود و او و غیره است معارض او است و جمع میان هر دو ممکن است
 باین طریق که حکم عبودیت بروی در اعدای احکام مذکور در حدیث اول است.

باب در بیان عیول

درین باب مرفوعاً تا آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم ثابت نشده و دعوی اجماع صحابه هم
 بر آن مخدوش است بنا بر خلافت ابن عباس در آن نیست در اثباتش مگر مجرب و اجتهادات بعض
 صحابه و اجتهاد صحابه بر احدی حجت نیست و لایساده یک مستند قطع بعض میراث و ارش باشد بلکه صنیع مرید
 قسمت ترک آنست که احقاق فرائض بابل آن کنند و آنچه ماند باولی جمل ذکر و هر دو هر که اوقات
 مقدم کرده است او را مقدم داشته نصیبش تمام و کمال بدو و مؤخر کرده او اوقالی را مؤخر
 داشته باقی قلیل باشد یا کثیر یا دوسر و مثلاً اگر یکی بمرد و زوج و مادر و خواهر گذشت فرض
 خدا از برای زوج نصف است و در صورت عیول او را سه اشنان می رسد و یک ربع از نصیب او
 کم می گردد و همچنین مادر را ثلث است و در عیول او را ربع می رسد و این خط است از نصیب که اوقالی
 آن را فرض و مقدر فرموده پس قول ببول جز بلیل راست نیاید و کیف که رعایت مصلحت بعض
 ورثه با دخال نقص که منصفه میش نیست بر بعض دیگر از جنس اجتهاد جاری بر سنن مرضی است

پس درین سلسله زوج را نصف ترک غیر مشروطی نام داشت و تحت رسیدن باقی می بماند
و جرین سید می خواهر را دیگر میسج غیر سداک چیه فوات فرقی بقدر که نصف باشد بود و نکات
و لکن این نصف بشود دست با نکلا ولی تر با این یا نسته بشود حاصل آنکه اخذ پیش میراث
وارث بجز در اسبلی مستندست و خطری که در آنست مخفی نیست بملکات تقدیم اولی بناد
از کسانی که از تقالی میراث شان فرغ کرده اند و با آنکه اولی زیر حدیث المحققا الله انهم
با اهلهاست و در آن سلاست از خطرست زیرا که درین صورت دخول نقض بر اقدم و حتما
نیست بلکه بر ذوق فریفته متاخره و مستحقان بعیدست و بر حمله ابن عباس ما ابی صاعه
بعد از آنکه الاستدلال حیث یقول لم یقدموا من قدم ایه و اخص و امن
احرامه ما حال فریضة فی الاسلام ولیکن شوکانه هم بعد از قی و دنا نازا ایف فاشیه
شفا و الامام ازین سلسله رجوع کرد و رساله بنام اصلاح القول فی اثبات القولی نوشت فصل
در سلسله رد میراث دلیلی بانخصوص نیامده و نه در عصر نبوت و وقوع رد و در فریضة از قرآن معلوم
شده و لکن استدلال بدان با و لا تقدسه در میراث ذوی الارحام ممکن است انما بملک دلیل
وال براتفاق یکے از ذوی الارحام از برای جمع میراثست بجز حدیث الخال وارث
من لا وارث له و چون این سنه در ذوی الارحام ثابت شد پس ثبوتش در ذوی السهام
بالاولی باشد و از انظم اولیه رد حدیث متنازعینست در صحیحین و در آن آیه و کلمات صحاح
و کان انما ینسب الی امه فخرات السه انده بر شفا و دقت منه ما فرض الله لهما
و بیان این مفر و شش و را حدیث واروده بجز حدیث عمرو بن شیب عن ابی عن جده عن
النبی صلی الله علیه و آله و سلم انه جعل میراث ابن الملاحنة کلامه ولی بر تنها من
بعد ها اخراج اید اود و در سندش ابن ابی عمیرست ولیکن جزئی از برای آن شایسته
باین لفظ مرفوعا آدر و المراهة شخصی بن ثلثه من اسریش عتیقهها و لقبطها و ولدها الله
لا ینف عنه مگر بر سندانین شایده با آنکه ترزیه تحفیش کرده مقالست و وجبات لال است

که امام از بیع میراث و آنچه خودست نیست معنی رد کردن آن خود مذکور و الحاکم حاصل آن را
 الهیام مع غیبه ما فرضه الله به فی کتابه و مع عدم الغیبه من العصبه و ذوی
 الهام له جمیع المال فراضا من الله عز و جل

باب در بیان خفنه

این قسم واسطه است در بیان ذکر دانسته و درین شریعت حقه ذکرش نیامده و نه وجودش
 در خارج تحقیق گشته و صحت استسالم مرویه از بعض سلف که درین باب واقع شده منوع است
 و بر فرض صحتش میان سؤال از شئی و میان وجود آن شئی در خارج ملازمی نیست چه تعلق
 سؤال مستحیل گاهی از برای کدام غرض همچو انجام و ترمین از بان می باشد و حق تعالی در کتاب
 عزیز فرض بعضی فرائض از برای ذکر و بعضی از برای استناده و بدان ضرب امثال نموده
 و بعضی را از بعضی با حکام میسر ساخته و همچنین رسول او نموده و لیکن وجود چنین کس که یک کماله
 همچو آله ذکر و آله دیگر همچو آله دانسته دارد بسیار منقول شده امامیان وجود و آله و میان خفنه
 غیر میسر بودن صاحب دوا که ملازم نیست لایماد یک اعتبار سبق بول کند فصل
 اما میراث محوس پس قواعد شرعیه منفی است از آن چه تقریر لایله و سه بشرع آنها خواه در
 نفس الامر صحیح باشد یا غیر صحیح مقرر شده و چون ترافع بسوی اسلام کنند پس حکم میان
 بشرع اسلام بایه چنانکه کتاب عزیز بدان صحیح و قضاای رسول صلی الله علیه و آله و سلم بدان
 قاضی است پس تدوین این فصل چنانکه کرده اند و می کنند بے فائده و عائد است فصل
 قسام اجیرے همچو سایر اجراء است مستحق اجرت باشد اگر یک کار او کرده و این اجرت اگر
 نموده است مستحق ماسوای آن نیست و اگر غیر مسامه است اجرت مثل جرب عمل باید لیکن
 این تدوین باید که اجرتش همچو اجرت مزد اولین اعمال وضعیه نباشد زیرا که مرجع این عمت
 قسمت بسوی ملکم است و علم اشرف صنائع است و دنیا و دنیا و ذوات قدر اجرتش باید داد و که بقدر
 نصیب بعضی مقتضی برسد چنانکه درین روزگاری کنند که این ظلم محبت است بلکه سکوت سک

و سزاوارت کرد و آبروت بر مقدار انقباض یا بزرگوار و قتل مبس اهل علم کما برت تمام نصف عشر
 ترک کرد و بستران اید و بدو پیش نیست و بدلیل برت کرد و بکدام است نظایر قساین بر باکل
 مال مردم باطل است

باب در بیان وصایا

این عمر گوید که حضرت علی علیه و آله و سلم فرمود که رسد مرد مسلمان را که چندی دارد و
 در آن وصیت کردن می خواهد آنکه دو شب بسر برد و اگر وصیت دس نوشته نزد او خود
 باشد متعلق حلیه و سجدین ایست و قاضی گفته رسول خدا صلی علیه و آله و سلم که من می بینم
 وصیت داری من مگر یک و آخر من و ثلث مال خود تصدق کنم فرمود که نعمت نه مال خود و نه کس
 یک ثلث فرمود یک ثلث و ثلث بسیار است اگر و خود را نماند بگذارد به ترانان است که در
 بگذاردی در پیش مردم دست بیوال بر دارند و این نیز متعلق علیه است و در آن ولایت است با
 اقتضای ثلث بنا بر ملت مذکور است و چون حارسه قبیله از قرابت معروضا باشد اقتضای
 ثلث هم واجب نبود لیکن این اجماع نیست زیرا که بعضی اناکار بر طایبان فرستاده که نیست با
 اگر چه جبریت المال جاری نبود و تصرفاتش چه ثلث نافذ نیست و این ثلث که هر یک را در آن
 اذن تصرف داده اند با اعتبار آن قریب مقرب است که نیست از برای بیان خود و چون یک باب
 شری شمای آورد پس این ثلث مازون است و اما آنچه بر بیت واجب است خواهی خدا
 و چه بزرگ و کفایات و حج که نیست معتقد و حج اوست یا حق یا دمی باشد و چه بزرگ و چون یک باب
 آن اندر اس المال است قبل از همه شئی و این تفصیل که در میان تلقین بیان ابتدا در میان
 تلقین بیان است و ذکر می کنند چیزی نیست و اصلاً تاثیر ندارد و حاصل آنکه چون است بر
 حقوق خدا و حقوق آدمیان که بر او ماست واجب بود داخل آن اندر اس ترک او واجب است
 بعد از آن در باقی نظر کنند اگر نیست و نیست بکدام قریب غیر واجب بودی کرد و است اخراجش
 از ثلث باقی واجب باشد زیرا که از و تقالی دستور می تصرف ثلث مالش از زانی داشته

بهر طور که خواهد صرف کند گزینش با عدم ضرر و تقصیر بعضی و رشتہ بر بعضی یا اخراج مال از رشتہ
 نه از برای مقصدی دینی بلکه از برای مجرد احرام و رشتہ سپس درین قرب که میت از برای
 خود مقرر کرده رفته است دیدنی است اگر مستغرق ثلث باشد بیرون زیادت و نقصان است
 انفادش واجب و اگر زیاده است انفاد از این جز باذن و رشتہ نمی تواند شد و نیز باذن و رشتہ
 نشان بر خروج پاره از مال ملوک خود کم باشد یا بسیار حاصل گشت و اگر کمتر از استغراق ثلث
 فاضل از ثلث و رشتہ باشد فهذا هو الحق الذي لا ينيغى العدو له و اما اگر دانید
 بعض حقوق و حبسه الکی از ثلث و بعضی از اس مال پس بی اصل است و جو مجر و خیالات مختلفه
 نیست و ظاهر نزد ما آنست که میان حقوق و حبسه خدا و حقوق آدمیان در مخرج آن از ترک
 فرقی نیست و نه تقدیم حقوق آدمی بر حقوق خدا و حبس بلکه جمله حقوق یکسان است زیرا که کثرت
 در وجوب بر میت و کلا فراق بین واجب و واجب و هر که زعم کند که بعضی حقوق اقدم بر بعضی
 بروی دلیل آوردن واجب بآنکه اگر یکدیگر بیکه حقوق خدا اقدم از حقوق بنی آدم است و
 بقوله صلی الله علیه و آله و سلم قدین الله احق ان یقتضی استدلال نماید بمید از صواب نیست
 اگر این می بود که مراد به یقتضی یفعله الفاعل است همچو قریب که از طرف قریب خود چنگ
 را از وی صوم نهند آنکه مال از برای این کار کردن بد هر کس این محتاج دلیل دال بر صحت است
 تا بر ایجابش چه رسد و در حدیث معاذ بن جبل آمده که فرمود رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم
 اولئک یصدق کرد بر شما ثلث اموال شما نزد وفات شما از برای زیادت و حسنات شما
 را و الله الدار قطنی و اخراج احمد و البنا و من حدیث ابی الدرداء و ابن ماجة
 من حدیث ابی هریدة و کلاهما ضعیفة لکن قد تقوی بعضهما ببعض و عائشة گوید مرد
 آمد و گفت ای رسول خدا ما درین ناگمان جاننش فرست و وصیت نکرد و گمان دارم که اگر
 سخن نمی کرد از طرف خویش صدقه می داد و او را اجر است اگر از جانب من صدقه دهم بود
 آری درین متفق علیست و لفظ مسلم است و این بحث طویل الذیل و تشعب الادله از متفق

و منقول است و حسن اقوال آنست که تلقی ثواب و عقاب بعد از موت انسان جو بسبب
از وی نباشد پس در ثواب هیچ صدمه جاریه و عظم نافع و ذوله صایح است و شک نیست که
این هر سه چیز است آدمی است و ظاهرش حقوق هر یک از ذوله و عا باشد یا جز آن
نه مجرد و ما چنانکه لفظ یدعی الدبران دال است و نموده است انسان یکی است حسنه است که
از اجاری کرده و با بکله هر چه بدون او از است انسان صحیح شرعاً یا عقلاً و حقوق آن انسان
رست نیست و این در حق حسن است و در عکس آن جاری ساختن سنت سیئه و رعیت
متبسم اثم یا قطعیت رزم و نوح آن است و در مثل این امور طرد و عکس اشکالی نیست زیرا که
مندیج است زیرا که قتالی و آن لیس للایقان الا ما سخی اشکال اگر هست در کار نیست
که از است انسان نیست مثل حدیث حیا و ملی است از طرف میت و خروج از طرف خست
و از طرف شبر و نیست که آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم بر آن تقریر ایشان فرموده است
و مخرج و عا از برای سموات نزد ذکر و زیارت قبور موسی و نوح و این از امور پس بعضی مردم تاویل
این کارهای کنند و بسوی نوعی از است ارجاعش می نمایند حال آنکه طبعی از برای است این تاویل و
ارجاع نیست بلکه اولی آنست که چنان گویند که آنچه مخالف آیه مذکورده آمد و مخصوص این
عموم است و بناس عام بر خاص امری متفق علیه علماء اصول باشد و اگر از تاویل ناگزیر است
پس تاویل چیزی بایه کرد که مخالف عدل خدا و حکمت آله است چه تعارض است بیکای اهل
و است چه تاویل این قسم امور محتاج الیه جمهور است و کیف که تقدیم بدون سبب از انسان
عدل باشد و نه موافق حکمت است و خدا اخلاصه ما یغنی القال بدنی حدیث المسئله
فصل ابوامامه علیه السلام گفته آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم اشتدیم می فرمود خدا هر نوی حق
حق او بر او پس نیست و نیست از برای و ابرش اخلاصه و حسنه التی مدنی و
حق او این سخن عیته و ابن الحجاز را و در او از قطنی روایتش از حدیث ابن عباس کرده
و در آخرش مراده نموده و الا ان یشاء الله العزیز و انشاؤش حسن است و با بکله در مشرعیت

و نیست از برای اتقارب قبل از نزول آیه موارث خلافتی نیست و بعد از نزول آیه پس
 در آن خلافت است و لکن شک نیست که آیه منسوخ است بحديث و حديث متضمن اشارت
 بسوی آیه موارث است پس نتوان گفت که نزد بعض اهل اصول منتهض از برای دفع
 زیرا که این نسخ با اشارت مذکور واقع شد آری خلافت در نسخ است که آیا جواز است یا وجوب
 حق آنست که منسوخ مجروح مفاد آیه است چنانکه حرف لغو در لا وصية لوارث بدان شتر
 و یا لفظ ابن عباس که لا یهیئ لوارث وصية کما اخذ الله ابراهیم موصیاً
 و ابن داود و مسند او اما معارضه میان این حدیث و حدیث اذن تصرف و ثلث مال
 پس جمع ممکن است باین طریق که اذن مقید است یا مخصوص بآنکه وصیت غیر وارث را باشد
 حاصل آنکه وصیت از برای وارث منوع است بنص حدیث و بر دو اعم جواز و لکن
 و لا سیما چون این وصیت بقصد ضرر بعض ورثه باشد که این حرام است بقرآن قال تعالی
 غین مضار و قال فسنخاف من موصلی جفقا او اثمًا الا یه و کذا لک هر وصیت که
 مخالف شرع شریف باشد باطل است و منع وصیت ضرر از کتاب و سنت ثابت و بخلاف
 آن سبب تفصیل بعض ورثه بر بعض سبب و رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم آنرا جواز یافته
 و باینکه ظاهر ادله عدم نفاد چیزی است از وصیت ضرر است خواه ثلث باشد یا بکثر یا بزیاد و بکلیه
 لایق رد آن بر فاعل اوست و احادیث اذن ثلث مقید است بعدم ضرر و علامه شوکانی
 را در آن رساله مختصر دست

کتاب اجنبیات

این سهود گفته آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم فرمود حلال نیست خون مرد مسلمان که
 اگر ای می دهد به لا اله الا الله وانی رسول الله مگر به سبب از سه کاشیب زانی و نفس
 بنفس و مارک دین خود و مفارقت جماعت را و اه الجعاعة و حدیث متفق علیه است و در
 حدیث عائشه مرفوعاً آمده روایت کشتن مسلمان الا در سبب از سه خصال زانی محض

و مکر و یکبشه سلمان را پس گشته شود و ترمذی که بیرون شود از اسلام و محاربه کند
 یا خدا و رسول پس گشته شود یا بدو را کشیده آید یا در کرده شود از زمین مراد و ابی داود
 و النسائی و این تخمیر ثابت است از قرآن کریم و صیالحی الدی لا یحصی عده و تیس
 که درین هر سه مقبوت از ابن عباس رضی الله عنهما آمده بحجت نیست این مسعود گفت
 رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم فرموده اهل حکم که در میان مردم کنند روز قیامت در
 خونها باشد صحن علیه و فرمود هر یک یکت بند و را یک ششم او را و هر که بیع کند عید را بیع کنیم او را و
 این نزد احمد و ابی حبه آمده و ترمذی تخمیرش نمود و لیکن روایتش از طریق حسن بصری از
 سمع آمده و در سلع حسن از سمره امتکانات است و در روایتی آمده هر که نفس کند نه خود را
 او خسی کنیم و این زیادت را که روایابی را و و نسائی است حاکم صحیح گفته و در سند حدیث
 ابن عباس لا یقتل احدی بعد ستر و کین اند بلکه قتل جریبید خود بنده این کس باشد یا
 غیر ثابت است و رواه یحیی بن یزید و مولی و مؤید اوست قوله تعالی المصی بالفس و ادله
 دارد اند بر قتل مرد و عرض زن بدو و تسلیم کرد ام شئی از و رتبه زن و در حدیث ثمر بن خطاب
 آمده آنحضرت را شنیدم می فرمود گشته شود پدر و عرض پس و این را احمد و ترمذی و ابن
 ماجه روایت کرده اند و ترمذی گفته مضطرب است و ابن جابر و و بیسته و تصحیحش بر ختم
 و چون ابی حنیفه از امیر المؤمنین علیه رضی الله عنه پرسید نزد شما چیزی است از وجو جز قرآن است
 فرموده سوگند بیکه ما از شگفت و شمس پیدا کردیم و نمی که خدا مرده را و قرآن حقا فرمایند
 و مگر آنچه درین صحیفه است گفتیم و در صحیفه نیست فرمود میت است و در بنیاد بندی و آنکه گشته
 نشود مسلم بکار فرود آید الیچا کرمی و احی چاه احمد و ابی داود و النسائی و وجه اخ
 علی بن علی رضی الله عنه و گفت خونهای مسلمانان برابر است و می و و و بنده مسلمانان او را
 ایشان اینها یک است اند و غیر خود با گشته نشود و من بکار فرود نه و همه و غرض خود و این با
 حاکم صحیح گفته آنس بن مالک گفته و ترمذی را یافت که میان شش و سنگ کوفته شده او را پس

کہ این کار با تو کہ ام کس کرده است فلان یا فلان تا آنکہ ذکر یکے یہود سے کرد نہ اشارت
 بکردن یہودی را اگر قمار ساختند و سے اقرار کرد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود
 سر او را میان دو سنگ بشکنید حدیث متفق علیہ است و لفظ سلم راست پس این قول
 کہ حدیث بسیف نباشد باطل است و از عمران بن حصین آمدہ کہ غلامی از ان مردم فقیر گوش
 غلامی از ان مردم غنہ ببرید فقر او نزد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آمد نہ برایشان بینی تفریز کرد
 رواہ احمد و التلانیہ باسناد صحیح و عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کہ گفتہ مردے طعنی بآنکہ
 مردی کردوی نزد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آمد و گفت قصاص من بگیر فرمود تا آنکہ
 بشوے باز آمد و قصاص خواست پس قصاص گرفت باز آمد و گفت لنگ شد م فرمود
 ترا سے کردم تو نافرمانی من کردی پس دور کرد ترا خدا و باطل شد لنگے تو دفعی فرمود از ان قصاص
 جُح تا آنکہ صاحبش برگرد و در بخاد دلیل است بر وجوب انتقام بر رجح و اند مال آن و بر قصاص
 ان جاح و این حدیث نزد احمد و دارقطنی است و لکن معلل با رسال است و ابو ہریرہ کہ گفت
 دو زن با ہم بیکار کردند از قبیلہ بنی لیکہ دیگرے را بنگ زد و او را با بچہ کہ در شکمش بود
 یکشت اختصام با آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کردند حکم داد کہ دیت جنین او یک غرہ عبد
 با ولیدہ است و دیت زن بر عاقلہ اش نہاد و ولدا و را و ہر کہ با او بودند آنہا را و ارث او گرفت
 محل بن نایفہ ہذلی گفت ای رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چگونہ تا وان دہم کسے را کہ خورد
 و نیا شامید و نہ سخن کرد و نہ آواز برآورد و بچہ کس انداختہ می شود یا خون چنین شخص باطل باشد
 فرمود این مرد از برادران کمان است و این ارشاد بنا بر سجع بندے و سے کرد حدیث
 متفق علیہ است و ابو داؤد و نسائی و تیش از ابن عباس کردہ اند و صححہ ابن جابر الحاکم
 و انس کہ گفتہ کہ بیع بنت نصر عمادہ دندان بیشین دخترے شکست و از وی عفو خواستند عفو نمودند
 ارش عرض کردند ابا آوردند نزد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آمدند و انکار کردند مگر قصاص
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امر بقصاص فرمود انس بن نصر گفت اسے رسول خدا صلی اللہ علیہ

برنج تنگست شود بخندای که ترا بخت فرستاد و آنش شکسته نشود آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم
 فرمود ای آنش کتاب خدا اقتباس است در دینش بنویسند حضرت صلی الله علیه و آله و سلم
 فرمود و از عباد خدا کسی اندک اگر قسم بخدا کند سوگند ایشان راست فرماید و این حدیث
 متفق علیه است اگر چه لفظ از بخندای است و فرمود هر که در عیبت گشته شد یا در امر حقن شک
 با سوط یا سحاب و بی تحمل خطاست و هر که بیاکشته شد آن موجب قصاص است و هر که با
 این قسم شود بروی لعنت خداست اخوجه ابن داود و الذانی و ابن ماجه باسناد
 قوی و این مبنی بر آنست که قتل در قسم است و عمد و خطا و طائفه با آن اهل علم قتل را سه قسم خوانند
 و قسم سوم که خطای شبیه عمد باشد افزوده و در آن حدیث معتقد مقرر کرده اند و اثبات نمودند
 ما روایتی که درین باب آمده است لال نموده و گفته که در قتل خطای شبیه عمد شتر است از آنچه
 چهل بار در بار باید و لکن حدیث زنی که زنی را به سنج گشته بود و آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم
 او را قتل فرموده معارض این امر حدیث است و تمام از مدارک است محل بطلان آن از
 مبطلات باشد **فصل** ابن عمر گفت آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم فرمود چون مروی کرد
 را گرفت و دیگر کسی بکشت قاتل گشته شود و مسک مجوس گردد و این را در قطنی موصوفه
 مرسل آورده و ابن قطان صحیحش گفته و رجالش ثقات اند مگر آنکه یقیناً ترجیح ارسال کرده
 و عبد الرحمن بن یحیی از آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم آورده که آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم
 را عوض معاخذ قتل کرد و فرمود من او را ترکه ام که وفای کند و این مرسل است
 نزد عبد الرزاق و موصول است نزد وارثی بزرگ این عمر و لکن سنا و موصول و این است
 ابن عمر گفته گشته شد یک کوه بطریق نیمه شب فریب نمر گفت اگر تمام اهل صنعادران
 می شدند بمه را عوض این کوه یک می گشتم و ادا البیضا می حاصل آنکه اگر جاعی از
 مردان یا از مردان و زنان در قتل مردی بود که یک مرد بدین حق شرع گردند بمه
 گشته شوند و هذا اهل الحقی نزدیک او ادا قرآن میسر و حدیث در میان قاتل یک باشد یا

جامه فرقی نگذرد ز کشتی که تشنه قصاص از برای آن بوده یعنی حقن و ما و حفظ نفوس
 مقتضی همین است که گنهان گشته شوند و بر کربلای بدم چرا قتل جماعت بود احد است بدی
 حتی شرعی ندارد بلکه نایب است آنچه به بان استمال کرده اند ترقیقات ساقطه است که از شیخ
 مطهر و قبیل و دبیری نیست و حکامه شوکانی بر بعضی علمای عصر برین ابحاث نقص کرده
 باستیفای جمیع حج پیر و خست و فرمود هر که او را قبیل بعد این مقاله ام گشته شود اهل آن
 قتل میان دو اختیار اندایت گیر یا بکشد یا خجده اود من حدیث ابن
 شریح الخن اعی والنسائی واصله فی الصحیحین من حدیث ابی هریده بمعناه
 فصل اگر یک عین که مردی یا زن او را نامی کند قتلش رو نیست زیرا که در حدیث سعد
 بن عباد و دهوچو جراحه از قتل آمده آری نزد این روایت انکار منکر مذکور و حیالت میان
 آن هر چه ممکن است واجب باشد چنانکه بر غیر زوج واجب است و تا تواند قتل نکند و اگر انکار
 آن جزو قتل نتواند بکشد چنانکه حکم سائر معاصی است

باب در بیان دیات

عمرو بن حزم گوید آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم باهل یمن کتابی نوشت در آن این است
 که هر که مسلمانی را بدون جنایت بکشد وی را قصاص است مگر آنکه اولیا سے مقول را خفه
 کردند یعنی بدیعت یا عفو و در نفس دیت صد شتر است و در بینه که از بیع برگزیده شد دیت
 و در زبان دیت است و در هر دو لب دیت است و در هر دو بیضه و در ذکر و در صلب و در
 هر دو چشم دیت است و در یک پاسته نیم دیت و در ماموم که بغیر بچ است رسد ثلث دیت و در
 جالفه که یکم رسد ثلث دیت و در منقله پانزده شتر و در هر انگشت از انگشتان دست و پا
 ده شتر و در مریضه که سفید است آنخوان ظاهر کند پنج شتر است و مرد گشته می شود و بزن و بر اهل
 نهاردینار است امش جبهه ابی داود فی المراسیل والنسائی و ابن خنیمه و ابن الجارود
 و ابن حبان و احمد و مختلفون فی صحیفه و ابن مسعود گفته آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم

و این در ایش جراحات باشد مستفاد از ادلالت کتبی و عاقله یا نه خودست و بطن عاقله
 بانی خود و قرابت عاقله جانی قریب است و میان این احادیث منافات نیست بلکه هیچ
 این طریق که چون قریب است قادر باشد بر تسلیم لازم آنص باشد از غیر خود و چون لازم محتاج زیادت
 باشد و قرابت را قدرت بر وفای بطن را لازم گوید و بعد بقیله را و بهم از دست آورده مرقوم
 که عقل بشبه عمد مغفله است مثل عقل عمد گشته نشود صاحب او در شبهه عمد آنست که بجهت شیطان
 بود و باشد خردمند و میان مردم در غیر دشمنی و ملاحت سلاح اخراج الدار مطلق و ضعفه
 و ابن عباس گفته مروی مروی را بر محمد رسول خدا بگشت آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم
 و پیش دوازده هزار و بیستم نفر گردانید و او را که از بیعت و نسا می و ابو حاتم ترجیح ارسالش کرده
 و ابو ترکه گفته آدم رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم را و با من پس من بود پس باین کسیت
 گفتم این پس من است گوا شد بدان فرمود آگاه باش که این جنایت بر تو نمی کند و نه تر جنایت
 بروی می کنی سراده اسحق و الفسائی و ابی داود و صحیح ابن حنبله و ابن الجارود
 و این حدیث مطابق کرمیه و لا تقدیر و از راه و از راهی است

گفت بود مردم دست نگاره را چه تاوان زن و طفل بیارند را
 و مجموع این ادله قول قائل که عقل در شرعیت ثابت نیست مرد و دست بریرا که اول عقل
 آنص مطلق است و عمل بران واجب و ظاهر هیچ آنست که عقل در جمل جنایات خطا لازم باشد
 بدون فرق میان مضمحه و مادون و مانوق آن و در هر جنایات از شارع ارش مقدیر
 آورده بچون جنایات مذکور در حدیث طویل عمرو بن حزم و جز آن که در سنن اوست و در جمل آن
 اقتضاست بر مقتضای او در نقص و هر جنایت که در آن تقدیر ارش از شارع نیافرده
 بلکه تقدیر ارش در آن از صحابی یا تابعی یا منقول بعد از او پس در آن حجت بر احدی نیست
 بلکه مرجع و مرجع محمل نظر جمیع است و بر جمیع واجب است که در مقتضای نسبت ارش بالنسبت جنایت
 که در آن ارش مقدیر از شارع آمده است بلکه در چون در ظن او مقتضای نسبت غالب گردد باید که

قدار همان نسبت تقدیر است که تملک در شیخ از برای موصوفه ارش مقدس است اگر جنایتی
 تر از موصوفه باشد همچو سحاق و منالامه و باطله و دوا می پس به میا که مقدار ماتی از کم بمثل است
 از بقدر محسوس یا بدجنایت یا بدو اغماض از کم برید و در ویت این جنایت چارتر است یا چهل قتل
 قمر گرداند زیرا که مجموع ارش موصوفه پنج ابل یا پنجاه مشغال بود و اگر ذوق که بقدر است از کم
 بیش جنایت بقدر و در ثلث انارش موصوفه گرداند و چون بقدر مثلاً نصف یا ربع یا شصت
 یا عشر باشد نیز همچنین بجا آورد و بگذارد و سائر جنایات که تقدیر ارشش نیاید و ملاحظه شد
 میان او و میان مقتدر را لا ارش از جنس آن جنایت بکن و درین مبین حاکم عالم مقتدر
 تقلید دیگر از مبتدین نیاشد کائنات من کان و در تقسیم جنایت بسوی واجب الارش
 مقدور و واجب الحکومت باقی ماند و معلوم است که فقها غیر مومن اند و در روایت بسیار بی
 بیچارگان میان حدیث صحیح و موضوع فرق نمی کنند تا بدین یافت مثل خفیه اعدا و
 رسد و بدتر از ایشان حال صوفیه است که هر حدیث موضوع نزد یک ایشان گردانند

است فسخان الله و بحد و در ویت بعد و صورت است می که اگر واجب قیمت
 واجب است اگر چه از حدیث حرج و اگر در برابر عید صیغه از اجماعی است که تنگ آن صحیح است
 پس چنانکه واجب قیمت بر تلف مین است اگر چه از حدیث آزاد و غیر از پنجین بر تلف عید
 هم واجب است دوم آنکه زیاده بر حدیث حرام نیست زیرا که عید از نوع انسان است
 و در جمیع صفات مستبر و کمتر از حدیث و فایده نشتایش آنست که در کمال بیچاره
 و واجب در حدیث است پس زیاده بر آن و اصل است من حیث الای و لیکن
 از طریق روایت از آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم درین باب تفسیر است بصحت و پیوسته
 و از علی مرتضی رضی الله عنه همچو هر دو قول مرویست فصل اصل و جنایت همه
 حیوان غیر انسان آنست که این جنایت بر مالک حیوان منقول نیست بنا بر دو امر یکی
 آنکه جان غیر مکلف است پس الزام مالکش جز بموجب روانا باشد و دوم آنکه حدیث حیوانه الاله

جناحه صحت و توجیه بران بقا است تا آنکه تخصصی بیاید همچو حدیث تفسیر آنحضرت صلوات الله علیه
صاحب ماشیه که در شب آنسادی کرده و ملحق است باین تخصص جنایت واقع از وایسبب
آدمی چنانکه دایه را در راه مسلمانان استیاد و کند یا در بازار یا بداند یا سنگ گزیده بیرون رود و آنرا
نهد و یا آنچه مانند اینهاست حاصل آنکه جنایت و این غیر مضنون است مگر بر لیلی اذال
بر ضائق باشد یا بسبب آدمی بود که اگر آن سبب نبوده این جنایت ازان دایه ندارد
یعنی شد و تخصص اول شرعی است و ثانی عقلی آن عمر رضی الله عنه گفته آنحضرت صلی الله علیه
و آله وسلم فرمود جابر ترین مردم برخدا کسی اندکی آنکه در حرم خدا قتل کرد و دیگر آنکه غیر قاتل
خود را بکشت سوم آنکه بنا بر ذل یعنی ثار جاهلیت کشت و این نزد احمد و این جان است
در ذیل حدیث صحیح و تحفه بن شعبه عن علی بن ابی حمزه عن جده مرفوعاً آورده که هر که خود را طیب نمود
و دوی معروف بطلب نیست آنکس ضامن باشد از خراج الدار قطنی و صحیح الحاکم
و این حدیث نزد ابی داود و نسائی و غیره جایز است مگر آنکه مرسلش اتومس از واهل باشد و
این عام است از آنکه عیال و سرایت کرد و یا میاشربد و دایه باشد یا بخطأ در هر حال است
بر روی واجب است گوینا بر رضای بیمار بمسک اش قصاص میباش و در سبیل گفته در سرایت
دیت نیست و در سبب شرت مضنون علیه باشد اگر عداست و بر عاقله بود اگر خطاست

باب در بیان دعوی خون و قسامت

صحاح حدیث که درین باب آمده حدیث متفق علیه سهل بن ابی جهل از کبرایه رجال قوم
دبیت که عبد الله بن سهل و حمیده بن مسعود هر دو بنا بر جبرایه که بایشان رسیده بسو
خبر برآمده حمیده بگفته خبر داد که عبد الله بن سهل کشته شد و از یهود باز خواست کرد و گفت
شما او را کشته اید میگوید گفتند و الله ما نه کشته ایم حمیده و برادرش حویصه و عبد الرحمن بن سهل نزد
آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم آمدند و حمیده سخن کردن گرفت حضرت فرمود بگوید که ای راوده سخن فرمود
حویصه کلام کرد باز حمیده سخن نمود و فرمود دیت صاحب شما دهند یا اینان بحرب نمایند و درین باب

به یهود تحریر فرمود آئنا نوشتند که ما هرگز نگشتیم بحضرت محمد بن عبدالله و حبیب الله بن محمد بن احمد بن علی بن ابی طالب
 گفت شما سگندی خورید و ستمی خون صاحب خود می شوی گفتند نه فرمودید و سگند خورند
 گفت آئنا مسلمان نیستند آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم دیت از نزد خود برداد و دست
 ایشان فرستاد و صل گوید یکسان قس سرج از آن خستران مارا است زد و از مردی از ایشان
 مردی است که رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم قسامت را بر طریقه یک در جابلیت بود
 داشت و میان مردم از انصار در قبیله که دعوی است آن بر یهود و خبر کردند حکم فرمود و این
 مسلم است و جهالت صحابی غیر قاض باشد و صحت دعوی سند و ادیت مورین با
 جمعی کثیر از اهل علم سائل عاقله از دلائل واقع شد و دو مبیح حدیثی چه صحیح و چه حسن که
 متضمن مع میان ایمان و دیت باشد ثابت نگشت بلکه تصریح احادیث فقط بوجوب ایمان
 و بعضی صحیح بوجوب دیت فقط و بیکله غلط بسیار در راز کار درین باب بود و در
 ادعای مارا با ثبات احکام بر سه از دلائل تعبدی است و لایسا و یکجه مخالف شریعت است
 با سه و ستانم اخذ مال بود که معصوم است مگر بحکم اسلام و لایسا جمعی از سلف پیرو قلابد
 سالم بن عیسا و حکم بن عقیبه و قناره و سلیمان بن یسار و غیر هم بآن فرستادند که قسامت
 غیر ثابت است بنا بر مخالفتش با اصول شریعت بچند وجه که در شرح مختفی مذکور است و چنان
 جمهور از انکار ایشان نیز زبان چا و گریخته و بعد از انکه شوقش بحدیث صحیحین باشد انکار

راجا سے نیست

باب در بیان قتال اهل بی

مردیست از این ترک هر که بر با سلاح برو است و سه از ان نیست اسخ جبه التیخاف
 یا که اتفاق دارایی هر چه مرفوئاته هر که بر آرم از طاعت و گذشت جاعت را و مردی
 مردیست مردی جابلیت است و این را مسلم روایت کرده و فرمود آنحضرت صلی الله علیه و آله
 و سلم بکشد چهار را کرده یعنی ما را مسلم ایضا مسلم ایضا مسلم ایضا از آنحضرت صلوات

می فرمود هر که آمد شمار او را مشا فرام است و می خواهد که جدا کند جماعت شمار او را بکشید انچه
مسلم و ابن عمر فرمودند آورده می دانست ای ابن ام حکم خدا درباره کسی که ازین است باغی
گشته چیست گفت خدا و رسول و انما تراند فرمود تمام کرده نشود کار در نمی ایشان و گشته نشود
اسیر ایشان و خواسته نشود اگر بزنند یا ایشان و تقسیم کرده نشود و غنیمت ایشان و این را بزار و
حاکم روایت کرده اند و آنکه حاکم تصحیح کرده و هم است زیرا که در سناوش کوثر بن حکیم متروک است
اما از علی موقوفه آن بچند طریق بصحت رسیده و انچه ابن ابی شیبة و الحاکم و ابن
باب در اصل مستفاد از اجتهادات صحابه رضی الله عنهم است و اکثر روایات درین باب از علی
مرتضی است و از آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم مرتضی ثابت نشده مگر حدیث مذکور که جماعت
از حفاظ ضعیفش گفته اند و صحیح است که مناد می علی رضی الله عنه روز صفین ندا کرد و رفع ثاب
نش و اهل اسلام اجماع کرده اند بر بعض این احکام مثل عدم جواز بی بقاء حاصل آنکه
اصل دم و مال مسلم عصمت است و او تعالی سوا ی قتال طائفه باغیة تا آنکه از بی بر گردد و آن
با مری دیگر نداده پس واجب اقتصار بر همین قدر است و هر که از وی فتنه ازین حاصل نشود
با وی قتال رواست اگر چه جریح یا منہم باشد بدون فرق میان کسیکه او را فتنه باشد و کسیکه
او را فتنه نباشد مادام که مصر بر بی خودیست و گرفتن مال او روا نیست بلکه بالش باقی عصمت
اصلیه است و همچنین بے مسلمین باذن بر از طرف خدا نیست و بی شک و شبهه حق بدست
علی کرم الله وجهه بود و در جمیع موطن و طلحه و زبیر با و می بیعت کرده بشکستند و لغی و زبیر در
جیوش مسلمین بر آمدند ناچار قتال شان واجب آمد و قتال او با خوارج حق است احادیث
متواتره دال است بر مروق خارجیان از دین همچو مروق سهم از بر میة و همچنین بنی اهل صفین
ظاهر است و اگر در آن هیچ نباشد مگر همین حدیث مرفوع یا عما ساهتلك الفئة الباغية
از برای افاده مطلوب کافی است و معاویه را صلاحیت معارضه علی نبود لکن در طلب
ریاست و جاه و دنیا کرد و در میان قوسه اغتام که مذکور می شناسند و منکر را انکار

می کردند سادیه با ایشان را و مخاصمت رفت و طلب دم عثمان ظاهر نمود و کار او از پیش رفت
 رفت و این قوم را و بر روی او نازل و داد و اسوال کرد و غیر خواست او نمود تا آنکه حضرت ابراهیم
 یابن حراق می گفت که دوست دارم آنکه ده کس از آنها عوض یک کس از اهل شام بچیز
 صفت در اهرم: بنابر بکار آیند و درین ساله از اهل شام هیچ عیب نیست عجب از کس است
 که بصیرت دارد و بچیز صواب و فتنه ساسه تابعین که سیل میاید و بکاش می دانستیم که کدام
 امر بر ایشان شایسته شده تا آنکه بنده سزایین و نذل محققین بر دارندند حال آنکه قول او بجانانان
 هست احدا هم علی الاحرای فقالوا اللّٰهی سمی حتی هیئت الی اصلا الله بگوش ایشان بریده
 و اما دیش متواتر و در تحریر هم صبیان انکه است ما دام که کفر بواح نکنند شنیده و قول آنحضرت
 صلی الله علیه و آله و سلم حق ما را که ترانه با نغیه بکشد بهماخ پوش خورده و راست این است
 که اگر عظیم قدر صحابه در فیج نسل خیر القرون نمی بود می گفتیم که حُثب شرف و مال سلف این است
 را در تنه انداخته چنانکه خلف را مفتون خود ساخته الله عهده عمر او شرف صفت که در قبال
 باغیان بوده از سنت مسلم و ثابت نیست و نه سنت خلفای راشدین است بلکه محدث
 اول او معاویه است که بر او حدیث است این کار کرده و عمر بن العاص او را برین حرکت بر داشته
 چنانکه مطاع بر کتب سیر و تاریخ می داند و مهند صحابه اجماع کرده اند بر قبول اخبار بنیاد و اینها
 مانده در غریب و اشتی است تا اعتراض غیر عارف بمقتضی بر نه است از بنیاد علیه کرم الله وجهه
 بر غیر و علماء سید محمد بن ابراهیم وزیر در عهد امیر و قوام درین باب بسط قول کرده و بدو طریق
 حکایت اجماع برین معنی نموده فصل سبب اعظم و رکن اهرم از امام است و نصب امام است
 ظالم از ظلم و قیام ببدل و راست اسلام است و تنگ نیست که بیج مال ظالم از برای فقرا
 مانده از ظلم از ان جنس است که اتمام واجب بزبان نمی تواند شد و همچنین داد و نیک
 که بدست ظالم است بنظرم عوض حق او همچنین گرفتن زکوة و کفو آن با کراه امتناع از تسلیم
 آن بسته طیکه امام صرف آن زکوة و در صراحت مذکور در کتاب الله بکند واجب است

چون القباس مظالم بر وجهی باشد که معرفت مظلومین ممکن نیست پس این برال بنجد اموال خداست
در صرافیت بیت المال مسلمین مصرف گردد و لا مصارف لها الا ذلک و مشرکان اگر خواهند
کیفیه مشرک مقتول را بدفع مال خرید کنند وجهی از برای کر است بجز آن جیفه نیست زیرا که اموال
شان بر اصل اباحت است و استخراج آن بهر مکن سالیخ و این از باب توصل بسوی حلال
بغیر منوع منته است و در کتاب و سنت آنچه دال بر کراهت حل رؤس باشد نیامده اما اگر در حل آن
از باب اعداء با تقویت حرب حق باشد عضد محققین باشد شگفت نیست که از وادع
طاعات بودند از صحرا سے مکروهات و لایبها سراسے مشرکان چسبیده کافر
بجی جیفه و و اب سوز حترتے ندارد و لعلل مباشرت نجاست چیز سے نیست بنا بر آنکه میان
هر دو امر کدام ملازمست نبوده است یکن که بدون مباشرت نجاست بر و از نزد مر د نیست که سهر
ابی جلی از و آنحضرت معلوم بر ندو این بچند طریق آمد و ذلک معایند ملاحظا لاصل من الجحی

باب سی و بیان قتل جاسے و مرتد

آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم فرمود هر که گشته شد نزد مال خود و سے شهید است و او را ابی
داود و النسائی عن ابن عسیر و صحیحہ الدیلمی و ابن حریث و صحیحین جم آمده لیکن از
ابن عمر و بن العاص و نزد اهل سنن از حدیث سعید بن زید است و اقسام شهادت زیاده بر
پنجاه است پذیر و الا اگر دوام مجده در کتاب عبده بزرگش پرداخته و عمر آن بن حصین گفته یسعے
بن امیه بامردی قتال کرد و سیکے دیگر سے را بگوید اختصام نزد آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم
آمد و سیکے از شما برادر خود را چنان می گزد که زرمی گرد نیست دیت این حرکت را و این حدیث
متفق علیه است اگر چه لفظ از سلم بوده و این دلیل است بر آنکه بنایسته که سبب آن از طرف
محنی علیه باشد هر است ابوهریره گفته ابو القاسم صلوات الله علیه فرموده اگر ثابت شود که مردی گزیت
بر قوی اذن تو و تو او را سنگریزه زوی و چشم او کو رش بر تو گذاشته نیست متفق علیه
در لفظی از احمد و نسائی که ابن حبان تصحیح کرده چنین آمده که نیست دیت و نه قصاص از آن

بر اهل علم ماورین مسئله تفاهیل و شرط است کفایش خلافت نظام حدیث و فاعل انبیا است
و حدیث نظام الاراده و واضح الاستفاده است پس منیر بسوی آن نزد ماستین باشد و
در حدیث برادرین عازب آمده که حکم کرد رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم بآنکه حفظ حوائط درود
بر زمره اهل حوائط است و حفظ مایه در شب بر زمره اهل هواش است و بر اهل مایه است
ضمان آنچه مایه در شب بان رسید و این را احمد و اهل سنن جز ترمذی لا خارج کرده اند
این جهان گفته صحیح است لیکن در کسانوش اختلاف است و از معاذ بن ابل در باره حرکت
که سلمان شده یهودی گردیده که گفت شنیدیم آنکه گفته شود قضایا و مسائل پس و
گفته شد متفق علیه و روایت ابی داود آمده که پیش ازین از وی تو نیز خواسته بودند
و این دلیل است بر آنکه از مرتبه تو بخواهند اگر گرفتار و نه فی الغریب گشتند و مصلحت مسو در
سخن آن بی دلیل است و حدیث مرفوع ابن عباس که هر که دین خود تبیل کرد او را بکشید مرا طاه
النجاری مؤید است زیرا که مطلق غیر مقید به است بلکه با استنابت بلکه آنچه در ادله
صحیح آمده امر قتل است و امر بغیر و انکار بعض صحابه بر قتل مرتدین قبل از استنابت و رجوع
نیست و اصل تعقید حدیث ثابت از شاع نمی تواند شد و در حق اجماع بر استلزام عدم انکار
باطل است و همچنین دعوی استنابت سه بار منقوض است بآنکه اگر غیر در و و مسوغ افاق باشد
ثمالات را مزی این اختصاص بر سایر اعداد و بارده در کتاب و سنت نیست پس حق دین مسلمین
که مرتد را یک بار امر بر جوع اسلام کنند اگر اجابت کرد و حق دم او واجب باشد و اگر نکرد قتل
او در آن وقت تعیین است و دعای مشروع بحد قول ما یاد که ایح الی الاسلام است
شده و حق آنست که قتل اعدی از اطنیه که در هند بود هر دم دارند با وجود تشرایشان بآن
حلال نیست مگر بعد از آنکه قتل یا قول کفر بدون تاویل بجا آرند و لایسا شود نسبت که نزد
خود اظهار اسلام و صلاح می کنند و ایام بودن خود بر حق می نمایند پس اگر این منتهی صحیح
بیج عوام بخواهیم کافر بودن شان نمی دانند بلکه اعتقاد بر حق بودن ایشان می کنند و دین

تعریف ایشان بحق اجماع از قتل است و تا کفر بواج از باطنیه سر بر نداشتن هیچ کس از آنها
 روا نباشد بنا بر آنکه کلام اسلام و دعوت نبویه دارند اگر چه از امور دین بر کران بلکه بر تفاخر و
 باشند و شک نیست که متعلم سحر بعد از اسلام و فاعل سحر کافر مرتد است و حدش حد مرتد و آن
 قتل است و عدم قتل رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم لیبید بن عاصم را که بر حضرت صلح کرد
 معارض این حکم نمی تواند شد زیرا که پیش از ثبوت حد سحر بود یا بنا بر خشیت معره یهود که شوکت
 داشتند تا آنکه حق تعالی ایشان را تباہ ساخت و کسر شوکت کرد و قلیل و ذلیل گردانید و قد
 علی الخلفاء الداشدون علی قتل الصحابة و شاع ذلك و ذاع ولم ينكح احد و در
 قتل و یوث دلیل ثابت نشده و اصل دم مسلم عصمت است و هر معصیت بعیق قتل بنا شده
 بلکه آن معاصی مخصوصه است که در آن شرع بقتل وارد گشته و لایسب بعد از ورود حصر در حدیث
 لایحل دم امائی مسلم الا باحدی ثلاث و یوث ازین هر سه گن نیست حاصل
 آنکه وی از عظم عصاه است بجهت منافیه دین و مروت که درین کار باشد و اما آنکه گشته شود
 فلا ولا که ائمه فصل ابن عباس گفته باینانی را ام و له بود که آنحضرت را دشنام می داد
 و در وی صلح می افتاد و این نایب او را ازین حرکت منع می کرد اما منتفی شد تا آنکه شی مغول
 گرفته در شکم او خلائید و بران نشسته بکشت این خبر با آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم رسید فرمود
 آگاه باشید که خون آن ام و له هر روز را لکان است را و اها ای داود و النساء و جوش
 است که سبب شے ارتداد است و سبب مرتد و ردی یکی از اسباب قتل است این بر تقدیر
 که درین خصوص دلیل بر جواز قتل نیامده فکیف که اهل اوم سبب تا آنکه زن سابه و اردشه
 و یکی را فرستاد که کعب بن اشرف و ابی رافع را بکشد و مردان و زنان سب را که زیارت
 کعبه پنهان شدند امر بقتل فرمود و شک نیست که حاصل انسان بر سب رسول جز دین میدان نیست
 غرا که آنرا از نزد خدا عز و جل آورده چیز سے دیگر نیست و هر که سب و سبب بکنند را د
 دین و کاره هری وی صلح باشد و درین رد و خود هیچ شک و شبه نیست و قریب باینست

شماره و شمار گردانیدن سببهای زیاده فروش دین و قلب سبب و گزاف است اسلام در
 سلیمان چیزی دیگر هرگز مشتبه است این بزرگواران و مایل بر دشنام ایشان نیست پس
 این اهل دین از علی الحقیقه قدامت شریع کرده اند بسیرت خود و حفظ این شریعت منظم و
 پرورشته و امام مردم چنانکه در دیورساتیه و فرضی امه عنهم و اسرار ضاهمه و اسبی
 المشتعلین تسلیم و تصدیق اعدا صهم المصنعة قال فی الابل قد مراينا فی المنايا
 ما صار یعلله اهل مصر و الشام و المغرب من قتل من كان کذاک بعد مراصته
 الی حکام الشریعة و حکمهم بقتلک و ما فهم و هذا ان کان عندنا عیب جائز
 لما عی مالک من عصمة دهر المسلم حتی یقوم الدلیل الدال علی جواز سفکه و لکن
 فیہ القيام الامر بحقیق اساطین الاسلام اتی کلامه صرح و هو ملک الحکام

کتاب الامحدود

که پشت که حدیثی رب جان است که در قرآن کریم آمده و ظاهر کتاب عزیز است که بر
 محارب بودن با خدا و رسول صلعم و داعی فساد بودن و راض صادق آید عقوبتش قتل
 یا صلب یا قطع از خلاف یافته از اراضی است خواسته یا نگشته و ظاهر عدم جمع میان این
 همه انواع یا دو نوع و عدم جواز ترک یک نوع است و این منتهی نظم قرآنی است و
 تعاصیل که بعضی اهل علم ذکر کرده اند اگر دلیلی دال بر آن یا بر بعضی آن که صلیع متک
 بیاید عمل بر آن باید کرد و اگر همین خبر در قول ابن عباس و دیگر صحابه است پس اجتهاد و بی
 عند و دیگر صحابه و من بعد هم بر احدی قبح نیست و عمر و یسلب تصدق صلب نزد اهل سنت
 است اگر صلب نزد ایشان نام مفتی الی الموت است همچنین باید و اگر اعم است پس اثنال
 بقوی از افرازش حاصل می شود و در آیه کریمه آنچه شیری باشد بسوی عدم عفو و رحمت
 از برای تائب قتل از قهرت موجد نیست و در آن قطع بمحصل مغفرت و رحمت از برای
 این تائب است و اگر قطع را تسلیم کنیم این قطع در ذنوبی باشد که امرش برست از قتال

است که در آن سقوط خطاب اخروی و حد شریع الهی می تواند شد و اما حقوق آدمیان از
 دم و مال و عرض پس در آیه دلیلی بر سقوطش نیست و من نرا عم ان ثم دلیلا یدل علی السقوط
 مطلقاً فی الدلیل علی هذا النعم

باب در بیان حد زانی

ابوهریره و زید بن خالد جسته گفته اند که مردی از اعراب نزد رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم
 آمد و گفت سوگند خدایت می دهم که از براس من حکم بکتاب خدا بکنی و دیگر که افقه از وی بود
 گفت آری میان ما قضا بکتاب خدا فرمای و اذن ده که سخن کنم فرمود بگو گفت پس من
 عیث یعنی مزدور بودم و در این مرد پس زن را کرد و با زن او و مرا خبر دادند که بر پسرم رجیم است
 پس صد گوسفند و یک دختر در فدایش دادم و اهل علم را پرسیدیم مرا خبر کردند که بر پسر من صد
 تا زیاده و تقریب یک سال است و بر وزن اینکس رجیم باشد فرمود سوگند بکی که جان من در
 دست اوست میان شما حکم بکتاب خدا بکنم دختر و گوسفند بر تو و پس است و بر پسر تو صد تا زیاده
 و تقریب عام باشد و با مرد کن ای انیس بسوی زن این کس اگر اعتراف کند یعنی بزنا رجیش
 بکن در این حدیث متفق علیه است و لفظ مسلم راست و فرمود بگیر پسر از من بگیر پسر از من اولی
 از برای ایشان یعنی زنان را پس مقرر کرده در زنای بکر یک صد تا زیاده و تقریب یک سال است
 و در زنای شیب به شیب جلد صد تا زیاده و رجیم است و از آن مسئله و احادیث قاضیه بوجود
 تقریب بطرق صحیح از صحابه آمده و این متضمن زیادت بر جلد است و غیر منافی اوست
 پس قبولش محتمل باشد و معارضه اش بعدم ذکر تقریب در بعض روایات غفلت از وجوب حل مطلق
 بر مقتصد است و احتجاج با قوال بعض صحابه مفید چیزی نیست زیرا که ما مستبعد با قوال شان نیمیم و
 لهذا چنانکه ضرب و تقریب از آن حضرت صلوات الله علیه شده و همچنین از ابوبکر صدیق هم ثابت
 گشته و راه التمدی عن ابن عمر و رجاله ثقات الا انه اختلاف فی رافعه و رافعه
 و ابوهریره گفته مردی از مسلمانان نزد آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم آمد حضرت صلوات الله علیه در مسجد

تشریف داشت آن مرد حضرت را ندانید و گفت ای رسول خدا سلم من زنا کرده ام حضرت
صلی الله علیه و آله فرمود آن مرد بهمان سوی رو بگرد و گفت من زنا کرده ام باز اعتراض
کرد تا آنکه آن مرد چار بار تکرار نمود چون دید که چار بار شهادت بر جان خود بنماداده و در کف
و فرمود ترا جنون است گفت نه پرسید چه سخن شده گفت آری فرمود این را برده و بگو که تحقیق
و در حدیث ابن عباس آمده که چون مالک نزد آنحضرت صلی الله علیه و آله سلم آمد گفت
که زنا کرده ام فرمود شاید بر سر گرفته باشی یا اشارت بچشم داری و نمود و یا فکاه کرده گفت نه ای
رسول خدا سلم بگو جماع کرده ام پس امر کرد بر جمیع احوال انحصاری و مسئله دیگر اربع شهادت از
حاکم است و حق آنست که اقراری که بدان استباحه جلد و رحم می شود در آن زیادت بر
یک بار شتر نیست و از آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم در جمیع احوال و بجز مجبور و اقرار یک بار
ثابت است و در چند حدیث آمده و سکوت وی صلی الله علیه و آله وسلم درین قضیه ماعنه خوب
آنست که اقرار چار بار شرط باشد غایب آنکه اگر امام در بعض احوال ثابت کرد تا آنکه اقرار برات
واقع شد این ثابت او را می رسد علامه شوکانی بسط قول درین مسئله و شرح متفق کرده و اللقاع
حقیق مالتحقیق و از تکرارین خطاب آمده که وی خطبه خواند و گفت خدا محمد صلی الله علیه و آله وسلم
را بحق فرستاده و بر وی کتاب نازل ساخته پس در آنچه بر وی فرود آورده و آیه بر جمیع بود و
آن را خواندیم و یاد گرفتیم و فهمیدیم و آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم بر جمیع کرد و ما بعد از وی بر جمیع کردیم
و می ترسیم که اگر زمان دراز گردد و گویند و گوید که ما بر جمیع در کتاب خدا نمی یابیم و گمراه شوند بترک
فریضه که خدا نازلش کرده و در جمیع ثابت است در کتاب خدا بر کسی که زنا کرده و وی محض است مرد
باشد یا زن اگر بهینه قائم شود یا حیل یا احترام باشد متفق علیه و بجز جلد و رحم نافی محسن
حق است و نیست برست ملق مگر خبر در روایت عدم جلد ماعنه حال آنکه نص قرآن نه تنقیص بکار نکرده و
در سنن آنچه دال بر جمع میان جلد و رحم باشد از برای محسن آمده و لهذا در مرتبه کرم اند و چه
شرحه همدانیه را جلد و رحم هر دو کرد و گفت جلد بکتاب خدا کردم و در جمیع است رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم

پس زعم نفع جلد محض بے دلیل است و مجرد خلوت ثبوت احسان نیست زیرا که تشدید در
عقوبت محض برجم از برای آنست که در سورت شہوت خود کرده و دعایسته ارتکاب زنا
و اربابی ننماید بخلایف کسیکه هنوز زن دگر گرفته است که اشتغال شہوت و شدت یادت از حجب
تحقیف عقوبت است چو وی بتسلع بعزوبت بر شہاب گشته پس مجرد خلوت مقتضی تعلیل عقوبت
از برای او نباشد و او را ازین خلوت جز زیادت ثوران شہوت چیزیست و دیگر دست بهم نداده
و لهذا بعض اہل علم نقل اجماع کرده اند بر آنکہ ثبوت احسان جز بدخل ثابت نمی گردد و مجرد
خلوت حاصل نمیشود و روایات در برجم ماعر مختلف آمد در بعض ذکر حفرة است و در بعض ندو
جمع بیان آنها چنین است کہ حفرة صغیرہ کندہ بود و نہ چون انداختا بگرخت یقیقہ برجم و حال قیام کرد
و اما حاضر از برای زن پس ثابت است خلانی در مشرعتیش نیست فالحنی اند مشیوع و خطاب
و اقامت حدود متوجہ بیکی نیست بلکہ بر جمعی مسلمین است لکن استدلال بر توجہ خطاب بسوی
امام ممکن است بآنکہ متواتر شدہ کہ ہر بیچ حدی و زمر من نبوت قائم نشدہ مگر آنکہ در حضرت وی
صلی اللہ علیہ وسلم بود و همچنین در زمر خلفائے راشدین و من بعدہم و جمیع اقطار و اعصار
اقامت حدود و حضور امرایا و امرشان می شد و اطلاق برین معنی قریب بعد قرن و عصر
بعد عصر دال بران است کہ این کار بدست امام است اگر در زمانہ حاضر امامی یا سلطانے از
سلاطین اسلام موجد و باشد و اگر نباشد یا هست ولیکن اقامت حد و اعدا نکرد و جواب آن متوجہ
گردد بر ہمہ مسلمانان و از باب فرض بالکفایہ باشد و جز بفعل از بیچ یکے سا قضا نکرد و بقاء
علی اصل خطابات الکتاب و السنۃ المتعاجہۃ الیہم و رتقہ حدیث و بعتہ الی الاکثمة
ادالی الی الاکثۃ بوجہی کہ صلاح اعتبار بود بصحت نزسیدہ و بر تقدیر تسلیم این معنی کہ دیلی دال بر
بودن حدود بسوی ائمہ باشد احادیث امرالکان باقامت حد بر مملوکان مخصوص اوباشچیہ
اشترط عدم امام در اقامت الکان از برایہ حد از باب تزجج عام بر خاص است بر فرض
آنکہ انجامی دال بر بودن حدود بسوی ائمہ یافتہ شود و حق آنست کہ حد بحد و قریب بسببش

و غیر زن امام یا مکان که انجا ولایتش نمی رسد باطل می شود بلکه مراد آنست که چون امام را
 سبب مبدء برسد و وی قادر باشد با قاست آن واجبست بروی اقامت آن حد و مرز
 در ایام ولایتش یا پیش از آن واقع شود و خواه در جای ولایتش بوده یا در غیر آن چه مستحبست
 مگر ملوغ تمام و ممکن آن از تقیذ آن و این بر تقدیر نیست که عدم اقامت مدد و از غیر امام
 تسلیم کرده شود و متصل باو می شود گفته آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم را شنیدم می فرمود چون
 زن مانند کثیره کی از تمام و ظاهر گردد و زن اسے او را بجلد کند و ولایتش نکند باز اگر زن اگر باز از زن
 بزرگتر زنش نه نماید باز اگر زن نکند پس بفرود شد او را و اگر چه بر سر از روی باشد و این سخن
 است اگر چه لفظ مسلم است و از علی کرم الله وجهه مرعوفاً آمد و اقامت مدد و و کندی بر ملوک
 و دود این را ابو داود و در روایت کرده اگر چه در مسلم نیز هست اما موقوفاً و عمر آن بن حسین گفته
 زنی از بنده نزد آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم آمد و وی بار و بار بوزن گفت اسے
 رسول خدا مسلم رسیده ام بعد پس تمام کن حد را بر من آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم دے
 او را بکشد و فرمود نیکی کن با او و چون بار بند زن زن بیار و سے همچنین کرد پس امر فرمود و چشم
 آن زن وی بر خود چاها سے خود بر بست و مرجم گردید و نماز کرد و بر جنازه او نماز گفت نماز
 می گزاردی بروی زنا کرد و فرمود وی چنان توبه کرده که اگر در میان هتفا و کس از آنها
 سینه قسمت نمایند هر را بکشد بهتر از این یافته که وی جان خود در راه خدا داد و سواها مسلم
 و این از ثبوت این روایت سخن در جواز و عدم جواز نماز بر محمد و مرد باشد یا زن از اثرائب
 فقها و بجانب علماء است جابر بن عبد الله گوید آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم مرد سے از
 آطم و مردی را از یهود و زنی را که این غامریه بود و رجم فرمود احدی چه مسلم و چه یهودی
 هیچکس از حبشست ابن عمر آمد و سعید بن سعد بن عباد گفته میان خانها سے مامور کی تا توانا
 بود یا کنیزی از کنیزکان شان حبش کردند و کشت بر رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم کردند و فرمود
 او را در نزدی گفتند ضیفه ترا از آنست که زنده شود و فرمود و عیسی که در آن صد شاخ باشد بر آن

یک ضرب بر نید چنان کردند و این نزد احمد و نسائی و ابن ابی حبه مستحب است لیکن در
 وصل و ارسال اختلاف نمودند و درین حدیث دلیل است بر حفظیات محد و بر عدم
 تا غیر حدان یا در فاقوان و حق آنست که مباشرت جمله شاخه های عتکال ضرر نیست بلکه
 یک بایزند و این عمل نجس حاصل جائز شرعی است و مثل آن در قرآن کریم آمده و فخذ
 بیداک ضغثا الا یہ فصل ابن عباس گفتند آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم فرمود هر که را
 یابید که کار قوم لوطی کند فاعل و مفعول هر دو را بکشید و هر که را یابید که بر بهیمه افتاد و بکشید
 و هم بهیمه را قتل کنید این حدیث نزد احمد و اهل سنن مستحب است و رجالش موثق اند مگر آنکه در
 سندش اختلاف است و نزد مادران غناست از اختلافی که فقها در حد لوطی کرده اند
 و هر یک که تجویز می تراشید که مستند بدلیلی نیست و اجتهاد صحابیر بر احدی از است محبت
 نباشد و قیاس استتزال منته بر لواطت بجامع قطع نسل غفلت شدید است چه علت در
 تحریم لواطت نه انضای آن بسوی قطع نسل است و در نه هر شیئی از ماکولات و مشروبات
 و حرکات و سکناات که منفی بضعف یا دایبطلان شهرت شود اشد التحريم از لواط باشد
 و لازم باطل است پس بازوم مثل اوست و باجمله استتزال منته بکف یا بخیزه از چادات
 نزد عباسی حاجت مباح است و لا باس چون فاعل خاشی از وقوع و رفتنه یا معصیت
 که اقل احوالش نظر باز نیست باشد که درین حدین مندوب است بلکه گاهی واجب گردد
 و میکه ترک معصیت جز باین حرکت ممکن نشود و احادیث وارده در منع از نکاح بدست ثابت
 صحیح نشده بلکه بعضی اهل علم نقل این استثناء از صحابیه نزد غیبت از اهل خود کرده اند و در مثل
 این کار حرج نیست بلکه همچو استخراج دیگر فضیلات موزی بدن است و حرام وضع آن در
 حرام است و تعلیل بقطع نسل چیزی نیست چه این کار کسی نمی کند که زن حلال نمی یابد و اگر
 یابد هرگز عدول باین کار که غیر شستی طبع و غیر موهی نفس است نکند و حاملش بران جو ضرر و
 شدید یا فقر مرقع یا اگر نه است و وقوع در حرام نیست و اما سخت بودن آن پس اجتناب تر

ازان ادویه نیست که بدان تاثیراتی و فوائدی می گردد پس حکم بخدا یا امری استی سید با نعمت
 مسلم و تحریم الیایش بی وجه است فصل این عباس گفته آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم
 لعن کمر رجال ففتن من فساد و سحر حلات را در سر و بیرون کنیا ایشان را از خانه نما سے خود
 مرا و الله الخ اسامی و آب و هر چه را گفته فرمود دفع کنیا حد و در آن دفعی از پیرایه آن یابید
 احتیاج احاد ماحه و تشدش ضعیف است و ترندی و حاکم اخراجش از حدیث عاجز
 بلعظ اد سوا الحد و عن المسلس ما استطعتم کرد میس تا توانید حد و در آن سلسله
 دور کنی و این نیز ضعیف است و میس رویش از حد بلعظ اد سوا الحد و بالتبعات
 نموده و این موقوف است و ابن عمر از آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم آورده که هر چیز
 از آن قافله رات میس نجاست که او تعالی ازان نمی کرد و هر که امام کرد و میس پوشش از
 بستر خدا تو بکنده بسوی او تعالی چه هر که ظاهر شد گناه او بر ما بر وی اقامت کتاب خدا
 کنیم مرا و الله الخ اگر و این در موطا از مرسل زید بن اسلم است حاصل آنکه تا تو از گناه
 راپوشد و توبه کند و تا امام نرساند که پیش از رسیدن امید مغفرت است و بعد از رسیدن آن
 حد بر امام واجب فصل هر که کرده شد بر زنا او را زنا جائز است و در غیر واجب چه احکام شرعی
 متعید با حق است و عموما متعصا اند اما از اخیری و امکان اگر از زن ظاهر است و عیسم
 امکان اگر از او بگفت است که اندامیکه بان وقوع زنا باشد ذکر است و زنا موقوف
 بر انتشار است و اگر از بدون انتشار غیر موثر باشد و انتشار کار نکرد آتم قاع نیست بلکه
 مکره آتم مفعول است و لیکن در نجای توان گفت که سب انتشار قوت شہوت است اگر چه
 مرد را اراده فعل نبود و با انتشار اگر از برای اج امکان دارد و مکر و بفسخ رای راست آمد
 جابر است و ابلغ از آن مال سلم اگر او نیست و استدلال متعل بر منع جوی اجماع غیر متبرکات
 و تعلیل منع با آنکه اضر از غیر است هیچ سودی و هیچ اضر از غیر اند مال هیچ اضر از غیر
 عرض بدشنام است و لیکن اگر است که مسوغ اقتدال آدمی و طلب عرض است همان اگر است

که در آن توعد قتل و قطع عضو باشد و مجرور اگر از پنجس و ضرب که بدان اخذ مال غیر جائز نباشد
غرض که حتی آنست که مجرور قید و سجن و ضرب خفیف که نیست و هرگز فعل چیزه از محظورات
بدان روا نباشد و هیچ شئی از عقود باین جنس که باطل می تواند شد زیرا که اگر اده
عبارت آنست که شخص را از حد اختیارش بیرون آرند و هیچ انسان مثل این امور از
حد اختیار بیرون نمی رود بلا شک و شبهه

باب در بیان حد قذف

عائشه رضی الله عنها گفته چون عذر من نازل شد آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم بر منبر
استاد قرآن خواند و از منبر فرود آمده دو مرد و یک زن را امر بحد قذف کرد پس محد دو
شدند اخراج احمد و اهل السنن و اشاعرا الیه البخاری مراد برمی محضات که
در قرآن مذکور است آنست که قاذف قطعی دال بر رمی بزنالغایه یا شرفایه فاگوید و از قرآن
احوال ظاهر شود که مراد تکلم باین لفظ همین رمی بزنناست و تا ویلی مقبول که حل کلام بران
صحیح باشد نیار و پس این لفظ موجب قذف است بلا شک و شبهه همچنین اگر لفظی آورد که
محمل زن نیست یا محتمل با احتمال مرجوح است و لیکن اقرار باراده رسی بزننا کرد درین جن
نیز بروی وجوب حد باشد و در تعریض بلفظ محتمل که تریسته حال یا مقال بر قصد رمی بزننا دلالت
نمی کند هیچ حد نیست و مجرد احتمال ایلاش روا نباشد و آیه که میسه عام است و دخل است زیر
آن حر و عبد و غضاقت بقذف عبد از برای عراشد تراز قذف هر چه است و در حد قذف
آنچه دال بر تنصیف حد عبد باشد در کتاب و سنت نیامده و آیه فعلمین نصف ما علی
المحضات من العذاب در حد زنناست و حد زننا غیر حد قذف است پس در اعناق حد
یکه بدگیری اشکال است لایسا با اختلاف علت و بودن یکے حق محض خدا و دیگر مشوب
بجن آدمی فصل الش بن مالک گفته اول لعان که در اسلام بود آنست که شرکاب بن سحار
را لیل بن ابیسه قذف بزن خرد کرد و آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم فرمود گواهی بیا یا حد

بیشتر تو زود شود و بعد پیش قاین و لیل است بر فکر جوان : وقت از میانه آوردن هر دو یکجا
بافت نمود و عاجز گرد و بعد قدمت بروی او ایستاد و بعد بنام بن عامر بن قیس گفت ای پسر
بر دشمنان تو ایستادیم و در میانم که تو را که ملک را در قندل جز پهل تا دوازده روز پیش
را از ما مالک داشتی و ای جامعه دشمنان درین مسئله گزیدشت و آنچه هرگز نگفته است
معاذ الله و آرد و سلم فرمود هر که قدمت ملک خود بکند بروی روز قیامت اقامت دهد کند
را آنکه پیمان داشت که گفته و این متفق علیه است و ظاهر مردم حد بر سید بنا بر قدمت میا است
و قضا را دران احتیاط

باب در بیان حبس و سزاست

عائشه رضی الله عنها گفته آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم فرمودین و نشو و دست دزد و اگر
در چهارم دینار یا زیاده و این متفق علیه است و لفظ سلم را هست و لفظ نخی آنست که بریده
شود و در پنج دینار و زیاده و در ولایت نزد اهل باین لفظ است که قطع کید و پنج دینار و زیاده
در کمتر از آن و از آن عمر آمده که بریده آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم درین که تنش سه درجه
بود و این نیز متفق علیه است و سه درجه همان پنج دینار است چنانکه در روایات صحیح وارد شده
پس نقاب سر و کینه ازین دو چیز پاشد و درجه یاربع دینار حد اهل الحی و آتشه لال
بر زیادت تن عین بر سه درجه ساقط است بوجهی که در شرح منتهی ذکر است و آنکه حدیث
ابلی هر مرد و مرفوعا آمد و گفت که خدا او را که می دزد و دینار پس بریده می شود دست او را بپای
جمل را و قطع کرده می شود و یا و متفق علیه پس این سیصد و جمل بهم قیمت سه درجه است و فصل
عائشه رضی الله عنها گفته آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم اسامه بن نهیل را فرمود شناخت بکنی
در صدی از حد و خدا باز است و خطبه کرد و فرمود ای مردم باک نکند که گسسته را بکشیش آید
بودن مگر این کار که چون تشریف در میان ایشان دزدی می کرد از دزدی گزاشته و چون
فهیته می دزدید بر روی حد قائم می نمود و متفق علیه و الاصل المسلم و هم سلم و چه دیگر

از عافیت رضی اللہ عنہا آوردہ کہ قرن مخموسہ متاع مردم بعاریت می گرفت و انکار می نمود
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امر بریدین دست او فرمود و جایا بران آن حضرت صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم آوردہ کہ برخاستن و قتل قطع میست را و اہل احمد و الا سابعہ
 و صحیحہ الترمذی و ابن جان و در حدیث رافع بن خدیج آم کہ نیست
 قطع در نسد و نہ در کثر یعنی پیہ و رخت را و اہل المذکنی را و نہ مدفی عا و صحیحہ
 ایضاً الترمذی و ابن حبان و ابی امیہ مخموسہ گفتہ و زدے را
 نزد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آورد و نہ دے اعتراف کرد و لکن نزد ش
 متاع یافتہ نشد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود خیال نمی کنم زد و دیدہ باشی گفت بل
 زد و دیدہ ام پس دو بار یا سم بار بروی ہمین کلمہ اعادہ فرمود و ناچار امر بقطع کرد و بعد از بریدین
 دست پیش آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آورد و نہ فرمود استغفر اللہ و تب الیہ گفت
 استغفر اللہ و اتق ب الیہ فرمود اللہم تب علیہ و ابن دعاسہ بار کرد و اخراجہ ابی
 داؤد و احمد و النسائی و سماجا کہ ثقات و حاکم اخر جیش از حدیث ابی ہریرہ کردہ و
 در ان زیادہ کردہ کہ ببرید او را و قطع کنید دست او باز داغ و ہیہ موضع قطع را و ان خبر جہ
 الذی اسایضا و قال لا بأس باسنادہ و نیست دلیل بر اعتبار تکرار اقرار در ثبوت قطع و مجرد
 استنبات و تلقین مقرر از آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دلیل شرطیت یا وجوب نیست و
 کیف کہ از آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قطع بر اقرار یک بار ثابت شد چنانکہ در حدیث
 صاحب مجن و صاحب ردای صفوان آمدہ و در حدیث عبد الرحمن بن عوف مرفوعاً آم
 تاوان زدہ نشود و زد و بعد از ان کہ حد بر و سے قائم کردہ شد و این نزد نسائے ست و لکن نشد
 منقطع ست و ابو حاتم گفتہ منکر ست و عبد اللہ بن عمرو بن العاص گفتہ پرسیدہ شد رسول خدا
 از شریعت فرمود ہر کہ از حاجتمندان آن عمر را بدینان خود رسید و در کنار گرفت بر و سے مسیح
 شے نیست و ہر کہ با شریک بر و ن آمد بروی غر است و عقوبت ست و بر خارج نیست بعد از ابی

و ابو بکر جیل جیل تا زیاده نروند و عمر رضی الله عنه بمشتاد تا زیاده زد و چه نسبت است این است
 بری من و هم دین حدیث است که بر مردی گواهی داد و بر بقی عمر عثمان گفت وی قتی نکرد
 تا آنکه فرمود ششیده و معاویه را آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم آورده که درباره شارب خمر
 امر بکند کرد و فرمود اگر باز خورد و بکند و چون بار سوم بنوشد بکند نهاییه و اگر بار چهارم بیا شام
 کردنش زیند و این لفظ احمد است و ترمذی ذکر کرده که قتل متوخیست و ابو داود و اخر اجتناب از
 زهرے صریحاً کرده و فرمود چون بزندیکی از شما باید که بر بنیز کند از روی عین بر روی زنده
 و با بکشد قتل از شارب ثابت است و جمیع اهل علم بر آن مجمع بوده اند مگر بعضی خاصه بر آن
 در آن خلاف دارند و تقدیر حد شارب آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم بر وجه بهتر بمشتاد
 تا زیاده بصحت رسیده و آنچه مردیت جلد شارب بکشد و نعل و ضرب بار دید بدون تقدیر
 معین است و در آن بیا پوش تا جیل ضربیم آمده و تقدیر بمشتاد در وزن صحابه بوده پس حق
 آنست که جلد شارب غیر مفذور است و آنچه واجب باشد همین ضرب بدست یا بچوب بدست
 یا نعل یا ثوب بر مقدار رای امام است از قلیل و کثیر و برین تقدیر این حد بجملة انواع تعزیر
 باشد **فصل** ابن عباس گفت آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم فرمود اقا است کرده نشود
 حد و در ساجد سواد الله مذی و الحاکم و همین است مذہب احمد و الحق و اهل کوفه
 ابن بطلال گفته قول من نذاه المسجد اونی قما حرم شریف کے پس حق موطن اینست
 با قاست حد و خدا اندران و ترکیب چیز کے از حد و در حرم با معصیت موجب حد معصیت
 دیگر بدان ضمیمه نموده که آن تنگ حرمت حرم آنست و فیہ یقراک الله عز وجل و من یورد
 فیہ بالحد بظلمه الا یہ پس مجرور اراده را از موجبات تقویت داشتند و در حدیث میں نے از
 قتال در حرم و بللی بر عدم اقا است حد و شرعیہ در حرم نیست و کیف کہ قتال باب دیگر غیر
 این باب است و یا الله العجب کیف یسفی امر بعت الله و حق من حدود کلا هل
 معاصیه و لیکن ذلک صریحاً فیما فی بعض فیما وقد و ساد الی حد الشدید فیمین ترک

باب در بیان مسکرها

انس گفتند او فعلی تحریم نمونازل کرده و نمود در مدینه شراب گراز ترا خواجه مسلم و عمر
گفتند فرمود آمد تحریم نمود آن اتیج غیرست اگر و در خا و شمش و گندم و جو و خمر آنست که عقل
پیش شد و این حدیت متفق علیه است و صاحب احسن ماقال الشاعره

ربا و خبیث اگر نیست این نه پس که ترا دست و سوسه عقل بحسب و دارد
و این عمر از آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم روایت نموده که هر مسکرهاست و هر مسکرها
خواجه مسلم و در حدیث جابر از آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم آمده هر چیز بسیارش
ست گرداند از گش حرام است و این نزد آمد و اهل سنن است و در جالش ثقات اند و این
جانب همیشه کرده و این عباس گفته از برای آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم زبیب را در
منازعه می ساختند و آنرا می فرستید امر روز و فردا بعد از او شب سوم می فرستید و می نوشیدند
و اگر چیزی می افزود و آنرا می بختند اخراج مسکرها پس شرب نمیدانست روز باشد و بعد
از آن نزد شدت و زیادت و در خور گفتن بود ام سلمه از آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم
آورده که او تعالی شفا سه شاد و چیز کبریا حرام کرده ننهاد و اخراج البیهقی و ضحی
جانب و دانیل حضرمی گفته طارق بن سوبیه از آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم ما از عمر رسید
که از برای دو ایستاد فرمود و خمر و آن نیست بلکه راست اخراج این داد و مسلم و غیر
و بسط قول درین باب پدر عالی در حجت در دلیل الطالب کرده بیان رجوع باید کرد

باب در بیان تعزیر و حکم صائل

ایر برده انصاری از آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم شنیده می فرمود و زیاده بر دو تا زیاده زده
مستور کرد و ردی از حد و خدا و این متفق علیه است مراد باین باب هر عقوبت است که بخلاف
حد و مستقر نباشد و از آنکه یک ضرب است و آن ده سوط باشد یا کم از زیاده چنانکه درین

حدیث است و منہذا دران دلالت بر وجوب تعزیر نیست بلکہ غایتش نقطہ جو از دست و
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بر حال جماعہ ترکبہ ذوقب غیر موجب جدا گاہ شد و بضرب
 و بٹس و لٹے ایشان نیز درخت بچو مجامع در زہار از نشان و جز آن و بچو تعزیرات یکے
 حس است و از انجملہ نفس است چنانکہ با جماعہ مخفیانہ بجا آورده و از انجملہ ترک مکالمات
 چنانکہ با ہر متخلف فرمودہ تا آنکہ زمین با این ہمہ وسعت بر ایشان تنگ آمدہ و از انجملہ
 شتم بی محش است چنانکہ از موسی علیہ السلام در قرآن حکایت نمودہ فاذا الذی استنصر
 بالامس یستصرخہ قال لہ موسی انک لغوی صبیح و ازین باب است قول یوسف
 اخوان خلیش چون او را منسوب بسرقت کردند اندک شرمگاہ و آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 برانی در گفت انک اصدا فیات جاہلیتہ و این وقت فرمود کہ و سے زنی را دشنام
 می داد کما فی النجاشی و در مسلم است کہ مردی بشمال می خورد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 دست بخوردی گفت نمیتوانم فرمود توانی وضع نکرد او را از زمین مگر برادی گوید باز آندست را بسوی زمین
 برداشت و ہم در مسلم است کہ ہر کہ مردی را شتود کہ گم شدہ را در مسجد می جوید او را لادھا
 اللہ علیک گوید زیرا کہ مساجد امر برائے این کار ساخته نشدہ اند و ہم در مسلم است کہ آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشہ ضالہ را لا وجہات فرمود و در ترمذی آمدہ چون ببید کسی را
 کہ در مسجد خرید و فروخت می کند لا ادب لہ اللہ تعالیٰ انک بگوئی و خطیبہ را ارشاد کرد کہ بٹس
 خطیب القوم انت اخ جہ مسلم و غیہ و ازین جنس است از آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 و سلم و از صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین و من بعد ہم از سلف صالح شے کثیر واقع شدہ و
 این اقوع مرشد بسوی جوانان و دست اگر فاعلش را گمان تاثیر این تعزیر و مرکب گناہ باشد
 عاکشہ فرماید آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمودہ بر اندازید و فی البیات را عثرات
 شان اگر حد و دین یعنی در گذشتن از ان جائز نیست را و اہ ابدا و النساء و البیہقی
 و سکن مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ فرمودہ نیست کہ بر پاکہم بر احدی حدی و دے بمیر و بایم در نفس خود

چیزی از آن بگرشاید مگر که آنرا میرود پیش و هم احسان جه الصامی و که شست بدیش
 سعید بن ذریه درین کتاب میفرماید که هر که گشته شد نزد مال خود وی شست دست پس دفاع
 از مال جائز باشد و این نزد اهل سنن است و ترمذی صحیحش گفته و جناب از آنحضرت صلی الله
 علیه و آله و سلم شنیده می فرمودند که باشد اندران بنده و آن مقتول باشد و قاتل مشرک
 ابن ابی حنیفه و الدارقطی و اسحق احمد بنی عن خالد بن عمر عطیه بیست
 زمین مستحق کجوبین صلح کل کردیم تو قسم باش و زاد و ستی نماشا کن

کتاب الامامة

چون جهاد را از امام ناکزیر است اول سئله امامت باید شنید پس برا حکماش آگاه و
 فی بایت درین سئله مذاهب متفرقه و اقوال متشعبه است تا آنکه از اعظم مسائل خلافت
 درین است گردیده آن گوید که امام بعد از رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم فلان است
 خفه یا بطل این گوید فلان نیست بلکه فلان است بعد از وی صلوات الله علیه و آله و سلم
 بلکه او برین گفت و شنود ترتیب کفیر و تفسیق و تبدیع و تشنیع کرده اند و ازین ترتیب آنگاه
 موجه سفک و ما و بهنگ حرم و تفرق در دین و قتال میان مسلمین پدید آمده و دلایل و
 قائل بسیار در سلف و خلف است و واد و در هر زمان در هر قطر روحی و بدنی چنانکه در کتب
 تواریخ موجود است و این کتب مشحون اند بذكر فتن و فقه میان سنی و شیعه در بسیاری
 از اقطار ارض تا آنکه اوست یک طائفه با طائفه گوید پیش از خدا و است او با طائفه میوردا
 شمار می است حال آنکه اگر درین سئله احقاق نظر و امعان بصیر و احوال فکر کنند و تقلید
 غیر خود نزنند و نفس خود را از او رانجیبست و بییه حسانت و پاک گردانند دریابند که این
 سئله در غیر بعضی البعض ازین ماجریات نیست تا بیکلامش چه سهر واحد از خلفاء
 راشدین در صلاح مسلمین بذل و سحر کرد و تفسیر از خود در نسخ و قیام بکج و آسیب الی اسلام
 رافتنه نشد و اگر از یک از بنما پذیرد که در صورت خطاست و قیام سده باشد حق محل شرفش

آنست که حل آن بر حسن محال و اهل منازل تاویل کنند چه او تاملی متملی تعمیل این است
 بلا جال و همچنین رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم و اهل احوال این تعمیل آیه تقدیر
 رسالت پناهی آنست که حل کل بر سناعت نمایند و بعد از اجابت خدا عز و جل بوجوب
 شریعت از نماز در روز پنج و نیکو و بد و نحو آن است و شناختن این معنی که فلان در فلان
 وقت غیله بود و فلان در فلان هنگام خلیفه نبود و بر او واجب نیست و نه بدان بعد از آنکه
 بلکه این امر است که خاصه از ان خشک گشته و بهر چه خدا خواسته بدان در عباد خود فرمان
 داده و این همه را در بروی او بجا نه موقت است که آنجا محقق از مطلق و معیوب از غلطی نمایان
 گرد پس ما را و اشتغال را بقوی که از عمر دراز و زمان عریض بخاک آسوده اند و نه از احسان
 محسن شان ما را تقیر و نه از اسادت مسیئی شان ما را تقلیری هست چه سرو کار و کردار
 مائل با نحو خبیثی کارا حقه آنکه ازین منظرین و از ان مفرطان بوجود آمد و بکنند بلکه هر که بر
 دین خود حریص است او را از وقوع درین پتوه که مردم بشمار از هر قرن در ان افتاده و پاک
 گشته اند بر حذر بیاید بود و هر که زعم دارد که بر عیدی از عباد خدا شناختن امامی که ادراک
 زمان او نکرده و واجب است این سخن از وی جز بدلیل شرع مقبول نشود زیرا که بوجوب این
 شریعت بحد و دعوی عاقله که هیچ یکی از ان عاجز نیست ثابت نمی گردد و اگر این معرفت
 امام واجب باشد و جب معرفت انبیاء صلیهم السلام از آدم علیه السلام تا پیغمبر صلی الله علیه و آله
 و سلم واجب و اجماع و اقدم تر باشد فصل دلیل بر آنکه امام از قریش باید حدیث لا ینزال الله
 الا امر فی قریش و حدیث الناس تبع لقریش و حدیث الا ائمة من قریش است و شک نیست
 که بعض این الفاظ و ال بر حضرت و لکن احادیث و جب طاعت علی العموم مخصوص
 منقسم حضرت و قرآن کریم بر ان تصریح کرده با آنکه دلیل و ال بر و جب طاعت غیر قریش
 علی الخصوص آنکه مثل حدیث اطیعوا السلطان و ان کان عبدا حبشیا را سه کلمه
 و این در صحیح است و همچنین حدیث علیکم بالطاعة و ان کان عبدا حبشیا فانما المأمور من

که بحکم ادا اید انقاد احسان چه احمد و امن ماحه و الحاکم و عمر و هر و برز و ام و حق
 بیان امام و سلطان دلیل است و لایسا بعد از قول آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم
 الحلافة فی امتی ثلاثین سنة ثم ملک بعد ذلك احرجه ابو داود و الترمذی
 و حسن حدیث سعید و نیز اخبار آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم بآنکه ائمه از
 قریش اند مثل اخبار است بآنکه ائمه از قریش و قضا و راز و دست و آنچه جواب ازین امام است
 بات بیان جواب از حدیث الائمة من قریش است و تخفیف بدون اسناد از قریش متضمن
 بطون خبر بلیل تمام نشد و و تنگ نیست که اخذ جمیع ملایم احوط است اما آنکه معصیر بسوی آن
 شتم تا مدین غیر واضح است و المقام من المذاکر و ما احصاهان لایکون کذا و در
 کتاب و سنت و قول صحابی و جماع نیامده که هر که عاصی مردم بسوی تو بپایست کرد و یا
 بجز و این و اما امامت و طاعتش واجب و محال غش حرام گردید و این و اما از خلفای راشدین
 واقع شده و احدی از ایشان دعوت مردم بسوی خود نکرده و نگفت من امام و شمارا
 بسوی طاعت و بپایست خودی خواهم بگو این کار کاره بودند و از ان اقتضای خود
 است بآنکه چون بپایان ایشان را معذورند آشتند تا بپایان اجابت کردند تا اصل آنکه بیک
 جماعت از مسلمین بر مردی صیاح ازین است مرام آدمه و بدست طاعتش در امر و نهی وی کنند
 طاعتش برایشان واجب اگر دیگر کسی که قادر بر امر و نهی درین موضع است متقدم
 نشد و باشد و هر که از اهل ارض که بپایست غیر در گردن او نیست خبر بپایست این مرد صیاح
 رس بر وی اجابت دخول زیر طاعت این کس واجب گردد و لیکن طیکه ممکن باشد از امر
 معروف و نهی از منکر و این طاعت در امر معروف و نهی از منکر است و در غیر معروف و نهی
 از منکر طاعت مخلوق در معصیت خالق رو نیست و اینست هم حاصل اول صحیح از اقوال نبوی
 و افعال فواصیح است که غیر القرون بودند از آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم آن
 سلاک و سنتی و سبب الحاکم - از استدیان و اما شرط امام پس از آنکه یکمی آنست که مرد

باشد زیرا که زن از اهل اصدار و انزاد نیست و قوت بر تدبیر بلاد و عباد ندارد بلکه اضعف و
 انحراف است از سرانجام خیرین امور و کند آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم و صفی بن نقیص
 عقل و دین کرده و مستنمقات ستوده و در باره فارس چون زنی را ولی امر خود کرد و
 لا یفلح فی مولی الامر هذا امرأة فرموده و از آنجمله آنست که بالغ باشد چه کودک و ساج
 و خاصه نفس خود نیست تا بنظر در مصالح غیر حسیه رسد و از آنجمله آنکه عاقل باشد زیرا که دیوانه
 محتاج حفظ خود و از انزال ضرر نفیست بنابراین عاقل که مرجع تدبیر باشد پس ولایت امر است
 از وی کجای می تواند شد و اما آنکه آزاد باشد زبده پس شک نیست که حردین کار را ولی کامل
 از عباد است در غالب حال و لکن دلیل دال بر وجوب طاعت سلطان اگر چه عبد باشد
 وارد شده کما قد منا الاشارة الیه و دعوی اجماع بر حریت امام در غایت سقوط است
 و خلاف در آن در کتب مذکور تا بغیر آن چه رسد و اما آنکه عالم بمحتاج الیه باشد
 پس شک نیست که عالم بودن امام از اهم امور و اقدم مقاصدست چه مدار توفیق و تنجیز امور
 بر امام و سلطان است و چون علمی که بدان راه بسوی حق یابد نداشته باشد لامحاله بیخطا نشود
 کند و لایساده میکند نفس نفیس خود و مباشر احکام شرعی باشد و باصدار و ایرادش پیرا زد
 و اگر غیر مباشر این کار است اقل احوال آنست که آنقدر تمیز و نقاد است داشته باشد
 که عالمی را از مای مجتهدین با داری رحای این شایعیت مطهره مقرر گردانند و بعد از آنکه از برای
 آن عالم است علم و قوت عدالت و قسب در امر دین ثابت باشد و چون بنفشه عارف نبود
 لازم آنست که از اهل علم علی اختلاف انواعهم احفای سوال از خیرین عالم با کمال نماید و
 لایست که بعد از بحث و تفایش شش که بر او اطمینان حاصل گردد و دست بهم دهد و در زمان
 که ملک او است سلطنت و اعظم شرط ریاست داخل ارکان ایالت قدرت او بر
 تأمین بل و انصاف مظلومین از ظالمین و تمکن دفع از مسلمین نزد و هم امر مخوف بر پیشگاه
 یابگی باشد و متقاعد و مشغول بکار و مشغول به عت و سکون نبود و سلطانانی که باین

شاید باشد و حقیقت سلطانیت است که طاعتش بیکتاب بند او واجب و نه انقضای حرام بود
 بلکه خود شریعت است. نصب اند و سلطانین از برای است همین امر است و این کار را در علمیه است
 باشد و نقض یک شرط را بدو میسر نام نیست اگر قاطعاً ندانست و اما می تواند بود پس
 و نسک سب و موثره طاعت است علیه و مدرس طلبه و محضر و محضر خود و مختلف مشکلات و
 حلال مضایقت مشروبات و مباحات و تنوع از سفک و نادر اخذ احوال است و بعضی مردم
 بعضی دیگر برای خورد و قوی بر ضیف هم می کند و شریف مشایخ و حج است سلمان را
 حایت به همچو امام نیست و با وجود این حال آنچه اهم و اعظم در امامت و سلطنت است از آن
 حاصل نشود و هذا الکلام لا یعقله الا الافراد من اهل العلم و فصل امامت
 از بندگان خدا تعالی است طاعتش و محبتش به چو طاعت و محبت دیگر عباد است
 و توبه ای حوی باشد و الله یحب التوابین پس در وقوع محبت توبه یا نیت توبه
 شق از دی توبه واجب باشد و اما که این محبت موثر در بطلان ولایت است پس
 صحیح نیست و هر که دعوتش کند و دلیل آورد و تکفایل فتناء درین امر و تفریق میان ولایت
 اصلیه یا استقار و وجوب مباشرت بعض ولایات نزد وقوع محبت بجز توبه و نیت توبه
 از من با اختیار و بعض لاطائل محض و رایج مجرب مستند است حالانکه احادیث صحیح و
 متواتر و متفقین و وجوب طاعت اند و امام که اقامت نماز کنند و تحریم مزج اید و رعایا
 طاعتش با امام که کفر بواح از و نه پندیده ثابت است در وادین اسلام و نیت امام است و
 سلطنت همین وجوب طاعت و تحریم محبت ایشان است قسماً کلاً و لک ثابتاً فی
 ثابته لم یبطل و چون خلیفه فردی از الراوسلین است از سایر مردم حق و دلیل
 باشد و چند آنکه ماضی او در مرتبه ای گیرده و انقدر از نیت بگیرد و لکن چون امام را مزین خصوصیت
 که آن قیام بصالح سلین باشد و غیر او بدان قائم نیست باین رکعت حاجت عاقلش بر
 بیت المال باشد و او تعالی عامل علی الصلوات را اخذ بقیب از مال صدقه جائز فرمود

همچنین استحقاق اجرت بحسب عمل از برای امام هم باشد و پادشاهی که اراده خلوص از
 نام دارد و او را لازم است که نزد تفریق عطیات مسلمین نصیب خود برابر نصیب شاه خود در
 علم و شجاعت و جهاد بحسب تعدد اسباب استحقاق بستاند بجزه اجرت خود بگیرد و از برای
 خود و اهل و خدم بمقدار حاجت نگاهدارد و بمقدار شهوت نفس و هوا سه طبع و برزده است
 غزو کفار بسوی عقرب و یارشان و این همان جهاد است که او تعالی بدان عباد خود را امر
 کرده و تصبیرش بوجوب سلطان و غیر او فرموده بلکه هرگاه مسلمانان قادر بر غزو شوند و ظن
 قدرت بر قیام بجهاد و مناجوت کفار غالب گردد و جهاد با کفر و فحشاء از اهم واجبات برزده
 ایشان باشد و دفع کفار از دین اسلام اقدام امور دین و واجب واجبات بر اهل اسلام است
 بلکه خود کدام واجب و مهم بالاتر ازین کار نیست و همچنین دفع بغاوت و باغی کسی است که بر همه
 مسلمانان یا بعض مسلمین بغاوت گزیده و منهب اموال و سفک و مارد و هتک حرم ایشان
 پرده خسته و این باغی را حدود و احکام مخصوصه است که در کتاب عربین مذکور شده و چون
 جیش از باغیان مجتمع گردد و دفع آنها از انتهاک حرمت دین و مسلمین واجب واجبات
 امر مبرور و نهی از منکر باشد و هر که برامای از ائمه مسلمین بعد از اجتماع کلمه اهل اسلام
 و دخول ایشان زیر طاعت امام بفرود و خودخواه جماعه قلیل باشد یا کثیره مقتله او بنص
 قرآن واجب است قال تعالی فان بغت احد هذه اعلی الاخری فتقاتلوا اللّٰه یغنی
 و در علم این مسئله که وی امام یا صلح یا انقض است و لا اذ مسلمین متابعت او اختیار کرده اند
 خرج وی از باغی بودنش نیست زیرا که آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم امر بضرع عتق
 کسی که بیاورد و مردم مجتمع باشند وی اراده تفریق کلمه ایشان کند فرموده چنانکه این حدیث
 در صحیح ثابت است آری اگر از اول کفر بواح نمایان شود یا اظهار عجز نفس خود از
 قیام با نخب اهم اقدام و رکن اعظم از امور عامه است ظاهر سازد درین صورت این ثانی
 باغی نباشد و احکام بغاوت در ماسبق گذشت

کتاب الجهاد

ابو هريره گفت رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم فرمود هر که مرد و دختر و کنیز و نه نفس خود را
 بدان حدیث نبوی بر شیعۀ از اتفاق ببرد و او را مسلم و موم و جاهد کند یا مشرکان
 با اموال و انفس و انس خود را خراج و مال و انفس و انس و صحیحۀ الحاکمیت
 گرفتار است یا اگر اسیر نگردد گوهر جان بکشد و اگر مردم باشد آید
 عاتق جنی الله عنهما گفت رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم را گفتم بر زنان جاهد است یا نه
 آری جاهد است که در آن قتال نیست و آن جهاد حج و عمره است و این را ابن ماجه و
 و اسلم و دیگران روایت و ابن عمر رضی الله عنه گفته مردی نزد آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم
 آمد و از آن جهاد خواست فرمود والدین تو زنند و بزرگوارند گفت آری فرمود یا حاجا
 ای و خدمت ایشان که شش رجا آر که جهاد تو همین است متفق علیه و نحو آن مرد
 و ابو داود و در حدیث ابی سید آمده و زیاد و کرده که برگرد و از ما و روید از آن خواه اگر ترا
 و ستوری دهند فها بر زنی کن با آنها و جریجی گفته آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم
 و فرمود من بیزایم از هر مسلمان که اقامت کند میان مشرکان ما و اهل التلانی و اساسا
 صحیح و صحیح البخاری ادر ساله و ابن عباس گفته نیست هجرت بعد از فتح و لکن جهاد
 و نیست و این حدیث مرفوع متفق علیه بوده و همچنین بر سئل هجرت در کتاب
 و دلیل الطالب بروچی بسوط است که در آن متفق و بلاغ باشد و در حدیث ابی موسی
 اشعری مرفوع آمده و هر که قتال کند ما نحن خدا یا ابا باشد این قتال و در حدیث است
 و ابن نیز متفق علیه است و در حدیث عبد الله بن مسعود است مرفوعا قطع نمی شود هجرت
 تا قتال کرده می شود و دشمن ما و اهل النساء و صحیحۀ ابن حبان و رجال استاده
 متفق و تافع مولی ابن عمر گفته فارت آورد رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم بر
 بنی المصطلق و آنها غافل بودند پس گشت مقاتله آنها را و بندگان و فرزندانشان گفت

حدثني بذلك ابن عمر متفق عليه واین دلیل است بر جواز قتال با کفار قبل دعا بسوی
 اسلام اگر دعوتش بایشان رسیده است بدون انتظار و این صحیح است قول است درین سلسله
 و هم در آن دلالت است بر جواز اشتقاق عرب و یراک این گروه از خزاع بود و خنزاعه
 عرب اند و جویریہ در یمن غزوہ بدست آمده و بریدہ گفته آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 چون بر جیشہ یکے را میری باخت وصیت می فرمود و او را در خاصه اش بتقوای خدا و با مسلمانان
 که همراه او می نمود می گفت غمرا کنیہ بنام خدا و راہ خدا و یکشیدہ کسی را که کفر کرده است بخدا و جہاد
 کنیہ و خیانت نہ نمایند و عداوت نکنیہ و مثل سازید و یکچہ را نکشید و چون بہ بینہ دشمن خود را
 از مشرکان پس بخوان آمان را بسوی رخصلت بہر رخصلت را که اجابت کنند پذیر بخوان
 آمان را بسوی اسلام اگر پذیرند قبول کن و با زمان از آمان باز بخوان بسوی تحول
 را خود بسوی دارم و مجری و باشد از برای ایشان بجز از برای مہاجرین است و بر
 ایشان باشد آنچه برانہماست پس اگر ابا کنند از تحول از خانہ سے خودشان خبر کن ایشان را
 کہ ہوا عراب مسلمین باشند و جاری شود بر ایشان حکم خدا چنانکہ بر دیگر مؤمنان جاریست
 و در غنیمت و فئی ہر سچ شئی ایشان را نبود مگر آنکہ جہاد کنند ہجرا و مسلمانان پس اگر ابا کنند
 جز یہ خواہ از ایشان اگر اجابت نمایند قبول کن یا زمان و اگر ابا کنند و خود از خدا و
 ہمتا کہ کن و چون محاصرہ اہل حصنہ کنی و خواہند کہ ذمہ خدا و ذمہ نبیہ از برای ایشان
 مقرر کنند پس کن و لکن ذمہ خود و یا را ان خود کن زیرا کہ شما اگر ذمہ خود و اصحاب خود نکنید
 آسان ترست از آنکہ خفر و خدا و رسول و نمایند و چون خواہند کہ بر حکم خدا و خود آرسے
 کن یکہ بر حکم خود و خود آرتونید انی کہ حکم خدا را در بارہ ایشان بر سے یا نہ اخراجہ مسلم و خواہ
 این حدیث درازی بسیاری خواہد در مساک اتمام ذکر بعض احکام رفتہ بدان رجوع باید کرد
 و کتب بن مالک گفته آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چون ارادہ غزو می کرد تو ریہ بغیر آن
 ای نمود متفق علیہ و شاعر سگد رک با شریقیان حرب داشت و در خیمہ گویند و در غرب داشت

و تعقل گفته نمان بن مقرر بیان کرد که با رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم حاضر می شد
 اگر در اول روز نمی جنگید تا آخر قتال تا نزدال شمس و هبوب ریاح و نزول فطر می نمود
 نزد احمد و ثلثه است و عالم صحیحش گفته و اصلش در بنی رایت و از صعب بن جاسر آمده که
 پرسیده شد با رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم از جنون زدن بر شرکای و زنان بنی نادر
 و اطفال می کردند فرمود و هم منعم متفق علیه و این حدیث مخصوص عموم احادیث نادر
 از قتل زنان و کودکان باشد و گفته اند گفته اند آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم مردی را
 روزی بر پیر و شد و بود و فرمود بر گردن مرد و از شرک لایع خواهم مراد او مسلم و کاهنه
 قرآنی نیز همین است ولیکن نزد ضرورت روا باشد چنانکه از او دیگر معلوم شده و باین
 حاصل میشود جمیع میان روایات و گفت ابن عمر آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم را در بعضی مقامات
 دید و بر قتل زنان و کودکان انکار فرمود و این متفق علیه است و حمزه گفته اند آنحضرت صلی
 الله علیه و آله و سلم فرمود بکشید پیران مشرکین را و باقی دارید شرح ایشان را و تفسیر شرح به
 و جوانان هر دو کرده اند و مقابل بشوخی با پیران خوانان تفسیر اول است و این است بقا
 اسلام باشد و حدیث نزد ابو داود و ترمذی و تفسیر کرده و ترمذی تفسیر کرده و ترمذی تفسیر کرده
 که بیکار خواستند کفار روزی مراد او البخاری و اخراج او و مطول کلام
 گفته این آیه در حق اسامی انصار فرود آمده است یعنی ولا تلقوا ابائیکم الا
 التسلکة و این سخن بطریق روبرو کسیکه انکار محل بر صفت روم کرده و آنکه در آن راه گفته
 مراد او الثلاثة و صحیح القصدی و ابن حبان و المحاکمه و ابن عمر رضی الله عنهما
 صلی الله علیه و آله و سلم آورده و که نخل بنی نضیر را سوخت و قطع کرد و متفق علیه و در حدیث
 بن صامت مرفوعا وارد شده که خیانت کنید یعنی در اموال غنائم چه غلوا یعنی خیانت
 نادر و عازمت بر اصحاب خیانت در دنیا و آخرت اخراج احمد و الذانی و
 ابن مجاهد و از حدیث عوف بن مالک ثبت شده که آنحضرت صلی الله علیه و آله

معلوم شد که امرا ساسانی کفر و اذراجال مغرض بسوی امام ست تا جریبه در باب اسلام
 و مسلمین مسلح نمایند بعل آرد و ابوسعید خدری گفت رسیدیم بسیار روز او طاس و اینها را
 از و خارج بودند پس تخرج کردند از رفتن نزد آنان او تعالی این آیه فرستاد و المحضات
 من النساء الا ما ملکتم ایما نکما اخوجه مسلم و این دلیل است بر فتح نکاح مسیه و
 جواز وطنی با وی قبل از اسلام برابر است که گنایه باشد یا دشمنی بنا بر عموم آیه و این بسیار
 وثیقیه بودند و دلیل بر اشتراط اسلام نیامد و این عمر رضاعه عنهما گفته آنحضرت فوجی
 بسوی بنجد فرستاد و من درین فوج بودم شتران بسیار غنیمت کردیم هر یک را ده بعیر و
 سهم آمد و یک یک شتر بطور تغیل دادند و این متفق علیه است و در آن ولایت مست
 بر جوار زیادت بر سهم اگر امام در آن محلیت بنشیند و تمام ابن عمر گفته که روز جبر و سهم بسوار و
 یک سهم چپا و ده داد و این نیز متفق علیه است و لفظ بخاری راست و نزد ابو داؤد و این
 لفظ آمده که مرد را با اسپ او سه شمشیر و دو پاسب و یک از برای او و این ارجح است
 در آنکه شش بر زیادت غیر ششانی است پس قولش واجب باشد و تاویل روایت دوم نیست
 که لفرس الفارس سمان یا آنکه پیشتر و دوم بود پس سهم مقرر شد و حسن بن یزید
 گفته آنحضرت صلوات الله علیه و آله و سلم را شنیدیم می فرمود است نقل مگر بعد از شش ها و او را
 احمد و ابی داؤد و صحیح الطحاوی و تعییب بن مسلم گفته حاضر شدم نزد آنحضرت صلوات
 علیه و آله و سلم و تغیل کرد و ده هدایت غزو و بر بیع و در رجعت بثلث و این را ابو داؤد و ارجح
 کرده و این جاری و هیچ گفته و هم حاکم و ابن حبان تغییرش ننموده و لفظ ابن عمر در حدیث متفق علیه
 این است که تغیل می کرد آنحضرت صلوات الله علیه و آله و سلم بعضی سوار را آنحضرت افسر شان
 سواهی قسمت عامه حبش و نه غرض از تغیل تشبیه مقاتله در قتال است و این نمی باشد مگر
 قبل از احراز غنیمت چنانکه گوید من قتل قتلا فله سلبه چه این قول داعی مجاهدین
 بسوی نکایت در اسارت آری اگر امام قبل از وقوع قتال گوید که هر مجاهد که چنین و چنان

کند او را غنیمت بعد از احراز و قبل از قسمت چنین و چنان باشد این در حکم تقبیل است
 چنانکه گوید هر که ریش خود را بکشد او چنان دهم و اما اینکه امام بعد از احراز غنیمت بعض
 مجاہدین را بر پیش بگذرید و هیچ فائده و عائدی در آن نباشد پس این کار دور از عدل
 با مورد است و از انصاف نیست زیرا که غنیمت حق بکسانست ایشان بعضی و در بعض
 در آن یعنی چه اللهم الا ان يكون الناذر ينصيده او ببعضه بعد از آن عمر گفت
 که در سغازی بپسل و غنیمتی رسیدیم وی خوریم و بر بنی داشتیم و این نزد بخاری است
 و ابو داود و زیاد کرده که گرفته نشد از آن جنس خمس و صححه ابن حبان و لفظ عبد الله بن
 ابی اوفی نزد ابو داود این است رسیدیم بطعامی روز خیر پس مردی می آمد و بقدر
 کفایت از آن طعام گرفته بازی گشت ابن جبار و دو حاکم گفته این حدیث صحیح است
 در دفع بن ثابت گفته آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم فرمود هر که ایمان دارد و بخت او
 روز آخرت وی بردا بگوید که از فیلی مسلمانان باشد سوار نشود تا آنکه لاغرش کرده باز پس
 و بد و بجامه را از بزال غنیمت نشان بپوشد تا آنکه کنسه ساخته باز گرداند اسخه بجه احد
 و ابو داود و الدانهای و سما جاله لا باس به و ابو عبیده بن الجراح شنید که رسول خدا
 صلی الله علیه و آله وسلم می فرماید امان می دهد بر مسلمانان بعض ایشان را بن نزد ابی شیبہ
 و احمد است و لکن در سندش ضعف باشد و یکسانی از حدیث عمر بن العاص این لفظ است
 کرده که امان می دهد بر مسلمانان امانی ایشان و در صحیحین از علی مرتضی باین حرف است
 که در مسلمانان یک است سعی می کند بدان کترین ایشان یعنی در قدر و ترسب و آبن با جسم
 از وجه دیگر لفظ و یحید علیهم فضا هم زیاد کرده یعنی امان می دهد در دوزخ ترین ایشان و
 حاصل جمله الفاظ یک است و در صحیحین از حدیث ام هانی آمده که آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم
 فرمود قل احزننا من اجبت یعنی هر که را تو امان دادی و کسی ما هم او را امان دادیم پس این
 زن هم صحیح باشد و این سند گرفته که امان زن جمع علیه است و جمهور امان عبد نیز جائز دانسته اند

سلمان حبیب و یمنون و آئین عمر از آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم شنیده که می فرمود و بیرون
 نواهم کرد و بیرون رفتن و نواهی را از جزیره و عرب تا آنکه جز مسلم دیگر سرانگیزیم و خلافت و تفسیر
 جزیره عرب و درست است این است که این جزیره و بارت است از حجاز و آنچه متصل است
 و ذکر حجاز و در بعض اخبار از باب تنصیف بر بعض افراد عام است از وادی تنصیف زیرا که
 در اصول متقرر شده که عمل بمطابق القاب جائز نیست ایما مگر نزد و قاضی و لذا حجاز و آل
 بر آنکه غیر آن از مواضع جزیره و مخالفت او است بمفهوم لقب خدا احوال الصواب الدینی
 التعویل حمله و در اصول منسحب شده که هر چه مغشوش لغت است صلاح تنصیف نباشد
 بلکه ذکرش از باب تنصیف بر بعض افراد عام بود و فلیکن ذلك علی ذکر منک و کلام دیگر
 شکرین درین باب حکم اهل کتاب است مثل مجوس و جز آن چه حدیث لا یجتمع دینان
 فی اراض العرب قاصد است باخراج هر مشرک و کافر از تمام جزیره عرب چه یمن و چه
 جز آن و این عمر گفته اسوال بنی تفسیر از چنبره بود که خدا بر رسول خود نبی آن کرده و
 مسلمانان نخل و رکاب بران ندیده و این خاص با آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم بود
 ازان نفقه یک سال بر اهل خود صرف می کرد و آنچه باقی می ماند در کرایه و سلاح صرف
 می ساخت و ساز و برگ راه خدا و بیل می نمود و متغی علیه مکراد بسلح آلات جنگ
 و کرایه و اب و اسب و شتر و جز آن متعاضین خیل گفته نمیرا با رسول خدا صلی الله علیه
 و آله وسلم غزا کردیم و گوشتند ان یافتیم آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم پاره ازان غنیمت و ریان
 ما تقسیم کرد و باقی را در غنیمت گذاشت و این نزد ابو داود و دست و رجال شدش لایس بهم شدند
 و از ابو رافع آمد که آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم فرمود من مدتی شکم و قاصدان را
 مجلس نمی کنم ما خدیجه ابوداؤد و النخائی و صحیحی ابن حبان و در حدیث ابی هریره است
 مردی هر قره که شما آنجا آمدید و اقامت کردید و زان سهم شاست و هر قره که حصیان خدا
 رسول صلی الله علیه و آله وسلم کرد و خمس آنجا اول از براسے خدا و رسول است و باز شما راست

را و الا مسلم و این حدیث دلیل است بر عدم وجوب خمس در ثمنی ابن منذر گفته که انفعلم
احدا قبل الشافعی قال بالخمس فی الفیق

باب در بیان جزیه و هدیه

عبد الرحمن بن عوف گفت جزیه گرفت آنحضرت صلوات الله علیه و آله و این نزد بخاریست
و او را طریق دیگرست در موطا که در ان انقطاع باشد و قاصم بن عمر بن خطاب و انس
بن مالک و عثمان بن ابی سلیمان و غیر هم گفته اند که آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم
خالد بن ولید را بسوی الکبیر و دوه فرستاد ایشان او را گرفته نزد آنحضرت صلی الله علیه و آله
و سلم آوردند خون او را حقن کردند و نگا هر اشت و درخت و بر جزیه مصاحبه کرد و او را ابوداؤد
و در حدیث مغاوی بن جبل است که فرستاد مرا رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم بسوی بنی و
امر کرد که از هر عالم یک وینار را برآین معاقری بستانم اخراج ابوداؤد و النسائی
و ترمذی گفته حسن است و صحیح ابن حبان و الحاکم و عائد بن عمر و مزنی از آنحضرت صلی الله
علیه و آله و سلم روایت کرده که فرمود اسلام بالامی شود و بالا کرده شده اخراج الدار فظنی
و در حدیث مرفوع از ابی هریره آمده که ابتدا گفتید بیو و نصاری را بسلام و چون یکی را
از ایشان در راه بینی مضطرب بسوی اخیق طریق کنید و او را مسلم و سوره بن خرمه گفته برآید
آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم در سال حدیبیه و ذکر کرد حدیث را بطله و در ان این است که
هذا ما صالحه علیه یحیی بن عبد الله سهیل بن عمرو و حلی وضع الحرب عشر سنین
یا من فیه الناس و یکف بعضهم عن بعض اخراج ابوداؤد و حش در بخاریست
و بعض این حدیث را مسلم از حدیث انس آورده و در ان این است که هر که از نزد شما پیش
بایاید او را بازگردانیم و هر که از ما نزد شما رود او را نزد ما برگردانید گفتند آیا چنین نبویم
رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم فرمود هر که از ما بسوی آنان رفت او را خدای تعالی
دور کرد و هر که از آنان نزد ما آمد نزدیک است که او تعالی از برای او سه فرج و مخرج گرداند

و این عمر رضی الله عنه از آن حضرت صلی الله علیه و آله و سلم آرد و ده که هر یک معاود را کشت و سه
 هجری بهشت نشد با آنکه بولیش از راه چهل سال یافتی شود و این نزد بخاریست و درین اوله
 اوج دلالست بر جواز عمد و صیانت آن و بر جواز صلح با کفار و جواز مصاحبه با رجا
 که که مسلمان شده آید و مختص بحالت ضعف مسلمین و ظواهر کفار بر اهل اسلامست و در وقت
 مکه این حالت و مثل اوست و اما در زمانی که مسلمانان بمشربکان و هند چنانکه امر وزیر و ساسی
 مسلمین هند در کتب ثبت بحکام بر طایفه شلا و دخی می سازند و نیست و دلالست و درین احوال
 با آنکه صلح بر نژاده از ده سال روان نیست بلکه مرجع در تقدیر مدت بمسوی سلسله امام و دیگر
 مسلمانانست که همراه امام باشند قلیل بودند یا کثیر و صلح بنوعی در مدتی که برود سال احوال
 سلامت در آن هنگام درین قدر صلح بود و کیف که قرآن و حدیث مصرح اند بجزا و صلح
 علی الاطلاق پس تقیید بقدرت معین محتاج دلیل باشد و مجرب فعل و در واقع از وقایع
 صلح انتهای برده عانیست و چون سفک و مار و پتک حرم و منب اموال مترتب بقض
 همدست پس ضرورتست که سبب از اسباب از هر فرد و فرد واقع شود و این سبب نه تنها بشرت
 نقضست بلکه منجلا اسبابش یکی رضا بقض ناقض و عدم انکار بر و سه و بی اوت او فصل
 اوست حاصل آنکه لا بدست از سبب که قائم مقام مباشرت باشد و نقض خواهد رفت
 محقق باشد خواه آنچنانکه فاداه مفاد و رضا کند.

باب در بیان قسمت اموال مشترکه

قسمت اموال مجتبه مسلمین از سهم و خراج و ساله و جزیه و صلح و جزآن موقوف بر راهی امام
 مایلست که ناصح رعیت و با قول جمعی باشد و در صلح مسلمین بر امام آنرا در بیان رعایا
 بقدر کفایت هر یک تقسیم نماید و قدریکه بکار دفع دشمن از مسلمانان آید بنا بر حوادث و غیر
 ساز و دورین باب سلوک طریق مسلمین که سلف صاحب سالکش بوده اند لازم حال امام نیست
 بنا بر احوال مختلف باشد با اختلاف از من و اما که و اشخاص پس اگر بیند که صلاح در تقسیم

اموال معتد و بیت المال در هر سال است هر سال قسمت کند و اگر بنید که مصلحت در تقسیم بهر
 بایر رفته یا هر یک در دست بچنان نماید و آنچه بعد ازین فائض ماند آنرا در متاع جزو کفر و فحش
 و بکار کفر و کثیر جهات مسلمین و کثیر جوش و خیل و رکاب و کراخ و سلاح بکار برد چه اصل
 اصل در دفع فساد و جلب مصالح همین تقویت جوش اسلام و کثیر افواج ایمان است عدل
 در رعایا و عدم جور بر برابری و قبول از محسن و تجاوز از اوستی یکی از اعظم موجبات تکثیر بیت المال
 و توسیع و اثر خیریه الاثقال است و این منتهی استقرای احوال جمیع دول اسلام و کفر معلوم باشد
 و هیچ پادشاه عدل در رعیت نکرد مگر آنکه باضعاف مضاعف آنچه جایز بود بر خود بدان سیر
 رسیده با سلاست که در عدل از انتقام رب عزوجل درین دار و در آخرت است و عادت
 الهی بحق نظام ظلم و خراب بنیان جور و بدم اساس ستم جاریست تا آنکه دول ظلمه از عظم
 عجز از برای مقبرین و اهل زواجر از برای منزجرین است و لایست که نظامان و تنگدانه
 رکال و خط خدا نازل می گردد و هر که فطنت و اعتبار و تفکر در عدل این بلایا را می شناسد
 و هر که نظر در کتب تواریخ و خسته ازین ابواب آنچه قافیه محجب است بسیار دیده حاصل
 آنکه ظالم خجسته گسائی است که در خسران دنیا و آخرت افتاده اند خسران آخرت ازین شدت است
 حق بضرورت واضح و معلوم و خسران دنیا این است که اگر نصیب نزر از دولت دست بهم داد
 هر دم از رعیت بر حالت کرد و خوف و نقص و تحیل و درخت باشد و لایزال توقع زوال ملک
 در هر وقت بنا بر جو یکبار رعایا کرده است می ماند و بر این منطوق بر بنیض او و وی منطوقی
 بر بنیض رعایا است و تناقص اموال و خراب بلاد و هلاک رعایا و فقر انبیای ایشان منضم
 باین حال پر ملال است غرض که در هر سال و ماه که قنارین اندیشه و پابند این نقص و زوال
 باشد با جریان عادت آسمی از قصم و هلاک ظلمه در ایسردت و اقل ملوک در مدت اشد ایشان
 در بطش و اکثر ایشان در ظلم باشد غالب همین است و خلافتش نادر و این ظلمه دین و دنیا را
 بالوک عادلین با رعیت و سلاطین مجبورین نزد بریت که متع بلذت عدل بالذات عیش صافی

از کز نادانی که غلبه در هر دم از چویش بر خود ترسان و از سوط اتقا مش بر جان و مال خویش
 مرزاں بوده اند که امر مناسبت است و لولمه یک من ذلک الا الا من من عقابله
 و اسعافه بل الرحامه فی توابه و جریل افضاله و ما وعد به العادلین فی الاخره
 ملاعین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر آری هم بر آنکه وضع شده
 گمبه و منته و در آیم و در نایب و جواهر و آتش و آتش و نفیسه درین محل مبارک بمینست که اگر کز
 است که در حق شان گریسته یوم میجی حایهانی ناسرجه که متکی می باشد با جباه و جباه
 و خطیب می صحران و در شده و نزد ما هر که این اموال را گرفت و در مصالح مسلمین صرف کند و در
 مفاسد و عداوت را از اهل اسلام دفع سازد بروی باکی نیست و آنچه دال باشد بر مشیت
 اندر معرفت نیاید چنانکه علامه شوکانی بسط کند درین مقام در شرح شریف و پیر و الا که
 شرح در رفرموده اند اما اموال مساجد پس اگر از جنس اوقافی است که مقصود بر آن حصوا
 غلات و میزان از برای درستی عمارت و خدمت زنده و رندگان آن بنا و تداومت
 تدریس علوم است شک نیست که از اعظم قرب باشد و هیچ مسلمان را که نفع این مال را
 و اگر از جنس اوقاف است که از برای مجوز و خیرت میا کرده اند پس شک نیست که از عداوت بچه
 و اگر از برای مساجد و کلاخرت است اصاعت مال بیش نیست و واضح آن معصیه
 خداست اخذ آن و صرفش در مصالح مسلمین از باب قیام بدو واجب باشد یکس نه
 منکر و موقوفی اصاعت مال که بر لیل جمع الا ان نهی آمده و اما اموال موقوفه بر شاه و
 پس حکم آن نیز حکم مال مساجد است و واضح آن نیست مصلحت است امام بابا بر که مقبور را
 ز غنیمت بچین امور باز دار و واجدات مشرفه را با خاک برابر سازد مگر آنکه بگوید اے عام
 اندیش دست طبع تغییرش برست نباشد که درین حالت بشرورت اخضا س نظر کند و این
 شریعت مطهر و معلوم است چنانکه ثابت شده که آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم مانده
 را از شاد کرد و لا ان قما حد متعهد بکفر است البت علی فی احادیث

و چنانکه در حدیث دیگر آمده لا یحدث الناس ان یسجلوا یقتلوا صحابه و چنانکه صریح نبوی
صلی الله علیه و آله و سلم درباره تألیف مؤلفین و سکوت از فرط کثرت منافقین معلوم است
حاصل آنکه هر که این شریعت مطهره را پاناکه بایر و شاید بر سر شناسد می داند که بنای این
ملت حق بر جلب مصالح و دفع مفاسد است و قد کان هذا ایدین مما سأل الله صلی الله
علیه و آله و سلم و هجیدایه فی جمیع شعائره لا ینکذ لک الا من لم یحفظ من شریعتیه
بطائل عالم عامل و سلطان عادل و قاضی قاضی و فاضل و لائق است که تشبیه این اصل را اعظم
مطیع نظر خود گردانند و آن عقوبت بمال پس اوله مقتضیه جو از شر آمده لکن مخالف اوله کتاب
است که قاضی بحرست مال آدمی و عصمت اوست و لائق در بنحو مقام آنست که در
بروز کند و در هر چه دلیل دارد شده آنجا تا دسیب بمال جائز دارد و در جائی که دلیل نیامده آنجا
دست بگرفتن مال کسی دراز نکند زیرا که در این جواز بر خلاف قیاس این شریعت غراست
و شرع شریف مصحح است بعقوبت هر گناه از ذنوب چه در دنیا و چه در آخرت پس هر که او را
تجری بدین خود دارد و او را لائق است که موافقی را که در آن عقوبت بمال واقع شده و از قول یا
مثل شارع ثابت گردیده آنها را فراهم آورد و نزدش واقف گردد و در شرح منتفی زیر کلام
بر حدیث سخن آخذ و هادشطر ماله یجمع این مواضع پر ختمه و حضرت را در ماجد
دام عمره در رساله قصاص و جزا بیان شده است

باب در بیان سبب و رمی

ابن عمر رضی الله عنهما گفته مسابقت کرد رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم در میان اسپان لاغر
بینی و دانید آنها را بود نهایت آن شینه الودع و مسابقت کرد میان اسپان غمیه لاغر و ثقیه
تا مسجد بنی زریق و بود ابن عمر بنجدی که کسی که اسپ دو امیدند متفق علیه بخاری زیاده
که سفیان گوید از جفایا ثقیه الودع پنج یا شش میل است و از ثقیه تا مسجد نکور یک میل و
حدیث و دلیل است بر جواز مسابقت و بر آنکه این حرکت نه از باب عیث است بلکه از وادع

ریاضت محمود بنابر تفسیر بر مقاصد غریب است و این را درست در بیان استجاب است
 و هم ابراهیم عمر رضی الله عنهما آورده که سابق است که رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم در خلیف
 و اقرب را در غایت و قریح مع قاج است مراد اسپ کمال السن است و این را بود و او
 احدا خارج کرده و این جهان صحیح گفته و در حدیث ابی هریره است مرقه ثانیست سبقت مکرر
 خف یا فضل یا ما فریسه و در تتر و تیر اندازی و اسپ و دانی و این را احمد و کثرت روایت و
 ابن جان قبیح نموده اند و هم ابو هریره از آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم آورده که هر که دخیل
 کرد اسپ را بیان و در اسپ و مومن نیست انا که سبوت کرد و لا باس به است و اگر اسب است
 قمار باشد مراد او احمد و ابی داود و اسنادش ضعیف است و عقب بن عامر آنحضرت صلی الله
 علیه و آله و سلم را شنید که بر منبری فرمود آگاه باشید که قوت در آیه واحد و الحمد ما استطعتم
 می آید که می ست این حرف بار فرمود مراد اسپ

کتاب الاطعمه

اصل در هر طعام و شراب حل است ما دام که نشسته تحریم آن وارد نشده چنانکه اول کتاب و
 سنت بران و ال است ابو هریره رضی الله عنهما از آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم آورده که
 اکل هرزی ناب از باغ حرام است مراد او مسلم و هم مسلم معنی این حدیث را از حدیث ابن عباس
 رضی الله عنهما بلفظ منته آورده و هرزی غلب را از طیر زیاده نموده و جایز گفته نمی کرد رسول خدا
 صلی الله علیه و آله و سلم روز خیر از کرم مرابیه و اذن و او در کرم خیل و این متفق علیه است و لفظ
 بخاری تخصص است اما حدیث و تحریم مرابیه بحد قوت از رسیده بصحت پیوسته و حدیث علتش
 ضعیف است و ابن ابی ادنی گفته نرا که دریم همراه آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم هفت فرموده
 ی خوردیم بخار و این نیز متفق علیه است و از انس و رقیه خرگوش آورده که فرمودیم او را در شام
 سرین آن فرمود آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم پس قبول فرمود اسخا حه التیخا من متفق
 این دلیل است بر حلت اکل خرگوش و درین باب حدیثی است و دعوی که است اکلش

مقدر دلیل است زیرا که حکم شرعی است و عدم اکل آنحضرت از وی صلاح و لالت نیست چه
 عدم اکل گناهی بنا بر امری جلیلی باشد و امور جلیلی از براس است شرع نبود چنانکه در اصول
 متقر شده و طبائع بشر مختلف است بسیار است که یک نوع را از انواع محوم می خورد و نوع دیگر
 را نمی پسندد و بعضی مطلق محوم را نمی خورد همچنین جال سائر طعامات و ادوات است که یکی را
 پسند و مطبوع است و دیگری را ناپسند و کرده و از برای حلت که ام شئی اکل آنحضرت صلی الله
 علیه و آله و سلم شرط نیست بلا خلاف پس قول بکراهت اکل از نبی بلا دلیل است ابن عباس
 گفته شئی فرمود از کشتن چادر بار بگس شد و هر بد و مورچه و صرد و سوا و احمد و ابی داؤد
 و صحیح ابن حبان و نهی از قتل و دلیل است بر حرمت اکل اینها ولیکن درین استدلال
 بحث است و ظاهر تحریم اکل نخل است ابی اناس و ابن ابی عمار گفته جابر را گفته گفتار یعنی بخور
 صید است گفت آری پرسیدم که آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم گفته است گفت نفسم
 را و احمد و اهل السنن و صحیح البخاری و ابن حبان و حدیث او یا کمال الضبع
 احمد ضعیف است معارض این حدیث صحیح نمی تواند شد و گفتار را در اندان نباشد و اگر
 ثابت شود مخصوص حدیث ذی ناب باشد و چون ابن عمر رضی الله عنهما را از تنقذ یعنی غارت
 که بکندیش ساهی خوانند پرسیدند گفت فلان اجل فیما اوصی الی محمدا الا ینه پیرے نزد
 ابن عمر نشسته بود وی گفت ذکر کرده شد تنقذ نزد رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم فرمود بکند
 از بلید است اخوجه احمد و ابی داؤد و اسنادش ضعیف است بنا بر جمالت این
 شیخ و شاید ارجح نبش است و هر غیث حرام است لقوله عز وجل و یحرم علیکم الخبث
 مگر آنکه ضعف این حدیث بحسب زعم خطابی بروحی ثابت شود که ساقط از وجوب اعتبار گردد
 و از این عمر آمده که منکر کرد رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم از جلاله یعنی دایره نجاست غرار و
 شیر او اخوجه اهل السنن الا الذنائی و حسنه الترمذی و جلاله عام است از شتر و
 گاو و گوسفند و ماکیان و در رد و استیسی نمی از کرب جلاله آمده و اختلاف است در طهارت لبین جلاله

بمشور بر طهارت اندنا را که احتمال سحر است و اولی در تقریر طهارت احتمال است که چنین
 گویند یعنی که شایع حکم نجاستش کرده بود و آنم وصفش باقی نماید پس ظاهر است چه حکم
 نجاست عذر عقید بگذرد بودن او است متجاوز از حد و کشت مذکور و مانند و مانند اگر
 بکجه و عوی کند که نجاست با وجود ذرات آب هم وصفش باقی است و سیل بیار و در
 آنکه حار و حسی از ابی قتاده و در حدیث متفق علیه آمده که خوردن از آن رسول خدا صلی الله علیه
 و آله و سلم حاصل آنکه خوردن حرام است و در حدیثی حلال و این را جمیع علیه و خلاف آنرا
 تا وقت آمد و آداب است ابی بکر گفت و فتح کردیم اسپ را بر سر آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم
 و خوردیم آنرا معتق علیه پس مال کم اسپ طلال باشد و عدم ذکر طلال مالک فرس در آب
 مستلزم عدم حلی نیست و همچنین ذکر بعضی منافع و خیل نانی بعضی دیگر نباشد حدیث عالم
 درین باب که نزد ابی داود و ابن ماجه است قوت معارضه حدیث جمیع ندارد و آنکه جابر
 از صفای که غلبه آنرا کیست بخاری و احمد و موسی بن ابرون و در قطنی و خطابی و عصبه ابن
 و ابن عبد البر و غیر هم بوده اند و تعقیفش کرده پس ترجیحش ضیق عطن میسر نیست و حدیث باب
 موافق اصل است و هو الحلال و ابن عباس رضی الله عنه گفته خورده شد غضب یعنی سوخته
 برانده آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم و این متفق علیه است و در روایات دیگر نیست از
 آنکه شام و کجا اخراج او داد و در صحیح مسلم است که آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم
 از شام کردان الله غضب علی سبط من بنی اسرائیل فصحی و داب و لا ادعی
 لعل خدا امهان نهی توفیق و ترجیح است مگر آنکه در صحیح ابن ماجه از صحابه اذن نبوی
 باطل نصب ثابت شده و فرمود کلی الا فانه حلال و لکن لیس من طعامی پس این
 حدیث ساریت نهی از حقیقت بسوی مجاز باشد و هر اگر حدیث تردد آنحضرت صلی الله
 علیه و آله و سلم فرمود است در احوال پس حدیث احل لکم و متذکران و دمان مسخحات
 است و در کتب متفق از آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم غیرت است نشد و اما اکل تراب

پس از آنکه ویلیک نیامد و لکن چون از اسباب علل مسببست و از آن احتمال نرسد
تا شرمی گردد و او تعالی از قتل نفس نرسد و فرموده و لهذا از آن نمی کنند عبد الرحمن بن عثمان
گفته طیب از آن حضرت صلی الله علیه و آله و سلم پرسید که شفرع یعنی خوک را که بندگان بنزدیک
نامند در دوایا بنشیند پس از قتلش منی که داخل جدار حی و صحیح و الحاکم و در خوردن بندگان
بانتها را آنکه اکل طعام که در آن صحیح و مجذوم مشترک اند کرده است درین حال اگر چه منی نفس
مکروه نیست اول استعاره آمد بعضی متفحصین تغییر دادن اکل است و بعضی متفحصین جواز کثرت
و عدم کراهت و احسن آنچه در جمیع گفته اند آنست که این اکل مختلف با اختلاف اشخاص است
هر که ابر جان خود و ثوق بعد تمشوش خاطر بقید و نی باشد او را مکروه نیست و هر که چنین نبود
او را جتناب اولی است و حدیث اکرمی العجین نزد حفاظ موضوع است کلمات نبویه
بر بچه قالب ریخته نمی شود و غالباً وجود این قسم احادیث در کتب قصاص باشد که صحیح را
از باطل نشناسد فصل شاک نیست که شرب خمر از کبائر عظیمه است و احادیث و الیه بر کبر
بودن خمر بسیار است همچو حدیث لاید خل الجنة مد من خمر و خوان و چون هر محرم خمر
نیست حکم بنجاست خمر بنابر جرئت بی دلیل باشد و لایسا نزد می نویشان جا بلیت و در صدر
اسلام مستطاب غیر مستحب بود بلکه آنرا از اطبیب طیبات و احسن مستلذات می شمردند و میان
حریت شئی و آنجا نشانی ملازمه نیست تا مسامی از برای استغاثا با ده بدست آید بلکه
مستحب است از حبس بعضی حبس است همچو غلط و خوان نه خمر و میسروا زلام و انصاب که در آن
ذکر است با آنکه بر همه حکم بر حبس فرموده و سخن بر مسکرات پیشتر درین کتاب گذشته -

باب در بیان صیید و ذبائح

ابو هریره گفته رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم فرمود هر که سگ گرفت جز سگ ماشیه و سگ شکار
و سگ گشت کم شود از اجزا و هر روز بمقدار یک قیراط متفق علیه و تعدی بن حاتم گفته رسول خدا
صلی الله علیه و آله و سلم فرمایید چون بفرست سگ خود را در کن نام خدا بروی اگر نگاهداشت بر تو

و در اینست که اگر این پنج کن از ادا گرفته است و از آن بخور و پس بخور از آن را که
یافنی همراه سگ خود سگ دیگر را و حالا که گشته است از این بخور چه توصیه ای که کدام یک
از گشته است و چون تیر خود می کشند نام خدا یاد کن و اگر غائب شد شکا را از تو یک روز و یک
در آن مگر اثر تیر خود پس بخور تا اگر خواست و اگر یافنی که در آب غرق شده است پس بخور
متفق علیه و کفایت از مسلم است و حدیثی از آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم سوال از مرغان
که در فرمود چون بر سبجد آن بخور و اگر بیمار می رسید است و گشته پس و قیض است بخور و ایا
الخناری و مسلم بنی و در حدیث ابی ثعلب خشنی آمد و چون تیر انداخته و غائب شد از تو
در اینست از این پس بخور تا ادا می گیرد و ادا مسلم و زود تیر می آید که غنی که رسول خدا
صلی الله علیه و آله و سلم از آن صید می کرد و لکن دلیل بر صید مصلی کلب مرسل کافرا قائم
نیست و تکلیف نیست تعلیم است پس صید جوارح مکتبه حلال باشد و تخصیص بعض
جوارح نه بعض دیگر بلا وجه است و در حدیث مدی آمده آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم را
از صید بازی پرسیدم فرمود آنچه بر تو نگاهدار و بخور و هر چه در بحر مرد یافته شود و هر سبب که
باشد حلال است ما دام که طافی خود و اعتبار بدون سوت بسبب از صاند یا بسبب جزای
یا القای بحر بی وجه است و حدیث ما القی البحر و جرد عه کله دال بر انحصار طریقه
هر دو امر نیست و لهذا در حدیث دیگر بقا بالاش و ما وجدته طافیا فلا تأکله آمده است
آنکه حرام از صید بحر طافی نیست بآنکه حدیث القاسم بحر اکابر حفاظ مثل احمد و بخاری
و غیره ضعیف گفته اند و صید بحر چنانچه صید برست و لهذا در تحلیل میته کیست دیگر احتکات
صید کیست ازین هر دو منجم با حلال است و صید آن دیگر حرام و حق آنست که هر حیوان بحر و
حلال است بر هر صورت که باشد احل لک صید البحر و هو الطهی من ماء و الحل
میستند نص است درین باب پس جاء فابذل لیل صلح لخصص هذا العموم قبلنا
مانند می استعدا گفته آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم را گفتند که قومی ما را گوشت های

نبید ایم که بران نام خدا ذکر کرده اند یا نه فرمود شما نام خدا بروی بریزید و بخورید و این نزد بخاریست
 و این نص است بر حلت ذبیحه کافر و عدم اشتراط اسلام در ذبح خواه ذمی باشد یا غیره و اگر
 اگر نیست از ذکر نام خدا بران و عدم اهلالش از برای غیر او تعالی بچیز ذبح از برای او نشان
 و بخوان چنانکه شرک نشان کلمه گو از برای او لیا و صلوات اهلال و ذبح می کنند و بخاریست
 که کافر بزیحیه نام خدا نمی برد و در قرآن آمده و لا تأکلوا مما لم یذکر اسم الله علیه
 و فرموده فکلوا مما احسن علیکم و اذکر ذ اسم الله علیه و آنحضرت صلی الله علیه و آله
 و سلم گفته ما انصر الدماء و ذکر اسم الله علیه زیرا که این حجت وقتی تمام می گردد که علم بعدم
 ذکر کافر نام خدا بر ذبیحه حاصل باشد و در حدیث مقدم حاشیه دلیل بر عدم اشتراط تسبیح
 مطلقا نیست بلکه بر عدم اشتراطش نزد ذبیحه است و حدیث ذبیحة المسلم احلال ذکر
 اسم الله او لم یذکر مرسل یا موقوف است پس بر هر دو صورت منتفی از برای
 معارضه کتاب عربی نشود و نیز خاص بسلام است و نزاع در کافه است و حدیث
 ان قوما محدثون عهد بجاهلیة یا قنابا بالحمیان خاص بسلام است
 استدلال بران بر عدم اشتراط تسبیح مطلقا تمام نیست و حدیث ابن عباس و ابو هریرة و غیره
 نزد ابو داود و بلفظی رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم عن شریطة الشیطان
 دلیل است بر وجوب فری اوداج نزد ترکیه و تفسیر شریطة بلفظ و حی التي تذبح فقطع و لا
 تقری الا و داج در رجاست است از قول حسن بن عیسی که یکی از روایات حدیث مذکور است
 چنانکه ابو داود در سنن بران صراحت نموده و لکن در سند این حدیث عمر بن عبد الله صنعانی
 شکم فیهست غیر واحد و ران کلمه کرده اند پس چنانکه باینجهت نمی ارز و در مسیح حدیث آنچه
 دال باشد بر اجتناب استقبال قبله نیامده و قله فلما وجهه ما را و بدان نه روی بسو
 قبله گردانیدن است بلکه مراد توجیه از برای ذبح است و متقرر شده که کثرت تعلق مشعر
 بمومن باشد و در وجهت وجهی نیز دلالت برین عدم نیست تا آنکه شوکانی گفته و لا

محمد بن یزید بن سنان صدوق ضعیف الحفظ است و عبد الرزاق یاسنا و صحیح موقوف بر
 ابن عباس روایت کرده و در مر اسبیل ابو داود و آثر شافعی باین لفظ است ذبیحة
 المساء حلال ذکر اسم الله علیه اوله یذکر و رجال شتات اند و لیکن مقام اتمام
 و البر و جوب تسمیه نیست مطلقاً در سبیل السلام گفته الا انما نقت فی عضد من ظن
 وجواب التسمیه مطلقاً و یجعل ترك اكل مالہ یم علیه من باب التبرع و حق
 آنست که تسمیه نزد اهل کافیست اگر نزد ذبح معلوم نباشد

باب در بیان اضماع

النس بن مالک گفته رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم قربانی و در کیش الم اقرن می کرد
 و بسم الله می گفت و یکسری برآورد و پایی بر پهلوی یاروی او می نهاد و در لفظ آمده
 که ذبح کرد و آنرا بدست خود و در لفظ آمده که آن دو کیش فریب بود و لفظ صحیح ابی عواد نیست
 بلکه بجای یمن بین محل یعنی قیمتی و در لفظ نزد مسلم از روایت النس آمده می گفت
 بسم الله و الله اکبر و لفظ عائشہ رضی الله عنها نزد مسلم اینست که امر کرد با و درون قنطار
 شافعی را که بی سپری کند زمین را در سیاهی و می خشد در سیاهی و می نارد در سیاهی تا
 تر باشد آن کند فرود تیز کن کار در باز کار و گرفته و آنرا بر پهلواند خسته ذبح کرد و فرمود
 بسم الله اللهم تقبل من محمد و آل محمد و امة محمد و این دلیلست بر کافی
 بودن اضحی از طرف انکس و اهل ادوا از طرف غیر و صحبت نیابت مکلف از غیر خود و فعل
 طاعات اگر چه از طرفش امر یا وصیت نباشد و فرمود هر که انگبایش باشد و قربانی نکند
 مضای بار نزدیک نشود و راه احمد و ابن ماجه عن ابی هريرة و صحیح البخاری
 و لیکن راجح نزد ائمه و قف این حدیثست پس اصل در ضحیه و جوب بر واجب و عدم
 جوب بر عدم باشد و مثل ذلک قولہ صلی الله علیه و آله وسلم فان كان عندك
 عندك انضيم بها اراحاد يث قاضيه بوجوب مطلقاً نیز آمده مثل حدیث علی کل

اهل بیت اصحیة فی کل عام و آنچه وال بر عدم وجوب مطلقا باشد نیز در او شده و مثل
 حدیث اداناد احد کما یضعی علیک عن شعبه و اظفار انجحه
 اهل السن و مسلم و حجه و لالتش بر عدم وجوب تقویض اراد دست و بند
 بن سفیان گفته حاضر شدیم بار رسول خدا روزی که بنام مردم بگذارد و گوشتندی بنوع
 و دیگر بود و هر که پنج پیش از نماز کرده باشد و کسی بجای آن گوشتندی دیگر پنج کند و هر
 پنج نه کرده وی بر نام خدا پنج نماید متقی علیه معلوم شد که قربانی قبل از نماز
 عید مجری نیست و حد اهل الحق الدی لا شبهة فیہ و کیف که توقیت پنج بعد از
 نماز امام و بعد از صلوة آنحضرت در احوادیت صحیح آمده و مراد بنماز صلوة معبود دست
 که کجاست کبری همراه امام در روز عید باشد اگر انجا امام است و اگر امام نباشد مستبر نماز
 جماعت مسلمین در بلد است و اگر تنها یک کس است پس اعتبار بنماز است و باجمله پنج
 قربانی پیش از نماز نباید و اگر کرد و در حکم مطلق کم است و چیزی از انجیه نیست و خطابات
 عدم اجراء چنین انجیه شامل حائض و غیره است و بر این عازب گفته است از رسول خدا
 صلی الله علیه و آله و سلم در میان ما و فرمود چار فروع است که در سخا یا روزه نیست نخستین
 یک چشم که کوری او دیده است و دیگر یار که مرض او بریده است سوم لنگ که عرج او از پا است
 چهارم پیری که مغز در استخوان نه ارد و او اسحق و الاربعة و صحیحه الترمذی و ابی
 حنن و جابر گفته آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم فرمود پنج نکند که در سال اگر آنگاه شما
 دشوار آید پس چند عاز ضان پنج کنید یعنی یک سال روزه و الا مسلم و این حدیث
 متضمن نهی از پنج چیز است با وجود سنه و ظاهرش عدم اجراء و دریافتن مسند
 و اگر حدیث نعمت الاصححة بالحدیث من الصا که صارت نهی بسوی انشلیک
 نهی بود و حق همان عدم اجراء و بیعی می بود و لیکن حق آنست که افضل انجیه کبش افزان
 است چنانکه در حدیث عباد بن حماس نزد ابی داود و ابن ابی حاتم و حاکم و بیه

مرفوعاً آمده خیر الاضحية الکبش الاقرن و این نزد این جسد و غیره و از پیش
 ابی امام نیز آمده ولیکن درستش غیرین معدان ضعیف است و آنچه غیر مرتبی
 و لهذا افضل در هر بی بدنه باشد و گفته اند که بدنه افضل از شاة است اگر مصححی یکی باشد
 نه آنکه هفت یا دو کس صحیحی باشد و کبش افضل از بدنه است اگر مصححی یکیت چه یک
 شاة از برای یک کس بهتر از عشر یا سبع بدنه باشد و در فضل خصی بر نخل و لیل نیامده و تضحیه
 نبوی بخصی مستلزم از غیر خصی نیست غایتش اجزاء خصی است و بس و حدیث
 کبش اقرن نص است در محل نزاع پس اگر خاص باشد بخل پس ظاهر است و اگر شال
 نخل و خصی هر دو است پس افضلیت مختص بخصی نشده حاصل آنکه از آن حضرت صلی الله
 علیه و آله و سلم بودن انخیه بر هر اهل بیت ثابت شده و خیر الاضحية الکبش الاقرن
 هم ثابت گشته و نعمت الاضحية الجذع هم آمده و این زعم که شاة جز از یک کس
 یا سه کس فقط مجزی نیست یا غیر شاة افضل است محتاج دلیل است و احادیث وارد
 در هر بی مفید این زعم نمی تواند شد که آن باب دیگر است **فصل** علی رضی الله عنه
 گفته ام که در امارت رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم با کتیک نگریم چشم و گوش انخیه را و
 قربانی کنیم یک چشم و بیشه که گوش او را بالا یا پایین بریده شده یا در گوش شکاف ستد
 یا دراز دارد و اخرجه احمد و الا ربعة و صححه التذمذی و ابن حبان و الیهم
 و نیز امکر در امارت با کتیک بایستیم بر شتران و قسمت کنیم محوم و جلود و جلال آنها را بر مساکن و
 زار را از آن هیچ بیم متفق علیه و جابر بن عبد الله گفته بخیر کردیم همراه رسول خدا و حلیه
 نه را از طرف هفت کس و گا و از طرف هفت کس و این در هر بی است و در روایت
 نو آن در انخیه هم آمده و در آن دلالت است بر جواز شرکت هفت کس در یک قربانی
 و یا شتر و همه ایام تشریق محل فسخ است و درین سلسله پنج مذاهب است اینکه ذکر کردیم
 ارجح آنهاست

باب در بیان حقیقه

در حدیث ابن عباس آمده که حقیقه کرد آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم از حسن و حسین یک یک گرفتند و راه ابو و وصیحه ابن جبار و ابن الجبار و جبار عبدالحی لیکن ابو جاتم ترجیح از سالتش کرده و ابن جبار بخوان از حدیث انس آورده و قالقه رضی الله عنهما گفت امر فرمود و صحابه را که حقیقه کرده شود و از غلام و دو کوفند بلایه و از جاریه یک گرفتند و راه الا الترمذی و صحیحه احمد و اهل تشن بخوان از حدیث ام کرز کعبیه روایت نموده و اهل فعل بود و این قول است و قول اتوی و ابرج است از فعل پس این فعل معارض قول خاص است است و کما تقدیر فی الاصول و در حدیث سرور بن جندب از آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم آمده که هر عالم هر تن بقیقه خود است روز هشتم از وی نزع کرده شود و سترده شود و میوه و نام نهاده شود و راه احمد و الا ربعة و صحیحه الترمذی و در معنی از تسان سلام اقوال است اولی آنکه چون حقیقه از م حال غلام است با شیار لرزش بود و اما بر من آمده یا آنکه خلق و تمییه بعد از نزع است یا آنکه چون در طفلی بی حقیقه میوه شفاعت ابرین نموده و وجوب حقیقه که ازین حدیث مستفاد می شود حدیث دیگر من احب منکم ان یدسک صارت او از وجوب است چپ اگر وجوب می بود تعویض بر او نهی فرمود و بر سر م کسر عظام اضیاء حقیقه و عدم فصل مفصل جویع و دفن عظام و نطق شعرا و منخرشاة و تعلیق آن در منق صبی و جنان از خرافات و ادبیات که عوام بلکه بعضی خواص می کنند و لیل از عقل هم نیامده تا بدلیل از کتاب و سنت چپ رسد بلکه این امور خیالات شبیه بافعال است فاعل آنرا هیچ سوا دین و دنیاوی نمی بخشد و عالم بجا آمده و فیض بفاطمه می گردد آنرا نقدی و زیاده یوزن متعزایست شده و فاعل حقیقه همانمستنق بهست است که از طرف ذکر و و بزرگ

جانب استیجاب برفخ گد چپہ زیادت غیر منافیہ مقبول است کما تقریر فی
 الاصول فصل ہر کہ ختان را واجب گفتہ بدستش کہ ام حجت صحیح نیست کما
 اوضح الشواکافی فی شرح المنتقی و حق آنست کہ سنت است چنانکہ در حدیث
 عشر من سنن المسلمین آمدہ و بر مدعی وجوب بدان آوردن است و برہان
 نوجو نیست و حدیثی کہ آنرا برہان فیہ اند ضعیف است حجت بدان قائم نیست
 و استدلال بختان ابراہیم علیہ السلام ناتمام است مگر بعد از تسلیم وجوب ختان برو
 علیہ السلام و تسلیم این معنی کہ شرع شریعتش لازم ہاست و الکل بمنع و لیکن چون
 این ختان یکے از شتائر اسلام و منیرات مسلمین از غیر مسلمین است و ترک آن درین
 است مرحومہ از احدی چہ سلف و چہ خلف بگوش نرسیدہ لاجرم احتمال بدان آنکہ
 سنن باشد و نزد ما قول بوجوبش ہم بعین نیست

کتاب الایمان

ابن عمر گفتہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عمر را در رکب دریافت و وی سوگند پیر
 می خورد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایشان را نہ اگر دو فرمود آگاہ باشید کہ او تعالی
 نہی می کند شمارا از آنکہ سوگند بپدران یا دکنید ہر کہ حالف باشد حلف بخدا بکند یا خاموش
 شود متفق علیہ و در روایت ابو داود و نسائی از ابی ہریرہ باین لفظ آمدہ سوگند
 بخوید پدران و مادران خود و نہ باندا یعنی بکسانی کہ آنہارا بچو خدای دانید بچو بتان و
 اولیا و پیران و سوگند بخوید بخدا اگر آنکہ شمارا استگو باشد و ہم در حدیث ابو ہریرہ مرفوعاً
 وارد شدہ کہ سوگند تو بچیز نیست کہ صاحب تو قصد قیش بکن و در روایتی باین لفظ
 کہ سوگند نیست ستلخ است اخو جہما مسلم و عبد الرحمن بن سمرہ گفتہ آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود چون حلف کردی بر بھین و غیر آن را بہتر از آن دیدی

پس چنین با کفار روده و آنچه خیر است همان را بیا و این متفق علیه است و لفظ ابی داود
 این است پس کفار روده از یمن خود باز بیا آنرا که بهتر است و استاده و هر دو صحیح باشد
 و این بخیر از آن حضرت صلی الله علیه و آله و سلم آورده که هر که حلف کرد بر یمن و انشاء الله
 گفت بروی خشت میست و راه اسجد و اهل السی و صحیح و این صحاح و آئم
 این عمر گفته سوگند نبی صلی الله علیه و آله و سلم چنین بود لا و مقلب القلب با احوجه
 البخاری و این دلیل است بر جواز سوگند بصفات خدا و هر صفت در آن داخل باشد
 چه حکم به صفات باری تعالی می است و این عمر و بن العاص گفته کیے با و نیشینی آورده
 گفت ای رسول خدا اگر با جمیعت و درین حدیث ذکر یمن غموس فرموده وی پرسید
 یمن غموس چیست فرمود آنکه بدان مال مرد مسلمان بریده شود و در آن در و فکرو باشد
 و بخاری از عاتقه در تفسیر قول قتالی لایق اخذ که الله باللغنی ایمان که آورده
 که لغو قول مرد است لا و الله و اهل و الله و ابو داود و روایتش مرفوعاً نموده و گفت و رسول
 لغت بمعنی باطل است و لکن جمیع نیست که مراد لغو در اینجا همین باطل باشد زیرا که غموس
 هم باطل است بلکه ادلی آنست که لغو در کتاب الله بمقابل معقود واقع شده چنانکه اگر
 و لکن یق اخذ که بمعاقد تعالی ایمان معلوم می شود و تقید یمن قصد است
 و مراد بدان معنی طلب است چنانکه صاحب کشف بدان تصریح کرده پس لغو همان است
 که مقصود نباشد چنانکه اکثر مردم در محاوره خود سوگند بلفظ و الله یا الله مثلاً بے قصد
 اراده یمن بر زبان می گذرانند و او این گفتن در حال یمن باشد یا نه و غموس حلف است
 بر چیزیکه بطلان ادعی و اندن بر آنچه گمان صدقش می دارد و حلف بر ظن نادر است
 و او تعالی از اتباع ظن و ادعای ظن شے عام مخصوص چه امور که از حلف نیست فرمود
 و زعم و ادعای ظن مطالب بلیل صالح تخصیص است و آئم استقامت بر ظن صادق
 نیست بلکه استقامت و خص از ظن است و حالف بر چیزیست که داخل در امکان نیست

و قدرتش بران نمی رسد خالف همین غموس است و غموس بیمنه است که چون صاحبش
ملاتی خدا کرد و حق تعالی بروی خشناک باشد کما صحیح الحدیث بدلت و هی الیمین
التي قال الله تعالى فيها ان الذين يشككون بعهد الله وایمانهم ثمننا قليلا
اولئك لا خلاق لهم في الآخرة ولا يكلمهم الله ولا ينظر اليهم يوم القيامة
ولا يذكرهم و ابو هريره گفته آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم فرمود خدا را نود و نه نام است
هر که احصایش کند بهشت در آید متفق حلیه و ترمذی و ابن جابر سواق این اسماء
کرده و لکن حافظ گفته تحقیق آنست که سرد اسماء و راجع است از بعضی روایات و تحقیق
کتابی در اسماء و صفات نوشته و بذکر معانیش آنچنین است لیکن راه تاویل رفته با آنکه
سلف تقویست و هذا زلة عظيمة منه عفا الله عنه و چون اسماء
و اسماء رسالت پناهیست بر توفیق بر بیان شارع است اتحاد دران جائز نباشد و توفیق
خواه آن آنست که فرموده با اسماء است دیگر مثل فارسی و ترکی و انگریزی و هندی
هر زبان که جز عربی است روان باشد اگر چه در نفس الامر نزد اهل آن لسان از باب
اعلام بود زیرا که شرح بدان وارد گشته ولیکن تعالی خلق حتی تعالی اهل اسلام بران
آمده که اطلاق نامهای استغیر عربیه بروی بجا نمی کنند بنا بر آنکه معنی وصفی دارد
یا علم باری تعالی است در زبان فرس و جز آن و کذا که تکلمین مذاهب فقهاء لفظاً
و بیسمانه اطلاق کرده اند که شارع آنرا اطلاق نکرده مثل واجب الوجود و نحو آن پس
هر که شیخ بدین خود و حریص بر تقوی باشد او را قصر بر مورد احتیاط است و دران نجات
مسلم است از تعلق بجمادات و تلوث ببدعات و الله اعلم آسان بن زیاده آنحضرت صلی
علیه و آله و سلم فرمود با هر که نیکی کردند و وی فاعل را جزا داد الله خیراً گفت مبالغه کرده

شنا آخرجه الترمذی و صحیحه ابن جابر

کتاب التذویر

ابن عمر گفته آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم نمی کروا ز غم و در فرمود هیچ خبر نمی آرد و جو
 این نیست که چیزی از مالش بدین نذر بیرون آورده می شود متفق علیه و اصل در
 نمی تحریم است تا آنکه صارفی از حقیقت بیاید و نذر عام است از آنکه مباح باشد یا غیر
 آن و مسلم از عقبه بن عامر از آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم آورده که کفار و نذر همان
 کفار و یمن است و ترمذی افزوده که این کفار و یمنی است که نذر را نام نهاده یعنی ملحق
 نذر کرده و صحیح و لفظ ابو داود و نسائی از حدیث ابن عباس مرفوعاً این است که هر که
 نذر کرد و نام نبرد کفار و اش کفار و یمن است و هر که نذر کرد که طاقش نذر و کفار و آن نیز
 همان کفار و یمن است و اسنادش صحیح است لکن جفا تر جمع و قش کرده اند و تجاری
 از حدیث عائشه باین لفظ روایت کرده که هر که نذر عصبیان خدا کرده وی عصبیان خدا
 نکند و ترمذی و مسلم از حدیث ابن عمر است که نیست و فاسی نذر در معصیت و عقبه بن عامر
 گفته نذر کرد خواهر من که پایاده رود تا خدا خدا آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم
 فرمود باید که برود و سوار شود متفق علیه و اللفظ لمسلم و لفظ احمد و اهل سنت
 که او تعالی را بمشقت خواهر تو نرزمی نیست بگو او را که نذر پوشد و سوار شود و سه روز
 روزه بگیر یعنی بنابر نذر بعد از آنکه نذر زری که این نذر معصیت است و از ابن عباس آمده
 که استنفا کرد سعد بن عباد رسول خدا را در نذر یک برادر او بود و قبل از بجا آوردنش
 بر فرمود تو از وی بجا آر متفق علیه ثابت ابن ضحاک گفته نذر کرد مردی بر عهد رسول خدا
 صلوات الله علیه که نذر شتری را در موضع بوان نام و پرسید از آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم فرمود
 آنجا که نام و شن موجود بود و گفت نه فرمود عیدی از اعیاد اهل باطنیت باشد گفت نه
 فرمود و فاکن نذر را زری که نیست و فاکن زری که نذر معصیت خداست و نه درین
 رحم و نه در آنچه ابن آدم الکفر نیست و الا ایضا او و الطبرانی و اللفظ له و
 سندش صحیح است و شایسته دارد از حدیث کرم نزد احمد و جابر گفته مردی روزی آمد

و گفت ای رسول خدا نذر کرده ام که اگر او تنهایی کند را بر تو فتح کند نماز در بیت المقدس
 بگذاردم فرمود پس جانی که یعنی در مسجد حرام که افضل از اینجا است با دیر بید فرمود شانک
 اذن یعنی تو دانی و کار تو اخرجه احمد و ابوداود و صحیح مالک و صحیح
 متفق علیه که لفظش از حدیث ابی سعید خدری از آنحضرت صلی الله علیه و
 آله و سلم آمده که بستاند و پالا نهامگر بسوی سه مسجد مسجد حرام و مسجد اقصی و مسجدین و سخن
 بر منطوق این خبر درازی میجوید حاصلش منع سفر از برای قربت بسوی غیر این مساجد است
 و در آن چنانکه سفر از برای زیارت موتی غیر داخل است همچنان نه از سفر بغرض طلب علم
 و تجارت و جواز آن از حوائج نیست و وجه منع از سفر زیارت خواهد بود و انبیا باشد یا
 غیر ایشان آنست که دلیلی بر جواز آن از کتاب و سنت یا اجماع یا قیاس قائم نیست و
 از سلف ثابت نشده بآنکه مجبر و فعل بلکه قول سلف بحجت نمی آید و خصوصاً در آنچه احکام
 و مسامحه است که محبت پیش او منحصر در کتاب و سنت است و پس عمر گفته ای رسول خدا صلعم
 نذر کردم در جاهلیت که متکلف شوم در مسجد حرام فرمود او فبند رک و این متفق علیست
 و زیاده کرد بخاری فاحتکف لیلة حاصل آنکه تا اسکان نذر نکند اما بعد از آنکه کرد
 ایفای آن واجب گردد و در عدم ایفاء کفار و لازم شود و بر نه رباح مسامحه نذر
 صادق است پس داخل باشد زیر عمومات که متضمن امر بوفاست چنانکه زنی نذر کرده
 بود که چون آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم از غزوه سالم برگردد بر سرش دف بزنم آنحضرت
 صلی الله علیه و آله و سلم او را امر بوفای نذر او کرد و این نذر او را دوست و ضرب دف اگر
 رباح نباشد باری کرده باشد از نذر کرده خواهد بود هرگز قربتی از قربت نیست پس چون رباح باشد دلیل بود
 بر وجوب وفای رباح و اگر کرده باشد اذن بر وفایش و ال بر وفای میلح بالاولی است همچنین ایجاب
 کفار و زندقه و عصیت چنانکه در بیان صحیح گشته و ال است بر وجوب کفار و رباح بالاولی همچنین ایجاب
 در نذر غیر سحری حالت دارد بر وجوب کفار بالاولی و رباح و باینکه نذر رباح خارج از قسم نیست کی و وجوب فا

بدان دیگر وجوب کفار و باجم و قنای از اینجا است که از آن خبر می شود و از امر بجم می شود و در
 روایتی آمده که امر باجم و بدنه کردن و شل اوست حدیث شیخ که در شی کرده بود و آن حضرت مسلم
 فرمود ان الله لغنی عن تعدیب حد انفسه و این غیر معارض است با تقدم بدو
 که آنکه هم تصحیح بوجوب کفار و منافی احادیثی که در آن تصحیح بوجوب اوست نیست
 و دوم آنکه بیز کفر را تا توان از وفاییش دید چنانکه در روایت دیگر آمده که رأی بهای
 بین انبیه و لهذا فرمود که خدا از تعدیب این کس جان خود را بی نیازست چنانکه
 در سباحتی است که بی تعدیب نفس مقدور شش دارد و تعدیب نفس اگر از قبیل میست
 پس ثابت شده که در نزد معصیت کفار است و اگر ملحق بغیر مقدور است پس ثابت
 که در غیر ملوک کفار این باشد و هر چه مقدور انسان نیست آن داخل است زیرا که
 و در آن همان کفار یحیی است ای حاصل هر اگر بلاحت مقدور دست و قای آن واجب
 باشد خواه این طاعت واجب بود یا مندوب و اگر غیر طاعت است یا بلیح یا شدید یا حرام
 یا کرده اگر بلیح است محکمش گذشته و اگر حرام است وجوب کفار و در آن با منع از وفاییش
 ثابت و اگر کرده است پس یا لایق بحرام شد یا بلیح اگر اول است کفار و هیچ وقت
 بدان اجازت ندادگرنانی است محکمش گذشته حد اخلاصه الکلام علی انواع اللذ و
 ولا دلیل مید من لهریج اللفافه ولا الکفاره فی اللذ و ب و المباح و کفار و
 کفر نبی است که آنرا فراموش کرده و تقدیرش در قرآن کریم اطعام عشره مساکین است و
 سفای حقیقتش آنست که طعمی ساد و یکبارده کس آنرا بخورند بدو آن تقدیر بقدر
 معین و انسان بصفت معین از اجتماع همگان یا بودن در وقت مخصوص بلکه هر چه
 بران سالی اطعام عشره نه حصاد آید کفار و صحیح است و شک نیست که هر که کس را در
 شب یا در روز فراهم کرده یا متفرق طعام خوبانید و سه معلوم این تقدیر مساکین است و طعام
 آنست که صدق سالی طعام بر وفق قیمت ده نفر یا قیما حقیقت چنین نیست و مجاز است

چون سببه اکل طعام از قیمت باشد و از آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم بصحت رسید که اگر
 را از خدا و امر با اتفاق آن فرمود با آنکه مجبور و دفع تمیز واجب بقصد اکل طعام لغوی نیست
 پس استلال از برای جواز دفع قیمت باین حدیث بجای عدم وجود مسامی طعام
 حقیقه و برین هر دو ممکن است و هر که تقیید مطلق را با اختلاف سبب روا داشته وی در
 همه کلمات ایمان رقبه را شرط ساخته و هر که آنرا ناجائز داشته عتق رقبه کافره
 را هم در غیر آنچه در آن تقیید بایمان واقع شده جائز گفته

کتاب القضاء

اهل سنن اربعه از حدیث بریده روایت کرده اند که رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم فرمود
 قاضیان سه قسم اند و در دوزخ و یکی در بهشت مردی که حق را شناخت و بدان حکم کرد
 وی در بهشت است و مردی که حق را شناخت و بدان قضا نکرد و حکم نداد وی در نار است
 مردی که حق را شناخت و حکم از برای مردم بر جهل کرده و در دوزخ است و این
 حدیث دلیل است بر اعتبار اجتهاد در قاضی و بر آنکه حکم قاضی غیر مجتهد صحیح نیست و وجه
 دلالت آنست که نمی شناسد حق را اگر کسیکه مجتهد است و تقلد حکم بقول امام خود می کند و می داند
 که این قول حق است یا باطل پس قاضی یا شناسد برای مردم بجهل و این چنین جاہل کیست از
 در قضایه نارست هذا هو الحق الذی لا شک فیہ ولا شبهة چه امری که او تعالی
 امر حکم آن در کریمه فاحکم بین الناس بالحق کرده و عدلی که بسوی آن و رای او اذ
 حکمتهم بین الناس ان تنکحوا بالعدل ارشاد فرمود و تقلد میکن را راهی بسو
 معرفتش نیست و کذا که راسته بمعرفت ما انزل الله تعالی که اقال الله تعالی
 و ان احکم بکم بعد ما انزل الله و عارت ما انزل الله همان است که مجتهد یا شناسد تقلد
 بجا رود که نظر بر اقوال اند در کتب فروع و فروع و غایت جد و جهدش شناخت را بر وی

انضیف است و فراموش کرد و درین میل و قال من و توج قول امام خود که تسلیه من می باشد
 چیزی دیگر اما دلفی شناسد و اگر می شناسد سدرای بسوی است لال بان می باشد
 اگر می داند بر وجهی می داند که استاده ما سید مرتضی اصلوک آن سبک کرد و اندوخت
 اصلوک متر و دقت مواشاه نمود و بر وجهی که صنیع اهل اجتهاد و تقوی و شیوه ارباب
 دین از سلف صاحبین دانسته می بینست و صحابه و تابعین و نقل اخبار سبب المرسلین
 در روایات سنن غلام المرسلین بیان گذشته و همچنین عارف ما ادا الله همان است که
 بود و هست حکما قال تعالی انا انزلنا الیک الکتاب بالحق لتحکم بین الناس
 بسا اداک الله و حکم مقلدش هم بسا ادا الله نیست بلکه بما ادا الله من یقلد لا یرس
 المقلدین است و دینی است که چون رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم معارف را پسید
 و چیزی حکم کنی چگفت گفت که حکم کتاب خدا کنم بحديث و درین حدیث تا بل باید کرد که
 چه قسم دوران تقسیم بر حق و قضا بدان با علم بحقیقت آن و عدم علم بحقیقت آن فرمود و
 حق را نمی داند مگر بر کجاست باشد یا ریب و بخت نمی داند مگر همان قاضی که حق را
 دانسته بدان حکم کرد و مقلد غریب اگر می داند و همین است رومی داند که امام او درین مسئله
 چنین حکم کرده و دینی داند که این حکم اوست یا باطل چنانکه هر مقلد معتزف باین حرف است
 و اگر معتزف نشود و مکار باشد و فساد و رسایل بولفد او کذب وی باشد و درین
 باب و در حدیث اذا اجتهدوا للحاکم فاصاب الحق فاعلموا بانکرمه مراد باجتهاد
 و کتاب نفس است و رطلب حق آنکه بران حقیقه یا ظنا واقف گردد و مقلد ازین باب
 بر اصل دور است حاصل آنکه مقلد عقل نجح الهی ندارد تا بمعرفت حق از باطل و صواب
 از خطا پیسر رسد و راجع را از مروج و قوی را از ضعیف کجای می تواند شناخت بکفر
 و تناسب مقلد بسوی ظلم مطلقا لائن نیست و کذا حضرت الدین نقل اجماع کرده است
 بر آنکه مقلد را عالم نمی نامند و اما جواز قضا سبب مقارن با بر قلت مجتهدین در بار منته اخیر

و آنکه اگر متولی قضا جر مجتهد نگردد بسیاری از احکام معطل شود پس این قول در غایت
 سقوط است زیرا که مجتهدین بجمده تعالی در اکثر قطر موجود اند و لکن مقلدین بنا بر ضیق اعطان
 و حقارت عرفان و تبلیه از ان وجود قرائح و نمودار فکار خویش حسابی از ان مجتهد
 برنی گیرند بکلیا جهتا و او را منکر باشند و لا یعرف الفضل الا اهل الفضل الا اهل
 مثل آنکه اگر از ایشان علم گرفته ایم اکثری را از اینان می شناسیم که بر تبه اجتهاد رسیده اند
 و همچنین عصابه کبری از تلامذه ایشان عاج این معراج گردیده اند تا آنکه هلاسه شوکانی
 از تلامذه خویش کسی را بالغ ببلوغ اجتهاد نشان داده و در ویل النعمان گفته که نزد تحریر
 این احرف در ریزه صغیر مجتهدین بوده اند که بسبب آنان در جمیع اقطار زمین قضا
 مقلدین بی نیازی حاصل است با آنکه تسلیم اجتهاد ایشان به ان کسی می کند که شل یا
 مقارب ایشان است و اما اسرار تقلید پس بهیات که احدی از اینان از برای احدی
 از علان اجتهاد کند با آنکه علوم معتبره در اجتهاد نزد این مقلدین همین علوم پنجگانه پیش
 نیست و این علوم نسبت مخفوقات مجتهدین موجودین شی ریسیر و امر زرت و شک
 نیست که قاضی جامع میان جبل و عدم درع است بر از شیطان بر عباد و رحمن است زیرا که
 قاضی است میان مردم بطاغوت و ایهام آن می کند که این قضای اول بشد لیت
 مطهر است و از برای اعتنا ص اموال مردم و اکل آن بیاطل جابل جیل می گستراند و لایا
 اموال تیمی دنا که آنرا گویا سیراث پدر خویش می داند ای کاش اگر قاصد در علم بود باک
 در درع بتقصیری از خود در صنی نی گشت اللھما صل علی عبادک و تدار که من کل
 ماکلا یضیک انتھای حاصله ابو هریره گفته آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرمود هر که
 متولی قضا شد وی بی کار و مذبح گردد و یا خدجه اسجد و اهل السنن و صحیحی این
 خذیمه و ابن حبان و ابن عامر است از آنکه خودش قاضی گشت یا سلطان او را
 از طرف خود قاضی ساخت و لکن چون سلطان عادل که اطاعتش نبصوص احادیث

صحت واجب است که ملا ابراهیم علم بقضا باشد گردیدن فرمایند مثال امرش بنحی کتاب
 نیست و واجب باشد و درین حال در وی تقدیر باشد کتاب شیئی ندارد با جزیره و کلان امر
 دیگر است و موجب سقوط ملاقاتش نیست بلکه اصولیست بلف صالح است که احتمال اهل
 سلاطین بنی امیه می گردند و ولایت قضا از طرف ایشان می داشتند حال آنکه مرتضایان
 در علم و عقل غیر مجمل است و در سلاطین آن زمان کسی بود که تسلط و دافعی حق و افتاد
 بدون مل است آری در قضا غیبی نیست و در امر و عارضه و بلکه در امارت که اسم از
 قضا است آنچه شتر جنب از پوست آمده و جمع میان این قسم اما پیش راجع بسوی شماست
 هر که از انفس خود قیام بحق و مصلحت بصدق و عدم ضعف و امر و قوت مصلحت و قضا
 نیست الا سوال مردم و قسویه میان قوی و ضعیف بدانند و بشناسد او را در آمدن و قضا
 ابدی است که در واجب بهایش بشرطیکه در علم و حقیقت مقدمه باشد یعنی بدو حربه اجتهاد
 رسیده و برود هر که ازین امر ضعیف است برای او که قضا اولی است بلکه گاه باشد که
 این ترک بر وی واجب گردد و قول آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم باین درانی ادالت
 ضعیفان بازمیرسد و خویش و امارت چنانکه در حدیث مشهور است ایشانند همین معنی می فرماید
 ابوهریره گفت آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم فرمود نزویک است که شما حق بر امارت کنید
 و قریب است که امارت نداشت باشد روز قیامت حیر و دهنده و خوب است و باز و از بد
 از شیر بدست و اول البصاری و درین العاصی آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم شنید
 می فرمود و حاکم چون حکم کرد و اجتهاد نمود و محیب شد او را و اجبر است و چون حکم کرد و اجتهاد
 نمود و محیط شد او را یک اجبر است و این حدیث متفق علیه است و دران ولایت است بر آنکه
 مجتهد محیب و محیط باشد و این قسمت دال است بر آنکه هر مجتهد محیب بلکه محیب میان
 مجتهدین یک کس است و دیگر محیط است و محیط را یک اجبر است نه بر خطاست بلکه بر جبر است
 که در اصابت حق از وی بظهور آمده و قسین اصابت و اخطار نزد عرض مجتهدات بر کتاب

دست باشد چنانکه روش سلف شده و دلم بخیر بود و در خلف عکس التفسیر اتفاق افتاد
که هر آیه و حدیث را که موافق روایت مذہب یافتند گرفتند و هر چه را خلاف آن دیدند
باب تاویل و رد کردند و بمعارضه احادیث صحیحہ بروایات ضعیفہ پرداختند و سر رشته
انصاف از دست داده بانتهای مذہب آمد خود برخاستند و این طری از حلمات
قرب ساعت کبری بلکه حضور امارت قیامت عظمی است **فصل** ابو بکره گفته آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود حکم کند هیچ کس میان دو کس و در حالیکه دشمنانکست متفق
علیه و منی متفقست حکم در حالت غضب است و هوشی زریکه انسان و رین
حال مشوش انکار و مکر را له زمین و ذلیل از صواب می گرد و این معارض حکم نبوی در
حال خشم نیست چندی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بایمی معصوم است از خطا در
حال غضب و رضا پس استلال بقضای او علیہ السلام بحالت غضب صالح احتجاج
نیست بلکه ممنوع است و اما آنکه چون حاکم حکمی درین حال صادر گرداند آن حکم صحیح است
یا نه پس این محل نظر است ببینند که اگر حکمش بر طریق صواب افتاده معتبر باشد و مجرب
صدورش بحالت خشم موجب بطلانش نگردد بلکه صواب باشد و اگر بینند که واقع غیر
صوب صواب است باطل باشد و نزد التباس که خطا و صوابش معلوم نمی شود چنانکه در
بسیاری از مسائل خلاف اشتباه در می دهد اعتبار بصواب انکاشتن حاکم است
ویرا که وی تعبد باجتهاد خود است اگر این حکم را که در حالت غضب نافذ کرده بود بعد از
سکون خشم صحیح یا بد موافق اعتقاد حق بیند صحیح و لازم حال محکوم علیه شود اگر چه بنا بر
ایقاعش در حالت غضب انثم است زیرا که میان انثم و بطلان حکم ملازمی نیست و اگر بیند
که خطاست حکم را برگرداند و آنچه حق صحیح است مطابق آن امر فرماید و آن امر لازم محکوم علیه
گرد زیرا که بروی طاعت حاکم واجب است و عصیان او حرام علی رخصه العتف که در
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود چون دو کس پیش تو قضیه آمدند پس حکم کن از برای

اول آنکه سخن دیگر نشوئی و نزدیک است که دریابی تو که چگونه حکم کنی علی گفته فادلت
ماضیا بعد ر و ا ه اسید و اید اود و التزمندی و حسنه و قی ا ه ا ب الما می
و بی و ابنا حیان و له شاهد عند الحاکم من حدیث ابن عباس و این حدیث
اصل عظیم است در باره قضایان و دو کس و در احادیث حق باین صورت و آنست
حضور طهارت و در مجلس حاکم نزد حکم تحب گفته اند و شک نیست که درین حضور مصلحت
بسی عظیم است و جز کسیکه عارست قضا کرده و ذائقه حکمرانی چشیده است این مصلحت
را نمی شناسد و ضرورت است که چون نزد قاضی اهل علم حاضر باشند قاضی مزید تحفظ
بکاربرد و در اجرای امر بر طریق نماید که احدی از حاضرین علماء و بران انکار نتوانست
کرد و چون غیبت باشد شکل آید بر علماء حاضرین عرض کند چه اگر او را دعوی از و دعوی
نباشد اهل احوال آنست که از اعتراض اهل علم دران امر بیم بر خود بندیش بخلاف
آنکه خیالی از صحبت علماء باشد که درین عین اگر متوجه نیست لابد تساهل و در دوزیر که
از معارضه و انتقاد و در آن است و لکن ضرورت است که این علماء که در حضور و در آنست
فضلائی یزان نباشند بلکه علمای سابقین عارفین اولاد کتاب و سنت و سناک
مساک علوم جهاد باشند و اگر این اهل علم متقدمین نباشند پس در حضور ایشان
چون مفاسد فائده دیگر نباشد و اهل احوالش آنست که خاطر و در آن مخالفت حاکم با آنچه
تقلید آنرا مستعد است متکدر گردد و در بنا بر این معنی بر حاکم تشیع نماید و نگاه باشد که حاکم
کثیر المراقبه بود و این امر حال او بر میل از دلیل بنا بر مخالفت قاضی و قاضی گردد پس
در حضور متقدمین جبرین فائده منتهی دیگر غیر از خسران دنیا و آخرت متصور نیست آنست
گفته رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم گفته میثم من مکر شر و شایع صفت است که
بسیوی من دشاید که بعضی شما کنی باشد صحبت خود را و دیگر دین حکم کنی کم او را چنانکه
از وی می شنوم پس هر که بریم از برای او چیزی ارق بر او دشویم او را اگر بارم

از آنش و وزنج متفق علیه و درین حدیث ولایتست بر آنکه حکم حاکم در ظاهر جاریست فقط
 نه در باطن و نیز دال است بر جواز حکم حاکم بعلم خود و هذاهو الحق و هر که از آن منع کرده
 محبت و امتحان یا وروده و در اوله مقتضیه بود و خوب و دشوار یابین یا آنچه بجای یکبار این
 هر دو دست و دلیل دال بر انحصار استند حکم درینا نیست و شک نیست که حاصل ازین
 شهادت حد لاین یابین از ثقه یا کمول یا اقرار بهین مجر و ظن حاکم است فقط چه جا است
 که گواهان در ورغ گویند و خالف و رسو گند بخور کند و مقر را اقرار خود کاذب باشد و
 علم حجت باشد و یا آنچه قائم مقام است حاصل نمی شود و این ادلی از ظن است بلا نزاع
 و در اصول مقرر شده که خواهی خطاب نزد جمیع محققین محمول بهست و حکم بعلم حاکم از
 همین جنس خطاب است زیرا که علم ادلی از ظن است عقلاً و شرعاً و وجداناً و ادلاً و
 شامل اوست و تخصیص حدود بقول حضرت عمر رضی الله عنه پسندیده انصاف نیست
 چه مقام از محالات اجتهاد است و اجتهاد وی رضی الله عنه حجت بر غیر او نیست و دعوی
 اجماع از دعوی لاطائل تنهاست و تحقیق این بحث در شرح منتقی بر وجهی است که در غیر
 آن یافته نشده و این جان از جابر آورده که گفت شنیدیم رسول خدا صلی الله
 علیه و آله و سلم را میفرمود چه قسم پاک شود آتی که مواخذه کرده نشود از شدیدش بر آن
 ضعیفش و این را شایسته است از حدیث ابی بربید و نزد هزار و شایده دیگر نزد ابن مسعود
 از حدیث ابی سعید و هم ابن جبار و عقیلی از عائشه روایت کرده اند که وی از آنحضرت
 صلی الله علیه و آله و سلم شنید خوانده شود قاضی عادل روز قیامت پس بیند از شدت
 حساب آنچه تمنا کند که در عمر خود میان دو کس حکم کند و در سبیه بجای عمره لفظ قمره آورده
 و ابو بکر از آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم روایت کرده که رستگار نشود قوس که زن
 را دلی کار خود کرده و اهل بیاری و این دلیل است بر عدم صحت امامت کبره از بر آن
 زمان بلکه امام باید که مرد باشد و امامت زن از بر آنکه دیگر زنان و ران و غل نیست

این مقدمه قول اولاد و دیگر جمعیست که کرده اند و بنای عام بر خاص و اینهاست اتفاق
 علمای اصول و الیه و ماوراء و ترمذی از حدیث ابو مریم از قی انشا حضرت علی السیایه
 و ماوراء سلم آورده که هرگز از تعالی و الهی چیزیست از امر مسلمانان که در دینی و دین پرورست از
 حاجت و فقر ایشان پرده کند خدا فرمود حاجت از دین و دلیل مست بر وجه تسمیل
 حجاب به بر سر عجب طاعت و ابو هریریه گفت که در رسول خدا علی السیایه و ماوراء سلم
 را شنیدی در مرتضی و او حکم و این نزد او و اهل سن است و حسنه القوم مدعی و صحیح است
 حسان دین را شایسته است از حدیث ابن عمر و نزد ارباب و ائمه است بر رشوت و دلیل تحریر
 و کثیر بودن است و بدیهه از برای قاضی فقهی از رشوت است زیرا که سر فردی را از
 افراد و اسرار و غیره که مراغه بسوی قاضی اجلایا عاجل آن ممکن باشد و مستلغ نامحجبت
 در دین است و لهذا اصداق مصداق فرمود و جعلت القلی بعل حب من حسن
 الیه که تحریم رشوت بنا بر همین دلیل است و نسبت فرق میان رشوت و دین و ماوراء سلم
 زیرا که هر یک نوعی از احسان بسوی قاضی است و بتوسع در دین و تخری نفس از قضا
 از قبول هر چه آبی باشد بدون فرق در میان همدیگر قبل از ولایت و شیب آن که
 خطر و رمای پیش از ولایت آفت باشد زیرا که وی این کار اگر چه از بهر ولایت
 کرده باشد باری ملت و ران یل متاثر از احسان است و بسیار باشد که بد به فرستند
 پیش از ولایت ادرای آن بنا بر نظریه ولایت که در چپ می دانند که قاضی شدنی است
 یا از خانقانی است که در خور این شان اند و لهذا آنحضرت علی السیایه و ماوراء سلم از قبول
 بدیهه بقا بایشان قضا یا قضا یا حاجت نمی کرده و کانی سن ابی داود و نسیه ها و حوائج
 مردم متعلق از بقاضی پس این بریه خن دین او باشد و نسبت دلیل بر عزل قاضی
 بفعل محرمی از خمرات چه رشوت و چه جز آن از زنا و شرب خمر و غیره بلکه واجب بر وی توبه
 صیحه یا حیه و توبه است و کفی به او اما اخذ رزق بر قضا پس بنا بر نسبت زیرا که وضع مال خدا

و ریت المال از برای مصالح مسلمین است و بهین جهت خزانه اسلام را بیت المال
 مسلمین گویند. و از اعظم مصالح دین و دنیا برای مسلمانان قاضی عادل و راجع و قضا
 رعایت شریعت مطهره در هر محل و ابرام محتاج ایست مسلمین باشد بلکه باین مصالح حاجت
 مصلحت سخنان می تواند شد. زیرا که این چنین قاضی مرشد اهل اسلام بسوی منافع
 شرع و فاضل خصومات با حکام کتاب و سنت است و کویا تحمل اعبای دین و تشدد جم
 شرع بین از برای مسلمین است پس برزقش از ریت المال از اهرام امور باشد و لا سیما
 و سیکه مستغرق اوقات و تفعل خصومات بود و آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم و خلفاء
 راشدین و من بعدهم از سلف صاحبین اموال خدا را در مسلمانان قسمت می کردند و علماء
 و علماء را نصیب موفور و حصه کافی و بهر وافی ارزانی می داشتند پس قاضی اسلام چون
 متوجع از اموال مردم و قائم بمصالح حاضر و باوی ایشان باشد و احکام که مستحق است از
 کفایت از ریت المال است بچند وجیه یکی آنکه مسلم است و دوم آنکه عالم بحق است سوم
 آنکه قاضی است و آنکه بجای از قضاة متعاد اخذ اجرت از خصوم بر قوم است پس
 اگر فتن این اجرت مرکس را که از ریت المال بقدر کفایت می یابد حلال نیست زیرا که در
 اجرت خویش از ریت المال می ستانند پس این اخذ یعنی چه اگر چه دهند و اجرت اظهار
 طبیعت نفس چرا کنند زیرا که موجب این طبیعت قاضی بودنش و جریان اعراف بشل این است
 و رتبه وی هرگز مساحت بمال خود نمی رود و هذا اما لا شک فیہ ولا شبهة و اگر غیر کفای
 از ریت المال است پس شرط حلال آنست که بقدر اجرت طبیعت نفس و مبتدع باشد
 نه زیاده و مچو اجیر باشد و له حکمه که گمانه غیبه و اجرد من بیت مال المسلمین
 عبد الله بن عمر گفته حکم کرد رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم آنکه هر دو خصم رو بروی
 حکم نشینند و او را ادا و او د و صحیح الحاکم و گویا این است مشروع از اتمات
 نه از برای مجر و تسویه میان هر دو است و حکم حاکم مقلد حجت نیست مصیب باشد یا مختل

از امامت قلمی کند یا نقلی زیرا که مقتضای حاکم نیست بلکه حکوم بر اسنای امام خودست
 حاکم باید که بهیچ وجه باشد و وی را اجتناب و خود را جوهرست خود را بهیچ وجه یا نقلی و در حقیقت
 و مثال حکم و عدم خود را از مخالفتش مشروط است بآنکه امر و متعه وی موافق کتاب و
 سنت بود و چون برخلاف این هر دو محبت نیرو مدول بسوی رای محض که آثار است
 از علم بران نیست کرد چنانکه بسیاری لازم مقتضایین علم را سکه اعتبار ما راست خود به
 علم کتاب و سنت گمان اجتهاد و تجدید خود را از مذاق اتفاق می افتد پس نقض ماکش جائز
 باشد و استمالش بخصم و بهیچ نیست اگر راهی بسوی حاکم عارف علم کتاب و سنت
 و قاضی بقرآن و حدیث می یابد و بر حاکم دیگر مرجی در نقض حکم حاکم اول نیست زیرا که امر
 آئی ما را چنان است که حکم بعد از حق و یا امانا الله کنیم و این قسم حکم جز در کتاب خدا و
 سنت رسول وی صلی الله علیه و آله و سلم نباشد و اگر کسی مسئله چنان باشد که حکم حاکم
 و ران در کتاب و سنت نیست و وی با جتهاد رای خود کار کرده پس مکش محبت است و
 مخالفتش روان نیست و هیچ حاکم را نقض آن حکم نمی رسد زیرا که شایع مجتهد را در اجتهاد
 رای در آنچه مکش و کتاب و سنت موافق نیست مطلق کرده و چنانکه در حدیث معاذ است
 فان لم تجد فی کتاب الله ولا فی سنة رسول الله مال اجتهاد رای و بعضی را
 اولی از بعضی نیست و زنی لازم آید که هیچ شئی از احکام مستقر نباشد چه آما و تعلات
 چنانکه معلوم است و حاکم همان کرده که بران مامور بود یعنی اجتهاد و در رای نمود و بر ذریه
 وی جوهرین اجتهاد چیزی دیگر باقی نیست و لکن شرط آنست که در محبت و تقصیر
 از خود رهنی نباشد زیرا که اجتهاد رای دلیل است بران و اجتهاد بدل جسد و رسا و ش
 باشد و هیچ و شرای حاکم مطلقا ممنوع نیست زیرا که و سس محتاج این چیز نیست بلکه خود
 قیام معاش جز بخرید و فروخت راست نمی آید و هر فرد بشود چه قاضی و حاکم چه
 چنان هر چند بعضی اشیا ی حاجت نزد خود داشته باشد لایحتاج بعضی دیگر بنا بر کثرت

امور از طعام و شراب بلوس و غیر اموشش و مرکوب خواهد بود و اگر بی تجارت حاکم بار عیال را
و جوی که مال دیگران بنا جاسز بگردانان را بر خرین مال خود و نیز خا طر خود انجیو رانند
یا تا فروخت شدن مال خود مال تجار را فروختن بد هر ممنوع است و همچنین اگر معلوم کند
که مردم در اثمان اشیاء نزد بیع و شرا و باو بی مراعات می کنند و کمتر از نرخ بازار میفروشند
یا حاکم دوست ایشان گردد و درین صورت امیر متوسع و قاضی متدین و مفتی متشع را اجتناب
از تولی خرید و فروخت نفس نفیس خود اولی است بلکه درین حال استعانت یکسے کند که
این گمان بوی نباشد چه این محابات با حاکم یا بنا بر ربهت از جور است یا بسبب غیبت
در عدل و اول حرام است و ثانی رشوت یا جمل برو حب و غالب فعل بسیاری از
سلاطین بار عیال از وادی همین اجتناب اموال مردم با انواع حیل است و عمل بر خط قاضی
صحیح است و خطی که تفسیر و تبدیل و اشتباه را در آن را د نباشد معمول به است در هر شی بدون
فوق بیان حدود و جزآن و آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم کتابت بسوی قطار فرمود
و بران اراقت و ما در صحت انفس مرتب می شد تا پانچ و دون این امور است چه رسد
هر که عمل بر خط مطلقا روانه و در پیش جود تجویز اشتباه و زیادت و نقصان متسکے نیست
عمل نزاع ازان خارج است و اول صحت عمل بخط و کتابت بسیار اند و اگر دلیل نمی بود
مگر چون امر قرآنی بکتابت کافی می شد و چون کتابت معمول به نباشد در امر کتابت
مؤید هیچ فایده تصور نیست علامه شوکانی را درین سلسله رساله استقلاست که در آن شخص
اول این سئله کرده و اطالع ارباب الکمال علی ما فی رساله الجلال فی اللال من اللال
ناش نهاد و الله اعلم

باب در بیان شهادات

مسلم از زید بن خالد حبشی مرفوعا روایت کرده که آیا خبر نهم شمار را به بهترین گواهان آنکه
گوایه می آرود پیش از آنکه از وی پرسند و عمران بن حصین گفته آنحضرت صلی الله علیه و آله

و آله و سلم فرمود بهترین شما قرن سن است باز که یک متصل ایشانند پسر که تا که نزد یک
 باینان از تو می باشد که گواهی دهد بر بی طلب و غیانت و زود و امانت کند و نذر نماید و
 وفای نامه و وظایر شود و در ایشان فریبی متفق علیه و در حدیث ابن عمر رضی الله عنهماست
 که فرمود آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم جائز نیست شهادت خائن و نه غاشبه و نه
 صاحب کینه برادرش و نه گواهی قلع بر آب و نه از برای اهل بیت و راه اجل
 و این داد و در روایت ابی هریره باین لفظ است نزد این ماجه و ابو داود و کشیدیم
 رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم را می فرمود جائز نیست شهادت بدوی بر صاحب قره
 و عمر بن خطاب خطبه خواند و گفت مردم گرفتاری شدند در عهد رسول خدا صلی الله علیه
 و آله و سلم بر جی و اکنون می قطع شد و ما را خدا بر اعلای کنیم که بر ما ظاهر گردد و راه
 الحارثی و ابو بکر گفته آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم شهادت زور را در اکبر کفر شرده
 و این متفق علیه است و مردوی را فرمود که آفتاب می بیند گفت آری فرمود بر آنچه آفتاب
 گواهی و دیگزار و این را ابن عدی از حدیث ابن عباس بسند ضعیف آورد و در حاکم در
 تصحیحش خلأ کرده و مجروح قرابت مانع شهادت قریب از برای قریب نیست خواه این
 قریب نزدیک باشد یا دور آنچه مانع است تمت است پس اگر قریب از ان اقرب است
 که تمت جالیتمش فر گرفته و دیانتش را در او از نصیبت نیست و نه می مانع است پس
 شهادت وی مقبول نباشد و اگر قریب بالعکس است گواهیش جائز و پذیرا باشد چه بود
 یا چه حرج اصل در منع از قبول شهادت تمت است پس پس یکدیگر لا یتصل به شهادت
 الطلقة و الحجة مراد بطله تمت است و بکنه عداوت و دلیل که اهل باشد بر منع شهادت
 قریب از برای قریب و در تأشیه و مجروح و بجزیل مانع است گوی احوال در عین ملاست
 بمعصیت باشد و دعوی فرق میان بینش سائل در انا یا را اعتبار نه در لوص دیگر حکم است
 همچنین رد شهادت شطرنج باطلی مستند است زیرا که در نه من نبوسه وجود شطرنج نبود و در

حدیثی از آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم بصحت نرسیده و احادیثی که در این باب
 روایت گردیده باطل و واسطه سبب و سایر را در باره شطرنج اکالیهم و اختلاف است
 بنا بر آنکه در ایام ایشان ظاهر گشته و شک نیست که از جنس الهیست که از طاعت خدا
 بر کران است و لایسا مستکنش متقابل در نماز و روزه آن از اوقات صلوات می گردد
 و بسیار است که میان اهل ادوار و محاصره بر پایی شود و بعد از آن و حسیح صد و رمی گردد
 و این معلوم و مشاهد است و علی کل حال نماز اعمال خیر است و نه از اشتغال اهل صلاح
 و اما آنکه حرام است منع باشد تا آنکه دلیلی دال بر آن قائم گردد و لعل علی العموم حرام
 نیست زیرا که بر هر آنچه انسان بدان تلبی می کند صادق است کائنات ماکان و در تحریم
 بسیاری از مباحات لازم گردد آری و میکه مقصود از شطرنج مقامره باشد حرام
 خواهد بود بنا بر قمار نه بنا بر لعل و همچنین شعر و شاعری مانع قبول شهادت نباشد چه شعر
 بمنزله کلام است حسن او بهیچ کلام حسن و قبیح او بهیچ کلام قبیح باشد و در حدیث آمده که
 بعضی شعر حکمت است و شک نیست که بعضی شعر شتلمیر مکارم اخلاق باشد و طبع را
 بدان افعال تام دست بهم می دهد و حفظ بهیچ اشعار قانده بسوی مکارم اخلاق و بجا است
 حکم باشد مثل اشعار متضمن مباح کرم و شجاعت و عفت و ذم و نیا و حمد آخرت و بیان
 فضایل و پسند یا الفاظ ارجمند و نحو آن از غرض خیر و محتوی بر ذم اعدا و این امور پنجین
 ایاتی که مشتمل بر حکم و مصالح دین و دنیا و محرک بذکر آله و نعمت رسالت پناهی باشد
 با ضرب امثال که طبع بر عت تمام مناقش می گردد و با تصویر صورت که اسلح و آذان
 شیفه اوست چنانکه در تحقیر دنیا و تفصیل کسی که آنرا غایت مرام خود ساخته و تلبیح تکلیف
 بر تحصیل عاجله و ارشاد بسوی حفظ مروت و حفظ دین بسیاری از نظم و پیده باشد که است
 واحد از آن بر چنین مثال و منوال قائم مقام کار پس از غیر اشعار می گردد و شک
 نیست که حفظ این نوع انفع مطلوبات فطن است آری شاعری که شتمل بر امراض مخومات

اینگونه روز و لوط و مانند آنست باید مقیله در راه حیا است زیرا که لا بد جدا و بلیع بوی
 خبری باشد اگر چه بعد از آن بود و بنا بر غایت که در جوهر شر و جید فخر نماید و از قیاس است
 مراد آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم کیست که آن یستلجی است احد کفر قیاسی
 و قیاس آن شریعت که در آن قدس و عظمت و عظمین و تزلزل و اراض سلین باشد
 و بعد از این آنست که در آن استقامت با مردین و ترغیب و ترغیب از شرع پسین
 چنانکه در بسیاری از شرای زناده اتفاق می افتد و بدتر از این همه اشعار بیان چنان
 و امثال ادای شرای بی دین است و اما اشعاری که مشتمل بر ذکر جلال و تقداد و محاسن
 و قنولات فائده و شکوای بلوی و فراق است پس ترک اشتغال بدان اولی است اگر چه
 عالی از ترقی طبع و تقویم ذهن و تصفیه فهم و سحر و درک و تکمیل فواید است و آن
 نظم آنست که در فسر است و در و جوت باشد چنانکه مولانا از الایادی در شال
 آورده و او این خوش به آن اشتغال کرده و آبروی تازه بشرای اسلام و ناظران کما
 بخشیده اند اما میم بر آنکه این عباس گفته رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم حکم کرده است
 بهین و یک شاه و این نزد و ابو داود و نسائی است و گفته که سید شریعیت
 مثل آن ابو داود و ترفی از حدیث ابی هریره آورده و این جان صحیحش گفته
 و هو الحق پس هم یک شاه عدل و بهین واجب باشد بیت
 قاضی شهر ناشقان باید که یک شاه اقتدار کند
 و فیه این حکم درست صحیح بروحی است که افکارش جزا کسی که گفت نمی شناسد
 نمی آید و جمله روایات او از صحابه زیاد و بر لبست کس اند و بهین را این احسانیت
 جوابهاست که همه خارج از دانه انصاف است و باعث متمسک به ایستادن آنست که
 و لقانی امر باشد و در جبل کرده و آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم شاهد الایامینه
 فرموده و لکن غیر غنی است که درین متمسک آنچه منفی جیده باشد غیبت نیست از کینه و تبه

وال بر عدم قبول شاهد واحد بایکین است و این مفہوم را باید جو منطوق که قضایا یک شاهد و یمن
 باشد حکم نبود با آنکه این مفہوم مفہوم لقب است و بخاری اصول و علمای فحول بدان عمل
 نمی کنند چنانکه معروف است و اما شهادت اہل ذمہ پس مختص بسفرتست زیرا کہ مظنۃ اعدوان
 حال و نقد صدور مسلمین است و حدیث لا تقبل شہاد لاملۃ علی ملۃ غیر مختص از برای
 احتجاج باشد و اگر صحیح گردد و مختص شود باین انانۃ صتر بقدر فی الارض و اما تحلیف
 بشود و زوریت پس ظاهر آنست کہ منجملۃ ثبوت مامور بپست و لایسا نزد فساد و زمان و ثواب
 اگر مردم بر شہادت زور و بیا رست کہ بعض متساہلین و شہادت تخرج از یمن قاجرہ
 می کنند بعض بعکس این امر میروند و آنچه دال باشد بر منع از تحلیف شود و نیامد و در انطباق
 استدلال بقولہ تعالی فیقسمان باللہ بر محل نزاع خلاف است و اعظم خیرے کہ بدان
 استقامت بفرق میان صدق و کذب شہادت نمایند تفریق شہود است و لایسا
 چون حاکم از بعض احوال کہ تو اظہر بران جائز نیست بپرسد شوکانی گفتہ و لقد انتفعت
 بتقریق الشہاد و تنويع سؤالهم و قل ما نفعہ شہادۃ بعد ذلک و حاکم را تاہل
 جائز نباشد بلکہ بروی امکان بحث از ہر آنچه صدق کشف حقیقت باشد واجب است و تفریق
 شود از یمن و ادای است و خبر و وزن اقوی از خبر یک زن است و چند آنکہ عدو بینداید
 قوت خبر از وزن گردد و مقتضای بر عدم واحدہ در آنچه مردان را بران اطلاع باشد
 بی دلیل است و در کتاب و سنت آنچه دال باشد بر جواز شہادت بر شہادت کہ در اصطلاح
 فقہاء شہادت از ہا گویند نیامدہ مگر بعض متاخرین بر جوازش استدلال بجواز روایت
 احادیث و غیر ہا از راوی آنہا کردہ اند و از آنحضرت صلعم بدان اذن واقع شد چنانکہ
 و حدیث فربا مبلغ ادعی الہ من سامع و رب حامل فقہ الی من ہوا افقہ منہ
 است و اہل اسلام در جمیع اعصار بران اجماع کردہ اند و حکم شہادت و روایت یکمیت
 و ہر کہ زعم فرق کند بروی دلیل باشد و مقتضای این استدلال صحت اربعہ در اموال

وحد و دو تناسل و مردمی و اشتراط شهادت و دو کس بر شهادت یک کس است پس هر که
 شهادت را بر حکم روایت داشته و می راز التزام این معنی یعنی نیست و مستحب است
 هر دو را نکلت گردانیده و می قبول ارعاده در مال می کن و نه در غیر آن و اگر این التزام
 کند دلیل دال بر جواز ارعاده بر فرق بیان احوال و جبران ثانیاً بیاورد و میتوان
 گفت که شهادت بر شهادت داخل و بر عموم اولاد و اولاد بر شهادت مطلق شهادت است
 زیرا که این شهادت است بر آنکه غایبانه نزد او بگذارد و اگر او است داد و درین دور
 شهادت بر آنکه در نزد او قرار بگذارد یا تکلم بگذارد و فرق نیست پس چنانکه شاهر را
 شهادت باین امر که غایبی نزد او قرار بگذارد یا بگذارد یا بگذارد یا بگذارد یا بگذارد
 باین معنی که غایبی نزد او شهادت بگذارد و اگر او داد و جاز باشد و مقتضای این کتاب است
 در ارعاده است و لافح حال حاکم نیست آنست که اعمال احکام اقرار بر بر اسراف و
 قرآن احوال کند و در فرق میان تعریف و تنکیر زیرا که این ساجده افراد است از
 اهل علم نمی شناسند و شک نیست که اساس مقدم بر تاکید است آری اگر مقرر
 المای بعلم لغت باشد حمل کلاش بر قوانین لغت باید کرد و در حاش بر عرف و لغت
 اهل بلد کافی است و باجماع اعتبار تعریف و تنکیر محمول بر فاهم اسرار لغت و معنی است
 که معانی ترکیب الفاظ می دانند بخلاف عامه که شبه باجماع اند

باب در بیان دعاوی و بقیات

در حدیث متفق علیه از ابن عباس آمده که آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم فرمود اگر داد و
 مردم بجز دعوی خود مردم دعوی واء رجال و احوال ایشان بکنند و لکن بر مدعی علیه
 سوگن است و نزد پیغمبر با سنا و صحیح باین لفظ است که مینه بر مدعی است و مینه بر کسی که انکاف
 کرد و ابو هریره گفت آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم بر قومی یمن عرض کرد و آنان شتابی کردند

در سوگند خوردن پس ابر کرد که میان ایشان قرعه اندازند تا کدام یک از ایشان سوگند
 خورد یعنی هر که قرعه بر نامش بر آید شش ماه را وی بست تا نذر و الا البخاری و در چه
 قرعه آنست که چون هر دو خصم مساوی اند پس ترجیح احدی با علی الاخره زن میرج جالز نباشد
 و آن منقح قرعه است و این نوعی از تسویه یا نور به میان خصوم است و قضا و قدر است
 شش متنازع فیهم میان دو کس و میگوید در دست یک از آنان یا در دست غیر آنان باشد
 کلام طویل است ولیکن آنچه در خور عمل است همان قرعه است بنا بر این حدیث صحیح و در حدیث
 ابو موسی آمده که دو کس خصومت کردند در داب و اب و هیچ یک را نیند بود آنحضرت صلی الله علیه
 و آله و سلم میان هر دو حکم بنصف نصف کرد از خجسته احمد و اب داود و النساء
 و هذا لفظه و قال اسناد به جید ولیکن درین حدیث تقیید به بودن شش در دست
 هر دو نیست و آنکه در حدیث جابر آمده که دو کس دعوی داب کردند و آنحضرت صلی الله علیه
 و آله و سلم حکم از برای کسی کرد که در دست او بود پس سندش ضعیف است ولیکن استدلال
 حدیث کند می ممکن است چه وی گفت که انھا ارضی و فییدی و آنحضرت صلی الله علیه
 و آله و سلم از حضرمی فرمود انک بینة وی گفت لا فرمود انک بینة و این است
 بر وجوب حکم از برای صاحب ید و بر خصم او بینة باشد اگر اقامتش کرد حکم بجد و اقامت واجب
 گردید و بینة نوی ید را حکم نیست و این دلیل است بر ترجیح بینة خارج و آنکه طبرانی از حدیث ابی هریر
 آورده که آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم اسام کرد میان دو خصم که هر یک بینة آورده و حکم فرمود برای کسی که سهم
 بنامش بر آمد و این حدیث نزد ابوداود و از مرسل بن مسیب است پس قوی بر عارضه حدیث
 نیست و جمع میان این روایات ممکن است بکل بعضی بر بودن شش در دست احدی و بعضی
 بعضی بر بودن شش در دست هر دو یا در دست غیر این هر دو که مقرر است از برای این هر دو و کمالی از تکلف
 نیست و مقام از موطن اشکال است و ارجح نزد ما نیست باشد بجمع تقاوی و چه در صورتیکه
 آن شش در دست احدی است پس بینة که اقامتش کرده اولی است اگر چه در اصل بران نباشد

چنانکه حدیث علی المدعی العینه و علی المنکر الیهین دلالت دارد بر آن لکن میان
 نبودن مینه بر آن و میان عدم اعتداد بر آن ملازم نیست زیرا که با یک حجت مینه
 بود حجت دیگر را که ثبوت یدست منضم کرد و باین رگه در قوت گردید و مینه
 غیر ذی ید اگر چه حجت واحد است و لکن چون بمقتضی مزید اعتبار شود و عدم استناد
 ایشان بسوی مجر و ثبوت یدست در قوت و حجت باشد که بدست دیگر است و اگر آن
 شیء مدعا در دست همگان یا در دست غیرهاست و آن غیر مقرر برای این هر دو است
 یا هیچ یکی را از آن هر دو بر آن دست نیست پس ظاهر است آقا امامه حارثی گفته
 آنحضرت فرمود هر که قطع کند حق مرد مسلمان بسوگند خود و واجب گرداند او تعالی از برای
 او آتش و دوزخ را و حرام کند بروی جنت را مردی گفت اگر چه شیء بسیر باشد ای رسول خدا
 فرمود و اگر چه شاخی از ازار کی باشد رواه مسلم و حدیث دلیل است بر شدت و عید
 حلف از برای اخذ حق خیر و لکن این ایجاب ناکر و تحریم جنت متعید باشد بعد م تو بهر دو
 بعد م تخلص از حق که باطل آنرا گرفته چه مرد و یمین در اینجا اگر چه مطلق وارد شد و یمین ناجز
 است بقریه حدیث اشعث و لفظ وی این است که آنحضرت گفته هر که حلف کرد بر یمین
 و قطع کرد بر آن مرد مسلمان و وی در آن یمین یا حست پیش آید خدا را و خدا بروی خشتناک باشد
 مستحق علیه و فرمود هر که حلف کرد بر یمین بر سر آن که این سه یمین آثمه وی گرفت جائز است
 خود از آن را و این را احمد و ابو داود و نسائی از حدیث جابر مر فوعار وایت کرده اند و این جایز
 صحیح است حدیث دلیل است بر عقلست آثم حالف بر یمین نوی بکذب و علما را در تعلیل
 حلف بر کان و زمان اختلاف است و در حدیث دلالت بر هیچ یکی از این دو قول نیست
 و ابو هریره گفته فرمود آنحضرت کسی که بگوید که خدا تعالی یا ایشان روز قیامت را نظر نماید بسو
 ایشان و پاک نکند و ایشان را خدا اب الیم باشد یکی مردیکه بر فضل آب در صحراست و آن آب را
 از این بسیل منع میکند دیگر مردیکه فروخت کالا را بدست دیگری بعد از عصر و میگردد خورد

که وی این سلمه را بگذازد اگر فتنه است و خریدار قصد بیعتش کرد و الا نگذارد آن کمال بخیر است
 این قیمت است و هر دو یک بیعت کرد با هم و این بیعت نکرد و مگر از برای دنیا اگر امام او را
 از آن دنیا چیزی بخشید و فایده بیعت کرد و اگر بخشید و فایده و این متفق علییه است و
 در فتی گفته رواه الجماعة الا الترمذی و جابر گفته دو کس اختتام کردند و نازقه
 و هر یک نجات عندی گفت آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم حکم از برای کسی
 فرمود که نازقه بدست اوست و حدیث دلیل است بر آنکه بی مزج شهادت موافقه
 خود است و سخن برین حدیث گذشته و مخرج او شافعی و بیغی و دار قطنی است و سندش
 ضعیف است و این عمر گفته رد کرد آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم همین را بر طالب
 حق و سندش نزد دار قطنی ضعیف است و لکن از طریق دیگر هم آمده و در آن این است
 که مطلوب اولی همین است اگر بگول کند طالب حلف نماید و مؤید اوست آنچه از
 جماعتی از صحابه بیرون انکار واقع شده و این همه صالح تخصیص قول با فاده حضرت
 همچو حدیث شاهد الک او بینه و نحو آن اگر چه نزد تحقیق مفید حضرت و الزام
 همین بعد از اقامت بینه کامله محتاج دلیل است و لایسا این بینه بر مدعی واجب
 نیست بلکه واجب بر خصم اوست که مدعی علیه منکر است و از وجوبش بر منکر یا شاهد و از
 وجوبش بر کسی با دو شاهد یا زیاد لازم نمی آید زیرا که بینه فرد کو را با یک گواه قائم مقام
 گواه دیگر است بنا بر آنکه شاهد واحد مناطها حکم نیست و آنحضرت صلی الله علیه و آله
 و سلم شاهد الک او بینه فرموده و شاهد یک و بینه گفته همچنین قبول بینه بعد از
 بینه محتاج دلیل است زیرا که بر هر که بینه واجب بود بینه کرد و بینه مناط شرعی است
 پس قبول مناط دیگر که بینه باشد منتهی بر همان است و حاکمی که ثابت و عارف با ملک
 حکم و مدارک دلیل است او را لائق است که از مدعی نزد طالب او برای بینه بگوید که ترا
 بینه هست چنانکه آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم حضرمی را گفته اگر گوید هست امر با و در نش

که در این باب پیش میروی میمنت تو قبل از اقبال من است و بیدار بودی میرت ختم او را سون بود
 بعد از آن اگر کسی که میمنت دارد هرگز نباید از آن فریاد کند آنچه آن حضرت علیه السلام علیه و آله و سلم فرمود
 منتهی نیست و آنکه آن جهان بگوید و آنجا که آنچه از صحابه و مثل این بر اهلین و حق شده
 غیر مفید است زیرا که مقام از مساجد اجتهاد است و در اجتهاد امور است بر اهل حق است
 میست آری اگر شکست حق و که همین ختم تاج و است و این اطمینان معلوم بود و مثلون
 سمیر بسوی آن و جب کرد و زیرا که امر و نسائی و حاکم از حدیث ابن عباس باورده اند
 که در مورد ختم نام کرد و بسوی رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم در پیوسته است
 فرمودند اقامت کن وی اقامت نکرد و دیگری را فرمود حلف کن دست سوگند خود بخدا
 که جدا و خداست و دیگر نیست که این شصت و نه زمین نیست جبرئیل علیه السلام نازل شد و گفت
 ای کاتب است آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم حلف را فرمود و بلی قد علینک
 الله قد غفر لك باخلاص قبالك لا اله الا هو بعد و او را امر باینی حق نصرت
 کرد و این حدیث را که اقامت نیست اگر چه بعضی اهل حدیث زعم کرده اند بگوید که آن حدیث
 و در آنجا رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم الزام ختم باینی حق بعد از حلف باخبار جبرئیل
 علیه السلام کرد و این خبر مفید علم یقینی است پس چون حاکم را آنچه مفید علم بکذب یمن
 باشد حاصل گردد و بران عمل کند و اگر حاصل یمن ظن بکذب است فقط چنانکه شهادت
 و شهادت بر مفید است پس عمل بدان جایز نباشد زیرا که ترجیح منطوق بر ظاهر است
 بر منطوق بدون دلیل است و مفید علم بکذب یمن چند چیز است از آنجا که یک علم حاکم نیست
 چیزی است که حلف بر لغت آن حلف کرده باشد و یا اقرار حلف که وی سوگند دروغ
 نموده است یا شهادت که ضرورت مفید علم باشد یا استدلال آنچه توان از آنچه مقایسه
 دوست عاقله زنی الله عنما گفت و اما رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم روزی بر من
 شهادت می خواست و ما بر او فرمودند و وی که عجز از بکی نظر بسوی زمین حارث کرد

و گفت هذاهذا ام بهتدباس بعضی متفق علیه و حدیث و دلیل است بر اقله تیافه و در غرض است
نسب و چنین است مذکور بالکتاب و شافعی و حاکم و غیره علی و ابی طالب و ولایت تقریریه نبولیت
و تقریریه یکی از اقسام سنت است و خفیه بان رفته اند که عمل بر قیافه نیست و دعوی نسخ
مجزر و دعوی بلا بر بان است و نیست ممانع میان این حدیث و حدیث قره زری که هر
واحد از اینها مثل بر طریق شریعت است هر کدام که حلق شود احکام بدان حاصل است و اگر
هر دو معاد است بهم و بنده پس خود هیچ اشکال نزد اتفاق نیست نزد اختلاف اعتبار اراک است

کتاب العتق

در حدیث متفق علیه از ابوهریره آمده که آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم ارشاد کرد هر مرد
مسلمان که مرد مسلمان را آزاد کرد بر مانند اعدای و بر برابر هر عتقوی از وی عتق است از
اعتق از نار و لفظ نزدی از ابی امامه که آن صحیح گفته این است که هر که آزاد کرد و دوزن
مسلمان را باشد این هر دو فکاک او از نار و دوزن او را دوست از حدیث کعب بن جریه
بسنن صحیح هر زن مسلمان که آزاد کرد و زن مسلمان را باشد فکاک او از نار و آب و زگفت
آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم را پرسیدم که ام مثل افضل است فرمود ایمان بخدا و جاد و در
راه او گفتم که ام رقاب افضل است گفت آنکه ثمن گران دارد و دوزن و گران خود افضل است
متفق علیه و در حدیث ابن عمر است که فرمود آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم هر که آزاد کرد
حصه خود را که در بنده بود و او را مال است که بهای عبد میرسد قیمت کرده شود بنده و قیمت
عدل و دوزن و شرکا حصص خود و عبد بروی آزاد گرد و دوزن آزاد شود از بنده آنچه آزاد
شد یعنی در بنده حصص عبد مانند متفق علیه و هم چنین از ابی هریره آورده اند که در قیمت کرده شود
بنده بروی و طلب سعایت نموده آید بدوزن شقت بر عبد و گفته اند که سعایت مدح است و
نیز و ممکن است که مراد آن باشد که آزاد شود از بنده آنچه آزاد شد بر سعایت نیست غم برعتق

باد و ان شاء الله بر سر و کشته آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم فرمود پادشاهی و تاج و سیج نیز
 پادشاهی را نپذیرد و ملک را نپذیرد و پادشاهی را نپذیرد و پادشاهی را نپذیرد و پادشاهی را نپذیرد و پادشاهی را نپذیرد
 صلی الله علیه و آله و سلم فرمود و هر که مالک ذی برکت محرم شد آن آزاد است و این نذر احمد
 اهل سن است و لکن بعضی از حفاظ ترجیح و تفش کرده اند و جمیع اخبار وارد و در حق ذی برکت
 مالی ارساق است و لکن مجروحش انتماض از برای ماستدلال می تواند شد و در لفظی حدیث
 معتقه از سلم آمده و اتفاق و خیرا اگر چه ظاهر و انشاء بعد از شهادت و لکن ستانیم
 آن نیست که شهادت بعد سبب نباشد و قرآن بن حسین گفته مردی شش مالک خود را نزد
 مردان خود آزاد ساخت و آن مالی غیر ازین مالی که نبود آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم ایشان را طلبیده
 جز کرد و در قریه آنست و در آنکه او کرده و چهار را در آن گذاشت و آن مرد را که میانه اند
 رده بود و من سخت گفت و این نزد سلم است و این حدیث دلیل است بر آنکه تمام جمیع در
 مرض حکم و سیت است نافذ می شود و ارث است بهت اتفاق در شهادت و حدیث محبت است بر
 او حلیفه زن رافقه که قاتل از معتق حبیب سفینه مولای آنحضرت از نفس خود حکایت کرد
 که من مالک ام سلمه بودم و می گفت آزاد می کنم باین شرط که خدمت رسول خدا صلی الله
 علیه و آله و سلم کنی تا از ندامتی رها و احمد و احمد اود و النساء و الحاکمه و دنیا
 حدیث دلیل است بر صحت اشترای خدمت بر عبد معتق و صحت تعلیق معتق بر رد وجه
 دلالت آنست که آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم را علم بران حاصل شد و آن را بر
 اشته و عاقله رضی الله عنه گفته رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم فرمود و لا از برای شستن
 معتق حلیفه می حدیث طویل و این عمر گفته آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم نه بود
 و الله ایست همچو کعبه النسب و فرخته شود و نه سیه کرده و آیه صحیح این جاب و الحاکمه و اصله
 فی الصحیحین بغیر هذا اللفظ

باب در بیان مبرزو کاتب و ام ولد

جابر گوید مردی از انصار فلامی را از پس پشت آزاد کرد و جزوی او را مالی نبود این جبراً
 آنحضرت رسید فرمود که می خرد او را از من نعیم بن عبد الله او را بهشت صد در هم خرید کرد
 متفق علیه و در لفظی از بخاری چنین است که پس محتاج شد آن مرد و در رواستیه از
 نسائی آمده بود بران مرد و بن پس بفرخت آن را بهمان بهشت صد در هم و آنحضرت صلی الله
 علیه و آله و سلم این در اجماع بود و گفت دین خود را و ادا کن حدیث دلیل است بر مشرعبیت
 تیسیر مطلقاً و بر بیع مبر با حاجت و خبر و مال بر بیع اگر بصحت رسد جمع ممکن است لکن
 صحیح نشده و قائل تجاوز و اوقف در موقف منع است و بر بیعی عدم جواز بیان مانع از است
 اگر گوید مانع عتق است گوئیم ناجز است و امان بودن مشروط بشرط غیر واقع پس منوع است
 و در حدیث عمر بن شعیب عن ابی سعید جده از آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم آمده که کتاب
 عبد است ما و امیکه بر وی از مرکباتش در سینه باقی است اخوجه این د اود با سند
 حسن واصله عند احمد و التثنية و ام سلمه گفته رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم
 فرمایند چون یکی را از شما کسی در مالان مکاتب باشد و نزد آن مکاتب مال بود که بدل کتابت و ا
 می تواند کرد پس باید که از وی در پرده شود و او را احمد و الا ربعة و صحیحه الترمذی
 حدیث دلیل است بر دو مسئله یکی آنکه مکاتب را چون مال بقدر کتابت باشد و می
 در حکم احار است سیده را از انان ملوک در پرده می باید بود و گو تمام مال هنوز تسلیم نکرد و
 آنکه ملوک را نظر بر مالک رواست مادم که او را مکاتب نگرد است و مال کتابت را می باید این
 بحاس گفته آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم فرمودیت داده می شود و مکاتب بقدر آزادی
 دیت حر و بقدر ررق دیت عبد و او را احمد و ابن د اود و النسائی یعنی اگر مکاتبی که
 نصف مال کتابت داده است کشته شود قاتلش نیمی و تیش بحساب حرو نیمی بحساب بند
 بولای او بدهد و عمر بن حارث که برادر جویری ام المومنین است گفته گذشت آنحضرت صلی
 علیه و آله و صحبه و سلم نزد سوت خود در می وند وینار سه وند و بند وند داد مگر بنده ای که دل

نام داشت و سلاح و زینتی که آنرا صدقه ساخته بودند و از البخاری و ابن حدیث
 دلیل است بر تتر و جناب مقدس او انارناس و عراض و نیا و غلو قلب و قال استتال
 باین سخن میسر او در حدیث ابن عباس است نزد احمد و ابن ابی حاتم و حاکم و اسناد ضعیف
 مرفوعاً مبنی بر آنست که بنی سید خود وی را از دوست پیدا از مرگ رسد و این دلیل است بر
 حریت ام ولد بعد از مرگ بید و برین است و ال حدیث متقدم که نه بنده گذاشت نه داد
 و این سلسله طیل الذیل است ابن کثیر منسب متقی در آن جمع کرده و جمله اقوال در آن هشت
 قول است و شک نیست که حکم بقتل ام ولد مستلزم عدم جواز بیع اوست پس اگر این حادثه
 که قاضی بخریت آنست بولادت از سید است بصحت رسد دلیل باشد بر عدم جواز بیع او
 و لکن جماعتی از حفاظ ترجیح و قفس بر عمر رضی الله عنه کرده اند و احوط نزد ما اجتناب از
 بیع اوست زیرا که اقل احوالش آنست که از او ششبه باشد و مؤمنین و قاطع اند و ششبه است
 چنانکه سادق مصدق و فی جردان اخبار فرموده و در حدیث سهل بن صفیث آمده که رسول خدا
 صلی الله علیه و آله و سلم فرمود هر که امانت کند مجاهد را در راه خدا یا غارم یعنی قرضدار را
 در حسرت وی یا سکا تب را در رقبه او سایه و بار در حق تعالی بر او نیکه جز سایه اش سایه
 دیگر نباشد اخوجه اسحق و صحیح الحاکم تا اینجا اول احکام از کتاب بلوغ المرام
 مضامین و بل النام حاشیه شفاء الاولام انصرام یافت اکنون ابواب کتاب باجماع از
 بلوغ المرام بقسمی آید و بالله المتقی و هو المستعان

کتاب اجماع

درین کتاب ابواب ادب و بر و صل و زهد و روح و ترمیم از مساوے اخلاق
 و ترغیب و تمکار مبادات و ذکر و دعا ذکر و است تا خاتمه بمبدأ امور بر منتهی باشد

باب در بیان ادب

سلم از ابو هریره روایت کرده که رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم فرمود مسلمان را بر مسلمان
 شش حق است چون ملاقاتش کنی بروی سلام کن و چون ترا بخواند یعنی از بر او
 طعام اجابتش کن و چون نصیحت خواهد اندرز کن و چون عطسه زند و آلودگی بدو جابتش ده
 یعنی یرحمک الله بگو و چون بیمار گردد عیادتش نما و چون بمیرد همراه جنازه اش برو و در
 حدیث ابی هریره هست مرفوعاً نظر کنی یک سیکه اسفل از شماست در ترس و زبیدی یک سیکه
 بالا از شماست که این نظر اجد رباً است که از در او احتقار نعمت خدا بر خود کنی و متفق
 علیه و اللفظ مسلم و نو اس بن سیمان گفته آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم ما از بر و آثم یعنی
 نیکی و بدی پرسیام فرمود بر خوش خویشیت و آثم آنست که در سینه تو با فردا خوشی و آثم
 اطلاع مردم بر آن اخراج مسلم و آثم ز اسلام است از حدیث ابن مسعود مرفوعاً چون شما کسی
 باشید و کس با یکدیگر بدو آن سوم سرگوشه نکنند تا آنکه مردم بیا میزند زیرا که این نتایج
 اند و بگین می سازد آن دیگر را و ابن عمر گفته آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم فرمود مرد مردی را
 از مجلس او برخیزانید و خودش در آنجا بنشیند و لکن نعمت و وسعت کنید منفی علیه و فرمود
 چون یکی از شما طعام خورد دست خود پاک نسا و تا آنکه بپسند یا بلباسند و دیگرے را و این نیز
 متفق علیه است از حدیث ابن عباس و ابو هریره گفته آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم فرمود
 سلام کند صغیر بر کبیر و قلیل بر کثیر و در روایتی از سلم و سوار بر باشی و در حدیث علی است مرفوعاً
 کافی است از جماعت چون بگذرد آنکه سلام کند یک از آنان و مجزای است از جماعت آنکه
 جواب سلام گوید یک از آنان و مجزای است از جماعت آنکه جواب سلام گوید یک از آنان
 رواه احمد و ابی یحیی و فرمود ابتدا نگویند و نصاری را سلام و چون ملاقی شوید
 ایشان را در راه مضطر گردانید بسوی ضیق مکان و این نزد مسلم است از حدیث علی و این
 سنت از عمر در ازبستگی گشته تا آنکه امر فرستاد به العکس شد و از تبعات ترک این سنت است
 که زمام حکومت بلاد اسلام درین زمان بدست اهل کتاب است و فرمود چون عطسه زند

سکینه از شما الحمد لله بگوید و زيارش آرد يا رب ساجد الله گوید و زوی در جوابش بگوید بسم الله
و يصلح بالکم فرمایند اخراجیه البخاری عن علی و جم از علی است نزو سلم فرمود عاتیا شما
سکینه از شما استاده و چون نعل پوشید ابتدا پای راست بکنید و چون بکشید ابتدا پای چپ
چپ نماید و باید که سینه اول و تنخل و آخر در نزو باشد و این متفق علیه است از حدیث
علی و جم دی رخصه اندر سه گفته که رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم فرمود و نزو سکینه
شمار یک نعل یا هر دو پوشید یا هر دو را نعل بکن متفق علیه و در حدیث ابن عمر است که
نمی بیند خدا بسوق کسی که نمی کشد جامه خود را بناز و فرمود چون بخورد یک از شما و بنوشد
بدست راست بخورد و بنوشد در بر که شیطان بدست چپ می خورد و می نوشد اول
منتفق علیه است و ثانی نزو سلم و عمرو بن شعیب عن ابی عن جده آرد و که آنحضرت صلی
علیه و آله و سلم فرمود بخور و بیاشام و پوش و غیر سرت و میله اخراجیه احمد و ابن داود
و علقه البخاری

باب در بیان بر و وصله

ابوهریره گفته آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم فرمود هر که دست و پا را که فراخی کرد و شود
در رزق دوی و تاخیر کرده شود در اثرینیه اهل و عیله باید که صلا رحم کند اخراجیه البخاری
و فرمود نمی رسد آنکه بخت قاطع رحم منتفق علیه من حدیث جابر بن مطعم و فرمود
حرام کرده است عابرها حقوق اجمالت و زنده در گوگردن و نثران و منع و استعشی
بخل و گواهی کردن و مکروه داشته است قال و قيل و کثرت سؤال و اجابعت مال و
این متفق علیه است از حدیث منیر بن شعبه و کراست در لسان شایع مطلق می شود بر تحريم
پس این چیز احترام باشد و عمرو بن العاص از آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم آرد و که شما
خدا و رضای را درین است و خطایین ناخوشنود و خدا و خداوند و پرست اخراجیه الترمذی
و صحیح ابن حبان و الحاکم و انس گفته آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم فرمود و گوید کسی که

جان من بدست اوست ایسان می آرد و بند و آنکه دوست دارد و از برای هم سایه یابد
 خود آنچه دوست می دارد و از برای جان خود و این متفق علیہ است و در حدیث ابن مسعود
 آمد که پیغمبر رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم را که ام گناه عظمی است فرمود آنکه ندانم مقرر گشته برای خدایا آنکه
 و سے ترا فرید و گفتیم باز که ام گناه دیر ز گزشت و بود آنکه فرزندت را بکشت
 از ترس آنکه با تو بخورد و گفتم باز که ام گناه دیر فرمود آنکه زنا کنی با زن همسایه خود
 الشیخان متفقاً و ہم در حدیث متفق علیہ است از ابن عمر و ابن
 العنصر مرفوعاً که از کبار است و شنام دادن مرد بار و پدر خود گفته شد رحل
 والدین را سب می کند فرمود آری و شنام می دهد پدری را پس و سے پدر را و شنام
 می دهد و سب می کند مادر را و این وی سب مادر را نکس می نماید بیست
 و بن خویش بد شنام می آید احصایب کین نه قلب بهر کس که دبی باز دهد
 و در حدیث متفق علیہ از ابی ایوب انصاری است مرفوعاً حلال نیست مسلمان را که ترک
 دهد برادر خود را یا ده بر سه شب ملاقاتی می شوند هر دو و اعراض می کنند این و آن یعنی از
 یکدیگر و بهتر هر دو کسی است که ابتدا اسلام کند و جای گرفته رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم فرمود
 هر معروف صدقه است اخوجه البخاری و لفظ ابی ذر این است حقیر در از معروف
 هیچ شئی اگر چه ملاقاتی شومی برادر خود را بروی کشاده و فرمود چون پیر سے شور با بسیار که آب
 آلود باز پرس نما همسایگان را اخوجه مسلم و در حدیث ابو هریرہ است مرفوعاً هر که
 دور کند از مسلمان کر بستی را از گرب دور کند خدا از وی کر بستی را از کرب روز قیامت مراد
 کر بستی سختی است و هر که آسانی کند بر تنگدست آسان سازد خدا بر وی در دنیا و آخرت
 و هر که پرده پوشد مسلمان را در دنیا بپوشد خدا پرده او در دنیا و آخرت و خدا در بند است
 مادام که بنده در دهر و برادر خود باشد اخوجه مسلم و فرمود هر که دلالت کرد بر خیر او را مثل اجر
 قاتل باشد اخوجه مسلم عن ابن مسعود و این عمر مرفوعاً گفته هر که پناه خواهد شمار گن را

این پناه و پناه و هر که شوال کند شمار اجداد او را چتری به امید و هر که نکوئی کن با شما جزای
احسانت بکنید و اگر بیاید رعایتش و بهید احسنه الیه علی و تحقیقت در او امر واجب است

باب در بیان زهد و ورع

نعمان بن حنبل گفته است که حضرت را شنیدم می فرمود علل هوس است و حرام بود یا ویران
هر دو شش بهات است که بسیاری از مردم آن را نمی دانند هر که از آن شش بهات پرهیز کرد
دی دین و کار بدی خود نگذاشت و هر که در آن افتاد در جسم افتاد و چرخ چرخ است که
گرد چرخه می چرخد و نزدیک است که در آن میزند آگاه باشد که هر پادشاه را می ست
و نمای خدا محارم او سجده است و در آن آدمی پاره گوشت است چون نیک شود و بد تن
صلح گردد و چون تباه گردد و بد تن فاسد گردد و آگاه باشد که آن پاره گوشت بد است
متفق علیه و این حدیث اسل عظیم و قاعد و کبیر است و درین کتاب است و کافی شیخ متعلق
نوشته و بنایت افاده پرده است و نعمان زهد و ورع این حدیث هردو انگشت خود
بگوش نایل سانه مقصود تا یکدشید نش از آن حضرت صلعم است بیت

حرف از زبان دوست تنبیدن چه خوش بود یا از زبان آنکه شنید از زبان دوست
و در حدیث ابو هریره است نزد بخاری مرفوعا هلاک شد بنده دینار و در هم درجاء اگر دانه
خوش شود گشت و اگر دانه بد شود غم شود ۵

گفت چشم تنگ دنیا دارا یا قناعت پر کند یا خاک گور
و ظاهرا هرست که آخر دینار است و آخر در هم بود چون این هر دو با نیت جامع باشد
هلاک افتد و قناعت کسی است که در همه حال خوشند و دست کافیل ۵
نه شادی داد سمانی نه غم آورد نقصانی پیش مهت ما هر چه آمد بود بماله

این عمر گفته گرفت رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم هر دو دوش من و فرمود باش و در دنیا
کو تا تو بی خانمانی یا را بگری چه هر که سکن و مسکن در وطن ندارد و بار سراه است و سبیل

بچیزی نمی بند و ابن عمری گفت چون شام کنی منتظر باد و بباش و چون صبح کنی نگران
شام بباش

برستی خود را اعتمادی میکنی نه هر کسی قصد فساد می کند
چندے اگر ت زمانه اینجا دارد خالی شود انتظار باد سے کن
و گفت بگم از محنت خود برای تقم غولیش و از زیات غولیش برای موت خود اخوجه البخاری
برگ عیشے بگم غولیش فرست کس نیار و ز پس تو پیش فرست

و هم در حدیث ابن عمرست نزد ابوداود و ابن حبان صحیحش گفته که آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم فرمود ہر کہ مانا شد بقومی و سے سعد و در ان قوم ست و این حدیث متحمل بسط
طویل ست و اصلی ست از اصول عظیمہ دین کتاب اقتضاء الصراط المستقیم کہ تالیف شیخ الاسلام
ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ ست گو یا شرح ہمین حدیث من تشبه بقوم فهو منهم ست و
ابن عباس گفت در پس آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بود یک روز فرمود ای غلام نگاه
خدا را نگاه دار و ترا نگاهش داریابی او سبحانہ را و بروی خود و چون خواست از خدا بخواد
از خدا خواہم و از غیر نخواہم بخندد کہ نیم بند و غیر و خند اے و گر ست
و چون نہ خواہی نہ بخند اخواد اخوجه الترمذی و قال حسن صیغہ و نزد ابن ماجہ
و غیر بسند حسن از سهل بن سعد آمدہ کہ مردے نزد آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم آمد و گفت
ای رسول خدا صلعم راہ نامرا بر کاری کہ چون بکنم دوست دار و مرا خدا فرمود بے تعلقی و ز
کن در دنیا دوست گیر و ترا خدا و زہ کن در آنپسہ نزد مردم ست دوست دارند ترا مردم معلوم
شد کہ بی نیاز سے از دنیا و مال و سامان مردم سبب محبت الہی و دوستی مردم ست
و بعد بن ابی وقاص از آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم شنید کہ می فرمود خدا دوست میدارد
بند و پیر بنیگار را سود و حال گوشہ گزین را اخوجه مسلم

مرا بیکانک از خلق با حق آشنا کرده است چنانچه بطبع من کس کم ساختن بسیار زیاده
 در حدیث مرفوع ابوهریره است نزد توفیق بسند حسن که از من اسلام مردست
 کرد این مالا یعنی در این حدیث نبی اکبر چهار حدیث است که در دین و دنیا انسان را
 کافیست و شرح و تفسیر خواهد بود این مختصر آنرا بر بنی تأیید و مقدمات من بعد کرب گفت
 آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم فرمود پرنگو و فرزند آدم هیچ آوردند بر ترا شکم یعنی شکم
 بدترین آن آوردند بابت که پر کرده شود و از پر شدنش شراب و دریهایی زاید و آن گفت
 آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم فرمود هر بنی آدم بسیار خطا کار است و بدترین این خطاها را
 کرده بکنند گمان انداخته اند که می دین ما حجة و سندش قویست و هم در حدیث
 انس است که فرمود رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم خاموشی حکمت است و قلیل از نقل
 آن و این نزد بقیه است در شعب بسند ضعیف صحیح آنست که قول لقمان حکیم است

باب در ترتیب از مساوی اخلاق

ابوهریره گفت آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم فرمود در داریه خود را از حدیث و احادیث
 را بپایان می خور که آتش منجم را و این را بود او در خارج کرده و این تا بهله از حدیث انس
 خوان آورده و هم ابوهریره گفت که رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم فرمود نیست بپایان آنکه
 مردم را بر زمین اندازد شدیدی کسی است که نزد غضب مالک جان خود باشد و متفق علیه
 و هم در حدیث متفق علیه است مرفوعا از ابن عمر ظلم ظلمت است بر و ز قیامت و لفظ مسلم از
 جابر مرفوعا چنین است که بر بنی پرستم را که ستم تاریکی است روز قیامت و بر بنی کنی بخل را
 که این بخل هلاک کرده که را که پیش از شما بودند و آما هم بسند حسن از محمود بن لبید مرفوعا نقل
 نمود که خوف ترین آنچه می ترسم بر شما شرک که چاک است یعنی ریاضه
 کلید در دوزخ است آن ساز که در چشم مردم گزاری دراز
 در حدیث ابی هریره از آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم آمده که نشان منافق سه چیز است

چون سخن گوید و دروغ گوید و چون وعده کند خلاف نماید و چون امانت نهاد و بشوخیست
 کند متفق علیه و تزوینچین از حدیث ابن عمر این قدر زیاد آمده که چون عصمت
 کند فحور نماید و هم در حدیث متفق علیه است از ابن مسعود مرفوعاً که دشنام کردن مسلمان
 فحوق است و کشتن او کفر و آلوده هریریه از آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم آورده که در
 دارید خود را از گمان بدزیر که گمان الکذب حدیث است متفق علیه و در صحیحین است
 متفقاً از یحیی بن یسار که گفت شنیدم رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم را می فرمود
 نیست هیچ بنده که استرعا کند از وی خدا را یعنی را میبرد و از یک میبرد و او خائن است
 مگر آنکه حرام کند خدا بر وی جنت را و سلم از عائشه روایت کرده که آنحضرت صلی الله علیه و آله
 و سلم فرمود ای خدا هر که والی چیزی شد از است من و شاق آمد بر ایشان دشوار
 کن بروی و فرمود چون قتال کند یکی از شما باید که پیروز میزد و از روی متفق علیه من حدیث
 ابی هریره یعنی بر روی نزنند و هم در حدیث و سه رخصه الله عند است که مردی گفت
 ای رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم وصیت کن مرا فرمود خشم بگیر آن مرد مکرر همین سوال کرد و هر بار ^{تغضب}
 فرمود این نزد بخارست و از روایت خولاء انصار پیروز بخارست مرفوعاً آمده که مردم
 خوض می کنند در مال خدا بغیر حق ایشان را نمار باشد و زیقا است و در سلم است از ابی هر
 از آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم در آنچه روایتش از پروردگار خویش می فرماید که ای
 بندگان من حرام کرده ام من ظلم را بر جان خود و حرام ساختم ستم را میان شما پس
 ظلم نکنید بر یکدیگر و آلوده هریریه گفت آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم گفت می دانید که غیبت
 چیست گفتند خدا و رسول و انا تراند فرمود ذکر کردن تو بر ادرت را با آنچه ناخوشش می دارد
 گفتند اگر باشد در برادر من آنچه می گویم فرمود اگر هست در و سه آنچه می گوئی غیبت کردی
 او را و اگر نیست بهتان بستی بروی اخوچه سلم و هم در حدیث ابی هریره است مرفوعاً که
 مکنید و دشمنان و دشمنی کنید و نه غیبت کنید و پس پشت و نه بیع کند بعضی شما بر بعضی

و باشد بنحی که خدا برادر یکبار مسلم برادر مسلم است ششم نمی کند او را دشمن و تروک
 نمی نماید او را دشمنی شهر او را تقدیمی اینجا است و اشاره کرد بسوی سینه سبزه است
 آدمی را از شر آنکه مقیر نپارد و برادر مسلمان را تمام مسلم بر مسلم حرام است خون و مال او
 و کابروی او و این نیز نزد مسلم است و قرنزی از حدیث قطب بن مالک روایت کرده
 و حاکم صحیح گفته که بود رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم می گفت اللهم حبیبی منکرات
 الاخلاق و الاعمال و الالهواء و الاولاد و اءبار خدا یا یکسو دار مرا از ناشاخته
 عادت و کردار برادر خواش و بیایر بیا و آئین بباس گفته آنحضرت صلی الله علیه و آله
 سلم فرمود ما را تقدیمی خصوصت مکن برادر خود را و مزاج مکن او را و پیمان مکن او را که خاش
 کنی و این را قرنزی پسندی آورده که در آن ضعیف است و بهم نزدیک قرنزی است از
 حدیث ابی سعید خدری مرفوعه و ضعف است که جمع نمی شود در مؤمن کی بخیل و دیگر
 خلق بد و سندش ضعیف است و مسلم راست از حدیث ابو هریره مرفوعه و دشنام
 دهنده هر چه گویند گناهش بر باری است آنجا که مظلوم حیا و زکریه و ابوبکر گفته رسول خدا
 صلی الله علیه و آله و سلم فرمود هر که گزند رساند گزند رساند او را خدا هر که دشمنی کرد مسلمان را
 دشمنی کند بروی خدا استیالی اسوجه ابی دارد و التمدی و حسنه و گفت
 ابو الدرداء فرمود رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم او قتالی دشمن می دارد و فاحش بر پیوسته
 را در این را قرنزی تعبیر کرده و نزد است از حدیث ابن مسعود مرفوعه که مؤمن طعن کننده
 نباشد و نه لعنت کننده و نه خش گوینده و نه بر زبان و این را حسین کرده و حاکم صحیح
 پر خسته لیکن راجع نزد و فتنی وقف است و در حدیث عائشه مرفوعه آمده و دشنام
 مکیه و دگان را که رسید با نچه پیش فرستادند اسوجه البخاری و فرمود آن است
 می شود سخن چین و این متفق علیه است و آن گفته آنحضرت فرمود هر که باز داشت دشمن خود را
 باز دارد خدا او را مذهب خود را و این را ظیری در ادب سطر اخراج کرده و آنرا شایسته است

از حدیث ابن عمر نزد ابن ابی الدنیا و ابوبکر صدیق رضی الله عنہ گفته اند آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم فرمود منی در آید بهیشت مرد فریب و بند و نه بغیل و نه بخاق و این حدیث را نزدی دو حدیث ساخته اخراج کرده و در سندش ضعف است و قمری و کسبیه بن ابی اسحق قوی و قالانکه قوم ناخوشش دارد و ریخته شود و هر دو گوش او آنگاه روز قیامت اخراجه البخاری عن ابن عباس و در حدیث انس است مرفوعاً خوشی باد که اگر باز داشت عیب او از عیبهای مردم و سندش نزد بزرگان حسن است و ابن عمر گوید آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم فرمود هر که بزرگ شد و نفس خود یعنی خود را منظم گرفت ملاقی شود خدا را و وی سجاده بروی خشتناک باشد اخراجه البخاری که در رجال سندش ثقات اند و نزدی تر نیست و گفته که حسن است از سهل بن سعد مرفوعاً شتابی در کار یا از طرف شکیات و فرمود بخوست بر خلقی است و این نزد احمد است از عائشه و در سندش ضعف است ابوالدرداء گفته اند آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم فرمود باید لعنت کنندگان نه شفیق باشند روز قیامت و نه شهید اخراجه مسلم و لعنت در این است شیوخ طائفة ارفض است اعاذنا الله منها و در حدیث معاذ بن جبل است مرفوعاً هر که عار و دبر را در خود را بگناهی نیرزد آنکه خودش بکند نزدی این را حسن گفته لیکن سندش منقطع است و بهر بن حکیم عن ابیہ عن جابر روایت کرده که رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم فرمود وای است که لکه سخن گوید و دروغ گوید تا قوم را بدان سخن بخنداند و بیل است او را با ذویل است او را اخراجه اهل السنن و اسنادش قوی است مراد خجری پیشگان اند و در حدیث انس مرفوعاً آید که کفار و کس که غیبتش کرده آنست که برایش آمرزش خواهد داد الهی عارت بن اسامة با سند ضعیف و فرمود دشمن ترین مردمان نزد خدا دشمن یعنی مرد سخت خصومت است اخراجه مسلم

باب در ترغیب بکارم اخلاقی

فرمود رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم بر شماست راست گفتاری زیرا که صدق راه
نی نماید به نیکو کاری و نیکو کاری را وی نماید بسوی بهشت و همیشه آدمی راست
می گوید و بختری صدق می کند تا آنکه نزد خدا صدق نوشته می شود و یعنی بسیار راست گو
و دور دارد بر خود را از دروغ زیرا که کذب راه می نماید بسوی بخور و خورهای است
بسوی نار و لایزال آدمی دروغ می گوید و بختر و قصد کذب می نماید تا آنکه نوشته میشود
نزد خدا کتاب متقی علیه من حدیث این مسعودی و جیم در صحیحین است متفق از
ابی هریرة مرفوعاً و در داریه خود را از ظن بر تراکظن کذب حدیث و دروغ ترین بخت است
و فرمود بهر نیز بخور و از نشستن در راهها گفتند ای رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم چاره چیست ما را
از نشستن گاه که سخن کنیم آنجا فرمود چون باز می مانید باره سخن راه بجا آرید گفتند حق
چیت فرمود چشم پرشیدن را بازماندن از ایاد زسانی و جواب سلام را دادن با مروت
و نبی از منکر کردن متفق علیه و الله تعالی

به پیر میگوید گفتیم که چیت راه نجات بخواست جام می در گفت عیب پوشان
مسعودی گفته آنحضرت فرمود هر که خدا بادی اراده خیر می فرماید او را در دین فقی می گردانند
علیه مراد بنقه درین حدیث و دیگر احادیث که در معنی این حدیث است با اتفاق اهل علم
و فقه فهم کتاب و سنت و درک اوله و پنج ملت است و فقه معظمو علیای فرج و فقه ای
رای و در سلف مرزاد در دنیا و در غیب در آخرت را که غالب بر کتاب و حدیث و عالم
بقرآن و سنت می بود و فقهی گفتند و امر و فقه عبارت از کسی است که متشقی شرار و
متقی ممدار باشد و قنادای بسیار از اقوال و آرای اهل روزگار مرد و مباح
موجود بود و مردم را بدان قضا و قضا کند فان الله و اما الیه راجعون ابوالدرداء گفت
فرمود رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم هیچ شئی در ترا و در گران ترا حسن خلق نیست و این
نزد ابوداود و دست و ترندی تحبش کرده و در حدیث ابن عمر است مرفوعاً که یا شایداً ایمان

متفق علیہ و فرمود از آنچه مردم از کلام نبوت اولی دریافتند این سخن است که چون
 شرم نکردی هر چه خواستی بکن اخوجه البخاری و در حدیث ابو هریره است نزد مسلم
 مرفوعاً من قوی بهتر واجبست بسوی خدا از سوسن ضعیف و در هر مسلمان خیرست
 حرص کن بر آنچه ترا سود دهد و در خدا جو و عاجز شو و چون مصیبتی رسد بگو که اگر چنین
 می کردم چنان می بود و لکن بگو که قدر الله و ما شاء فعل یعنی خدا همچنین مقدر کرد و
 آنچه خواست نمود زیرا که حرف تو بمعنی کاش عمل شبیلان نمی کشاید و عیاض بن حاکم گفته
 آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم فرمود او تعالی وحی فرستاده است بسوی من که فروتنی
 کنی دشمنان آنکه یعنی نیکو احوالی بر احوالی و نازش ننمای هیچ یکی بر هیچ یکی اخوجه مسلم
 و در حدیث ابی الدرداء است مرفوعاً هر که باز دارد از آبروی برادر خود در پس پشت او
 برگرداند خدا از روی او آتش دوزخ را روز قیامت اخوجه الترمذی حسته و نزد
 احمد از حدیث اسامیت نیز بخوان آمده و گفت ابو هریره که فرمود رسول خدا صلی الله
 علیه و آله وسلم نکند هیچ صدقه از مال چیزی را و نیز فرمود خدا بنده را بفقو یعنی از جرم و
 تقصیر دیگری مگر عت و التواضع نکرد احدی از برای خدا مگر بلند کرد او را خدای تعالی
 اخوجه مسلم و عبد الله بن سلام گفته آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم فرمود ای مردم
 فاش کنید سلام و بخورانید طعام و پیوند سازید ارحام و شما را روزی بپیشب و مردم و غایب
 در آیند بخت بسلام ترمذی گفته این حدیث صحیح است و تیم داری گوید رسول خدا صلی الله
 علیه و آله وسلم فرموده و بین نصیحت است سب بار گفت این را گفتیم از برای کیست اے
 رسول خدا صلم فرمود خدا را و کتاب او را و رسول را و ائمه مسلمین و عامه ایشان اخوجه
 مسلم و فرمود اکثر چیزی که در بهشت در آرد تقوی است و حسن خلق است اخوجه
 الترمذی و صحیح البخاری که عن ابی هریره و هم در حدیث مرفوعاً اوست نزد ابی لیلی
 شامی توانی بخند مردم را با لباس خود و لکن باید که بخیه آنان را از شما بطوجه حسن خلق

حاکم گفته این حدیث صحیح است و گفته او را از ابی اسحاق بن ابی بکر و ابو هریره و فروغان است
 مؤمن آئینه برادر مؤمن خود است یعنی با و ترا حبیب او و گاه می آید و از ابن عمر آمده که
 آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم فرمود مومن می آید و برادر می آید و برادر می آید
 می کند بهتر از کسی است که مخالف مردم و صابر برادر می آید و این را ابن ماجه
 با سند حسن احراج کرده و این حدیث نزد ترمذی نیز هست لیکن نام صحابی نبوده
 و از ابن سعد آورده که گفت رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم الاصلح است
 خلقی محبت خلقی و در مشکوٰۃ این حدیث را از عائشه رضی الله عنها روایت نموده
 و ابن جبار گفته صحیح است

باب در بیان ذکر و دعا

گفت ابو هریره که گفت رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم حق تعالی می فرماید من با بنده
 خودیتم تا ذکر من می کند و هر دو لبش بیاد من خندند و این نزد ابن ماجه است و ابن جبار
 تسبیحش کرده و بخاری نقلی آ آورده و در حدیث معاذ بن جبل است مرفوعاً که در این دم
 هیچ عملی که نجات دهنده تر باشد از دعا و از عذاب خدا از ذکر خدا احرجه ابن ابی شیبه
 و الطبرانی و اسنادش حسن است و مسلم از ابو هریره مرفوعاً روایت نمود که گفت
 قومی در رمی که ذکر خدا می کنند در آن مگر ذکر خدا آن قوم مالا که و پوشید آنان را
 رحمت و لطف ابو هریره نزد ترمذی این است است قومی بمقتدای ذکر خدا اندران
 نکرد و در در بنی نضر تا دیگر باشد حضرت برایشان روز قیامت و این حدیث حسن است
 و در حدیث ابو بکر است نزد شافعی و تفقا مرفوعاً که گفت لا اله الا الله وحده لا شریک
 له و دبار دی بچ که است که چار نفس از اولاد اسمعیل آزا کرد و ابو هریره گفت فرمود آنحضرت
 صلی الله علیه و آله و سلم هر که سیحان الله و سبحان الله صد بار گفته انگنده شد خطایا می آید و اگر چه
 باشد بچو کف دریا یعنی در کثرت و این تحقق علیه است و مسلم از حدیث جویری آورده که گفت

آنحضرت مرا التزم بعد از تو چهار کلمه اگر وزن کرده شوند با پنجمه گفتی توازین روز برابر آید
 بدان سبحان الله و بیحد لا عد و خلقه و رضا نفسه و زنة عرشه و مداد کلماته
 و ابوسعید خدری مرفوعاً آورده که باقیات صحاحات این است لا اله الا الله و
 سبحان الله و الله اکبر و الحمد لله و لا حول و لا قوة الا بالله اخبرجه النساء
 و صحیحه ابن حبان و المحاکمه و احادیث در فضائل این کلمات مجتاً و فراوی بسیار
 آمده و در حدیث سمر بن جندب است که آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم فرموده و در حدیث
 سخنانند و خدا چار سخن است زیان نمی کند ترا بهر چه از آن آفاد کنی سبحان الله و الحمد
 لله و لا اله الا الله و الله اکبر این نزد مسلم است و در حدیث متفق علیه مرفوع بر روایت
 ابی موسی اشعریست که گفت مرا رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم ای عبد الله بن قیس
 راه نهمیم در آبجی از گنجهای بهشت که احوال و لا قوة الا بالله و نسائی و لا ملجأ من الله
 الا الیه هم زیاد کرده و در حدیث نعمان بن بشیر آمده مرفوعاً که دعا عبادت است
 اخبرجه الا ربعة و صحیحه الترمذی و له من حدیث انس و عامر عبادت است
 و نزدش از حدیث ابی هریره و باین لفظ مرفوعاً آمده نیست چیزی اگر مبرخدا از دعا و این را
 ابن حبان و حاکم صحیح گفته اند و ازینجا ثابت شد که دعای غیر ائمه از انبیاء و اصنام و صلوات
 شیاطین و کواکب عبادت غیر الله است پس شرک باشد زیرا که معبود بحق جز حق سبحانه و دیگری
 نیست و انس گفته آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم فرماید رو کرده نمی شود و میان
 اذان و اقامت اخبرجه النساء و غیره و صحیحه ابن حبان و غیره و مؤلف این
 دعا از هجده صحن حسین یک جا ذکر کرده این یکی از آنهاست و در حدیث سلمان است که گفت
 رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم رب شاه شرنماک و کر مغر است شرم دار و از بنده خود
 چون هر دو دست بردارد از آنکه تنه برگرداند اخبرجه الا ربعة الا النساء و صحیحه
 المحاکمه و عمر گفته بود آنحضرت چون دراز میکرد و دست خود را بر زمین میگردانید آنها

رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم مروی را می گفت اللهم انی اسألك بانی اشهد
 انک انت الله لا اله الا انت الاحد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن له
 کفو احد فرمود تحقیق خواست خدا را بنامی که چون سؤال کرد و شود بدان برادر او را
 و چون خوانده شود بدان بپذیرد و اخرجه الا ربعة و صلحہ ابن جبان و مسم و زود
 اربعه است از ابوهریره که چون صبح می کرد رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم می گفت اللهم
 بک اصبحنا و بک امسینا و بک نمحی و بک نموت و الیک النشأ و چون شام
 می کرد بنشین می گفت مگر آنکه بجای الیک النشأ بنگام شب الیک المصیر می گفت
 و آنش گفته اکثر دعای آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم این بود ربنا اتنا فی الدنیا
 حسنة و فی الآخرة حسنة و قنا عذاب النار متفق علیه و ابو موسی اشعری
 گفته آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم این دعا می گفت اللهم اغفر خطیئتی و اسرف
 فی امری و ما انت اعلم به منی اللهم اغفر لی جدی و هنلی و خطائی و
 عمدی و کل ذلك عندی اللهم اغفر لی ما قدمت و ما اخرت و ما اسررت
 و ما اعلنت و ما انت اعلم به منی انت المقدم و انت المؤخر و انت علی کل
 شیء قدیر متفق علیه و مسلم از حدیث ابوهریره آورده که می گفت رسول خدا صلی الله
 علیه و آله وسلم اللهم اصلح لی دینی الذی هو عصمة امری و اصلح لی دنیا
 التي فیها معاشی و اصلح لی اخرتی التي الیهامعادی و اجعل الحیاة زیادة
 لی فی کل خیر و اجعل الموت راحة لی من کل شر و آنش گفته آنحضرت صلی الله
 علیه و آله وسلم می گفت اللهم انفعنی بسا علمتفی و صلینی ما یفغننی رواءة النساء
 و الحاکم و زودتر نزد ابی هریره بخوان آمد و در آخرش گفته و رد فی
 الحس لله علی کل حال و اعوذ بالله من حال اهل النار و اسأله حسن است و
 عائشہ رضی الله عنها ما این دعا مؤخت اللهم انی اسألك من الخیر کلّه عاجله

و آنچه ما علمت منه و ما علم اعداء و اعصابك من التمهيد ما جعله و اهل
 ما سلعت منه و ما علم اعداء اللوم ان اسالك من المحرم ما سالك سبيلك
 و نيكاد اعصابك من حرمها ما د به عبدك و بيدك الله تعالى ان اسالك الله و ما قرب اليها
 من قبل اهل و احب لك من المار ما تمرد اليك من قبل اهل و اسالك ان يجعل كل قصه اتمية
 لي حيد و اين نزد اين ما چيست و اين جهان و حاكم و تعجبش پر دشت اند و اين دور
 از مبداء نبويه على صاحبها الصلوة و التحية كتب مستقلة تاليف يافته اند آنچه حصن و معين چيست
 و از كار نو و دي و كتاب سلاح المؤمن و كتاب فرزند سلاح و زبان و دين كتب جامع غالب
 اوجيست كه با سانيه محييه و حسن ثابت گشته و زواياي ضيفه هم دار و اين كتب را
 شرح است كه در ان اعتناء و تنقيح رجال سند و صحت و ضعف متن و فتنه آراء و انجمله
 تحفته الذاكرين شرح مائة الحسن الحسين از علامه شوكانى رحمت و لعنن ابي علم از ان
 كتب انتخاب و دعوات حميده گزیده اند و آنرا آنچه است كتاب حرب و عظم و حزب قبول
 در چون الفاظ نبويه و عبارات حمويه را تاثير و ديكر است لهذا درين مختصر و دين باب
 بترجمه اوجيه پر دشت نشد و متيق و وادين سنت شاهد است كه پنج خيره نيا و آخرت
 ميست مگر آنكه رسول خدا صلى الله عليه و آله و سلم آن را از خداى معلى خواسته و بهج آفت
 و سرور دارين نيست مگر آنكه الان بخداى عالم پناه بسته پس چنانكه در عبادات و معاملات
 اقتدار بر ما و در خوب است تا نياز و تقى بر دين كامل و نقصانى در اتمام نعمت بود و نياز و تقى
 نزد مادى غير مطالب نجات را كوتاه ساختن دعوات خورشيد بر او صلى الله عليه و آله و سلم چشم بستن
 از او عيه ساخته و پر دشت و مثل و غير هم خيلي مستحسن است وى ذلك فليتناقش المتنافسون
 و علمها فليقتصر المقتصر و شيخين و صحيحين از ابو هريره و رضى الله عنه روايت كرده اند
 كه گفت فرمود رسول خدا صلى الله عليه و آله و سلم و كلام است كه دوست باشد خدا را و اگر است
 در قرآن و يكى سبحان الله و سبحان الله و ديگر سبحان الله العمل العظم و مسلم از حديث ابو ذر

رضی اللہ عنہ آورده که وی پر سید از آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم که امام کلام فاضلتر
فرمود کلامی که برگزیده و اختیار کرده است او تعالی از برای ملائکه خود و آن کلام این
سبحان الله وبحمده

خاتمه الطبع رنجته خامه جامع فضائل معنوی و صوری حکیم مولوی

محمد احسن حسینی فوری حافظه الله تعالی

کیا سے بی ہمتا راستا پیش کہ دین اسلام را اصدق مل و ملت محمدیہ را احق نخل گردید
و پیغمبر آخر الزمان را نیایش کہ مستنون حدیث العلم ثلاثہ آیۃ محکمۃ و سنۃ قائمۃ
و فویضۃ عادلۃ چنانکہ باید و شاید در درون اہل علم فشاںید و آل و صحب را کور نش کہ
فرگفتہ تاسے دین را آنچنانکہ تنفید بی کم و کاست بیا دور افتادگان رسانید پس گوش
اسلامیان را مژدہ شنیدن و چشم ایمانیان را نوید دیدن باد کہ درین عمار سعادت ہمد
علیہ حضرت عالیہ نعمت ملکہ ملکی صفات مالکہ قدسے سمات بر نایج فیوض اتم و اتم بایج
جہان جو دو کرم کشور ہند فضائل را نامج مکل حل مالوہ فضائل را طر از اول جناب معلی
القاب نواب شاہ جہان بیگم رئیس دلاور اعظم طبقہ علیا سے ہند کرون آفتاب نڈیا
دام اقبالما کہ زمانہ بوجود با جوش بر خویش نازان و زمانیان بر بط بارگاہ بلند پائشا
بخت سبز ہزان این نامے نامہ و گرامی صحیفہ نافذ لہر صفت اجدادی من جہان
ہری المادی کہ کلماسے احکامش ہمہ از ریاض کتاب و سنت و میدہ و گلشن بچار
سائکش از محبت خار و خس صحرائی رای ربیدہ بکرت اراوی کلک حقائق سلاحت لیتہ
نوبہار فضل و نہر تانی آئینین پر و الا گنہر سیادت و سعادت را آب آفتاب شفات
و نفیلت را تاب یگانہ دہر و فرزانہ عصر سرمایہ عزت و تقا و جناب ابوالخیر مہر
نور احسن خجانی بجا و درمین پور نواب مستطاب معلی القاب عالیجاہ امیر الملک

دایم مجتهدیم بفرمایش او زنگ تزیب ایوان دین پروری کشورستان عالم حق گشتری قائم
 سنت محمدی سلمه بیضا نموده معصاء شریفه صا و قد فرمایا سراپا نقاد است و لایق روبرو بخش
 آنکه را دین پرور فواید محمدی احمد خان بهادر ولیعهد جناب عالی قباب فواید
 مهابت خان بهادر رئیس جوانا گزده عظمی السعدتالی از محکم بلیون بر منصفه شهنشاه بزرگ
 کرد و بحسن ادای تالیف و لطف تحقیق و لبری نمود و با این همه بکجا زیارت و قصر اشارت
 جامع جمیع ابواب عبادت و معالمت با زیادت احکام اخلاق و آداب آمد ...
 یا نعمه جمعتهما الفاظها استعذب الاستقلال اجمعها فیهما الکتاب الطیب
 درین گرامی نسوخته بینی که شاهیدی عمل از کتاب و سنت همراه داشته باشد و
 حکمی گویش نکنی که با شاهان و خدایان هر دو شنبه نباشد و کتاب که غایت
 اتباع در چار و آگاه عالم افکنده و اصول قال و قیل را از شیخ برگزیده و متفکران را سرآمد
 هزار دولت مست و مختلان را مفتاح باب دلیل و محبت و قمر و اتباع مباد ستار و نیز به
 سبیل از برای عمل بحدیث مست و کاروان سنت را بنا بر قطع حادوی ساسی کی مطیع
 حقیقت باب بابش گوئی روح الریح اذ لا یجیست و فضل فضلش وانی که عصاره وراثت
 صریح ممکن نیست که ما تائیش در مضافات فقهای زمان می توان یافت و دشوار است که
 تار و پود در ایست و غابر پنج آن در کارگاه آگهی می توان یافت
 نوشته زمانه شدی و در روزگار بود و است پیش ازین قدس آریه و تر
 خلقی برادر متشر جان سپردن اند ای شهنشاه حسن عثمان را کشیده و نیز
 و با بچه چون این و دشگر که شانه دین و خانه برافراشته و بیدین تقصیر سراپا شیخ سعدن کرات
 و برادر شیخ امین و از اطباء محقق دایم مدقق از چند شجره و تجره و تجره و شجره و شجره و شجره
 که راگاه مولوی سید و الفقار احمد سلمه السلام با شرکت نظر من که از سیدان فضایل
 حاوی هر گونه مزایا و فضل عادت اجل و دوق و لانا محمد حبیب اتحق حافا و اسد و بلغه الی امتنا به و ...

توحید یان خدا دوست و رهنمای طالبان سراپا مغربی پوست آمد نگارش خامه گهر بار یگانگی
 رقم طرازان دیار نبض شناس قلم و در نقش انگیزی علم محمد عبید الرحمن کنوی اسعد الله تعالی
 فی الدارین رونق دیگری از زانی داشت و ادارت رفت نشان شریعت عنوان مدبر
 مطبع صدیقیه علیه بهوپال محیه مولوی محمد علی الزمان حسن بی اندازده اش نخشید
 و در راه محرم سنه ۱۲۸۵ هجری از قبال طبع مطبوع بیرون خرابیده مطبع سنیان پاک اعتقاد گردید
 لعل احمد هر آن خیر که خاطر می خواست آمد از زیر پس پرده لقتدیر پدید آمد
 بر آمدن از کارخانه چاپ اول بهین بود و در جستن سخن سنجان از برای نظم ختم طبع و تاریخ
 اتمام بهین نخستین ناشر نشری نشر و شاعر نشری شعار ناظم پایه تخت ریاست و سنه
 ایران ایالت افتخار الشعر حافظ خان محمد خان شجاع شهباز نازده در طبع
 شیده بیانی سخن سرانی و مید و این گوهر شاهوار از بحر طبع رخا رباعل گفتار رسانید
 و ثانیاً حاضرت خصال معدن هر گونه فضل و کمال جامع مزایای نشاتین حافظ حکیم
 مولوی سید محمد اعظم حسین فرزند و بلند سید محمد زکی بن حکیم مرحوم خادم حسین متوطن جال
 بلده محیه بهوپال سلمه الله تعالی از جای برخاست و باین تاریخ تحرائین خاطر ناظرین
 از غم غصه و بهریر دخت

قال الشیخ سلمه الله القدر

طلعت و انش و اقبال کمالش دائم	آنکه از وی بمانند که نور کس نیست
سرو از گلشن اسید امیر المکیست	نوگل نازده بهار چمن بخت نیست
اندرین غم که باشد پیر شایسته الو	لبش فضل و هنر بازی او علم و فن نیست
بسکه در نظم باین فضل بود شاگردم	مایه و خوشه و خرد و نبات من نیست
پای یافتنه هجا و زبان شیراز	تا زایش گر همه هم لطف لسان من نیست
انضاط آمد و در طبع جهان از ذوقش	چان عالم بهوار رسد او مرهن نیست

اگر پرسند که حبش همچو پانچ مل است
 در نور دیده بعلت همه اسفار علوم
 اگر بپندرسند تحقیق قلش
 بر لب یک بر لغت ترا شد شیرین
 پیش هر کس که از و دید حسد بر گمنا
 اندر ادب بیتل کتابه بنوشت
 نو سوادى که سمسى است بعرف ایجاد
 حاوی فقه قدیم آمده این تازه سواد
 همچو باغیست که گلهاى افادت دارد
 هیچ کس نقا حدیث ندیرست بخواب
 چه طریقه که پسندید و نیردان باشد
 نیتوان گفت بیانش که سجالی است طیر
 کل دامان خند و طره دستار قبول
 باغبان قلش طرف بهاری آراست
 سر کن آهنگ دعای زن از میخ شمشیر
 این موافقت همه با جاها سلاست باشت

هوش اندر سر و سر بر تن و جان در بدن است
 اندرین سن که منراى سبق نکر من است
 هر دژ منصب تحقیق محقق سخن است
 قلش تیشه اقبال کف کو کهن است
 هر قماش سخن نرم بلامان خشن است
 طرفه هنگامه پسند سخن خوشیستن است
 مردم دید و صاحب نظرانش وطن است
 وضع این ساغر نو بهر شراب کمن است
 یا چو فلیست که روشنگر هر انجمن است
 آنکه امر و دوازیں تبصره بر هر دهن است
 جز برین راه تردد و روشن هر رهن است
 یا توان گفت که دریای کرم موج زلفت
 در هر سطح زمین سستند هر زمین است
 لفظ گل حرف بود غنچه کتابش حین است
 چه توان کرد که میدان تنالیش هرین است
 از من آیین و قبولش و تقوی ذوالین است

قال الاعظم سلمه الله تعالى

مرا بقطر کی خود قناعت از زلف
 اگر کند گل حیشه هوس فرو ریزم
 قناده ایم کنجی که پیش آن دارد
 رسید ایم ز جاس که نخیر اینجا

سپرد و با لبیاب خت عمارت
 خشک به پیرهن دل زده انباشت
 فضله دیده و سوراقلع میباید
 ستوده ایم در و دشت و بار بستنی

ہتی بغارت بنگاد خاطر م آمد
 چنان پیچ و خم زلف بختم خود را
 ز دست زلف منم داد خواہ تر کوی
 فغان ز ذوق کلاش کی چون ہر دہن نام
 فغان زیاس کہ گاہی بکشت ما شبنم
 رسید وقت کہ شد چشم باز گریہ عالم
 بہینہ سید نور الحسن کہ فتویٰ شمع
 خجستہ بودی نعتی کہ برخوانش
 گراز بہا لسیط زمین شود گلشن
 ز لبش فلک پیر نقشبندی را
 کشید محل خود را بودیہ کہ خضر
 کلیم بر دوسے اینش تماشائے
 اگر بر رک معانی نظر گماشت بلفظ
 گرتن جنت دراری بیان خبر ماند
 سخن چو کوکہ آرا شود از و آید
 اگر شست بجزم رقم توان گفتن
 بطن شہر ز عمان بر دین کشد گوہر
 بہم مسائل شتی بیک کتاب آورد
 کشید دام بصر اگر کہ ناگاہان
 مگر بہ پیش چراغ از ہوا فرو آورد
 پس از دوس بر آتا منزل گوئی

نہفتہ باد بکجی تسارع ایمانے
 کہ جمع دل نکم منہق از پریشانی
 کہ بیگناہ کشندش بہ بند زندانے
 ز من جواب نیاید جسرا آفرین خوانے
 اگر فدا و شمر و دیم جوش بارانے
 چو طبع سید عالی گسر بہا لے
 حلال کرد مرا ورا شداب روحانے
 فلک ز بال ہامی کند گس رانے
 بجلد خلق و سبیش کند خیابانے
 بدلق بست طراز قبای سلطانے
 بنا قدرانی رہر و کند حدی خوانے
 خلیل خواند بخوان خود شش بہمانے
 ز قمر چاہد بر آ ورو ماہ کفانے
 کہ صد مہر زمین افگند چو جنبانے
 بسر شکستن طرف کلاہ خاقانے
 کہ خاست باد بہاری بہ لالہ رویانے
 بخت علم بر آ ورجو احمد کانے
 بکار بر دوسے لالہ زار نعمانے
 ورا نہفتہ دو صد آہوی بیابانے
 ہزار خیل پریزا داز پری خوانے
 ز سر نہاد اساس بلند ایوانے

۱	اذان شفق صد رنگ کرچمن آوید فروع را با اصول حدیث محکم کرد بسک شتافت برای کبر قدم انداخت پی پیاداشته رطب برداشت پیشتر مردم بینا سودا الفاطش نکار مینی روشن سپردہ الفاظ	۲
۳	بہرزم چید ہم دستہ ہی ریجانی ہم کشید لالی بسک مرجانی قواب ریسری گربان خند لانی و نقل نادر حدیث رسول ربانی نظر فروز تر از سرسہ صفائی وزنقت ہشت نقابی بردی نورانی	۴

سخن دراز جعش دو گیران گویا بش
زمن مظلہ ہر طے بسال آن خوانے

جمع مایہ فضل و نیشہ فیض عیم
ہمیشہ ادب بستانی و بہار اسے

پس باز انطباع اول چوم تناسے طلب و از ہم ربودن او لے الالباب بجائی رسید
کہ ایہہ فرادانی نینجائے کتاب در اندک فرصت کارش بنایابی کشید نظر آرزو دوانے
ستفیدائی کہ ایک جان اشتیاق ہنوزش نیافتہ اند و خاطر خواہ زوی نظر افروزش
تہیہ اشارت فیض اشاعت رفت تا نقش مراد آرزو دندان بار دیگر کرے نشین کرد
و آب و رنگ تازہ کہ طبع اول بر روی کار ندارد بر طبع ثانی افزود و آید سر بخط فرمان
نہادہ شد و داد کامروائے کا جویان دادہ ہیں کہ بعد آرائش و سیرایش بقالب طبع جدید
ریختہ شد و نقش ہر گونہ تصحیح و تنقیح بر روی لوح و صفحہ نگینہ مولوی حکیم سید اعظم حسین
سلیوی با ہتمام ثانیہ پردازے از جای جاست و تاج طبع ثانی بدین نظم و لکش آراست

قطبہ تاج طبع ثانی

۱	ز سہ کتاب کہ کنگد و ورق بہم بالہ شام پر دراعلام عرف جاوی ام گر بریدن الفاظ آہنجان درباب	۲
۳	گو تناس بر نگبر کے و شمشادے بسیر خلد جہان سادہ یوی خود ہادے کہا ہو سے بچر اور بہشت سر ہادی	۴

ہی کہ پی ہسانی بری ہسان برگیر
 قیاس را کہ بویرانہ برو سرگردان
 بکع چو فروغی کہ سنتش اصل است
 بنای کار تنقہ مناد بر تحقیق
 نخستہ سید نور الحسن کہ فضلش کرد
 نکرده زہ بجان و زلفت گہ بہ کین
 کمال وہی اورا بشت نتوان یافت
 ہین کہ طبع شکر فان علم مے بالہ
 مگوی نامہ کہ ساقی بنور بادہ علم

کہ تشنہ بودی و ناگہ بگوشترا فتادی
 رسید خضر و نشان داد روی آبادی
 بکا بہ برد مٹفت کمال فتادی
 نکرد جادہ تقلید سر ز آزادے
 علم بخانی و میری سہر با ستادی
 شکار آہوے مٹے کند ز ہر وادی
 کہ کیا نتوان ساختن ز حدادی
 بطبع تازہ این نامہ از رہ شادی
 چو آفتاب بنیر وخت شمع در نادی

دماغ فکر معطر ز مصرع سال ست
 دمیدہ تازہ شیمی رنگلشن جاوے

صحت نامه تقارن اول عرف ابجادی

صفحه	سطر	خطا	صواب	صفحه	سطر	خطا	صواب
۱۰	۱۲	نکات	نکات	۱۲	۱۵	استیج	استیج
۵	۱۸	قائم است	قائم است	۱۳	۲	صدات	صدات
۷	۱۹	درست	درست				

صحت نامه کتاب

صفحه	سطر	خطا	صواب	صفحه	سطر	خطا	صواب
۲	۱۰	دور آورده	دارد در	۲۸	۵	مردیه	مردیه
۶	۷	عبار	عبار	۷	۷	ماجزای	ماجزای
۱۱	۳	مایوس	پایوس	۲۹	۹	ار	از
۱۲	۸	کریه	کریه	۷	۱۰	ابتدا	استدا
۱۳	۵	اخطا	اخطا	۷	۱۲	بور	بود
۱۶	۱	کرده	کرده	۳۰	۱۵	دور	دور
۱۸	۸	فنا	سار	۷	۱۹	عذاب	عذاب
۳۰	۱۶	لغت	تکلف	۳۲	۷	بروتم	بروتم
۴۱	۲	هزار	هزار	۳۸	۲	ایام	ایام
۴۵	۱۳	ان	ن	۷	۱۰	روایتی	روایتی
۴۶	۷	واللیل	واللیل	۳۹	۲	محمکه	محمکه
۴۷	۱۶	برآرد	بردارد	۷	۷	باعث	باعث

صفحه	سطر	خطا	صواب	صفحه	سطر	خطا	صواب
۴۰	۱	ارجود	ارزد	۵۵	۲۱	عاقه	صافه
۴۱	۱۷	بگذرا	بگزار	۵۶	۱۲	برسراغ	باسراع
۴۲	۱۱	نشده	نشده	۵۹	۱۱	اکاد	بکاء
۴۳	۱۳	عزیمت	عزیمت	۶۰	۱۲	عن	عین
۴۴	۷	اعناء	اعتناء	۶۱	۱۵	علم	علم او
۴۵	۱۶	پس پاهو ایران	۴	۶۲	۱۷	بردی	برولی
		یک حرکت بگذارد			۴	اهل	ایل
		و خود را استادانند			۸	مماض	مماض
۴۷	۱۷	راعبین	راعبین		۱۲	گرفته	کوفته
۴۸	۱۱	الّا	الّا		۱۵	حته	حقه
۴۹	۱۳	رخز	خز		۱۰	اهل	ایل
۵۰	۲	نزد	نزد		۱	مسلمانی	مسلمانی برینه
	۶	هل	حل		۴	بهموات	بعومات
	۲۱	دیگر	دیگری		۱۹	روست	رویت
۵۳	۲	تقریطا	تقریطا		۱۵	گفاره	کفاره
	۲۰	قوام	قوام		۱	بی	ابی
	۲۱	نفس	نفس		۷	بطیفونه	یطیفونه
۵۵	۴	نمی	نمی		۲۲	یتی	یشی
	۹	مشترک	مشترک		۲۰	فتاوه	قتاده
	۱۰	ثبوت	ثبوت		۸	الك	انك

صفت	سطر	خطا	صواب	صفت	سطر	خطا	صواب
۹۵	۱۶	قصه	قصه	۱۳	۱۱	می	نی
۹۶	۱	تر	تر	۱۲	۵	سطیح	سطیح شود
۹۷	۸	مرقوما	مرقوما	۸	۱۵	اشین	اشین
۹۸	۴	حل	حل	۷	۱۱۷	انتظار	انتظار
۹۹	۷	آثم	آثم	۳	۱۹	استماع	استماع
۱۰۰	۸	بیاید	بیاید	۷	۴	کون	کون
۱۰۱	۱۴	انخلیفه	انخلیفه	۱۸	۵	لامص	لامص
۱۰۲	۱۳	شینه	شینه	۲۱	۷	مخوم	مخوم
۱۰۳	۱۹	درت حضرت	درت حضرت	۶	۱۱	اماده	اماده
۱۰۴	۲۰	دوار	دوار	۱۵	۷	نسد	نسد
۱۰۵	۲	ح مید	ح مید	۲۴	۷	دنبه	دنبه
۱۰۶	۲	ادباب	ادباب	۱	۱۱۱	م	م
۱۰۷	۸	اتبات	اتبات	۲	۷	بجرات	بجرات
۱۰۸	۱۰	امید	امید	۳	۷	اجرات	اجرات
۱۰۹	۱۲	آ	آ	۱۱	۷	الحال	الحال
۱۱۰	۳	واوتم	واوتم	۱۳	۷	م	م
۱۱۱	۱۵	سلک	سلک	۱۸	۷	بیلان	بیلان
۱۱۲	۴	میر	میر	۷	۷	بلیه	بلیه
۱۱۳	۱۰	مادول	مادول	۱۹	۷	اسمان	اسمان
۱۱۴	۱۵	اس	اس	۲۰	۷	م	م

صفحه	سطر	خطا	صواب	صفحه	سطر	خطا	صواب
۱۱۴	۲	غلبان	غلبان	۱۳۵	۱۰	سیر	سیر
۱۱۴	۱	بدن	بزن	۱۱	۱۱	عقبه	عقبه
۱۱۴	۷	یکتا	یکی	۱۵	۱۵	مود	نمود
۱۱۴	۱۳	بوست	پوست	۱۸	۱۸	براد	برادر
۱۱۴	۱۶	یخننا	یخننا	۱۳۶	۹	دایم	ایم
۱۱۵	۷	آودده	آودده	۱	۱	یستر	یستر
۱۱۶	۱۲	روح	زوح	۱۶۷	۲۱	جاه افتاده	جاه افتاده بود
۱۱۹	۱۶	بتطليقه	بتطليقه	۱۳۸	۱۲	محل	محل
۱۱۹	۲۱	ین	بن	۱۵	۱۵	اذکس	آوکس
۱۲۰	۱۲	مدی	مدی	۱۳۹	۲۲	رکیان	رکیان
۱۲۱	۱۵	یاین	باین	۷	۷	خطبه	خطبه
۱۲۳	۷	موجودست	موجودست	۱۲۲	۷	انکه در	آنکه بر
۱۲۶	۱	به بینید	به بینید	۱۳۳	۱۲	التسبة	التسبة
۱۲۶	۱۷	دید	دید	۱۳۴	۲	فرش	قرش
۱۲۹	۱۳	بصحت	بصحت	۱۸	۱۸	فضه	فضه
۱۲۹	۱۷	تفرق	تفرق	۱۳۷	۳	یتاب	تباب
۱۲۹	۱۸	تجریم	تجریم	۱۳۸	۱۰	درو	درو
۱۳۰	۱۰	نزد	نزد	۱۵۰	۲۰	رأمر	امر
۱۳۲	۷	قونه	قونه	۱۵۲	۱۷	جزاف نیت	جزاف نیت
۱۳۳	۲	ذا	ذا	۱۵۳	۱۰	مکر	مکر

صواب	خطا	سطر	صفحہ	صواب	خطا	سطر	صفحہ
بقتل	لقتل	۱	۲۹	نزاغ	نزاغ	۱۴	۱۵۵
ظاہرست	ظاہر	۶	۲۱۰	یست	یست	۶	۱۶۰
بشن	دشن	۱	۲۱۲	و	او	۳	۱۶۵
برید	برید	۱۵	۲۱۳	مراحت	مراحت	۱	۱۶۹
نبید	نمید	۱۳	۲۱۴	ادرج	ادرج	۳	۱۷۲
بسرقة	بسرقة	۸	۲۱۵	للاک	اللاک	۳	۱۷۳
کشر	اکشر	۱۴	۲۱۶	ظاہرست	ظاہر	۸	۱۷۶
فقیری	تقیری	۹	۲۱۷	ودلیل	دلیل	۱۶	۱۸۰
کالزبہ	کالزبہ	۲۰	۲۱۸	صدیت	صدیت	۴	۱۸۱
ابن	ایر	۲۱۹	۲۱۹	لہ	الہ	۴	۱۹۶
یشا	مسا	۲۲۰	۲۲۰	میشش میان	میشش میان	۲۱	۱۹۸
انصام	انصام	۲۲۱	۲۲۱	بسلیج	بسلیج	۱۰	۱۹۰
برادر	برادر	۲۲۲	۲۲۲	منقنی	منقنی	۱۳	۱۹۶
ذمہ	ذمہ	۱۰	۲۲۳	مرویت	مرویت	۱۸	۲۰۰
لاغر	لاغر	۴	۲۲۳	اسلمہ	اسلمہ	۲۱	۲۰۱
کرده اند	کرده	۳	۲۲۴	لغنی	لغنی	۱۷	۲۰۶
بخورو	بخورو	۱	۲۲۸	مغول	مغول	۱۳	۲۰۱
صائد	صائد	۱۳	۲۲۹	برزن	برزن	۱۰	۲۰۳
مذقت	مذقت	۲۰	۲۲۹	سیما	سیما	۱۷	۲۰۶
دکوة	زکوة	۱۶	۲۳۰	ایلاست	ایلاست	۲	۲۰۸

صفا	سطر	خطا	صواب	صفا	سطر	خطا	صواب
۲۴۰	۲۱	تسمیه	تسمیه	۲۴۵	۹	واهم زاد	واهم نزد
۲۴۵	۳	بدمان	برمان	۲۴۶	۱۹	عمرو	عبداللہ بن عمرو
۲۵۱	۱۹	تعالی	تعالی ندارد	۲۸۱	۳	منجور	منجور
۲۵۲	=	مضییبت بکے	مضییبت بکے	=	۱۷	ابوہریرہ گفت	ابوہریرہ گوید
۲۵۵	۵	حضور	حضور	۲۸۳	۱۰	منفعہ مست	منفعہ بہت
=	۸	الذہن	الذہن	=	۲۰	مسلم	مسلم عن عائشہ
۲۵۶	۵	از	اند	۲۹۶	۱۹	دورق	دورق
۲۵۸	۲	ازوی	ازدی				
۲۵۹	۱۷	یطبت	بطیبت				
۲۶۱	۱	فراموش	فرانش				
=	۲	بگرد	بگیرد				
=	۱۶	مستقا	مستقلہ				
۲۶۳	۷	منفوع	پس منفوع				
=	۱۵	غزائر	غزائر				
۲۶۴	۸	شکری	شکوہ				
=	۱۸	مالکین	مالکین				
=	۷	ارین	ازین				
=	۲۰	رجل	رجل				
۲۶۵	۱۷	فتواء	فتنار				
۲۶۶	۴	دورا	دورا				